اجراء النحو

تقریظ

حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب دامت برکاتہم العالیہ

اُستاذ الحدیث وسابق ناظم تعلیمات جامعہ فاروقیہ کراچی

www.KitaboSunnat.com

مفتی ضیاالرحمٰن صاحب

سابق استاذ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل ٹاؤن کراچی

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالقیوم آغا صاحب

سابق ناظم تعلیمات جامعہ اشرف المدارس گلستانِ جوہر کراچی

وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے مقررشدہ نصاب صرف ونحو برائے درجہ اولیٰ سے کما حقہ استفادہ تب ممکن ہے کہ علم الصرف اور علم النحو پڑھانے والے اساتذۂ کرام صرف ونحو کے اجراء کے حوالے سے بجائے انفرادی سوچ کے اگر کتاب ''سلسلۃ اجراء الصرف'' اور ''سلسلۃ اجراء النحو'' کو مدنظر رکھتے ہوئے اولیٰ کے طلبہ کو اجراء کرائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوگا۔ مذکورہ کتاب کے مصنف دامت برکاتہم نے طلباء کے لئے ایسے مضامین مرتب کئے ہیں کہ جس سے ابتدائی درجات کے صرف ونحو پڑھنے والے طلبائے کرام کو اس علم میں راستہ علی وجہ البصیرت ملنے کی قوی امید پیدا ہوئی ہے۔

فجزاھم اللہ خیراً أحسن الجزاء

الناشر

المنهل

بلاک A-1، گلستانِ جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی

021-34612901 | 0321-2000870

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اجرائے نحو

مولانا ضیاالرحمٰن صاحب
فاضل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل ٹاؤن کراچی

الناشر
المنهل
بلاک A-1، گلستان جوہر یونیورسٹی روڈ، کراچی
021-34612901 | 0321-2000870

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: اجراء النحو

مؤلف: مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب

طبع جدید: مارچ 2015ء

ناشر: المنہل
بلاک A-1، گلستان جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی
021-34612901 | 0321-2000870

پاکستان بھر میں ملنے کے پتے

لاہور

- مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار، لاہور
  042-37228196
- ادارہ اسلامیات، 190، انارکلی، لاہور
  042-32722401
- البرہان، اردو بازار، لاہور
  042-37122543

ملتان

- ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان
  061-4540513
  0322-6180738
- مکتبہ اشاعت الخیر، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان
  061-4514929

کوئٹہ

- مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ
  081-2662263,
  0333-7825484
- مکتبہ فاروقیہ، عبدالستار روڈ، کوئٹہ
  0311-3737656

راولپنڈی

- اسلامی کتب گھر، CDA اسٹاپ، راولپنڈی
  051-4830451
- الخلیل پبلشنگ، کچہری چوک، راولپنڈی
  051-5553248

پشاور

- مکتبہ عمر فاروق، پشاور
  091-2580301,
  0311-8845717

اسٹاکسٹ
ادارۃ النور
دوکان نمبر 3-2، انور مینشن، بنوری ٹاؤن، گرومندر، کراچی
021-34914596, 0324-2855000
idaratunnoor@gmail.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کوئی بھی زبان سیکھنے کے لئے اس زبان کی گرامر پر عبور بنیادی شرط ہے اور عربی زبان سیکھنے کے لئے عربی زبان کی گرامر صرف نحو کی اہمیت محتاجِ تعارف نہیں۔ عربی زبان میں صرف ونحو کی حیثیت محض گرامر کی نہیں، بلکہ مستقل فن کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوائے عربی کے دیگر زبانوں میں مستقل طور پر گرامر کے ائمہ کا وجود نہیں ملتا، جب کہ عربی زبان میں خاص اس لقب سے کئی ائمہ وعلما متصف ہیں، اور جس قدر صرف ونحو پر لکھا گیا اتنا کسی اور زبان کی گرامر پر نہیں لکھا گیا۔

مسلمان ہونے کے ناطے قرآن وحدیث ہی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں جن سے پھوٹنے والے چشمے: تفسیر واصولِ تفسیر، حدیث واصولِ حدیث، فقہ واصولِ فقہ اور ان سے آگے فن در فن کئی علوم وفنون پیدا ہوتے چلے گے۔ صرف نحو میں مضبوط استعداد کے بغیر علوم وفنون کے اس ذخیرے سے استفادہ ممکن نہیں۔ صرف نحو پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جائے گا، تاہم اجراء: مشق وتمرین کے متعلق کوئی قابلِ ذکر باقاعدہ مرتب ومہذب نمونہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مدارس میں ان علوم کی ذمہ داری اٹھانے والے حضراتِ اساتذہ کرام حسبِ صواب دید مختلف انداز میں اجراء کرواتے ہیں اور اجراء کا یہ طریقہ بھی مفید اور نفع بخش ہے تاہم زمانے کے بدلتے طور واطوار اور شوق ولگن میں پیدا ہونے والی سستی کے پیشِ نظر یہ مجموعہ تیار کیا گیا جس کی بنیاد جامعہ فاروقیہ کراچی میں دورانِ تدریس مبتدی طلبا کے لئے آسان سے آسان تر پیش کرنے کے لئے کی گئی محنت تھی، چنانچہ روزنہ کے اسباق سے پہلے اس سبق سے متعلقہ مثالیں قرآنِ کریم سے جمع کرنا مشغلہ بن گیا، اور آہستہ آہستہ ایک قابلِ ذکر ذخیرہ جمع ہو گیا جسے ''سلسلۃ اجراء النحو'' کے نام سے شائع کیا گیا۔

''سلسلۃ اجراء النحو'' کا پہلا ایڈیشن بہت ہی کم مدت میں ختم ہو گیا۔ پہلا ایڈیشن ورک بک تھا جس میں متعلقہ مثالوں کی ترکیب کتاب ہی میں لکھنے کی ترتیب بنائی گئی، تاہم اس کا خاطر خواہ فائدہ محسوس نہ ہوا، اسی طرح بعض دیگر اصلاحات کی ضرورت بھی محسوس ہوئی۔ لیکن حالات کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے صرف ونحو کی باقاعدہ تدریس کی نعمت سے محروم رہا، یہی وجہ ہے کہ دوسرا اصلاح شدہ اور جدید اضافوں سے مزین ایڈیشن سات سال بعد ''اجراء النحو'' کے نام سے طبع ہو رہا ہے۔ جس میں درجِ ذیل امور کا لحاظ کیا گیا:

- تدریجی انداز جس میں تعلیم کے مسلمہ اصول ''آسانی سے مشکل کی طرف بتدریج بڑھنے'' کو اپنایا۔
- نحو میر کے مضامین کو اسی ترتیب پر قدرے تبدیلی کے ساتھ اسباق کے تحت بیان کیا۔
- ہر سبق کا آسان اور دلنشین خلاصہ مثالوں کے ساتھ دیا گیا۔
- ہر سبق کا آغاز مختلف چارٹ اور مجموعات سے کیا، پھر ان کی روشنی میں سبق کی تشریح کی۔
- ہر سبق کے اختتام پر اس سبق کی اہم باتوں اور مضامین کو سوالات کی صورت میں تمرین کے طور پر ذکر کیا۔ اگر تمرین باقاعدہ طور پر حل کرنے کا التزام کیا جائے تو نحو کے بنیادی مضامین بہت جلد ازبر ہو جائیں گے۔
- اسباق کے مطابق بے شمار امثلہ کو تین بار: اسباق کی تشریح، ترکیب، اعراب لگانے کی مشق کے تحت ذکر کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* اجراء کے سلسلے میں زیادہ تر قرآنِ کریم سے مدد لی گئی، البتہ مزید وضاحت کے لئے احادیث کی طرف بھی رجوع کیا، اور دیگر عام مثالوں کو بھی تحریر کیا۔
* جابجا چھوٹی چھوٹی عبارتوں پر اعراب لگانے کی تمرین بھی دی تا کہ عبارت پر صحیح اعراب لگانے کا طریقہ ابتداء سے ہی آجائے۔

چونکہ عام طور پر تعطیلات، امتحانی ایام وغیرہ کے بعد خالص تعلیمی دورانیہ کم وبیش 180 سے 200 دنوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ابتدائی درجات میں نحو اور اجراء النحو کے نام سے دو گھنٹے ہوتے ہیں، ان باتوں کے پیشِ نظر مضامین کی تشریح میں جامعیت کے ساتھ اختصار کو بھی مدِ نظر رکھنے کی کوشش کی، لیکن مضامین کو کما حقہ سمجھنے کے لئے قدرے تفصیل ناگزیر تھی، اس لئے بامرِ مجبوری اختصار کو چھوڑنا پڑا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کتاب میں مثالوں کی بہت کثرت ہے، کئی مرتبہ یہ ارادہ ہوا کہ مثالوں میں کچھ کمی کی جائے، لیکن اس کثرت کے پیچھے جو محنت تھی وہ آڑے آگئی اور یہ بات سوچتے ہوئے کہ ''حضراتِ اساتذہ طلبا کی استعداد اور اپنی صواب دید کے مطابق اگر مناسب سمجھیں گے تو خود ہی اختصار کر لیں گے'' مثالوں کی کثرت کو برقرار رکھا۔ لہٰذا حضرات اساتذہ کو چاہیے کہ طلباء کی استعداد کے پیشِ نظر انہیں اتنی ہی تشریح یاد کرنے اور مثالیں حل کرنے کا پابند بنائیں جتنا ان میں تحمل ہو۔ نیز مذکورہ اجراء کے ساتھ ساتھ "إملاء ما مَنَّ به الرَّحمٰن" اور ''إعراب القرآن'' کے مطالعے سے اسے مزید تر اور آسان تر بنانے کی کوشش بھی جاری رکھیں۔

اضافہ شدہ ایڈیشن کا کام تقریباً اختتام پذیر تھا کہ اسی دوران محترم پروفیسر خلیل الرحمن چشتی کی کتاب ''قواعد زبان قرآن'' ملی۔ موصوف نے مولانا حمید الدین فراہی رحمہ اللہ کی کتاب ''اسباق النحو'' کو بنیاد بناتے ہوئے دو ضخیم جلدوں میں بہت ہی عمدہ مرتب ومہذب اور آسان انداز میں نحو اور اجراء نحو کو پیش کیا۔ چونکہ دونوں کتابوں میں بنیادی کام قدرِ مشترک تھا، البتہ موصوف نے تسہیل کے پہلو پر خوب محنت کی تھی، اس لئے ''اجراء النحو'' کو مزید نکھارنے کے لئے موصوف کی کتاب سے بھی بکثرت استفادہ کیا۔

اگرچہ رسم ورواج، عرف وعادت کے فرق کی وجہ سے ہمارے عرف میں خود مؤلف اپنی کتاب کی تعریف وتوصیف نہیں کرتا، لیکن علمائے متاخرین کی مسلسل کوشش، انتھک محنت کے نتیجے میں جو کتاب تیار ہوتی اس پر انہیں اتنا بھروسہ ہوتا کہ بے اختیار مؤلف کے قلم سے مؤلف کی تعریف نکل جاتی۔ علامہ حصکفی رحمہ اللہ اپنی کتاب الدر المختار کے بارے میں فرماتے ہیں:

فمن أتقن كتابي هذا فهو الفقيه الماهر، ومن ظفر بما فيه فسيقول بملء فيه: كم ترك الأول للآخر، ومن حصّله فقد حصل له الحظ الوافر؛ لأنه هو البحر لكن بلا ساحل، ووابل القطر غير أنه متواصل

علامہ شامی رحمہ اللہ اپنے حاشیے کے بارے میں کہتے ہیں:

فدونك حواشي هي الفريدة في بابها، الفائقة على أترابها، المسفرة عن نقابها لطلابها وخطابها، قد أرشدتُ من احتار من الطلاب في فهم معاني هذا الكتاب، فلهذا سميتها رد المحتار على الدر المختار، وإني أقول: ما شاء الله كان، وليس الخبر كالعيان، فسيحمدها مُعانيها بعد الخوض في معانيها۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اجراءالنحو'' کے سلسلے میں کی گئی مسلسل محنت غیر اختیاری طور پر مجبور کر رہی ہے کہ اس کے بارے میں بھی لکھا جائے کہ ''اجراءالنحو'' کو سمجھ کر پڑھنے اور حل کرنے والا انشاء اللہ کبھی کسی فن میں کمزور نہیں پڑے گا، کیوں کہ تمام علوم کی بنیاد صرف ونحو ہے، اور اس کتاب کی وجہ سے فنِ نحو پر عبور کا دروازہ کھلنا بہت آسان ہو گیا ہے۔''

اللہ رب العزت سے یہی دعا ہے کہ مؤلف کی اس محنت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، کیوں کہ کسی بھی کتاب کی مقبولیت میں صرف مؤلف کی محنت اور قابلیت کا دخل نہیں ہوتا، بلکہ مشیت خداوندی کا دخل ہوتا ہے۔ کئی کتابیں ایسی ہیں جو سابقہ کتب کی اصلاح کی نیت سے لکھی گئیں اور ان کے لکھنے والے از حد درجہ ذہین تھے، لیکن جو مقبولیت وشہرت اصل کتاب کو ملی وہ ان کی اصلاح شدہ کتاب کو نہ مل سکی جیسا کہ ابن کمال پاشا نے وقایہ اور شرح وقایہ میں موجود اغلاط کی اصلاح کی نیت سے متن اور شرح کو نئے نام **الإیضاح والإصلاح** سے مرتب کیا، لیکن جو قبولیت اغلاط والی کتاب کو حاصل ہے وہ اغلاط سے صاف کتاب کو حاصل نہ ہو سکی۔

اللہ رب العزت کے دربار میں دعا گو ہوں کہ اس کتاب اپنی بارگاہ میں قبولیت کے شرف سے نوازتے ہوئے اسے مؤلف، اس کے خاندان، اساتذہ، اور ان حضرات کے لئے صدقہ جاریہ بنائے جن کی محنت اور دعاؤں کی بدولت یہ کام اپنے انجام کو پہنچا۔

اپنی بساط کے مطابق یہی کوشش رہی کہ کتاب کو بہتر سے بہتر انداز میں پیش کیا جائے، اور یہ ہر قسم کے اغلاط وسقم سے خالی ہو، تاہم ممکن ہے اب بھی کئی قابلِ اصلاح امور باقی ہوں۔ حضراتِ علماء وطلباء سے گزارش ہے کہ اگر کتاب کو مزید بہتر بنانے کے لئے اگر کوئی تجویز ہو یا اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔

ضیاء الرحمٰن

۱۸ر شعبان ۱۴۳۵ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب دامت برکاتہم العالیۃ
استاد الحدیث وسابق ناظمِ تعلیمات جامعہ فاروقیہ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ علی نبیہ وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

امابعد!

آپ کے ہاتھ میں ''سلسلۃ اجراء النحو'' کے نام سے موسوم کتاب کا نسخہ ہے، جس کو دیکھ کر آپ کو اندازہ ہو رہا ہوگا کہ مؤلف نے اس میں کتنا عجیب انداز اپنایا ہے۔ کہتے ہیں: "الصَّرفُ أُمُّ العلومِ والنَّحوُ أبوها"، نحو وصرف کی ماں باپ جیسی بنیادی حیثیت واہمیت ہے۔

علم کی وادی کے نو وارد اور مبتدی کا سب سے پہلے ان علوم سے واسطہ پڑتا ہے۔ اگر وہ ان علوم پر دسترس حاصل کرنے میں ناکام ہوتا ہے تو قرآن وحدیث جو علومِ عالیہ ہیں ان کے ثمرات سے مکمل طور پر مستفید نہیں ہوسکتا۔ برخوردارم مفتی ضیاء الرحمن صاحب جو جامعہ فاروقیہ کراچی کے فاضل ہیں، اور جامعہ کے انتہائی ذہین اور فطین مدرس رہے ہیں۔ زمانہ طالب علمی میں بھی ان کا شمار ممتاز ترین طلباء میں سے تھا۔ اور اس وقت سے ان کو ان علوم کے ساتھ شغف رہا، اور کوشش میں تھے کہ ان علوم کو طالب علم کے استفادہ کے لئے آسان اور سہل طریقہ وضع کرنا چاہیے۔ جامعہ فاروقیہ کا ریکاڈ ان کے بارے میں یہ بتانے میں کبھی بھی بخل نہیں کرے گا کہ ان سے کتنے طلباء استفادہ کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ پھر ہر ہر طالب علم کو اس سے مستفید ہونے کی سہولت بہم پہنچانے کی غرض سے موصوف نے اس کو احسن طریقے سے مرتب کیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ طلباء کے لئے یہ ایک نسخہ کیمیا اور نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔

موصوف نے خواہش ظاہر کی کہ میں اس پر کچھ لکھوں۔ میں تو اس کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ اس لئے کہ کتاب کو چار چاند لگانے کے لئے کسی مشہور شخصیت سے گزارش کی جانی چاہیے جو ہر لحاظ سے موصوف کے لئے مفید ثابت ہو۔ لیکن ان کے اصرار پر میں نے اس کا اکثر حصہ دیکھا اور محسوس کیا کہ موصوف نے نحو کے ہر قاعدے کو آسان الفاظ میں بیان کر کے اس کے متعلق قرآن کریم سے امثلہ نکال کر ترمین مرتب کی ہے۔ جس سے ہر معیار کا طالب علم استفادہ کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو مزید علمی ترقی سے نوازے۔ جنہوں نے یہ کام کر کے طلبا پر احسان کیا۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو مزید توفیق عطا فرمائے کہ اپنے اس شباب میں اخلاص کے ساتھ مزید ایسے کام کر جائیں جو رہتی دنیا کے لئے ایک نمونہ ہو، اور اللہ تعالیٰ جملہ طلبا کے لئے یہ مفید بنائے اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

عبدالرزاق
جامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی 4، کراچی 25
۱۰ر جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ ۔ 26/ جون/ 2007ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالقیوم آغا صاحب

ناظمِ تعلیمات جامعہ اشرف المدارس گلستانِ جوہر کراچی

وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے مقرر شدہ نصاب صرف ونحو برائے درجہ اولیٰ سے کما حقہ استفادہ تب ممکن ہے کہ علم الصرف اور علم النحو پڑھانے والے اساتذۂ کرام صرف ونحو کے اجراء کے حوالے سے بجائے انفرادی سوچ کے اگر کتاب ''سلسلۃ إجراء الصرف'' اور ''سلسلۃ اجراء النحو'' کو مدنظر رکھتے ہوئے اولیٰ کے طلبہ کو اجراء کرائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوگا۔ مذکورہ کتاب کے مصنف دامت برکاتہم نے طلباء کے لئے ایسے مضامین مرتب کئے ہیں کہ جس سے ابتدائی درجات کے صرف ونحو پڑھنے والے طلبائے کرام کو اس علم میں راستہ علی وجہ البصیرت ملنے کی قوی امید پیدا ہوئی ہے۔

فجزاهم الله خيراً أحسن الجزاء

کتبہٗ

عبدالقیوم آغا

۱۴ محرم ۱۴۲۸ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدایات برائے اساتذہ

اگر چہ حضرات اساتذہ کرام کو ہدایات اور رہنمائی کی ضرورت نہیں، تاہم مفید تدریس کے لئے کچھ اپنی اور کچھ اپنے اساتذہ سے سنی ہوئی باتیں درج کی جاتی ہیں:

① دورانِ تدریس مرکزی اور بنیادی مقصد کتاب کو ختم کرنا نہ ہو، بلکہ طلبہ کو فن سے روشناس کرانا ہو۔

② کتاب میں مؤلف کی تقلید کی ہی پیروی کو لازم نہ سمجھا جائے، بلکہ اپنی صواب دید اور طلبہ کی استعداد کے پیشِ نظر اسباق میں حسبِ صواب دید تقدیم وتاخیر کی ضرورت محسوس ہو تو اس پر عمل کیا جائے۔

③ کتاب میں موجود تمام امثلہ کو تحریراً حل کروانے میں کافی مشکلات اور دقت کا سامنا ہو سکتا ہے، لہٰذا حسبِ صواب دید کچھ امثلہ کی ترکیب کو تحریراً حل کروایا جائے اور باقی کو زبانی حل کروایا جائے۔ البتہ اعراب لگانے کی مشق کو تحریراً ہی حل کروایا جائے۔

④ حسبِ صواب دید ہفتے میں ایک دن مقرر کیا جائے جس میں نئے سبق کے بجائے گزشتہ اسباق کو سننے کا اہتمام ہو۔

⑤ درس گاہ کی حد تک مہینے میں ایک بار اپنے گھنٹے میں تحریری جائزہ لیا جائے اور چیک شدہ پرچے طلبا کو واپس دیئے جائیں تا کہ انہیں اپنی ان غلطیوں کا اندازہ ہو جن کی وجہ سے امتحانات میں نمبرات کٹ جاتے ہیں۔

⑥ ابتداء سے ہی املاء اور اندازِ تحریر (: مثلاً: نیا پیراگراف کیسے شروع کرنا ہے؟ جملے کے اختتام پر کون سی علامت لگائی جاتی ہے؟ عنوانات کہاں اور کیسے لگائے جاتے ہیں وغیرہ) پر توجہ دی جائے۔

⑦ طلبا کو ڈکشنری کے استعمال کا پابند کیا جائے اور حسبِ صواب دید کچھ مثالوں کا ترجمہ لکھنے کا پابندی بھی کروائی جائے۔

⑧ اگر چہ اردو شروحات دیکھنے کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے، لیکن جو طلبا صرف نحو جیسے مرکزی فنون میں کمزور ہوں وہ عربی شروحات یا حواشی سے کتاب کو حل کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔ زیرِ نظر کتاب میں اگر چہ ایک حد تک ''علم نحو'' کو سمجھانے کی کوشش کی گئی، تاہم اب بھی کئی اہم اور مفید باتوں سے یہ خالی ہے، لہٰذا اگر درجہ اولی کی تعطیلات میں طلبا کو ''البشیر الکامل شرح مئۃ عامل'' اور درجہ ثانیہ کی تعطیلات میں ''بشیر الناجیہ شرح الکافیہ'' اور درجہ ثالثہ میں کافیہ کے ساتھ ''الفوائد الزینیہ'' کے مطالعے کی ترغیب دی جائے تو نہ صرف امید بلکہ غالب گمان ہے کہ ان کتابوں کے مطالعے کے بعد کوئی طالب علم کبھی بھی اور کسی بھی فن میں کمزور ثابت نہیں ہوگا۔

⑨ امتحانی سوالات میں جدت لائیں اور سوالیہ پرچے میں معروضی سوالات، غلط درست کی نشان دہی، خالی جگہوں کو پر کرنا، کوئی عبارت دے کر اس میں سے مخصوص اشیاء مثلاً غیر منصرف یا اسمائے موصولہ کی تعیین کروانا وغیرہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 01

کلمہ

لغت میں لفظ ''پھینکنے'' کو کہتے ہیں اور اصطلاحاً ''ہر وہ بات جو انسان کے منہ سے نکلے لفظ کہلاتی ہے۔''

کسی بھی زبان میں بات چیت کرنے کے لئے الفاظ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اور الفاظ کی دو قسمیں ہوتی ہیں: معنی دار یعنی جو کسی معنی، مقصد پر دلالت کریں جیسے: کتاب، قلم، کاپی وغیرہ۔ اور دوسری قسم غیر معنی دار الفاظ کی ہوتی ہے جیسے: کتاب متاب، قلم ولم، کاپی شاپی، بات چیت۔ یہاں متاب، ولم، شاپی اور چیت غیر معنی دار الفاظ ہیں، انہیں غیر مستعمل، غیر موضوع یا مہمل بھی کہتے ہیں۔ چونکہ بات چیت کرنے کے لئے صرف معنی دار الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں مستعمل الفاظ یا موضوع الفاظ بھی کہا جاتا ہے۔ مستعمل الفاظ کی دو قسمیں ہوتی ہیں: مفرد جیسے: کتاب، قلم، کاپی، گھوڑا، مرکب جیسے: زید کی کتاب، بکر کا قلم، میری کاپی، تمہارا گھوڑا، اچھا لڑکا، گیارہ ستارے۔

مفرد (کلمہ) اس لفظ کو کہتے ہیں جو صرف ایک معنی یا ایک چیز پر دلالت کرے۔ مفرد اور کلمہ مترادف یعنی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں:

① اسم
② فعل
③ حرف

اسم، فعل اور حرف کی تعریف جاننے کے لئے ذیل کی مثالوں میں غور کریں:

پہلا مجموعہ			
زیدٌ مؤدَّبٌ	زید باادب ہے	البابُ مفتوحٌ	دروازہ کھلا ہے
القطُّ حیوانٌ أليفٌ	بلی پالتو جانور ہے	الوفاءُ محبوبٌ	وفاء پسندیدہ چیز ہے
الأرزُّ يُزْرَعُ في باكستان	چاول پاکستان میں اگایا جاتا ہے	الصِّدقُ يُنجِي	سچ نجات دلاتا ہے
دوسرا مجموعہ			
ذَاكَرَ الطُّلابُ الدرسَ	طلبہ نے سبق کا مذاکرہ کیا	سوف يُمطِرُ السماءُ	کچھ عرصے بعد بارش ہوگی
يحضُرُ الطُّلابُ صباحاً	طالب علم صبح آتے ہیں	سيجلِسُ الأستاذُ	استاذ عنقریب بیٹھے گا
تیسرا مجموعہ			
المُدِيرُ في المدرسةِ	مدیر مدرسہ میں ہے	خَرجتُ من البيتِ	میں گھر سے نکلا
ذهبتُ إلى الجامعةِ	میں مدرسے گیا	إنْ جاءكُمْ فَاسِقٌ	اگر تمہارے پاس کوئی فاسق آئے

مذکورہ مثالوں میں پہلے مجموعے میں موجود کلمات: زید (نام)، القط (بلی)، الأرز (چاول)، الباب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(دروازہ)، الوفا (وفاداری)، الصدق (سچائی) اسم کے مفہوم کو واضح کرتے ہیں۔ جب ان کلمات کا تلفظ کیا جاتا ہے تو کسی قسم کا زمانہ سمجھ میں نہیں آتا یعنی لفظ زید صرف ایک انسان پر دلالت کرتا ہے اور اس کے تکلم سے یہ سمجھ نہیں آتا کہ زید آیا تھا یا آئے گا، اسی طرح القط کا لفظ صرف ایک حیوان (بلی) پر دلالت کرتا ہے، اور یہ بات ہرگز معلوم نہیں ہوتی کہ بلی نے کچھ کیا یا کرے گی۔ اسی طرح الأرز صرف ایک نبات (چاول) پر دلالت کرتا ہے اور الباب جمادات میں سے ایک جماد پر دلالت کر رہا ہے، جب کہ الوفا اور الصدق ایک ایسے معنی اور مفہوم پر دلالت کر رہے ہیں جو نظر نہیں آتا بلکہ صرف سمجھا جا سکتا ہے۔

لہٰذا اسم کی تعریف یوں کریں گے کہ ''اسم اس کلمے کو کہتے ہیں جو کسی ذات یا معنی پر دلالت کرے، اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے۔''

دوسرے مجموعے کی مثالوں میں موجود کلمات: ذَاکَرَ، یَحْضُرُ، سَیَجْلِسُ، سَوْفَ یُمْطِرُ، اپنے معنی پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ زمانے پر بھی دلالت کر رہے ہیں جیسا کہ پہلی مثال میں ذَاکَرَ کا لفظ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ سبق کا یہ مذاکرہ ماضی میں ہوا اور دوسری مثال میں یَحْضُرُ کا کلمہ معنی پر دلالت کے ساتھ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ یہ حضور اور آنا حال میں ہے۔ جب کہ تیسری مثال میں سیَجْلِسُ کے کلمے سے بیٹھنے کے معنی کے ساتھ یہ بات بھی معلوم ہو رہی ہے کہ یہ بیٹھنا مستقبلِ قریب میں ہوگا اور چوتھی مثال میں سَوْفَ یُمْطِرُ کا کلمہ معنی کے ساتھ ساتھ اس بات کا فائدہ بھی دے رہا ہے کہ بارش کا برسنا مستقبلِ بعید میں ہوگا۔

لہٰذا فعل کی تعریف یوں ہوگی کہ ''فعل ایسا کلمہ ہے جو نہ صرف اپنے معنی پر دلالت کرتا ہے، بلکہ اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ بھی پایا جاتا ہے۔''

تیسرے مجموعے کی مثالوں میں موجود کلمات: فِیْ، إِلٰی، مِنْ، إِنْ بذاتِ خود کسی معنی پر دلالت نہیں کرتے، البتہ جب انہیں کسی جملے میں استعمال کیا جائے تو دوسرے کلمات کے ساتھ مل کر اپنے معنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسا کہ پہلی مثال میں لفظ فی دیگر کلمات کے ساتھ ملا تو ظرفیت (مکان، جگہ) کے معنی پر دلالت کر رہا ہے، اور دوسری مثال میں لفظ إلی دوسرے کلمات کے ساتھ مل کر انتہاء پر دلالت کر رہا ہے کہ جانے کی انتہاء مدرسے تک تھی۔ تیسری مثال میں لفظِ مِنْ جب خَرَجْتُ کے ساتھ ملا تو ابتداء والے معنی پر دلالت کی کہ نکلنے کی ابتداء گھر سے ہوئی، اور چوتھی مثال میں لفظِ إِنْ مابعد والے جملے کے ساتھ مل کر شرط کے معنی پر دلالت کر رہا ہے۔

لہٰذا حرف کی تعریف میں کہیں گے کہ ''حرف اس کلمے کو کہتے ہیں جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں دوسرے کلمے کا محتاج ہو، اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے۔'' بالفاظِ دیگر ''حرف وہ غیر مستقل کلمہ ہے جو بغیر دوسرے کلمے کے اپنی معنویت ظاہر نہ کر سکے۔''

چونکہ کلمہ مفرد ہوتا ہے مرکب نہیں تو یہ کہنا بھی درست ہے کہ مفرد کی تین قسمیں ہیں:

① اسم ② فعل ③ حرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمرین

① لفظ کسے کہتے ہیں؟اوراس کی کتنی قسمیں ہیں؟

② معنی دارالفاظ کا کیا مطلب ہے؟

③ غیر معنی دارالفاظ کی مثال سے وضاحت کریں اور بتائیں کہ ان کے مزید کتنے نام ہیں؟

④ کلمے کا دوسرا نام کیا ہے؟اور کلمے کی کتنی اقسام ہیں؟

⑤ اسم کی تعریف کیا ہے؟

⑥ فعل کی تعریف کو مثال سے واضح کریں۔

⑦ جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں دوسرے کلمے کا محتاج ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

⑧ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو یا دوسرے کلمے کا محتاج ہو اس کا کیا مطلب ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 02

اِسم کی علامات

اسم کی مشہور علامتیں گیارہ ہیں:

① جس کلمے کے شروع میں الف لام ہو وہ اسم ہوتا ہے۔ جیسے: اَلْحَمْدُ، اَلْکِتَابُ، اَلْکَرَمُ۔ واضح رہے کہ جس کلمے کے شروع میں الف لام ہو اس کے آخر میں تنوین نہیں آسکتی۔ کلمے کے شروع میں الف لام داخل ہونا اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل کے شروع میں الف لام داخل نہیں ہوتا۔

② جس کلمے پر حرف جر داخل ہو وہ اسم ہوتا ہے، جیسے: بِزَیْدٍ، بِمَا، مِنْ اَلْفٍ، بِسُوْرَةٍ، تَاللّٰهِ کیوں کہ حروفِ جارہ فعل پر داخل نہیں ہوتے، اس لئے جس کلمے کے شروع میں حروفِ جارہ میں سے کوئی حرف ہو وہ اسم ہوگا۔

③ جس کلمے کے آخر میں تنوین ہو وہ بھی اسم ہے، جیسے: زَیْدٌ، رَیْبٍ، حَامِداً۔ تنوین کا ہونا اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل کے آخر میں تنوین نہیں آتی۔

④ جو کلمہ مسند الیہ بنے وہ بھی اسم ہوتا ہے۔ جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ۔ (زید کھڑا ہے) مسند الیہ ہونا اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل کبھی بھی مسند الیہ نہیں ہوتا۔ مسند الیہ کی وضاحت اور تفصیل سبق:9 میں ملاحظہ فرمائیں۔

⑤ جو کلمہ مضاف ہو وہ بھی اسم ہے، جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ۔ (زید کا غلام)، کِتَابُهٗ (اس کی کتاب) چونکہ فعل مضاف نہیں بنتا اس لئے کسی کلمے کا مضاف بننا اسم کی علامت ہے۔ مضاف کی تعریف اور وضاحت سبق:6 میں ہے۔

⑥ جو کلمہ مصغر ہو وہ بھی اسم ہے۔ مصغر کا مطلب کلمے کی ہیئت وشکل میں ایسی تبدیلی کی جائے کہ اس کی وجہ سے وہ کلمہ فُعَیْلٌ، فُعَیْعِلٌ یا فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر ہو جائے، جیسے: کَلْبٌ سے کُلَیْبٌ، فَهْدٌ سے فُهَیْدٌ، حَسَنٌ سے حُسَیْنٌ، دِرْهَمٌ سے دُرَیْهِمٌ، جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ، عَقْرَبٌ سے عُقَیْرِبٌ، مِصْبَاحٌ سے مُصَیْبِیْحٌ، قِنْدِیْلٌ سے قُنَیْدِیْلٌ، دِیْنَارٌ سے دُنَیْنِیْرٌ۔ کلمے کا مصغر ہونا اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل کی تصغیر نہیں آتی۔

⑦ منسوب ہونا یعنی جس کلمے کے آخر میں یائے نسبتی (یائے مشدد) لگی ہو، جیسے: بَغْدَادِیٌّ (بغداد والا)۔ وہ بھی اسم ہے۔

⑧ تثنیہ ہونا (یعنی جو کلمہ دو پر دلالت کرے) بھی اسم کی علامت ہے، جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)

⑨ جمع ہونا (یعنی جو کلمہ جمع پر دلالت کرے) بھی اسم کی علامت ہے، جیسے: رِجَالٌ (بہت سارے مرد) تثنیہ اور جمع ہونا۔

⑩ جو کلمہ موصوف بنے وہ بھی اسم ہے، جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ (عالم آدمی) موصوف ہونا اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل موصوف نہیں بنتا۔

⑪ جس کلمے کے آخر میں تائے متحرکہ ہو وہ بھی اسم ہے، جیسے: ضَارِبَةٌ یہ اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل کے آخر میں تائے متحرکہ نہیں آتی۔

حروف جارہ دس (۱۰) ہیں، حروف جر کی تعداد بیس (۲۰) ہے، اور اسم پر داخل ہو کر اسے مجرور بناتے ہیں: با، تا، کاف، لام، واو، مُذ، مُنذ، حاشا، رُبَّ، عَدَا، فِی، عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، اِلٰی۔

اس لئے اسم کی علامت ہے کہ فعل تثنیہ وجمع نہیں ہوتا مذکر یا مؤنث واحد وتثنیہ وجمع میں فعل ضرب ایک ہی ہے فاعل دو یا دو سے زائد ہیں، اس سے اشارہ ہے کہ فاعل دو ہیں اور "واو" دلالت کرتی ہے کہ فاعل دو سے زائد ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمرین

ذیل کی حل شدہ مثالوں میں غور کرتے ہوئے نیچے دیئے گئے کلمات کو اسی طرح حل کریں:

اسم	علامت	اسم	علامت
اَلْعَزِیْزُ	الف لام	مُؤْمِنُوْنَ	جمع ہونا
نَاصِرَةٌ	تائے متحرکہ	قَلَمَانِ	تثنیہ ہونا
کُوْفِیَّةٌ	منسوب اور تنوین	عَبْدُ اللهِ	مضاف ہونا
قُرَیْشٌ	تصغیر	عِبَادٌ	تنوین اور جمع
بِالْآخِرَةِ	حرف جر اور الف لام		

اَبٌ - مَدَنِیٌّ - الرُّوْمُ - عَالِمَةٌ - مَرَّتَانِ - حُذَیْفَةُ - یَوْمِیَّةٌ - الْأَنْبِیَاءُ - الْحَاشِرَةُ - أَرْضاً - حَقَّانِیَّةٌ - کُتُبٌ - عِرَاقِیُّوْنَ - نَفَرٌ - شُوَیَّةٌ - أَمَوِیٌّ - قُرْآناً - حَنِیٌّ - هُرَیْرَةُ - حُلْوَانِیٌّ - عَلَوِیٌّ - رُمَیْثَةُ - مُوْسَوِیٌّ - هُنَیْدِیٌّ - سُلَیْمَانُ - حُمَیْرَاءُ - عُوَیْلِمَاتٌ - کُتَیِّبٌ - الْفِعْلُ - حَرْفٌ - الْأَسْمَاءُ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 03

فعل کی علامات

① جس کلمے کے شروع میں قد ہو، جیسے: قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ (یقیناً اللہ نے سن لیا)، قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ (یقیناً اللہ جانتا ہے)، وَلَقَدْ اٰتَيْنَا (اور یقینی طور پر ہم نے دیا)۔

② جس کلمے کی ابتدا میں ''سین'' ہو، جیسے: سَيَهْدِيْنِ (عنقریب میری راہنمائی کرے گا)، سَيُؤْتِيْنَا (عنقریب اللہ ہمیں دے گا)، سَيَعْلَمُوْنَ (بہت جلد وہ جان لیں گے)۔

③ جس کلمے کی ابتدا میں ''سوف'' ہو، جیسے: سَوْفَ تَرٰىنِيْ (عنقریب تم مجھے دیکھ لوگے)، سَوْفَ يُحَاسَبُ (عنقریب اس سے حساب لیا جائے گا)، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (عنقریب تم جان لوگے)۔

④ جس کلمے سے پہلے حروف جازمہ یا حروفِ ناصبہ ہوں، جیسے: اِنْ يَّمْسَسْكُمْ (اگر تمہیں پہنچے)، لَمْ يَضْرِبْ (اس نے نہیں مارا)، لَمَّا يَقْضِ (ابھی تک پورا نہیں کیا)، لِيُنْفِقْ (چاہیے کہ خرچ کریں)، اُعْبُدُوْا (عبادت کرو)، لَا تَمْشِ (مت چلو)۔

⑤ جس کلمے کے آخر میں ضمیر مرفوع متصل ہو، جیسے: اَنْعَمْتَ (تو نے انعام کیا)، جِئْتَ (تم آئے)، اتَّبَعْتَ (تو نے اتباع کی)، شِئْتُمَا (تم دونوں نے چاہا)، اتَّخَذْتُمْ (تم نے بنایا/اختیار کیا)، جِئْتِ (تو آئی)، خِفْتِ (تو ڈری)، امْتَلَاْتِ (تو نے بھرا)، رَاوَدْتُّنَّ (تم نے بہکایا/پھسلایا)، اَنْزَلْتُ (میں نے نازل کیا/اتارا)، اَسْلَمْتُ (میں اسلام لایا)، لَبِثْتُ (میں ٹھہرا)، عَلِمْنَا (ہم نے جان لیا)، مَكَّنَّا (ہم نے قدرت دی/طاقت دی)۔

⑥ جس کلمے کے آخر میں تائے ساکن ہو، جیسے: سُيِّرَتْ (چلایا جائے گا)، قَدَّمَتْ (آگے بھیجا)، حَبِطَتْ (ضائع ہوئے)۔

⑦ جو کلمہ امر ہو، جیسے: اُسْكُنْ (رہو)، بَشِّرْ (خوشخبری دو)، اِضْرِبْ (مار)۔

⑧ جو کلمہ نہی ہو، جیسے: لَا تَقْرَبَا (تم دونوں قریب مت جاؤ)، لَا تَلْبِسُوا (خلط ملط مت کرو)، لَا تَكْفُرْ (کفر مت کر)۔

حرف کی علامات

جس کلمے میں اسم و فعل کی کوئی بھی علامت نہ پائی جائے وہ حرف ہے یعنی اسم و فعل کی علامات سے خالی ہونا حرف کی علامت ہے، جیسے: هَلْ، فِيْ، مِنْ، لَمْ۔

تمرین

① ذیل کے حل شدہ کلمات کو دیکھتے ہوئے نیچے دیئے گئے کلمات کو اسی طرح حل کریں:

حروفِ جازمہ درج ذیل پانچ حروف ہیں، جو حروفِ فعل پر داخل ہو کر اسے جزم دیتے: اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی۔ اور حروفِ ناصبہ چار ہیں: اَنْ، لَنْ، كَيْ، اِذَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعل	علامت	فعل	علامت	فعل	علامت
اُدْخُلُوْا	امر ہے	سَمِعَتْ	آخر میں تائے ساکنہ	لَقَدْ صَدَقَ	دخولِ قد
أَنْ نَمُنَّ	دخولِ حرفِ ناصب	أَنْ يَّتُوْبَ	دخولِ حرفِ ناصب	سَوْفَ نُصْلِيْ	دخولِ سوف
لَاتَتْلُقُوْا	نہی ہے	لَمْ يَعْلَمْ	دخولِ حرفِ جازم	فَدَيْنَا	ضمیر مرفوع متصل

اَنْ تَتَّخِذَ - اِذْهَبْ - لَايَقْرَبُوا - لَمْ يَلِدْ - اَنْ تُعَذِّبَ - اجْعَلْ - اَنْ تَصُوْمُوْا - ارْزُقْ - اَنْ تَضِلَّ - ارْجِعِيْ - لَنْ نَدْعُوَ - أُقْنُتِيْ - فَاعْدِلُوْا - لَنْ نَقْدِرَ - أُعْبُدُوْا - لَمْ يُوْلَدْ - لَا تَحْزَنْ - لَا تَأْكُلُوْا - لَا تَدْخُلُوْا - سَنَزِيْدُ - سَنَنْظُرُ - سَتُكْتَبُ - لَا يَحْزُنْكَ - سَيَصْلَى - لَسَوْفَ أُخْرَجُ - لَنْ يَنَالَ - لَنْ تَنَالُوْا - لَنْ نَصْبِرَ - لَنْ تَفْعَلُوْا - أَنْ تَمِيْدَ -

② اسم وفعل کی علامات کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے بعد ذیل کے نمونے کے مطابق نیچے دیئے گئے کلمات حل کریں:

کلمہ	سہ اقسام	علامت
عَنْ	حرف	علامات اسم وفعل سے خالی
سَوْفَ يُلْقَوْنَ	فعل	شروع میں سوف ہے
النَّبَاءِ	اسم	الف لام داخل ہے
حتّٰى	حرف	اسم وفعل کی علامات سے خالی
مُؤْمِنٌ	اسم	آخر میں تنوین ہے
لعناً كَبِيْراً	اسم	تنوین اور موصوف
سَيَكْفُرُوْنَ	فعل	شروع میں سین ہے
اِيْمَانِهِمْ	اسم	مضاف

سَيَكْفِيْكَ - لَمْ نَجْعَلْ - سَيَقُوْلُ - مهاداً - سَوْفَ يُرَى - إِنَّ - يومَ الفصلِ - بخاريٌّ - سَوْفَ نُصْلِيْ - سَيَجْزِى - الجبال - هَلْ - جِنٌّ - كِتَابَانِ - سَيَصْلَوْنَ - سَيَحْشُرُ - وَلَدٌ ذَكَرٌ - لَا تَكْذِبْ - سَوْفَ يُنَبِّئُ - اعلَمْ - خَفَّتْ - سَيَنَالُ - سُلَيْمٰنُ - فِرْعَون - الوَعْدُ - الحَقُّ - حَيَّةٌ - حَبْلِ الوَرِيْدِ - الكَلِمُ الطَّيِّبُ - رَجْعٌ - بَعِيْدٌ - يَوْمُ الخُلُوْدِ - مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ - خَرَاجُ رَبِّكَ - مَرْيَم - سَوْفَ يَدْعُو - زَعِيْمٌ - أَيَّ الفَرِيْقَيْنِ - اِلَى - سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ - اِبْرَاهِيْمَ - مُوْسٰى - سَوْفَ أُخْرَجُ - خَتَمَ - اللهُ - الصَّمَدُ - اَنْبِيَاءَ اللهِ - سَيَحْلِفُوْنَ - اَبْصَارُهَا - سَوْفَ يُعْطٰى -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 04

حروف کا تعارف

چونکہ اسم وفعل کی مختلف ابحاث مستقل طور پر ذکر کی جاتی ہیں اور حروف کی بحث آخر میں ہوتی ہے، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے حروف کے متعلق کچھ ابتدائی معلومات شروع میں ہی ذکر کی جائیں۔ حروفِ تہجی اٹھائیس ہیں، اگر الف کو مستقل شمار کریں تو انتیس بن جاتے ہیں۔ اگر الف متحرک ہو تو اسے ہمزہ کہتے ہیں ساکن ہو تو الف کہلاتا ہے۔

زبر، زیر، پیش کو حرکت کہتے ہیں اور حرکت کی جمع حرکات ہے۔ حرکات کے اعتبار سے حروف کی چار قسمیں ہیں: متحرک، مجزوم، مشدّد، منون۔

متحرک: متحرک اس حرف کو کہتے ہیں جس پر کوئی حرکت ہو۔ اگر حرکت فتحہ کی ہو تو اسے مفتوح کہتے ہیں، جیسے: کَتَبَ میں تینوں حروف مفتوح ہیں۔ حرکت کسرہ کی ہو تو اسے مکسور کہتے ہیں جیسے: اِبِلٍ میں تینوں حروف مکسور ہیں۔ اگر حرکت ضمہ کی ہو تو اسے مضموم کہتے ہیں جیسے: اُذُنٌ میں تینوں حروف مضموم ہیں۔

مجزوم: ساکن یا مجزوم اس حرف کو کہتے ہیں جس پر جزم ہو جیسے: بَحْرٌ میں میم۔

مشدّد: اس حرف کو کہتے ہیں جو دو بار پڑھا جائے ایک بار ساکن اور دوسری بار متحرک جیسے: رَبٌّ (رَبْبٌ)۔

منون: اس حرف کو کہتے ہیں جس پر تنوین ہو اور آخر میں نون ساکن کی آواز دے۔ منون حرف پہلے متحرک ہوتا ہے اور آخر میں نونِ ساکن کی آواز دیتا ہے جیسے: رَبٌّ، رَبًّا، بِرَبٍّ (رَبْبُنْ، رَبْبَنْ، بِرَبْبِنْ)۔

حروفِ علت: تین حروف: واو، الف، یا کو حروف علت کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی پچیس حروف حروفِ صحیح ہیں۔

حروفِ مدہ: یہ بھی تین حرف ہیں: واوٗ، الف، یا۔ واو ساکن سے پہلے والی حرکت ضمہ ہو، الف سے پہلے فتحہ ہو، یا سے پہلے کسرہ ہو تو انہیں حروفِ مدہ کہتے ہیں۔

اسم کے شروع میں جو الف لام لگایا جاتا ہے، اس الف لام کی آواز کے اعتبار سے حروفِ تہجی کی دو قسمیں ہیں:

① حروفِ شمسی ② حروفِ قمری

حروفِ شمسی ان حروف کو کہتے ہیں جن سے پہلے الف لام لگایا جائے تو لام کی آواز چھپ جائے، جیسے: شمسٌ سے اَلشَّمْسُ اسے اَلْشَمْسُ پڑھنا درست نہیں۔ حروفِ شمسی یہ ہیں:

تا، ثا، دال، ذال، را، زا، سین، شین، صاد، ضاد، طا، ظا، لام، نون

حروفِ قمری وہ حروف ہیں جن سے پہلے الف لام لگایا جائے تو لام کی آواز واضح طور پر سنائی دے جیسے: اَلْقَمَرُ اسے اَلْقَمَرُ پڑھنا درست نہیں۔ حروفِ قمری میں یہ چودہ حروف داخل ہیں:

الف، با، جیم، حا، خا، عین، غین، فا، قاف، کاف، میم، واو، ھا، یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 05

مرکب

سابقہ مثالوں سے معلوم ہوا کہ مفرد ایک چیز یا ایک معنی پر دلالت کرتا ہے اور مرکب اس کی ضد ہے تو لازماً مرکب ایک سے زائد چیزوں یا ایک سے زائد معانی پر دلالت کرے گا، لہٰذا مرکب کی تعریف یوں کی جائے گی کہ ''مرکب اسے کہتے ہیں جو ایک سے زائد معنی رکھتا ہو، اور دو یا دو سے زائد کلموں سے بنے۔''

مرکب کی تعریف اور اقسام کی وضاحت کے لئے ذیل کی مثالوں کو دیکھیں:

پہلا مجموعہ			
خَالِدٌ طَالِبٌ مُؤَدَّبٌ	خالد باادب طالب علم ہے	جَلَسَ زَيْدٌ عَلَى الْأَرْضِ	زید زمین پر بیٹھا
النَّافِذَةُ مفتوحةٌ	کھڑکی کھلی ہوئی ہے	رَأَى بَكْرٌ	بکر نے دیکھا
دوسرا مجموعہ			
بَابُ الْمَدِينَةِ	شہر کا دروازہ	زَهْرَةٌ جَمِيلَةٌ	خوب صورت پھول
مِصْبَاحُ الْحُجْرَةِ	کمرے کی لائٹ	سَبْعَةُ أَقْلَامٍ	سات پین

پہلے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ جب ان کا کہنے والا کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر معلوم ہوگی مثلاً پہلی مثال میں خالد کے باادب ہونے کی خبر معلوم ہوئی، دوسری مثال میں کھڑکی کے کھلا ہوا ہونے کی خبر معلوم ہوئی، تیسری مثال میں زید کے بیٹھنے کی خبر معلوم ہوئی اور چوتھی مثال میں بکر کے دیکھنے کی خبر معلوم ہوئی۔

جب کہ دوسرے مجموعے میں موجود مثالوں کے سننے والے کو کوئی خبر معلوم نہیں ہوگی، بلکہ وہ مزید انتظار میں رہے گا کہ متکلم کوئی ایسا کلمہ کہے کہ جملہ مکمل ہو جائے اور کسی مفید بات کا علم ہو۔

حاصل یہ ہوا کہ کچھ مرکب ایسے ہوتے ہیں جن کے ذریعے کسی بات کی خبر معلوم ہوتی ہے، اور کچھ مرکب ایسے ہوتے ہیں جن سے کسی بات کی خبر معلوم نہیں ہوتی، لہٰذا مرکب کی دو قسمیں ہوئیں:

① مرکب مفید ② مرکب غیر مفید

مرکب غیر مفید اس مرکب کو کہتے ہیں کہ جب متکلم بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو اس کی بات سے کسی خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو، یعنی اسے کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو جیسا کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں میں ہے۔ کیوں کہ خبر اور طلب وہاں معلوم ہوتی ہے جہاں جملہ مکمل ہو، اور ان مثالوں میں جملہ مکمل نہیں بلکہ ناقص ہے۔ لہٰذا ایسے مرکب کو جس سے کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو مرکب غیر مفید یعنی ایسا مرکب جس سے کسی بات کا فائدہ حاصل نہ ہو کہتے ہیں۔

یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مرکب غیر مفید دو یا دو سے زیادہ کلموں کا ایسا مجموعہ ہے جس کے سننے کے بعد سننے والے کو پوری بات سمجھ نہ آئے، بلکہ مزید سننے کا خواہش مند ہو۔ مرکب غیر مفید کو مرکبِ ناقص اور جملہ ناقصہ بھی کہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مرکب مفید اس مرکب کو کہتے ہیں کہ جب متکلم بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو اس کی بات سے کسی واقعے کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو۔ جیسا کہ پہلے مجموعے کی مثالوں سے واضح ہے۔

تمرین

① مرکب کی کیا تعریف ہے؟

② مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور یہ اقسام ایک سے زائد کیسے بنیں؟

③ مرکب مفید کسے کہتے ہیں؟

④ مرکب غیر مفید کی تعریف کریں۔

⑤ درج ذیل جملوں میں غور کر کے مرکب مفید اور غیر مفید کو الگ کریں:

کلام	ترجمہ	کلام	ترجمہ
خَتَمَ اللّٰهُ	اللہ نے مہر لگائی	آيَةُ المنافقِ	منافق کی نشانیاں
اَرَادَ اللّٰهُ	اللہ نے ارادہ کیا	اٰمَنَ السُّفَهَاءُ	بے وقوف ایمان لائے
تُنْبِتُ الْأَرْضُ	زمین اگاتی ہے	اَكْثَرُ النَّاسِ	اکثر لوگ
اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ	اللہ کا حکم آیا	خُسْرَانًا مُبِيْنًا	واضح خسارہ
اَرْذَلِ الْعُمُرِ	عمر کا بدترین حصہ	خَفَّفَ اللّٰهُ	اللہ نے تخفیف کی
عَالِمُ الْغَيْبِ	غیب کا جاننے والا	مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ	بدلے کے دن کا مالک
نَعْبُدُ	ہم تیری عبادت کرتے ہیں	اَنْعَمْتَ	تو نے انعام کیا
قُلْ	کہہ دو	كَفَرُوا	انہوں نے کفر کیا
اللّٰهُ الصَّمَدُ	اللہ بے نیاز ہے	عَذَابٌ عَظِيْمٌ	بڑا عذاب
ذِكْرُ اللّٰهِ	اللہ کا ذکر	الْحَيَاةُ الدُّنْيَا	دنیا کی زندگی
سِجْنُ الْمُؤْمِنِ	مومن کا قید خانہ	مَطْلُ الْغَنِيِّ	غنی کی ٹال مٹول
اِثْنَتَا عَشَرَةَ عَيْنًا	بارہ چشمے	شَيْءٌ عَجِيْبٌ	عجیب چیز
اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ	دنیا مومن کا قید خانہ ہے	هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ	یہ عجیب چیز ہے
نَفْسًا زَكِيَّةً	پاک نفس	طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ	حلال روزی تلاش کرنا
مُخُّ الْعِبَادَةِ	عبادت کا مغز	اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ	دعا عبادت کا مغز ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 06

مرکب غیر مفید کی اقسام

مرکب غیر مفید کی پانچ قسمیں ہیں:

① مرکب اضافی ② مرکب بنائی

③ مرکب منع صرف ④ مرکب توصیفی ⑤ مرکب صوتی

مرکب اضافی:

مرکب اضافی کی تعریف اور احکام جاننے کے لئے ذیل کی مثالوں میں غور کریں:

پہلا مجموعہ			
صلاةٌ	الفجرُ	وعدٌ	اللهُ
صلاةُ الفجرِ		وعدُ اللهِ	
فَاكِهَةٌ	البُستَانُ	أهلٌ	الكتابُ
فاكهةُ البُستانِ		أهلُ الكتابِ	
دوسرا مجموعہ			
قَلْبٌ	لَهُ	كِتَابٌ	لَكُمَا
قَلْبُهُ		كِتَابُكُمَا	
خادِمٌ	لَهُمْ	بَيْتٌ	لَهُنَّ
خادِمُهُم		بَيْتُهُنَّ	

پہلی لائن میں آٹھ کلمے ہیں، جب ان میں سے پہلے کلمے کی اضافت (نسبت) دوسرے کلمے کی طرف کی گئی تو چار کلمے بن گئے جیسا کہ دوسری لائن میں ہے اور پہلے کلمے کی تنوین باقی نہ رہی، نیز دوسرا کلمہ مجرور ہو گیا۔

دوسرے مجموعے میں دس کلمات ہیں، جب ان میں سے پہلے کلمے کی اضافت دوسرے کلمے کی طرف کی تو پانچ کلمے بن گئے۔ پہلے کلمے میں موجود تنوین باقی نہ رہی اور چونکہ دوسرا کلمہ مبنی ہے، اس لئے اس پر بظاہر جر کی حرکت نظر نہیں آتی، لیکن درحقیقت وہ مجرور ہے۔ (جیسا کہ آئندہ اس کی وضاحت ذکر کی جائے گی)

مذکورہ مثالوں میں غور کرنے سے مرکب اضافی کی تعریف واضح ہو جاتی ہے کہ ''مرکب اضافی اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں ایک کلمے کی اضافت (نسبت) دوسرے کلمے کی طرف ہو۔'' پہلے کلمے کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں، اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ جب کہ مضاف کی اعرابی حالت حسبِ موقع بدلتی رہتی ہے۔ مضاف کبھی مرفوع ہوتا، کبھی منصوب اور کبھی مجرور ہوتا ہے، جیسے: هذا كِتَابُ زَيدٍ، قَرأتُ كِتَابَ زَيدٍ، نَقَلْتُ مِنْ كِتَابِ زَيدٍ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:

① مضاف پر الف لام داخل نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے آخر میں تنوین آتی ہے، البتہ مضاف الیہ پر الف لام بھی آ سکتا ہے، جیسے: صَلَاةُ الفجرِ، اور تنوین بھی آسکتی ہے، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ۔

② جب مرکب اضافی کا اردو میں ترجمہ کیا جائے تو عام طور پر ترجمے میں یہ الفاظ آتے ہیں: کا، کے، کی۔ را، رے، ری۔ نا، نے، نی۔

③ مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد آتی ہے، جیسے: عبد اللهِ بنُ عمرٍو۔

④ مضاف الیہ نکرہ بھی ہوتا ہے، جیسے: بابُ مسجدٍ، قلمُ معلمٍ، دراجةُ ولدٍ اور معرفہ بھی ہوتا ہے، جیسے: كتابُ اللهِ، رسولُ اللهِ، قطةُ المرأةِ، سيارةُ الأميرِ۔

⑤ مضاف الیہ اپنے بعد والے اسم کے لئے مضاف بھی بن سکتا ہے، جیسے: كتابُ ابنِ المديرِ، زهرةُ حديقةِ الرجلانِ، طفلُ صديقِ أخي۔

تمرین

① اضافت کے کیا معنی ہیں؟ اور مرکبِ اضافی کسے کہتے ہیں؟

② مضاف کی تعریف کرنے کے بعد، مضاف الیہ کا اعراب بیان کریں۔

③ مضاف اور مضاف الیہ کے احکام تحریر کریں۔

④ ذیل کے کلمات کو مرکبِ اضافی میں تبدیل کریں اور اضافت کی وجہ سے تبدیل ہونے والے اعراب کو بھی واضح کریں:

أهلٌ، المغفِرَةُ - كُلٌّ، صَغِيْرٌ - فَضْلٌ، الله - يَوْمٌ، الخُلُوْدُ - ثَلَاثَةٌ، أَشْهُرٌ - أَضْغَاثٌ، أَحْلَامٌ - وَرِقٌ، الجَنَّةُ - عَيَالٌ، اللهُ - مِرْآةٌ، المُؤْمِنُ - شَجَرَةٌ، الخُلْدُ - سِجْنٌ، المُؤْمِنُ - كُلٌّ، نَفْسٌ - مُتِمٌّ، نُوْرِه - أَعْيُنٌ، لَهُمْ - رُسُلٌ، رَبُّنَا - بَعْضٌ، آيَاتٌ، رَبٌّ، لَكَ - جَدٌّ، رَبٌّ، لَنَا - عَذَابٌ، الآخِرَةُ - طَلَبٌ، كَسْبٌ، الحَلَالُ - رَأْسٌ، كُلٌّ، خَطِيْئَةٌ - شَدِيْدٌ، سَوادٌ، الشَّعْرُ۔

⑤ ذیل کے کلمات سے اضافت ختم کر کے انہیں الگ الگ تحریر کریں اور اضافت کی وجہ سے تبدیل ہونیوالے اعراب کو ختم کریں:

مَطْلُ الغَنِيِّ - طَلَبُ العِلْمِ - آيَةُ المُنَافِقِ - شَطْرُ الإِيْمَانِ - ذِكْرُ اللهِ - مُخُّ العِبَادَةِ - أَصْحَابُ الجَنَّةِ - سِجْنُ المُؤْمِنِ - جُمَّاعُ الإِثْمِ - جَنَّةُ الكَافِرِ - رَسُوْلُ اللهِ - مُحْدَثَاتِ الأُمُوْرِ - بِوَجْهِ كَذَّابٍ - شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ - أَصْحَابُ النَّارِ۔

⑥ پہلی لائن میں موجود کلمات سے مضاف اور دوسری لائن میں موجود کلمات سے مضاف الیہ کا مناسب انتخاب کریں:

رَبٌّ - سَالِكٌ - مُتَّبِعٌ - مَخْدُوْمٌ - عَالِمٌ - مَقْطُوْعٌ - بَدِيْعٌ - صَادِقٌ - أَمْرٌ - ثَوَابٌ - رَوْضَاتٌ - إِفْشَاءٌ۔

القَوْمُ - الحَقُّ - الطَّرِيْقُ - العَالَمِيْنَ - اللهُ - الوَعْدُ - الغَيْبُ - اليَدُ - السَّمَاوَاتِ - السَّلَامُ - الجَنَّاتُ - الدُّنْيَا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 07

مرکبِ امتزاجی

امتزاج ملانے اور خلط کرنے کو کہتے ہیں اور مرکبِ امتزاجی وہ مرکب ہے جس میں دو کلموں کو اضافت یا اسناد کے بغیر ملا کر ایک کلمہ بنایا جائے۔ اس کی چار صورتیں ہیں:

① دونوں کلمے عدد ہوں

② دونوں کلمے ظرف ہوں

③ دونوں کلمے عدد یا ظرف نہ ہوں اور دوسرا کلمہ لفظ "وَيْه" کے علاوہ کوئی اور لفظ ہو

④ دونوں کلمے عدد یا ظرف نہ ہوں اور دوسرا کلمہ لفظ "وَيْه" ہو

پہلی دونوں صورتوں کو مرکبِ بنائی، تیسری کو مرکبِ منع صرف اور چوتھی کو مرکبِ صوتی کہتے ہیں۔ جب مرکبِ بنائی کے دونوں جز عدد ہوں تو اسے مرکبِ عددی بھی کہا جاتا ہے۔

مرکب بنائی/مرکب عددی:

پہلا مجموعہ	
جاءَ أحدٌ وعشرون رجلاً	اکیس آدمی آئے
رأيتُ أحداً وعشرينَ كوكباً	میں نے اکیس ستارے دیکھے
أحسَنْتُ إلى أحدٍ وعشرين فقيراً	میں نے اکیس فقیروں کے ساتھ بھلائی کی
دوسرا مجموعہ	
جاءَ أحدَ عَشَرَ رجلاً	گیارہ آدمی آئے
رأيتُ أحدَ عَشَرَ كوكباً	میں نے گیارہ ستارے دیکھے
أحسَنتُ إلى أحدَ عَشَرَ فقيراً	میں نے گیارہ فقیروں کے ساتھ بھلائی کی

اردو میں سو تک کے اعداد میں سے ہر ایک کا مستقل نام ہے، ایسا نہیں کہ دو عددوں کو جمع کر کے کسی عدد کا نام رکھا ہو، بلکہ یہ صورت سو کے بعد آتی ہے، مثلاً ایک سو ایک، تین سو تیرہ وغیرہ۔ جب کہ عربی میں دس کے بعد والے اعداد دو کلموں سے مرکب ہوتے ہیں۔ اگر ان دونوں کلموں کے درمیان حرف عطف موجود ہو تو اسے مرکب بنائی یا مرکب عددی نہیں کہتے جیسا کہ پہلے مجموعے کی مثالوں میں ہے، بلکہ "مرکب بنائی یا عددی اس مرکب کو کہتے ہیں جہاں عدد دو کلموں سے مرکب ہو اور ان دونوں کے درمیان حرفِ عطف مقدر (چھپا ہوا) ہو" جیسا کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں میں ہے۔

لہٰذا مرکبِ بنائی کی تعریف یوں ہوئی کہ "مرکبِ بنائی وہ مرکب ہے جہاں دو اسموں کو اضافت و اسناد کے بغیر ایک کیا جائے اور دوسرا اسم "واو" عاطفہ کے معنی کا متضمن ہو اور تائے تانیث کی حیثیت رکھتا ہو۔" مرکبِ عددی میں صرف یہ اعداد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہیں:

أَحَدَ عَشَرَ، اِثْنَا عَشَرَ، ثَلَاثَةَ عَشَرَ، أَرْبَعَةَ عَشَرَ، خَمْسَةَ عَشَرَ، سِتَّةَ عَشَرَ، سَبْعَةَ عَشَرَ، ثَمَانِيَةَ عَشَرَ، تِسْعَةَ عَشَرَ۔

مرکب بنائی کے دونوں جز مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں، البتہ إِثْنَا عَشَرَ میں پہلا جز معرب ہے۔

مرکب عددی کی دلالت صرف عدد (گنتی) پر ہوتی ہے، لہٰذا اس کے بعد کسی معدود (جسے شمار کیا جائے) کا ذکر ضروری ہے، وہ معدود مفرد اور منصوب ہوتا ہے۔ نحویین کی اصطلاح میں معدود کو تمیز اور عدد کو ممیز کہتے ہیں۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر جملے کا ایک جز بنتا ہے۔ ممیز و تمیز کے احکام اور ترکیب کی تمرین انشاء اللہ آئندہ اسباق میں آئے گی۔

فائدہ:

مرکب بنائی کی کچھ تفصیل اسمِ غیر متمکن کی بحث میں ہے۔

تمرین

① مرکب امتزاجی کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی صورتیں ہیں؟

② مرکب بنائی کی تعریف کریں۔

③ مرکب بنائی کے دونوں اجزا کا اعراب کیا ہے؟

④ اثناعشر کے دونوں جز معرب ہیں یا مبنی؟

⑤ ذیل کے جملوں میں مرکب عددی کی تعیین کریں اور معدود پر اعراب لگائیں:

ضَرَبَهُ احد عشر سوطا - الشهر ثلاثون يوما - السَّنَةُ اثنا عشر شهرا - الرِّطْلُ اثنتا عشرَ أوقية - عندي خمسة وعشرين ربِّيَّة - وَجَدْتُ خمسة عشر راحلة - في المسجد اربعة وثلاثين مروحة - هُوَ ابنُ سِتَّة عشر شهرا - مَعِيَ سَبْعَةُ أَقْلَامٍ - أَخَذَ سبعة عشر عَجْوَة - قَرَأَ القُرْآنَ اثنتا عشرة مرة - رَقَعَهَا اثنتي عشرة رقعة - اشْتَرَيْتُ تسعة عشر قلما۔

مرکب بنائی کے دونوں جز اس لئے مبنی بر فتح ہیں کہ دوسرا اسم غیر منصرف "واؤ" کے معنی کو متضمن ہے، چونکہ حرف واؤ مبنی ہے لہٰذا جو کلمہ اس کا متضمن ہو گا وہ بھی مبنی ہو گا اور پہلا جز اس لئے مبنی ہے کہ مرکب ہونے کی صورت میں عَشَرَ تائے تانیث کی حیثیت رکھتا ہے اور تائے تانیث سے پہلے والا حرف لکھے کا آخر نہیں ہوتا، بلکہ لکھے کا درمیان شمار ہوتا ہے اور لکھے کے درمیان اعراب تبدیل نہیں ہوتا۔ چونکہ تائے تانیث یا تاءِ تمیز کو میرا ما قبل مفتوح ہو، اس لئے اس کے ماقبل اُعدّ کو بھی فتحہ دے دیا۔

اثناعشر میں موجود پہلا جز اس لئے معرب ہے کہ

① اس کی مشابہت ملفوظات کے ساتھ ہے کہ جس طرح اضافت میں نون تثنیہ و نون جمع گر جاتے ہیں، اسی طرح إِثْنَانِ کا نون بھی گر جاتا ہے۔

② نون تثنیہ اور جمع سے پہلے اعراب ہوتا ہے تو نون کے حذف کے بعد بھی اس کو اپنے اصل اعراب پر باقی رکھیں گے اور وہ معرب ہے۔

ماقبل میں ذکر کردہ قانون "تائے تانیث اپنے ماقبل کو فتح پاتی ہے اور عشر کی حیثیت تائے تانیث کی ہے لہٰذا اس کا ماقبل مفتوح ہونا چاہیے" پر عمل اس لئے ممکن نہیں کہ یہاں عشر کا ماقبل الف ہے اور الف کبھی قبول نہیں کرتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سبق: 08

مرکبِ مزجی/منع صرف

مرکبِ منع صرف:

وہ مرکب جس میں دو کلموں کو اضافت یا اسناد کے بغیر ایک کیا جائے اور دوسرا کلمہ کسی حرف کو متضمن نہ ہو۔ جیسے: بَعْلَبَكَّ، حَضْرَمَوْتُ، مَعْدِيكَرِب، سُرَّ من رأى، تأبَّط شراً، ذَرَّأَ حبًّا، رَامَهُرْمُز۔

مرکب منع صرف میں پہلا جز مبنی اور دوسرا معرب غیر منصرف ہوتا ہے۔ ترکیب میں مرکب منع صرف کے دونوں اجزا ایک ہی شمار ہوتے ہیں، لہٰذا ان کا اعراب اور حیثیت الگ الگ بیان نہیں کی جاتی مثلاً: بَعْلَبَكَّ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ۔ بعلبكّ مبتدا، اور بَلْدَةٌ موصوف، طَيِّبَةٌ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر برائے مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مرکبِ صوتی:

وہ مرکب جس میں دو کلموں کو اضافت یا اسناد کے بغیر ایک کیا جائے، دوسرا کلمہ کسی حرف کو متضمن نہ ہو اور لفظ "وَيْه" ہو، جیسے: سِيْبَوَيْه، نِفْطَوَيْه، رَاهَوَيْه، خَالَوَيْه، حَمْدَوَيْه، مَرْدَوَيْه، زَنْجَوَيْه، سَمَوَيْه وغیرہ۔ سیب، نفط، راہ، خال، حَمْد، مَرْد، زَنْج، وغیرہ اسماء ہیں اور "وَيْه" دوسرا اسم ہے، دونوں کو ملا کر ایک کر دیا۔ ویہ پہلے سے مبنی تھا، ترکیب کے بعد جز اول کو بھی مبنی کر دیا تو دونوں جز مبنی ہو گئے۔ مرکبِ صوتی میں بھی دونوں جز مل کر کلمے کا ایک جز شمار ہوتے ہیں۔

مرکبِ توصیفی:

اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں دوسرا کلمہ پہلے کلمے کی اچھی یا بری صفت بیان کرے اور اس کے معنی کی وضاحت کرے پہلے کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں، جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ۔ رجل موصوف اور عالم صفت ہے۔

صفت مفرد، تثنیہ، جمع؛ معرفہ نکرہ؛ مذکر مؤنث؛ مرفوع منصوب مجرور ہونے میں موصوف کی طرح ہوتی ہے۔ مثلاً:

رَجُلٌ صَالِحٌ (نیک مرد) یہاں موصوف وصفت دونوں مفرد، مذکر نکرہ اور مرفوع ہیں۔

الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ (لمبا آدمی) یہاں دونوں مفرد، مذکر، معرفہ اور مرفوع ہیں۔

أُمَّةً مُسْلِمَةً (مسلمان امت) یہاں موصوف صفت دونوں مفرد، مؤنث نکرہ اور منصوب ہیں۔

الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم (شیطان مردود) یہاں دونوں مفرد، مذکر معرفہ اور مجرور ہیں۔

اسی طرح تثنیہ اور جمع میں کہیں گے: اَلْوَلَدَانِ الصَّغِيْرَانِ (دو چھوٹے بچے)، الأَبَوَيْنِ العَطُوْفَيْنِ (شفقت کرنے والے ماں باپ) الْمُؤْمِنُوْنَ الصَّالِحُوْنَ (نیک مؤمن لوگ) الْمُسْلِمَاتُ الْقَانِتَاتُ (تابعدار مسلمان عورتیں)

تعلیق: اصل میں بَعْل اور بَكّ دو اسم تھے۔ بعل ایک بت کا نام ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿أَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَتَذَرُوْنَ أَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ﴾ اور بکّ۔ ایک بادشاہ کا نام ہے جس نے اس شہر کو فتح کیا تھا، دونوں کو ملا کر ایک اسم بنا دیا گیا۔ حَضْرَمَوْت: یمن کے ایک علاقے کا نام ہے جہاں اموات کی کثرت کی بنا پر اس جگہ کا نام ہی حَضْرَ مَوْتَ پڑ گیا۔ سُرَّ مَنْ رَأَى: بغداد معتصم عباسی (ت ۲۲۱ھ) نے بغداد کے بجائے کسی دوسری جگہ دار الخلافہ کی تعمیر کا فیصلہ کیا اور ایک نئی جگہ کا انتخاب کیا۔ تعمیر کے ابتدائی مراحل میں ناما نوس ہونے کی وجہ سے نئی جگہ لشکر پر گراں گزری، لیکن تعمیر مکمل ہونے کے بعد عالیشان شہر تیار ہوا اور جو بھی اسے دیکھتا تو خوش ہو جاتا لہٰذا اس نئے شہر کا نام ہی سُرَّ مَنْ رَأَى بن گیا۔ اسی طرح باقی کلمات بھی مختلف کلمے تھے انہیں اضافت اور اسناد کے بغیر ایک کر کے کسی کا نام رکھا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں فرق یہ ہے کہ مبتدا معرفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے اور دونوں مرفوع ہوتے ہیں، جب کہ مرکب توصیفی میں موصوف معرفہ بھی ہوسکتا ہے اور نکرہ بھی، اور صفت اعراب میں موصوف کے تابع ہوتی ہے، لہٰذا اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ (نیک مرد) مرکب توصیفی ہے، جب کہ اَلرَّجُلُ صَالِحٌ (آدمی نیک ہے) مبتدا وخبر ہیں۔

ایک موصوف کی کئی صفات ہوسکتی ہیں، جیسے: اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْآمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ یہ تمام صفات ایک ہی موصوف کی ہیں۔

ترکیب میں موصوف کا تذکرہ مستقل اور صفت کا مستقل ہوتا ہے۔ پھر دونوں کا مجموعہ مل کر جملے کا ایک جز بنتا ہے۔

عربی میں موصوف پہلے اور صفت بعد آتی ہے جب کہ اردو میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے، جیسے: اچھا بچہ، ذہین عورت، نیلا آسمان، چار آم۔ موصوف صفت کے بارے میں مزید بحث توابع کے بیان میں آئے گی۔

مرکب غیر مفید کا حکم:

مرکب غیر مفید ہمیشہ جملے کا جز ہوتا ہے مکمل جملہ نہیں ہوتا، اس لئے کہ اگر ان میں جملہ بننے کی صلاحیت ہوتی تو انہیں مرکب غیر مفید نہیں، بلکہ مرکب مفید کہا جاتا، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ۔ میں مرکب غیر مفید (مرکب اضافی) جملے کا ایک جز ہے، مکمل جملہ نہیں۔ اسی طرح عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَماً۔ دو مرکبات سے بنا اور دونوں کی حیثیت جملے کے ایک جز کی ہے۔ پہلا جز مرکب اضافی اور دوسرا مرکب بنائی ہے۔ بَعْلَبَكُّ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ بھی دو مرکب سے بنا اور دونوں الگ الگ جز ہیں۔ پہلا جز مرکب منع صرف اور دوسرا مرکب توصیفی ہے۔ سِيْبَوَيْهِ عَالِمٌ كَبِيْرٌ بھی دو مرکب غیر مفید سے بنا، پہلا مرکب صوتی اور دوسرا مرکب توصیفی ہے۔ جَاءَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ میں مرکب غیر مفید: مرکب توصیفی جملے کا ایک جز: فاعل ہے۔

تمرین

① مرکب منع صرف کی تعریف کرکے اس کے دونوں اجزا کا اعراب بیان کریں۔

② مرکب صوتی کسے کہتے ہیں اور اس کے دونوں جز معرب ہیں یا مبنی؟

③ مرکب توصیفی کی تعریف کرکے اس کے اجزا کا اعراب ذکر کریں۔

④ مرکب غیر مفید کا حکم کیا ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

⑤ ذیل کے کلمات میں غور کرکے بتائیں کہ یہ مرکب غیر مفید کی کون سی قسم میں داخل ہیں؟

نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ - مِثْقَالَ ذَرَّةٍ - اَلْكَلِمُ الطَّيِّبُ - ثَلَاثَةَ عَشَرَ - بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ - رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - اَلْكِتَابُ الْمُبِيْنُ - تَأَبَّطَ شَرّاً - عَبْدٌ مُؤْمِنٌ - قُلُوْبِهِمْ - أُمَّةٌ مُؤْمِنَةٌ - أَرْبَعَةَ عَشَرَ - نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ - زَنْجَوَيْهِ - أُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ - نَصْرُ اللهِ - حَضْرَ مَوْتُ - لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ - لَحْماً طَرِيّاً - اَلشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ - حَلَالاً طَيِّباً - أَيَّاماً مَعْدُوْدَةً - ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً - آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ - أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ - اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ۔

⑥ ذیل کے کلمات میں غور کرکے انہیں درست انداز میں لکھیں اور یہ بتائیں کہ ان میں کیا غلطی ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْوَلَدُ الصَّالِحَةُ - اَلْمَطَلُ الغَنِيِّ - اَلبَيْتُ الجَدِيْدَةِ - خَمْسَةَ وَعَشَرَ - كِتَابٌ مُبَارَكاً - مَعْدِيْكَرِبٌ - سَفِيْنَةٍ صَالِحَةً - الرَّجُلُ الكَرِيْمِ - عَذَابٌ أَلِيْمٍ - الماءُ الحارُّ - المَسْجِدُ الجَامِعَةُ - الأُستَاذُ الشَّفُوْقُ - فَرَساً الأَحْمَرَ - القِطَّةُ سَوْدَاءِ - الجَامُوْسُ أَسْوَدُ - رَجُلاً طَوِيْلٌ

⑦ نمبر ① میں موجود کلمات سے موصوف اور نمبر ② سے اس کی مناسب صفت کا انتخاب کر کے تحریر کریں۔

① الصِّرَاط - الحَجّ - خَلْقٌ - مَتَاعٌ - شَاعِرٌ - كِتَابٌ - عَرْشٌ - رَبٌّ - أُمَّةٌ - الشَّجَرَةَ - تِجَارَةٌ - شَجَرَةٌ - عَيْنٌ - قِوَلاً - عَشَرَةٌ - أَمَداً - قِطَعٌ - قَرْضاً - ثَمَناً - المُؤمِنَاتُ -

② كَامِلَةٌ - جَارِيَةٌ - مَعْرُوْفاً - مُتَجَاوِرَاتٌ - حَسَناً - المُسْتَقِيْم - الغَافِلاَتُ - بَعِيْداً - مُبَارَكَةٌ - قَلِيْلاً - قَلِيْلٌ - مَجْنُوْنٌ - حَفِيْظٌ - غَفُوْرٌ - عَظِيْمٌ - حَاضِرَةٌ - وَاحِدَةٌ - الأَكْبَرُ - جَدِيْدٌ - المَلْعُوْنَةَ -

⑧ ذیل کے مرکبات، مرکب توصیفی ہیں انہیں درج ذیل طریقے سے جملہ اسمیہ میں تبدیل کریں۔

مرکب توصیفی	جملہ اسمیہ	مرکب توصیفی	جملہ اسمیہ
بَابٌ مَفْتُوْحٌ	البَابُ مَفْتُوْحٌ	أَيَّاماً جَمِيْلَةً	الأَيَّامُ جَمِيْلَةٌ
الطَّالِبُ المُجْتَهِدُ	الطَّالِبُ مُجْتَهِدٌ	البِنْتُ المُؤَدَّبَةُ	البِنْتُ مُؤَدَّبَةٌ
زَهْرَةٌ جَمِيْلَةٌ	الزَّهْرَةُ جَمِيْلَةٌ	العَالِمُ الجَلِيْلُ	العَالِمُ جَلِيْلٌ

اَلْكِتَابُ المُبِيْنُ - شَيْخٌ كَبِيْرٌ - العَمَلُ الصَّالِحُ - خَطٌّ جَمِيْلٌ - المُؤْمِنُ المُطِيْعُ - كِتَابٌ صَعْبٌ - الفَتْحُ القَرِيْبُ - رَجُلاً فَقِيْراً - اَلْوَلَدُ الصَّغِيْرُ - الرَّجْعُ البَعِيْدُ - طَرِيْقٌ سَهْلٌ - الرَّجُلُ الكَرِيْمُ - القَرَسُ الأَحْمَرُ - السَّفِيْنَةُ الصَّالِحَةُ - الخَيْطُ الأَبْيَضُ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 09

مرکب مفید

پہلا مجموعہ	
خالدٌ طالبٌ مؤدبٌ	خالد باادب طالب علم ہے
سَيَصْفَحُ خَالِدٌ	عن قریب خالد (مجرم) کو معاف کرے گا
النَّافِذَةُ مفتوحةٌ	کھڑکی کھلی ہوئی ہے
يُغْلِقُ أسيدٌ البابَ	اسید دروازہ بند کر رہا ہے

دوسرا مجموعہ			
هَلْ ذَاكَرْتَ الدرسَ	کیا آپ نے سبق کا مذاکرہ کیا	ليتَ زيداً حاضرٌ	کاش کہ زید بھی ہوتا
لَا تَكْذِبْ	جھوٹ مت بولو	أَنْصُرْ أَخَاكَ	اپنے بھائی کی مدد کرو

پہلے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ جب ان کا کہنے والا کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر معلوم ہوگی جیسا کہ خالد کے باادب ہونے کی خبر معلوم ہوئی، کھڑکی کھلنے کی خبر معلوم ہوئی۔ اس بات کی خبر معلوم ہوئی کہ خالد مجرم کو معاف کرے گا، اور اسید دروازہ بند کر رہا ہے۔

دوسرے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ ان کے ذریعے کسی بات کی خبر نہیں دی جا رہی بلکہ کسی چیز کی طلب کی جا رہی ہے جیسا کہ پہلی مثال میں متکلم مخاطب سے اپنے سوال کا جواب طلب کر رہا ہے۔ دوسری مثال میں متکلم زید کے حاضر ہونے کی طلب کا خواہش مند ہے۔ تیسری مثال میں متکلم مخاطب سے طلب کر رہا کہ وہ جھوٹ نہ بولے اور چوتھی مثال میں مخاطب سے اس بات کا طلب گار ہے کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ ''مرکب مفید اس مرکب کو کہتے ہیں کہ جب متکلم بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو اس کی بات سے کسی واقعے کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو۔'' مرکب مفید کو مرکب تام، جملہ، کلام اور مرکب اسنادی بھی کہتے ہیں۔

مرکب مفید کی اقسام:

دونوں مجموعوں میں موجود مثالیں مرکب مفید کی مثالیں ہیں، البتہ پہلے مجموعے میں موجود مثالوں میں سے ہر ایک مثال کے کہنے والے کے بارے میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ سچ بول رہا ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔ جب کہ دوسرے مجموعے میں موجود مثالوں کے کہنے والے کے بارے میں جس طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ سچ بول رہا ہے اسی طرح یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

لہٰذا مفہوم کے اعتبار سے مرکب مفید (جملہ یا کلام) کی دو قسمیں ہوئی: پہلی قسم وہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں اور دوسری قسم وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ پہلی قسم کو جملہ خبریہ اور دوسری قسم کو جملہ انشائیہ کہتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ حاصل یہ ہوا کہ

جملہ خبریہ اس جملے کو کہتے ہیں ''جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں''، کیوں کہ جب آدمی کسی کو کوئی خبر دے تو اس میں یہ احتمال بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی بات میں سچا ہے، اور یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ جھوٹ بول رہا ہے۔ جیسا کہ پہلے مجموعے میں موجود مثالوں سے واضح ہے۔

جملہ انشائیہ اس جملے کو کہتے ہیں ''جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے''، کیوں کہ سچا اور جھوٹا اس کو کہا جاتا ہے جو کوئی خبر دے اور جملہ انشائیہ میں خبر نہیں دی جاتی بلکہ کسی چیز کی طلب، سوال، تمنا، دعا یا تعجب وغیرہ ہوتا ہے، جیسا کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں سے معلوم ہوتا ہے۔

تمرین

① مفہوم کے اعتبار سے جملے کی کتنی قسمیں ہیں؟

② جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کی تعریف کریں۔

③ جملہ انشائیہ کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کیوں نہیں کہہ سکتے؟

④ ذیل کے جملوں میں غور کر کے جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کی تعیین کریں:

جملے	ترجمہ	جملے	ترجمہ
اِهْدِنَا	ہمیں ہدایت دے	يُؤْمِنُوْنَ	وہ ایمان لائے
خَسَفَ الْقَمَرُ	چاند گرہن ہوا	لَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَاباً	کاش میں مٹی ہوتا
مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ	سلیمان نے کفر نہیں کیا	هَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ	کیا تم مسلمان ہو
عِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ	ان کی عدت تین ماہ ہے	ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ	وہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے
هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ	یہ تو عجیب چیز ہے	بَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا	ایمان والوں کو بشارت دو
خَتَمَ اللّٰهُ	اللہ نے مہر لگائی	اَلْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ	مومن بھائی ہیں
لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحاً		زمین پر اکڑ اکر مت چلو	
عَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ		آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے	
تَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ		اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کے ساتھ کچھ کروں گا	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 10

جملہ خبریہ کی اقسام

پہلا مجموعہ			
خالدٌ طالبٌ مؤدبٌ	خالد باادب طالب علم ہے	النافِذَةُ مفتوحةٌ	کھڑکی کھلی ہوئی ہے
الكِتَابُ مُفِيدٌ	کتاب مفید ہے	الكِذْبُ صِفَةٌ سَيِّئَةٌ	جھوٹ بری صفت ہے
دوسرا مجموعہ			
جَلَسَ زيدٌ على الأرض	زید زمین پر بیٹھا	رَأَى بكرٌ	بکر نے دیکھا
سَيَصْفَحُ خَالِدٌ	عنقریب خالد مجرم کو معاف کریگا	يَغْلِقُ أسيدٌ البابَ	اسید دروازہ بند کر رہا ہے

پہلے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ ان میں سے ہر جملہ دو کلموں سے مرکب ہے اور اس مرکب جملے کا پہلا کلمہ: خالدٌ، النافذةُ، الكتابُ، الكذبُ اسم ہے۔ جب کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں میں موجود جملوں کا پہلا کلمہ اسم نہیں بلکہ فعل: جَلَسَ، رَأَى، سَيَصْفَحُ، يَغْلِقُ ہے، لہٰذا ذات کے اعتبار سے جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہوئیں:

① جملہ اسمیہ خبریہ ② جملہ فعلیہ خبریہ

چونکہ جملے میں کم از کم دو کلمے/ جز ہوتے ہیں، لہٰذا جملہ اسمیہ خبریہ کی تعریف یوں کریں گے کہ

جملہ اسمیہ خبریہ:

"وہ جملہ ہے جس کے دو مقصودی اجزا میں سے پہلا جز اسم ہو۔"

جزِ اول کو مبتدا یا مسند الیہ اور جزِ ثانی کو خبر یا مسند کہتے ہیں جیسا کہ پہلے مجموعے میں مذکورہ مثالوں میں خالدٌ، النافذةُ، الكتابُ، الكذبُ مبتدا اور طالبٌ مؤدبٌ، مفتوحةٌ، مفيدٌ، صفةٌ سيئةٌ خبر ہے۔

جملہ فعلیہ خبریہ:

اس جملے کو کہتے ہیں جس کے دو مقصودی اجزا میں سے جز اول فعل ہو جیسا کہ دوسرے مجموعے میں موجود مثالوں میں جَلَسَ، رَأَى، سَيَصْفَحُ، يَغْلِقُ فعل اور زيدٌ، بكرٌ، خالدٌ، أسيدٌ فاعل ہیں۔ جزِ اول کو فعل یا مسند اور جزِ ثانی کو فاعل یا مسند الیہ کہتے ہیں۔

مسند الیہ اسے کہتے ہیں "جس کی طرف کسی چیز منسوب کیا جائے یا جس پر حکم لگایا جائے۔" چونکہ مسند الیہ پر کسی چیز کا حکم بھی ہوتا ہے، اس لئے مسند الیہ کو محکوم علیہ (جس پر حکم لگایا جائے) بھی کہتے ہیں اور "مسند اسے کہتے ہیں جس کو دوسری چیز کی طرف منسوب کیا جائے یا جس کے ساتھ کسی پر حکم لگایا جائے"، اسے محکوم بہ بھی کہتے ہیں۔

جیسا کہ پہلے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ ان میں خالد کی طرف باادب ہونے کی اسناد/نسبت ہے۔ کھڑکی کی طرف کھلنے کی اسناد/نسبت ہے۔ کتاب کی طرف مفید ہونے کی اسناد/نسبت ہے اور جھوٹ کی طرف بری صفت ہونے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسناد/نسبت ہے۔ بالفاظِ دیگر خالد پر باادب ہونے کا حکم لگایا گیا۔ کھڑکی پر کھلنے کا حکم لگایا گیا۔ کتاب پر مفید ہونے کا حکم لگایا گیا اور جھوٹ پر بری صفت ہونے کا حکم لگایا گیا تو باادب ہونا، کھلنا، مفید ہونا اور بری صفت ہونا مسند اور محکوم بہ ہیں۔ جب کہ خالد، کھڑکی، کتاب اور جھوٹ جن کی طرف نسبت کی گئی یا جن پر حکم لگایا گیا انہیں مسند الیہ یا محکوم علیہ کہتے ہیں۔

اسی طرح دوسرے مجموعے کی مثالوں میں زید کی طرف بیٹھنے کی اسناد/نسبت ہے، بکر کی طرف دیکھنے کی اسناد/نسبت ہے، خالد کی طرف معاف کرنے کی اسناد/نسبت ہے اور اسید کی طرف بند کرنے کی اسناد/نسبت کی گئی۔ بالفاظِ دیگر زید پر بیٹھنے کا حکم لگایا گیا، بکر پر دیکھنے کا حکم لگایا گیا، خالد پر معاف کرنے کا حکم لگایا گیا اور اسید پر بند کرنے کا حکم لگایا گیا تو بیٹھنا، دیکھنا، معاف کرنا اور بند کرنا مسند یا محکوم بہ ہیں، جب کہ زید، بکر خالد اور اسید مسند الیہ اور محکوم علیہ ہیں۔

اسم مسند بھی ہوسکتا ہے اور مسند الیہ بھی جیسے پہلے مجموعے میں موجود تمام مثالوں میں مسند الیہ: خالدٌ، النافِذَةُ، الکتابُ، الکلبُ اور مسند طالبٌ مؤدبٌ، مفتوحةٌ، مفیدٌ، صفةٌ سیئةٌ دونوں اسم ہیں۔ واضح رہے کہ عربی زبان میں مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوسکتے ہیں، لیکن اردو زبان میں کوئی جملہ فعل سے خالی نہیں ہوتا۔

فعل صرف مسند ہوسکتا ہے مسند الیہ نہیں ہوسکتا جیسے کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں میں: جَلَسَ، رَأَی، سَیَصْفَحُ، یَغْلِقُ فعل مسند ہے۔ جب کہ: زیدٌ، بکرٌ، خالدٌ، أسیدٌ اسم اور مسند الیہ ہے۔

حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ ہی مسند الیہ۔

تمرین

① ذات کے اعتبار سے جملہ خبریہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

② جملہ اسمیہ خبریہ اور جملہ فعلیہ خبریہ کی تعریف کریں۔

③ جملہ اسمیہ خبریہ کے کتنے اجزاء ہوتے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

④ جملہ فعلیہ خبریہ کے اجزا اور ان کے نام تحریر کریں۔

⑤ مسند الیہ اور مسند کی تعریف کریں اور یہ بتائیں کہ ان کا دوسرا نام کون سا ہے؟

⑥ ذیل کی مثالوں سے جملہ اسمیہ خبریہ اور جملہ فعلیہ خبریہ کی تعیین کریں:

فَصَلَتِ العِیْرُ	اُمُّهٗ هَاوِیَةٌ	اِنْشَقَّتِ السَّمَاءُ	مَوْعِدُكُمْ یَوْمُ الزِّیْنَةِ
اللهُ الصَّمَدُ	رِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ	لَعَنَتْ اُخْتَهَا	لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ
سَیَكْفِیْكَهُمُ اللهُ	الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ	المُؤْمِنُ مَأْلَفٌ	یَسْئَلُكَ أَهْلُ الكِتَابِ
هُمْ رُقُوْدٌ	رَزَقَكُمُ اللهُ	الشَّمْسُ تَجْرِیْ	لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیْرٌ
قَتَلْتَ نَفْسًا	وَقُوْدُهَا النَّاسُ	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ	الخَمْرُ جِمَاعُ الإِثْمِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 11

قواعدِ جملہ فعلیہ

جملے	فعل	فاعل	ترجمہ
خَتَمَ اللّٰهُ	خَتَمَ	اللّٰهُ	اللہ نے مہر لگائی
اٰمَنَ النَّاسُ	اٰمَنَ	النَّاسُ	لوگ ایمان لائے
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ	اِقْتَرَبَتْ	السَّاعَةُ	قیامت قریب آئی
اِنْشَقَّ الْقَمَرُ	اِنْشَقَّ	الْقَمَرُ	چاند پھٹ گیا
مَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ	مَا كَفَرَ	سُلَيْمَانُ	سلیمان نے کفر نہیں کیا
لَعَنَتْ	لَعَنَتْ	هِيَ	اس (عورت) نے لعنت کی
قَالَ	قَالَ	هُوَ	اس (مرد) نے کہا

جملہ فعلیہ اس جملے کو کہتے ہیں جس کا پہلا جز فعل ہو، اور اسے مسند بھی کہتے ہیں۔ دوسرا جز فاعل (کام کرنے والا جو کسی کام کو انجام دے، یعنی کسی کام کا ہونا یا نہ ہونا اس سے متعلق ہو) ہوتا ہے، اور اسے مسند الیہ بھی کہتے ہیں۔ مذکورہ چارٹ میں دیئے گئے جملوں (اللہ نے مہر لگائی۔ لوگ ایمان لائے۔ قیامت قریب آئی۔ چاند پھٹ گیا۔ سلیمان نے کفر نہیں کیا) میں مہر لگانا، ایمان لانا، قریب آنا، پھٹ جانا، کفر نہ کرنا افعال ہیں اور یہ افعال جس ذات سے متعلق ہیں: اللہ، لوگ، قیامت، چاند، سلیمان یہ فاعل ہیں۔

فاعل کبھی ضمیر کی صورت میں ہوتا ہے، اور کبھی اسمِ ظاہر کی صورت میں ہوتا ہے۔

اگر فاعل اسمِ ظاہر ہو تو مرفوع ہوگا جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے۔

فاعل اسمِ ظاہر ہو خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع تو جملہ فعلیہ واحد مذکر یا واحد مؤنث سے شروع ہوتا ہے۔

اسمِ ظاہر کی صورت میں کبھی فاعل مفرد ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے، کبھی مرکب۔ کبھی مرکب اضافی یعنی مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل بنتا ہے، کبھی مرکب توصیفی یعنی موصوف صفت مل کر فاعل بنتا ہے، کبھی مرکب بنائی، کبھی مرکب صوتی اور کبھی مرکب منع صرف۔

جملہ فعلیہ میں فعل پہلے اور فاعل بعد میں آتا ہے۔ اگر فاعل کو پہلے ذکر کیا جائے تو پھر اسے جملہ فعلیہ نہیں، بلکہ جملہ اسمیہ کہا جائے گا، مثلاً مذکورہ جملوں کے فاعل کو مقدم کیا جائے یعنی: اَللّٰهُ خَتَمَ، النَّاسُ اٰمَنَ، السَّاعَةُ اِقْتَرَبَتْ، الْقَمَرُ اِنْشَقَّ، سُلَيْمَانُ مَا كَفَرَ تو یہ جملے جملہ اسمیہ کہلائیں گے۔

یہ بات تو واضح ہے کہ ''جس ذات سے فعل کا تعلق ہو خواہ وہ تعلق ہونے کے اعتبار سے ہو یا نہ ہونے کے اعتبار سے ہو وہ فاعل ہے۔'' اور عبارت میں فاعل کی پہچان یہ ہے کہ اگر فعل کے بعد کوئی کلمہ مرفوع آئے تو وہ فاعل ہوگا۔ بالفاظِ دیگر فاعل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ مرفوع ہوگا۔ ذیل میں جملہ فعلیہ کی وہ مثالیں درج ہیں جن میں فاعل مفرد ہے یعنی مرکب نہیں، اور اسم ظاہر کی شکل میں ہے۔ ان جملوں کی ترکیب یوں کریں گے مثلاً: آمَنَ النَّاسُ. آمَنَ فعل، النَّاسُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ان جملوں کی ترکیب کریں:

اَرَادَ اللهُ - آمَنَ السُّفَهَاءُ - تُنْبِتُ الأَرْضُ - اَفَاضَ النَّاسُ - تَوَلَّى فِرْعَوْنُ - اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ - اَزِفَتِ الآزِفَةُ - اَكَلَ السَّبُعُ - زَاغَتِ الأَبْصَارُ - اَوَى الفِتْيَةُ - تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ - حَصْحَصَ الحَقُّ - تَبَيَّنَتِ الجِنُّ - لَفَسَدَتِ الأَرْضُ - فَصَلَتِ العِيْرُ - لَاتَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ - فَارَ التَّنُّوْرُ - اِنْشَقَّتِ السَّمَاءُ - اِشْتَعَلَ الرَّأْسُ - تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ - خَسَفَ القَمَرُ - تَلَقَّى اٰدَمُ - قَالَتِ اليَهُوْدُ - سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ - سَالَتْ أَوْدِيَةٌ - يَرْفَعُ إِبْرَاهِيْمُ - تَتْلُوْ الشَّيَاطِيْنُ -

سابقہ مثالوں میں فاعل اسم ظاہر اور مفرد تھا۔ درج ذیل امثلہ میں فاعل مرکب ہے یعنی مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل بنتا ہے، کبھی دو یا تین مضاف ہوتے ہیں جیسے: تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا. اس کی ترکیب یوں کریں گے: تَعَالٰى فعل، جَدُّ مضاف، رَبِّ مضاف، نَا ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ برائے جَدُّ مضاف، جَدُّ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں۔

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ - حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ - حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَا - تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ - حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ - تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ - اِرْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ - تَزْدَرِيْ اَعْيُنُكُمْ - اَبَى اَكْثَرُ النَّاسِ - اَتَى اَمْرُ اللهِ - يَاْتِيْ رَبُّكَ - يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهُ - يَاْتِيْ وَعْدُ اللهِ - جَاءَ اَجَلُهُمْ - اِقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ - تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ - ظَهَرَ اَمْرُ اللهِ - يَضِيْقُ صَدْرُكَ - جَاءَ اَهْلُ المَدِيْنَةِ - جَاءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ - صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا - تَاْذَنَ رَبُّكَ - اَخَذَ رَبُّكَ - يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ - تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ - جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا - يَوَدُّ اَحَدُهُمْ - جَاءَتِ الطَّامَّةُ الكُبْرٰى - اِقْتَرَبَ الوَعْدُ الحَقُّ - يَصْعَدُ الكَلِمُ الطَّيِّبُ

تمرین

فاعل کے اعراب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں میں فاعل پر اعراب لگائیں:

نَزَلَ المَطَر - سَالَ المَاء - اِرْتَفَعَتِ الطَّائِرَة - حَصْحَصَ الحَقّ - فِيهِمَ الطُّلَّاب - سَأَلَ المُؤمِن - نَظَرَ الطَّبِيْب - يِئِسَ الأَطِبَّاء - سَاعَدَ المُعَلِّم - أَسْرَعَ الخَطِيْب - هَجَمَ الذِئْب - بَدَاءَ العَامّ الدِّراسِيّ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 12

مفعول بہ

مفعول بہ کے تفصیلی احکام فعل کی بحث میں ذکر کئے جائیں گے۔ تاہم بعد میں آنے والے جملوں میں مفعول بہ کا استعمال زیادہ ہے اس لئے مختصر طور پر اس کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ فاعل سے جو فعل صادر ہوتا ہے کبھی تو صرف فاعل پر ہی پورا ہو جاتا ہے جیسا کہ ماقبل میں گزرا۔ اور کبھی فاعل پر ختم نہیں ہوتا، بلکہ فاعل سے صادر ہو کر کسی تیسری چیز پر واقع ہوتا ہے۔ اسی تیسری چیز کو اصطلاح میں مفعول بہ کہتے ہیں۔ اور مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مفعول بہ کی وضاحت اور ترکیب کے لئے ذیل کے جملوں میں غور کریں۔

جملے	فعل	فاعل	مفعول	ترجمہ
بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ	بَلَغَتْ	الْقُلُوْبُ	الْحَنَاجِرَ	دل گلوں تک پہنچ گئے
جَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ	جَاءَ	السَّحَرَةُ	فِرْعَوْنَ	جادوگر فرعون کے پاس آئے
قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوْتَ	قَتَلَ	دَاوُدُ	جَالُوْتَ	داؤد نے جالوت کو قتل کیا
أَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ	أَضَلَّ	فِرْعَوْنُ	قَوْمَهُ	فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا
لَا يُحِبُّ اللهُ الْجَهْرَ	لَا يُحِبُّ	اللهُ	الْجَهْرَ	اللہ پاک جہر کو پسند نہیں کرتے
لَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ	لَا يَسْمَعُ	الصُّمُّ	الدُّعَاءَ	بہرا پکار نہیں سن سکتا
لَا يُخْزِي اللهُ النَّبِيَّ	لَا يُخْزِي	اللهُ	النَّبِيَّ	اللہ نبی کو رسوا نہیں کرے گا

فاعل کی طرح مفعول بہ کی بھی مختلف صورتیں ہوتی ہیں: کبھی ضمیر منصوب متصل کی صورت میں ہوتا ہے، کبھی ضمیر منصوب منفصل کی صورت میں، کبھی اسمِ ظاہر کی شکل میں، پھر کبھی مفرد، کبھی مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، کبھی موصوف صفت مل کر، کبھی مرکب صوتی، مرکب منع صرف، معطوف معطوف علیہ مل کر، کبھی جملہ مفعول بہ بنتا ہے۔ ذیل میں وہ مثالیں ہیں جہاں فاعل اور مفعول بہ دونوں اسمِ ظاہر ہیں، اور دونوں کا اعراب بالحرکت ہے۔

جملہ فعلیہ کے جس جملے میں مفعول بہ واقع ہو اس کی ترکیب یوں کی جاتی ہے مثلاً: يَرْفَعُ إِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ، يَرْفَعُ فعل، إِبْرَاهِيْمُ فاعل، الْقَوَاعِدَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

يُوَاخِذُ اللهُ النَّاسَ - يُبْدِئُ اللهُ الْخَلْقَ - ضَرَبَ اللهُ مَثَلاً - لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْساً - بَعَثَ اللهُ غُرَاباً - يَجْمَعُ اللهُ الرُّسُلَ - أَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ - وَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوُدَ - يَضْرِبُ اللهُ الْأَمْثَالَ - أَنَّى اللهُ بُنْيَانَهُمْ - نَادَى نُوْحٌ اِبْنَهُ - يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّه - بَسَطَ اللهُ الرِّزْقَ - يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ - أَحْبَطَ اللهُ أَعْمَالَهُمْ - اِمْتَحَنَ اللهُ قُلُوْبَهُمْ - كَرِهَ اللهُ انْبِعَاثَهُمْ - أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يُخْلِفُ اللهُ وَعْدَهٗ - جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرَاهِيْمَ - اَخَذَ اللهُ سَمْعَكُمْ - يَضْرِبُ اللهُ الْحَقَّ - صَرَفَ اللهُ قُلُوْبَهُمْ - اِحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا - عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ۔

جملہ فعلیہ میں عموماً فاعل پہلے اور مفعول بہ بعد میں آتا ہے، لیکن کبھی مفعول بہ پہلے اور فاعل بعد میں آتا ہے یعنی (فعل + مفعول بہ + فاعل)۔ ایسی مثالوں میں فاعل اور مفعول بہ کے اعراب سے بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ پہلا کلمہ مفعول بہ اور دوسرا فاعل ہے۔ جیسے: حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ۔ اس کی ترکیب یوں ہوگی: حَضَرَ فعل، يَعْقُوْبَ مفعول بہ مقدم، الْمَوْتُ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کی مثالوں کی ترکیب کریں:

اِبْتَلٰى اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ - لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ - يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ - لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ - مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ۔

چونکہ اس کی زیادہ تر مثالوں میں ضمیریں ہوتی ہیں، اس لئے اس کی باقاعدہ تمرین ضمائر کے بیان میں آئے گی۔

اسی طرح کبھی مفعول بہ ایک سے زائد ہوتے ہیں، اس کا مستقل بیان انشاء اللہ آئندہ آئے گا، تاہم وضاحت کے لئے چند مثالیں ذکر کی جاتی ہیں:

جملہ	فعل	فاعل	مفعول اول	مفعول ثانی
جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا	جَعَلَ	نَا	النَّهَارَ	مَعَاشًا
اِتَّخَذَ اللهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا	اِتَّخَذَ	اللهُ	اِبْرَاهِيْمَ	خَلِيْلًا
جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً	جَعَلَ	نَا	الْبَيْتَ	مَثَابَةً
لِيَجْعَلَ اللهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً	لِيَجْعَلَ	اللهُ	ذٰلِكَ	حَسْرَةً
جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا	جَعَلَ	هُوَ	الْاَرْضَ	قَرَارًا
اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا	اٰتَى	نَا	دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ	عِلْمًا

کبھی فعل فاعل مفعول بہ پر مشتمل جملے کی ترتیب یوں ہوتی ہے، (فعل + مفعول اول + فاعل + مفعول ثانی) جیسے:

جملہ	فعل	مفعول اول	فاعل	مفعول ثانی
اٰتَاهُ اللهُ الْمُلْكَ	اٰتَى	هُ	اللهُ	الْمُلْكَ
لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا	لَا يَضُرُّ	كُمْ	كَيْدُهُمْ	شَيْئًا
اٰتَاهُمُ اللهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	اٰتَى	هُمْ	اللهُ	ثَوَابَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

کبھی ترتیب یوں ہوتی ہے (مفعول بہ + فعل + فاعل) جیسے:

جملہ	مفعول بہ	فعل	فاعل
اِيَّاكَ نَعْبُدُ	اِيَّاكَ	نَعْبُدُ	نَحْنُ
اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ	اِيَّاكَ	نَسْتَعِيْنُ	نَحْنُ
فَرِيْقًا هَدٰى	فَرِيْقًا	هَدٰى	هُوَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ	فَرِيقاً	حَقَّ	الضَّلَالَةُ
رَبَّكَ فَكَبِّرْ	رَبَّكَ	كَبِّرْ	أَنْتَ
الظَّالِمِيْنَ أَعَدَّ لَهُم	الظَّالِمِيْنَ	أَعَدَّ	هُوَ

تمرین

ذیل کے کلمات میں غور کر کے پہلی لائن میں سے فعل، دوسری سے فاعل اور تیسری سے مفعول بہ کا انتخاب کریں اور فاعل ومفعول بہ کے اعراب کو واضح کریں۔

كَسَرَ - أَكَلْتُ - ضَرَبَ - نَصَرَ - أَكَلَ - رَمَى - حَبَسَ - قَطَفَ - أَنْشَدَ - نَادَى

الصَّيَّاد - الشُّرْطِيّ - الغُلَام - الذِّئْب - إِبْرَاهِيْم - الشَّاعِر - نُوح - الرَّجُل - الهِرَّة - الله

الزَّهْرَة - وَلَدهُ - القَصِيْدَة - الشَّمَكَة - اللِّصّ - ابْنه - الفَار - الخَرُوْف - عَبْدا - الأَصْنَام

فاعل اور مفعول بہ کی عام ترتیب اور اعراب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

كتب الطالب الدرس - جَنَى المزارع الفاكهة - شرِب الطفل الحليب - أعطى الوالد ولده هدية - ذبح زيد البقرة - افترس الاسد الظبي - يُفسد الصَّبِر العسل - أخذ الطالب كتابه - حَصَد الفلاَّح القُمح - وعد الله رسوله - يقول المؤمن الحقّ - صام المسلم رمضان - دعا الضعيف ربّه - وَعَى الطالب نصائح المعلم - خطب رجل ابنة أحد الوزراء - قَطَفَ الولد الثَّمر - أَطْلَق الجُندِيّ الرَّصَاصَة - أَلقَى الشَّاعِر القصيدة - حِسِبْتُ القمر بدرا - ظَنَنْتُ الجَوّ مُعتَدِلا - أَعْطَيْتُ الطِّفْل دينارا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 13

جملہ اسمیہ خبریہ

جملہ اسمیہ اس جملے کو کہتے ہیں جس کا پہلا جز اسم ہو، اور اسے مسند الیہ اور مبتدا بھی کہتے ہیں، دوسرا جز کبھی اسم ہوتا ہے، کبھی فعل، اسے مسند اور خبر کہتے ہیں۔ مبتدا اور خبر کے احکام میں سے چند ابتدائی باتیں ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

- مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔
- عام طور پر مبتدا پہلے اور خبر بعد میں آتی ہے۔
- عام طور پر مبتدا معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے، جیسے: اَلْكِتَابُ مُفِيْدٌ۔ البتہ کبھی کبھار خبر بھی معرفہ ہوتی ہے، جیسے: اَللّٰهُ الصَّمَدُ، اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ۔
- مبتدا اور خبر میں افراد تثنیہ وجمع، مذکر ومؤنث میں مطابقت ضروری ہے، جیسے: اَللَّهُ حَرَامٌ (دونوں مفرد اور مذکر)، اَلصَّلَاةُ فَرِيْضَةٌ (دونوں مفرد اور مؤنث)، اَلْفَرِيْقَانِ جَاهِلَانِ (دونوں تثنیہ اور مذکر)، اَلْجَنَّتَانِ نَظِيْفَتَانِ (دونوں تثنیہ اور مؤنث)، اَلشَّاكِرُوْنَ مُحْسِنُوْنَ (دونوں جمع اور مذکر)، اَلسَّاحِرَاتُ كَاذِبَاتٌ (دونوں جمع اور مؤنث)
- مبتدا اور خبر دونوں کبھی اسم ظاہر کی صورت میں ہوتے ہیں، جیسے: اَللّٰهُ قَدِيْرٌ۔ اس کی ترکیب یوں ہوتی ہے۔ اَللّٰهُ مبتدا، قَدِيْرٌ اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل میں مذکور جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں۔

اَللّٰهُ أَحَدٌ - اَللّٰهُ الصَّمَدُ - اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ - اَلسُّحُوْرُ بَرَكَةٌ - اَلسِّوَاكُ سُنَّةٌ - اَلصَّبْرُ جَمِيْلٌ - اَلصُّلْحُ خَيْرٌ - اَلنُّجُوْمُ مُسَخَّرَاتٌ - اَلسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ - اَلصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ - اَلْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ - اَللّٰهُ شَهِيْدٌ - اَلسَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ - اَلْآخِرَةُ خَيْرٌ - اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ - اَلْوِتْرُ حَقٌّ۔

- کبھی مبتدا مضاف اور خبر مفرد ہوتی ہے، جیسے: أُمُّهُ هَاوِيَةٌ۔ اس کی ترکیب یوں کریں گے۔ أُمّ مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا اور هَاوِيَةٌ اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

بَقِيَّةُ اللّٰهِ خَيْرٌ - أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ - دَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ - كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ - اِسْمُهُ أَحْمَدُ - مَأْوَاكُمُ النَّارُ - حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ - قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى - عَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ - قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ - أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ - قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ - خِتَامُهُ مِسْكٌ - كُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ - كُلُّ شَرْبٍ مُحْتَضَرٌ - رَبُّكَ الْغَفُوْرُ - رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ - مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ - طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ - تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ - آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ - صَلَاةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ - خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ - قُلُوْبُنَا غُلْفٌ - غُدُوُّهَا شَهْرٌ - مُجْتَهُمْ دَاحِضَةٌ - أَوْلِيَاءُهُمُ الطَّاغُوْتُ - اِمْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ - أُمُّهُ صِدِّيْقَةٌ - سِبَابُ الْمُسْلِمِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فُسُوْقٌ - قِتَالُهُ كُفْرٌ۔

✷ کبھی مبتدا مفرد اور خبر مرکب غیر مفید کی صورت میں ہوتی ہے، جیسے: اَللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔ اس کی ترکیب یوں کی جاتی ہے۔ اللہ مبتدا، سَرِيْعُ مضاف، الْحِسَابِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

اَللّٰهُ مَوْلَاكُمْ - اَللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ - مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ - اَللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ - اَلْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا - اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ - اَلْخَمْرُ جُمَّاعُ الْإِثْمِ - اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ - اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ - اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ۔

✷ مسند الیہ/مبتدا کبھی ضمیر کی صورت میں ہوتا ہے، جیسے: هُوَ مَكْظُوْمٌ۔ اس کی ترکیب یوں کرتے ہیں ھو ضمیر مبتدا، مَكْظُوْمٌ اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

هُوَ مَذْمُوْمٌ - هُوَ مُؤْمِنٌ - هُوَ مُلِيْمٌ - هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ - هُمُ الْعَدُوُّ - هُمْ لَائِمُوْنَ - هُمْ مُسْتَكْبِرُوْنَ - نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ - نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ - أَنْتَ مَوْلَانَا۔

✷ کبھی مبتدا اسم اشارہ کی صورت میں جیسے: هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ، ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ۔ اس کی ترکیب یوں ہوتی ہے۔ ھذا اسم اشارہ مبتدا، شَيْءٌ موصوف، عَجِيْبٌ صفت، موصوف صفت مل کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ - ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ - ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ - ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ - ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ - أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ - ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ - هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ - هٰذِهِ نَاقَةُ اللّٰهِ - تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

✷ کبھی مبتدا یا خبر میں سے کوئی ایک جزو کئی اضافت کا حامل ہوتا ہے یا دونوں مرکب اضافی ہوتے ہیں یا کوئی ایک جز مرکب توصیفی ہوتا ہے، جیسے: اَللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ۔ اس کی ترکیب یوں ہوتی ہے۔ لفظ اللہ مبتدا، مُتِمُّ مضاف، نُوْرِ مضاف الیہ مضاف، "ہ" ضمیر مضاف الیہ، نور مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ برائے مُتِمُّ مضاف، مُتِمُّ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کی مثالوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

خَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ - عِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ - كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ - عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ - إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ - اَلْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ - حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ - خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ عَرَفَةَ - خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا - أَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ - اَلْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَهْوٌ۔

✷ ایک مبتدا کی کئی خبریں ہوتی ہیں جیسے: اَللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔ اس کی ترکیب یوں ہوتی ہے۔ اللہ مبتدا، غَنِيٌّ خبر اول، حَمِيْدٌ خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

اَللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ - هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ - هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ - اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ - اَلْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی معطوف معطوف علیہ مل کر مبتدا یا خبر بنتے ہیں جیسے: اَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى۔ اس کی ترکیب یوں کی جاتی ہے: اَلْاٰخِرَةُ مبتدا، خَيْرٌ معطوف علیہ، واو عاطفہ، اَبْقٰى معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ - هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ - رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى - كُلُّ صَغِيْرٍ وَ كَبِيْرٍ مُسْتَطَرٌ - اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةٌ۔

✱ کبھی خبر جملے کی صورت میں ہوتی ہے جیسے: اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ۔ اس کی ترکیب یوں کی جاتی ہے۔ اَكْثَرُ مضاف، هُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، لَا يَعْلَمُوْنَ فعل فاعل، الْحَقَّ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

اَلشَّمْسُ تَجْرِيْ - اُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتَابَهُمْ - اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ - اللّٰهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ - اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ - اللّٰهُ يَشْهَدُ - اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ - اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ۔

ذیل کے کلمات میں سے پہلی لائن سے مبتدا اور دوسری لائن سے مناسب خبر کی تعیین کریں۔

اَلْبَيْتُ - اَلْمَلِكُ - اَلْبَابُ - اَلشَّجَرَةُ - اَلْمُجَاهِدُوْنَ - اَلْمَسْجِدُ - اَلْوَلَدُ - اَلرَّاكِبُوْنَ - اَلزَّوْجَانِ - فَاطِمَةُ - اَلْعَبْدَانِ - اَلرَّسُوْلُ - اَلصَّلَاةُ - اَلْاَدَبُ - اَلْاُمَّهَاتُ - اَلْاُمُّ - اَلطَّعَامُ - اَلسَّاحِرَاتُ - اَلْمَوْعِظَةُ - اَلرِّزْقُ۔

حَسَنَةٌ - نَظِيْفٌ - بَشَرٌ - صَابِرَةٌ - وَاجِبٌ - كَبِيْرَةٌ - صَالِحَانِ - حَلَالٌ - سَاجِدَاتٌ - لَذِيْذٌ - عِبَادَةٌ - شَاكِرَانِ - مَرِيْضَةٌ - كَاذِبَاتٌ - خَائِفُوْنَ - ذَكِيٌّ - وَاسِعٌ - عَادِلٌ - صَابِرُوْنَ - مَفْتُوْحٌ۔

مبتدا اور خبر کی ترتیب اور اعراب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

كل محدثة بدعة - الساحر كاذب - مساجدهم عامرة - ذلك اضعف الايمان - الصدق برّ - الدنيا ملعونة - شفاء العيّ السؤال - فتنة امتي المال - الخلق عيال الله - آية الايمان حبّ الانصار - الطهور شطر الايمان - الجرس مزامير الشيطان - البر حسن الخُلق - القرآن كتاب مقدّس - القواعد صعبة - الطريق طويل - المريض متألم - باكستان دولة قويّة - الشمس ساطعة۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 14

جملہ انشائیہ

سبق نمبر:09 میں گزرا کہ جملوں کی دو قسمیں ہیں: جملہ خبریہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے، اور جملہ انشائیہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے، کیوں کہ سچا اور جھوٹا اس کو کہا جاتا ہے جو کوئی خبر دے اور جملہ انشائیہ میں خبر نہیں دی جاتی، بلکہ کسی چیز کی طلب، تمنا، دعا، تعجب دریافت وغیرہ ہوتی ہے، اسی لئے جملہ انشائیہ کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔

جملہ انشائیہ کی مشہور دس قسمیں ہیں:

① امر جیسے: اِضْرِبْ۔ مار تو یہاں متکلم مخاطب سے طلب کر رہا ہے کہ وہ مارے۔ أقيموا الصلاة نماز قائم کرو۔ یہاں متکلم مخاطبین سے نماز کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہے اور اس طلب کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ طلب کرنے والا سچ یا جھوٹ بول رہا ہے۔ امر کے تمام صیغے حاضر و غائب وغیرہ جملہ انشائیہ ہیں۔

② نہی جیسے: لَا تَضْرِبْ۔ یہاں متکلم مخاطب سے نہ مارنے کو طلب کر رہا ہے۔ یہاں بھی مطالبہ کرنے والے کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سچ یا جھوٹ بول رہا ہے۔ نہی کے تمام صیغے: حاضر و غائب وغیرہ جملہ انشائیہ ہیں۔ چونکہ امر اور نہی کے صیغوں میں فاعل اسمِ ظاہر نہیں ہوتا، بلکہ ضمیر کی صورت میں ہوتا ہے، اس لئے اس کی تمرین ضمائر کے اسباق کے بعد ذکر کی جائے گی۔

③ استفہام جیسے: هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ۔ کیا زید نے مارا؟ اس جملے کے قائل کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سچ یا جھوٹ بول رہا ہے، کیوں کہ وہ ایک بات پوچھ رہا ہے اور بات پوچھنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے۔

④ تمنی جیسے: لَيْتَ زَيْداً حَاضِرٌ۔ کاش کہ زید حاضر ہوتا۔ یہاں کہنے والا ایک بات کی تمنا کر رہا ہے اور تمنا کرنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔

⑤ ترجی جیسے: لَعَلَّ عَمْراً نَاجِحٌ امید ہے کہ عمر کامیاب ہونے والا ہے۔ یہاں بھی کسی بات کی خبر نہیں دی جا رہی، بلکہ کہنے والا امید کر رہا ہے اور امید کرنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے۔

⑥ عقود جیسے خریداری کے موقع پر کہتے ہیں: بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ۔ میں آپ سے یہ چیز خریدتا ہوں۔ یا میں آپ کو یہ چیز

امر لغت میں "حکم کرنے" کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں اس صیغے کو کہتے ہیں جس کے ذریعے فاعل سے فعل کا طلب کیا جائے۔

نہی لغت میں منع کرنا اور اصطلاح میں وہ صیغہ ہے جس کے ذریعے فاعل سے ترک فعل (کسی کام کو چھوڑنے) کا مطالبہ کیا جائے۔

بھی دریافت کرنا اور یہاں وہ جملہ مراد ہے جس سے یہ معنی معلوم ہوتے ہوں۔

بھی کسی چیز کے حصول کی محبت خواہ حصول کی امید ہو یا نہ ہو اور یہاں وہ جملہ مراد ہے جس سے یہ معنی معلوم ہوتے ہوں۔

بھی کسی ایسی پسندیدہ یا ناپسندیدہ چیز کی امید کرنا جس کے حصول کی امید نہ ہو اور یہاں وہ جملہ مراد ہے جس سے یہ معنی معلوم ہوتے ہوں:

فائدہ: تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ تمنی کا استعمال محالات میں ہوتا ہے جیسے: يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا (کاش کہ میں مٹی ہوتا) لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ (کاش کہ جوانی لوٹ آئے)۔ برخلاف ترجی کے کہ اس کا استعمال ممکنات میں ہوتا ہے، جیسا کہ ثمامہ کا مقولہ ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

میں نیک لوگوں سے محبت کرتا ہوں اور اگر چہ وہ ان میں سے نہیں ہوں۔ امید ہے کہ اللہ رب العزت مجھے بھی نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔

عقد کی جمع ہے اور عقد بمعنی ایجاب و قبول۔ ایجاب و قبول وہ جملے ہیں جو کوئی معاملہ کرتے وقت استعمال کئے جاتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فروخت کرتا ہوں۔ بعت واشتریت اس وقت جملہ انشائیہ بنیں گے جب خرید وفروخت کے وقت انہیں استعمال کیا جائے، خرید وفروخت کے بعد اگر ان کا تلفظ کیا جائے تو یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوں گے۔

⑦ ندا جیسے: یَا اللّٰہ۔ اور پکارنے والے کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سچ یا جھوٹ بول رہا ہے، اس لئے ندا والا جملہ بھی جملہ انشائیہ ہے۔

⑧ عرض جیسے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔ آپ ہمارے ہاں تشریف کیوں نہیں لاتے کہ آپ کو خیر پہنچے۔

⑨ قسم جیسے: وَاللّٰہِ لَأَضْرِبَنَّ زَیْدًا۔ اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا۔

⑩ تعجب اس کے دو وزن ہیں: مَا أَفْعَلَہ وَأَفْعِلْ بِہٖ جیسے: مَا أَحْسَنَہ وہ کس قدر حسین ہے۔ وَأَحْسِنْ بِہٖ وہ کتنا ہی حسین ہے۔

تمرین

① جملہ انشائیہ کی تعریف کریں اور یہ بتائیں کہ اس کی مشہور علامتیں کتنی ہیں؟

② جملہ انشائیہ کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کیوں نہیں کہہ سکتے؟

استفہام کے مختلف حروف ہیں، ان کا تفصیلی تعارف وہیں ہوگا جہاں ان کے بارے میں بحث کی جائے گی، فی الحال ھل اور ہمزۂ استفہام کے ذریعے تمرین ذکر کی جاتی ہے۔ جملہ استفہامیہ اسمیہ انشائیہ بھی ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ انشائیہ بھی ہوتا ہے۔ اگر حرف استفہام کے بعد مبتدا وخبر مذکور ہوں تو اسے جملہ اسمیہ انشائیہ کہتے ہیں جیسے: هَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُوْنَ۔ هَلْ حرف استفہام، أَنْتُمْ ضمیر مبتدا، شَاكِرُوْنَ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اگر فعل وفاعل کا ذکر ہو تو وہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے جیسے: هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسَى۔ هَلْ حرف استفہام، أَتَى فعل، كَ ضمیر مفعول بہ مقدم، حَدِيْثُ مضاف، مُوْسَى مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل برائے فعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ کی سابقہ تمارین کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں۔

أَحَقٌّ هُوَ - أَسِحْرٌ هَذَا - أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ - أَبَشَرٌ يَهْدُوْنَنَا - هَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ - هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ - هَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ - هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ - هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسَى - هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ - هَلْ أَنْتُمْ مُجْتَمِعُوْنَ - هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ - هَلْ أَنْتُمْ مُطَّلِعُوْنَ - هَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ - هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهٖ - هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهٖ - هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ - هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ - هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

ندا کہتے ہیں پکارنا مراد وہ جملہ ہے جس سے یہ معنی بذریعہ حرف ندا مفہوم ہوتے ہوں۔

عرض کے معنی ہیں نرمی کے ساتھ کوئی چیز طلب کرنا مراد وہ جملہ ہے جس سے یہ معنی بذریعہ ہمزۂ استفہام مفہوم ہوں۔

تعجب اس کیفیت کو کہتے ہیں جو نفس میں ایسے امر کے علم سے پیدا ہوتی جس کا سبب مخفی ہو، اسی لئے کہتے ہیں کہ جب سبب ظاہر ہو تو تعجب زائل ہو جاتا ہے۔ یہاں مراد وہ جملہ ہے جو اس معنی کے اظہار پر دلالت کرے یعنی وہ لفظ جس کے ذریعے کسی چیز پر تعجب کیا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 15

معرب ومبنی

قسم	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
معرب	جَاءَنِیْ زَیْدٌ	رَأَیْتُ زَیْداً	سَلَّمْتُ عَلٰی زَیْدٍ
مبنی	جَاءَنِیْ هٰذا وهٰؤُلَاءِ	رَأَیْتُ هٰذا وهٰؤُلَاءِ	مَرَرْتُ بِهٰذا وهٰؤُلَاءِ
معرب	یَسْعَدُ الطَّالِبُ بنجاحِه	لَنْ یَسْعَدَ طالبٌ بفشلِه	لَمْ یَسْعَدْ طالبٌ بالفشل
مبنی	یَسْعَدْنَ	لَنْ یَّسْعَدْنَ	لَمْ یَسْعَدْنَ

مذکورہ مثالوں میں سے پہلی تین مثالوں میں غور کریں کہ لفظ زید جب فاعل بنا تو اس کے آخر میں رفع (پیش) ہے۔ جب مفعول بہ بنا تو آخر میں نصب (زبر) ہے اور تیسری مثال میں حرف جر کے داخل ہونے کی وجہ سے اس کے آخر میں جر (زیر) ہے۔

دوسرے نمبر پر موجود تین مثالوں میں غور کریں کہ ان میں موجود کلمات: هذا اور هؤلاء کے شروع میں بھی وہی کلمات: جَاءَ، رَأَیْتُ، با ہیں، لیکن ان کی حالت نہیں بدلی بلکہ بدستور ایک ہی طرح باقی رہی۔

تیسرے نمبر پر مذکور تین مثالوں کو دیکھیں کہ ان میں کلمہ یسعد کے آخر میں موجود اعراب بھی بدل رہا ہے۔ پہلی مثال میں اس کے آخر میں رفع ہے، دوسری مثال میں اس کے آخر میں حرف "لن" کی وجہ نصب ہے اور تیسری مثال میں حرف "لم" کی وجہ سے جزم ہے۔

چوتھے نمبر کی مثالوں کو دیکھیں کہ ان کا اعراب ایک ہی حالت پر باقی ہے تبدیل نہیں ہوا، حالانکہ ان کے شروع میں بھی "لن" اور "لم" داخل ہیں۔

معلوم یہ ہوا کہ

① بعض کلمات ایسے ہیں جن پر آنے ولا اعراب مختلف عوامل کی وجہ سے تبدیل ہو جاتا ہے اور بعض کلمات ایسے ہیں جن کا اعراب عوامل کے بدلنے سے تبدیل نہیں ہوتا، بلکہ ایک ہی حالت پر باقی رہتے ہیں۔

ہر وہ کلمہ جس کے آخر میں آنے والا اعراب عامل کے بدلنے سے تبدیل ہو جائے معرب کہلاتا ہے۔ اور جس کلمے کا اعراب عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے وہ مبنی کہلاتا ہے۔

② یہ بھی معلوم ہوا کہ جس طرح بعض اسماء معرب اور بعض مبنی ہوتے ہیں، اسی طرح بعض افعال معرب اور بعض مبنی ہوتے ہیں۔ جب کہ حروف میں کوئی بھی معرب نہیں، بلکہ تمام حروف مبنی ہوتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ مختلف عوامل کے آنے سے کلمہ کے آخر میں رونما ہونے والی لفظی یا تقدیری تبدیلی کو اعراب کہتے ہیں، اور جس کلمے پر اس قسم کی تبدیلی واقع ہو اسے معرب کہتے ہیں اور اعراب کی یہ تبدیلی جس چیز کی وجہ سے ہوتی ہے اسے عامل کہتے ہیں مثلاً: جَاءَنِیْ زَیْدٌ میں زید مرفوع ہے جَاءَ فعل کی وجہ سے تو جَاءَ کو عامل کہیں گے۔ رَأَیْتُ زَیْداً میں زَیْداً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصوب ہے رَأَيْتُ عامل کی وجہ سے، لہٰذا رَأَيْتُ کو عامل کہیں گے۔ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں زید مجرور ہے بائے جارہ کی وجہ سے، لہٰذا "با" کو عامل کہیں گے۔

لہٰذا یہ کہہ سکتے ہیں کہ کلمات عرب (اسم، فعل) کی دو قسمیں ہیں:

① وہ کلمات جن کا اعراب عوامل کے بدلنے سے بدل ہو جائے۔

② وہ کلمات جن کا اعراب عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔ جن کلمات کا اعراب عوامل کے بدلنے سے بدل جائے انہیں معرب کہتے ہیں اور جن کلمات کا اعراب عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے انہیں مبنی کہتے ہیں۔

فائدہ:

معرب کے اعراب کو رفع، نصب، جر اور جزم سے تعبیر کرتے ہیں، لہٰذا جس معرب کلمے پر رفع ہو اسے مرفوع کہیں گے، جس پر نصب ہو اسے منصوب کہیں گے، جس پر جر ہو اسے مجرور کہیں گے اور جس پر جزم ہو اسے مجزوم کہیں گے۔ جب کہ مبنی کے اعراب کو ضمہ، فتحہ، کسرہ اور سکون کہا جاتا ہے، لہٰذا جس مبنی کلمے کے آخر میں ضمہ ہو اسے مضموم کہیں گے، جس کے آخر میں فتحہ ہو اسے مفتوح کہیں گے، جس کے آخر میں کسرہ ہو اسے مکسور کہیں گے اور جو ساکن ہو اس مجزوم کہیں گے۔

مثلاً: جَاءَنِي زَيْدٌ میں زید کو مرفوع کہا جائے گا، اسے مضموم کہنا غلط ہے۔ مَرَرْتُ میں فعل مبنی بر سکون اور ضمیر متکلم مبنی بر ضمہ ہے، یہاں مبنی بر جزم یا، مبنی بر رفع کہنا غلط ہے۔ عَلَى حرف ہے اور اس کا آخر ساکن ہے، لہٰذا اسے مبنی علی السکون کہیں گے، مبنی علی الجزم کہنا غلط ہے۔

تمرین

① اعراب کسے کہتے ہیں مثال سے وضاحت کریں؟

② معرب کسے کہتے ہیں؟

③ معرب کلمات میں عوامل کے بدلنے سے کلمے کے آخر میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

④ معرب اور مبنی کے اعراب کو کیا کہتے ہیں؟

⑤ ذیل کے کلمات مبنی ہیں ان میں غور کر کے بتائیں یہ کس اعراب پر مبنی ہیں؟

هٰذا - نَصَرَ - هٰؤُلَاءِ - إِلَى - قَبْلُ - كَتَبْنَ - أَنْتَ - الَّذِيْ - بَيْطَرٌ - أَنْتِ - لَعَلَّ - رُوَيْدَ - أُوْ - إِنَّ - أَمْسِ - حَيْثُ - كَمْ - بَعْدُ - سِيْبَوَيْهِ - مِنْ - رُبَّ - أَحَدَ عَشَرَ - ذَهَبْنَ - بِفَطَوَيْهِ - قَاتَلَ - أَمْ - قَاتِلَ - ذَيْتَ - تَرَاكِ - لٰكِنْ - عَلَيْكَ - إِذْ - حِيْنَ - نَحْنُ - نَزَالِ - مَنْ - حُوْنَ - لَيْتَ - يَأْكُلْنَ - عَوْضُ - ذَهَبَ - الَّذِيْ - حَيْثُ - جَلَسَ - خَلْفُ - يُذْهِبَنَّ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 16

معرب ومبنی کی اقسام

مبنی کی پانچ قسمیں ہیں:

① جملہ حروف: حروفِ عاملہ ہوں یا غیر عاملہ سب مبنی ہیں۔

② فعل ماضی خواہ معروف یا مجہول۔

③ امر حاضر معروف بھی مبنی ہے۔ البتہ امر غائب معروف، امر مجہول (غائب ہو یا حاضر) اور نہی مطلقاً معروف ہو یا مجہول مضارع کے حکم میں داخل ہیں، جو حکم مضارع کا ہے وہ ان کا بھی ہے۔

④ فعل مضارع جب نون جمع مؤنث (غائب وحاضر یعنی یَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ) یا نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ کے ساتھ متصل ہو۔ (یعنی لَیَضْرِبَنَّ کی ساری گردان، اسی طرح لَیَضْرِبْنَ کی گردان، امر اور نہی میں بھی نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ والی گردان)

⑤ اسم غیر متمکن۔ اس کی وضاحت آرہی ہے۔ معرب صرف دو ہیں:

① اسم متمکن جب ترکیب میں واقع ہو۔ اسمِ متمکن اس اسم کو کہتے ہیں جو مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔

② فعل مضارع جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) سے خالی ہو۔

اسم غیر متمکن اس اسم کو کہتے ہیں جس کی مشابہت مبنی الاصل کے ساتھ ہو اور مبنی الاصل تین ہیں:

① جملہ حروف ② فعل ماضی ③ امر حاضر معروف

خلاصہ یہ ہوا کہ کلمات عرب تین قسم کے ہیں: اسم، فعل، حرف۔

حروف تو سب کے سب مبنی ہیں۔

افعال میں سے بعض مبنی اور بعض معرب ہیں۔ مبنی درج ذیل ہیں:

① فعل ماضی معروف ومجہول کے سب صیغے

② امر حاضر معروف کے چھ صیغے

③ فعل مضارع معروف کے دو صیغے (جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر)

اس مشابہت کی چھ صورتیں ہیں: ① شبہ وضعی ② شبہ معنوی ③ شبہ استعمالی ④ شبہ افتقاری ⑤ شبہ اہمالی ⑥ شبہ جمودی

شبہ وضعی: کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اسم اپنے وزن یا حروف کی تعداد میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو وزن میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے تاے ضمیری (ت) وزن میں ہمزۂ استفہام کے مشابہ ہیں (ت ہ وزناً)۔ تاے ضمیری (ت) وزن میں حرف نفی "لا" اور "ما" کے مشابہ ہے، چونکہ ہمزۂ استفہام، حرف نفی "لا" اور "ما" حرف ہونے کی وجہ سے مبنی الاصل ہیں، لہٰذا جو اسم وزن میں ان کے مشابہ ہو وہ بھی مبنی ہوگا۔

شبہ معنوی: اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اسم معنی میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے: من اور ما استفہامیہ۔ یہ معنی میں حرف استفہام "ہل" کے مشابہ ہیں کہ ہل کی طرح یہ بھی استفہام کے معنی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

شبہ استعمالی: یعنی کوئی اسم اپنے استعمال میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے اسمائے افعال کہ ان کی مشابہت حروف جارہ کے ساتھ ہے کہ جس طرح حروف جارہ، عامل تو بنتے ہیں، لیکن معمول واقع نہیں ہوتے اسی طرح یہ اسماء بھی عمل کرتے ہیں لیکن معمول واقع نہیں ہوتے۔

شبہ افتقاری: یعنی احتیاج میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو، جیسے اسمائے موصولہ اور اسمائے اشارات ہیں۔ یہ احتیاج اور فقر میں حروف کے مشابہ ہیں کہ جس طرح حروف اپنے معنی پر دلالت کرنے میں غیر کے محتاج ہوتے ہیں، اسی طرح یہ اسماء بھی واضح دلالت میں غیر کے محتاج ہوتے ہیں۔

شبہ اہمالی: کوئی اسم عمل ہونے میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے ذواضح المور (حروف مقطعات)۔ ان کی مشابہت حروفِ عاملہ کے ساتھ ہے کہ جس طرح حروفِ عاملہ عامل ہوتے ہیں، معمول ہوتے ہیں۔ اسی طرح ذواضح المور بھی نہ عامل واقع ہوتے ہیں نہ معمول۔

شبہ جمودی: یعنی کوئی اسم جامد ہونے میں مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے اسمائے حروف۔ جامد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تثنیہ وجمع نہ آئے تو جس طرح حروف کی تثنیہ وجمع نہیں آتی، اسی طرح اسمائے حروف کی بھی تثنیہ وجمع نہیں آتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ نون تاکید ثقیلہ اور نون تاکید خفیفہ والی گردان کے تمام صیغے مبنی اور باقی صیغے معرب ہیں۔

اسماء میں بھی بعض مبنی اور بعض معرب ہیں۔ مبنی میں اسم غیر متمکن ہے اور اس کے علاوہ تمام اسماء معرب ہیں۔

تمرین

① مبنی کی کتنی قسمیں ہیں؟ وضاحت سے بیان کریں۔

② فعل مضارع کن صورتوں میں معرب ہوتا ہے؟

③ اسم متمکن کی تعریف کریں۔

④ مبنی الاصل کتنے اور کون سے ہیں؟

⑤ اسم فعل وحرف میں معرب اور مبنی کی تعیین کریں۔

⑥ اسم غیر متمکن کسے کہتے ہیں؟

⑦ ذیل کے تمام کلمات افعال ہیں، لہٰذا افعال میں معرب اور مبنی کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے معرب اور مبنی کی تعیین کریں اور اعراب وبنا کی وجہ بھی بتائیں جیسے:

کلمہ	معرب/مبنی	وجہ
اَنْزَلَ	مبنی	ماضی
يُذْهِبْنَ	مبنی	فعل مضارع بانون جمع مؤنث
لِيُنْذِرَ	معرب	خالی از نون جمع ونونِ تاکید
وَاعْفُ	مبنی	امر حاضر

يَرْفَعُ - اِسْمَعْ - يَنْصُرْنَ - لَمْ يَفْتَحْ - اِرْكَبِيْ - لَيَكْرُمَنَّ - اَنْذَرْتَ - لَنْ يَّحْسِبَ - اِجْتَنِبْ - لِتُطْرَبْ - بُوْرِكَ - قُمْ - اُسْجُدِيْ - لَا تَمْشِ - اِذْهَبَا - يَتَذَكَّرُ - يُؤْمِنُوْنَ - رَزَقْنَا - اُنْزِلَ - كَفَرُوا - يَقُوْلُ - قُلْ - لَنَسْفَعَنْ - لَمْ تَفْعَلُوْا - اُقْنُعِيْ - لِتَشْقَى - اِسْتَوَى - لَا يَرْجُوْنَ - اُرْضَعَتْ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 17

اِسمِ غیر متمکن: ضمیر

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں:

مضمرات، اسمائے اشارات، اسمائے موصولہ، اسمائے افعال، اسمائے اصوات، اسمائے ظروف، اسمائے کنایات، مرکب بنائی

① مضمرات:

عام طور پر گفتگو میں متکلم اپنا نام لے کر بات نہیں کرتا، یعنی اگر زید کسی سے بات کر رہا ہے تو اپنے کسی کام کا ذکر کرتے وقت یہ نہیں کہتا کہ زید نے فلاں کام کیا، بلکہ کہتا ہے کہ میں نے فلاں کام کیا۔ اسی طرح مخاطب کا نام نہیں لیا جاتا، بلکہ کہا جاتا ہے کہ آپ نے/تو نے فلاں کام کیا۔ اگر کسی ایسے شخص کے بارے میں گفتگو ہو رہی ہو جو غائب ہو تو ایک بار اس کا نام آجائے تو بار بار اس کا نام نہیں لیا جاتا، بلکہ ایسے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جن سے واضح طور پر وہی شخص مراد ہوتا ہے مثلاً: زید نے جمعرات کے دن غیر حاضری کی، جب اس سے غائب ہونے کا سبب پوچھا تو وہ خاموش رہا۔ اس جملے میں لفظ ''اس'' اور ''وہ'' کا ذکر کافی ہے، زید کا نام دھرانے کی ضرورت نہیں۔

لہٰذا ضمیر کی تعریف یوں کریں گے کہ ''ضمیر وہ اسم معرفہ ہے جو متکلم، مخاطب یا ایسے غائب کے لئے وضع کے لئے استعمال کیا جائے جس کا تذکرہ پہلے (لفظاً، حکماً یا معناً) گزر چکا ہو۔''

چونکہ اسمِ ضمیر اسمِ ظاہر (علم وغیرہ) کا قائم مقام اور نائب ہوتا ہے، لہٰذا اسمِ ظاہر کے بغیر ضمیر کی مستقل حیثیت نہیں ہوتی، بلکہ ضمیر کے لئے کسی اسمِ ظاہر کا ہونا ضروری ہے جس کی طرف ضمیر کو منسوب کیا جا سکے۔ مثلاً لفظاً حکماً یا معناً اسمِ ظاہر کا ذکر کئے بغیر کہا جائے: اس نے کہا تو اس جملے کا کوئی معنی نہیں، البتہ اگر پہلے زید کا ذکر ہو جائے تو پھر یہ جملہ حیثیت رکھتا ہے۔

اردو زبان میں ضمائر عربی کی نسبت کم ہیں، کیوں کہ عربی میں ضمائر کی تعداد ستر ہے۔ فاعل اور مسند الیہ کی حالت کو ظاہر کرنے کے لئے اٹھائیس صیغے، اسی طرح مفعول اور نصب کی حالت کو بیان کرنے کے لئے بھی اٹھائیس صیغے اور جر کی حالت کو بیان کرنے کے لئے چودہ صیغے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

اعرابی حالت کے اعتبار سے اسمِ ظاہر کی طرح اسمِ ضمیر کی بھی تین قسمیں ہیں:

❶ اسمِ ضمیر مرفوع ❷ اسمِ ضمیر منصوب ❸ اسمِ ضمیر مجرور۔

اور اسم فعل یا حرف کے ساتھ صورتاً جڑے رہنے یا الگ تھلگ رہنے کے اعتبار سے ضمیر کی دو قسمیں ہیں:

❶ ضمیر متصل ❷ ضمیر منفصل

ضمیر متصل: متصل اتصال سے ہے یعنی ایسی ضمیر جو دوسرے کلمے کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

❶ ضمیر مرفوع متصل ❷ ضمیر منصوب متصل ❸ ضمیر مجرور متصل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیر ہے جو نہ مبتدا بن سکے اور نہ ہی ''الا'' کے بعد آئے۔'' یا یوں کہا جائے کہ ''ضمیر مرفوع متصل اس ضمیر کو کہتے ہیں جو محلِ رفع میں واقع ہو (یعنی فاعل واقع ہو) اور اپنے عامل سے متصل ہو۔'' جیسے: ضَرَبْتُ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُمیں: تَ، تِ، تُ اور ضَرَبَا، یَضْرِبَانِ میں ''الف''، ضَرَبُوْا، یَضْرِبُوْنَ میں ''واو''۔

ضمیر مرفوع متصل میں درج ذیل ضمیریں داخل ہیں:

① تائے فاعل، جیسے: ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتُنَّ۔

② نا، جیسے: ضَرَبْنَا۔

③ تثنیہ مذکر اور تثنیہ مؤنث کا الف، جیسے: ضَرَبَا، ضَرَبَتَا، یَضْرِبَانِ، تَضْرِبَانِ، اِضْرِبَا۔

④ جمع کی واو، جیسے: ضَرَبُوْا، یَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبُوْنَ، اِضْرِبُوْا۔

⑤ یائے مخاطبہ، جیسے: تَضْرِبِیْنَ، اِضْرِبِیْ۔

⑥ نونِ نسواں، جیسے: ضَرَبْنَ، یَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ، اِضْرِبْنَ۔

ضمیر مرفوع متصل زیادہ تر بارز (ظاہر) ہوتی ہے اور کبھی مستتر چھپی ہوئی ہوتی ہے، تو ظہور و عدمِ ظہور کے اعتبار سے ضمیر مرفوع متصل کی بھی دو قسمیں ہوئیں: ① ضمیر بارز ② ضمیر مستتر

ضمیر بارز وہ ضمیر ہے ''جو لفظوں میں مذکور ہو اور اس کا تلفظ بھی ہو سکے'' بالفاظِ دیگر ''ضمیر بارز وہ ہے جس کی بولنے اور لکھنے میں ظاہر صورت ہو''، جیسے: ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُ، یہاں ضمیر ''تَ''، ''تِ''، ''تُ'' تلفظ میں آ رہی ہے۔

اور ضمیر مستتر اس ضمیر کو کہتے ہیں ''جو لفظوں میں مذکور نہ ہو یعنی ایسی ضمیر جو کلام میں ملحوظ تو ہو لیکن لکھنے اور بولنے میں نہ آئے''، جیسے: سَلِ اللّٰہَ یُعْطِیْكَ تو اللہ سے مانگ وہ تجھے عطا کرے گا۔ یہاں کلمہ سَلْ میں ایک ضمیر چھپی ہوئی ہے جس کی تعبیر أَنْتَ سے کی جاتی ہے، یہ ضمیر کلام میں ملحوظ تو ہے، لیکن اس کا تلفظ نہیں ہوتا۔ اسی طرح یُعْطِیْكَ میں بھی ایک ضمیر مستتر ہے جس کی تعبیر هُوَ سے کی جاتی ہے اور اگرچہ تلفظ میں نہیں، لیکن کلام میں ملحوظ ہے۔ ذیل کے چار صیغوں میں ضمیر وجوباً مستتر ہوتی ہے:

فعل	صیغہ	مثال	ضمیر مستتر
مضارع	واحد مذکر مخاطب	تَضْرِبُ	أَنْتَ
مضارع	واحد متکلم	أَضْرِبُ	أَنَا
مضارع	جمع متکلم	نَضْرِبُ	نَحْنُ
امر	واحد مذکر مخاطب	اِضْرِبْ	أَنْتَ

درج ذیل صیغوں میں ضمیر ہر حال میں مستتر نہیں ہوتی، بلکہ جوازاً مستتر ہوتی ہے، کیوں کہ ان کا فاعل کبھی اسم ظاہر کی صورت میں ہوتا ہے اور کبھی ضمیر کی صورت میں، جب فاعل اسم ظاہر نہ ہو تو ضمیر جوازاً مستتر ہوتی ہے۔

فعل	صیغہ	مثال	ضمیر مستتر
ماضی	واحد مذکر غائب	ضَرَبَ	هُوَ
ماضی	واحد مؤنث غائب	ضَرَبَتْ	هِيَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضارع	واحد مذکر غائب	يَضْرِبُ	هُوَ
مضارع	واحد مؤنث غائب	تَضْرِبُ	هِيَ

ضمیر منصوب متصل: وہ ضمیر جو نصبی حالت میں ہو اور دوسرے کلمے سے ملی ہوئی ہو۔ اگر جملہ فعلیہ میں ہو تو عام طور پر مفعول بہ بنتی ہے۔

ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر جو جری حالت میں عامل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ ضمیر یا تو حروف جارہ کے بعد آتی ہے یا پھر مضاف الیہ بنتی ہے۔

درج ذیل ضمیریں ہیں جو منصوب اور مجرور میں مشترک ہیں:

① یائے متکلم، جیسے: ضَرَبَنِيْ، لِيْ، كِتَابِيْ

② نا جیسے: ضَرَبَنَا، لَنَا، كِتَابُنَا

③ کاف ضمیر مخاطب، جیسے: ضَرَبَكَ، ضَرَبَكِ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُمْ، ضَرَبَكُنَّ (حالت نصبی میں مفعول بہ ہے)
لَكَ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُمْ، لَكُنَّ (حالت جری میں مجرور ہے)
كِتَابُكَ، كِتَابُكِ، كِتَابُكُمَا، كِتَابُكُمْ، كِتَابُكُنَّ (حالت جری میں مضاف الیہ ہے)

④ ہائے غائب، جیسے: ضَرَبَهُ، ضَرَبَهَا، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ، ضَرَبَهُنَّ، لَهُ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهُنَّ

ضمیر منفصل: اس کی دو قسمیں ہیں:

❶ **ضمیر مرفوع منفصل:** جو مبتدا بھی بنے اور "الا" کے بعد بھی آسکے۔ بالفاظِ دیگر جو محلِ رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو۔ جیسے: أَنَا، نَحْنُ، أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ، هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ۔ ضمیر مرفوع منفصل عام طور پر مبتدا واقع ہوتی ہے اور بعد والا کلمہ خبر ہوتا ہے، جیسے:
أَنَا بَشَرٌ - أَنَا يُوْسُفُ - نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ - نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ - نَحْنُ مُسْتَهْزِؤُوْنَ - هُوَ شَاعِرٌ - هُوَ اللهُ - هِيَ حَيَّةٌ - هِيَ ظَالِمَةٌ - هُمْ نَائِمُوْنَ - أَنْتَ يُوْسُفُ - نَحْنُ نَرْزُقُكَ - أَأَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهُ - أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى - أَنَا أُحْيِي وَأُمِيْتُ۔

❷ **ضمیر منصوب منفصل:** جو محل نصب میں ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو، جیسے:
إِيَّايَ، إِيَّانَا، إِيَّاكَ، إِيَّاكِ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُمْ، إِيَّاكُنَّ، إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ، إِيَّاهَا، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُنَّ۔

یہ ضمیر جملہ فعلیہ میں ہو تو مفعول بہ بنتی ہے اور عام طور پر اس کے ترجمہ میں حصر کا معنی ہوتا ہے، جیسے: إِيَّاكَ نَعْبُدُ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

ضمیر منفصل، ضمیر متصل کی طرح دو قسم (بارز، مستتر) نہیں ہوتی، بلکہ ہمیشہ بارز ہوتی ہے۔

ذیل میں ضمائر کی تفصیل دوبارہ چارٹ کی صورت میں پیش کی جاتی ہے تاکہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ ضمائر کل ستر (70) اور پانچ جماعتوں پر مشتمل ہیں۔ ہر جماعت میں چودہ (14) صیغے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیر مرفوع		ضمیر مجرور		ضمیر منصوب
متصل	منفصل	متصل	متصل	منفصل
ضَرَبْتُ	أَنَا	دِيْنِيْ لِيْ	ضَرَبَنِيْ	إِيَّايَ
ضَرَبْنَا	نَحْنُ	دِيْنُنَا لَنَا	ضَرَبَنَا	إِيَّانَا
ضَرَبْتَ	أَنْتَ	دِيْنُكَ لَكَ	ضَرَبَكَ	إِيَّاكَ
ضَرَبْتُمَا	أَنْتُمَا	دِيْنُكُمَا لَكُمَا	ضَرَبَكُمَا	إِيَّاكُمَا
ضَرَبْتُمْ	أَنْتُمْ	دِيْنُكُمْ لَكُمْ	ضَرَبَكُمْ	إِيَّاكُمْ
ضَرَبْتِ	أَنْتِ	دِيْنُكِ لَكِ	ضَرَبَكِ	إِيَّاكِ
ضَرَبْتُمَا	أَنْتُمَا	دِيْنُكُمَا لَكُمَا	ضَرَبَكُمَا	إِيَّاكُمَا
ضَرَبْتُنَّ	أَنْتُنَّ	دِيْنُكُنَّ لَكُنَّ	ضَرَبَكُنَّ	إِيَّاكُنَّ
ضَرَبَ	هُوَ	دِيْنُهُ لَهُ	ضَرَبَهُ	إِيَّاهُ
ضَرَبَا	هُمَا	دِيْنُهُمَا لَهُمَا	ضَرَبَهُمَا	إِيَّاهُمَا
ضَرَبُوْا	هُمْ	دِيْنُهُمْ لَهُمْ	ضَرَبَهُمْ	إِيَّاهُمْ
ضَرَبَتْ	هِيَ	دِيْنُهَا لَهَا	ضَرَبَهَا	إِيَّاهَا
ضَرَبَتَا	هُمَا	دِيْنُهُمَا لَهُمَا	ضَرَبَهُمَا	إِيَّاهُمَا
ضَرَبْنَ	هُنَّ	دِيْنُهُنَّ لَهُنَّ	ضَرَبَهُنَّ	إِيَّاهُنَّ

تمرین

① اسم غیر متمکن کی کتنی اور کون سی قسمیں ہیں؟

② ضمیر کی تعریف مثال سے واضح کریں۔ اور یہ بتائیں کہ ضمیر متصل کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

③ ظہور وعدم ظہور کے اعتبار سے ضمیر مرفوع متصل کی کتنی اور کون سی قسمیں ہیں؟

④ ضمیر بارز کسے کہتے ہیں؟ مثال سے واضح کریں۔

⑤ وجوباً اور جوازاً مستتر ہونے کے اعتبار سے ضمائر کی اقسام کی وضاحت کریں۔

⑥ ضمیر منصوب متصل اور ضمیر مجرور متصل کسے کہتے ہیں؟

⑦ ان ضمائر کی تعیین کریں جو منصوب اور مجرور ہونے میں مشترک ہیں۔

⑧ ذیل کے جملوں سے صرف ضمیر مرفوع متصل کی تعیین بارز اور مستتر کے ساتھ کریں، مثلاً:

جملہ	ضمیر	مستتر/بارز	جملہ	ضمیر	مستتر/بارز
أَنفُخُ فِيهِ	أنا	مستتر	نَرْزُقُكَ	نَحْنُ	مستتر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعْرِفُ	أَنْتَ	مستتر	تَزْرَعُوْنَهُ	واو	بارز
أَتَعْجَبِيْنَ	يا	بارز	يَنْشُرُ رَحْمَتَهُ	هو	مستتر

أَذْبَحُكَ - نَنْصُرُ رُسُلَنَا - مَا ذَا تَأْمُرِيْنَ - يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا - أُقْنُعِيْ لِرَبِّكِ - لاَ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ - إِنَّا نَطْمَعُ - مَا ذَا تَفْقِدُوْنَ - نَنْقُصُهَا - يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ - تَنْكِصُوْنَ - أُدْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ - يَنْفَعُ النَّاسَ - نَسْخَرُ مِنْكُمْ - فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ - إِرْكَبْ مَعَنَا - يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ - قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ - يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ - يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ - يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ - إِذْهَبَا إِلَى فِرْعَوْنَ - يَسْجُدَانِ - إِصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ - أَقِمْنَ الصَّلاَةَ - يَحْمِلُوْنَ أَوْزَارَهُمْ - يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ - إِرْجِعِيْ إِلَى رَبِّكِ - لاَ يَبْغِيَانِ - لاَ تَقْرَبُوْهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ - أَوَلَمْ يَرَوْا - إِبْلَعِيْ مَاءَكِ - يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ - أُسْكُنْ أَنْتَ.

ذیل کے جملوں سے ضمیر منصوب متصل کی تعیین کریں۔

فَكَذَّبُوْهُ - أَهْلَكْنَاهُمْ - فَعَقَرُوْهَا - أَخَذَهُمُ الْعَذَابُ - مَا أَسْأَلُكُمْ - نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ - نَظُنُّكَ - هَلْ أَنَبِّئُكُمْ - الشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ - جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ - لأُجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ - أَظْهَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ - نَبَّأَنِيَ الْعَلِيْمُ - إِنْ طَلَّقَكُنَّ - فَخَانَتَاهُمَا - لاَ تُخْرِجُوْهُنَّ - أَمْسِكُوْهُنَّ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 18

فاعل ومفعول ضمیر کی صورت میں

اب تک جو تمارین گزریں ان میں فاعل اور مفعول بہ وغیرہ اسم ظاہر کی صورت میں تھے۔ ذیل کی تمارین میں فاعل اور مفعول بہ وغیرہ اسم ظاہر کی صورت میں نہیں بلکہ ضمیر کی صورت میں ہیں۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا کہ جو ضمیر فاعل بنے وہ ضمیر مرفوع متصل کہلاتی ہے تو کہہ سکتے ہیں کہ اس تمرین میں فاعل ضمیر مرفوع متصل کی صورت میں ہے۔ اگر چہ اس تمرین کا مقصد ضمیر مرفوع متصل کی پہچان کرانا ہے، لیکن ضمناً اس میں ضمیر منصوب متصل اور ضمیر مجرور متصل کی ضمائر بھی ہیں، لہٰذا ترکیب میں اس بات کا لحاظ بھی رکھا جائے۔

جملے	فعل	فاعل	مفعول	ترجمہ
اَرْسَلْنَا نُوْحاً	اَرْسَلَ	نَا	نُوْحاً	ہم نے نوح کو بھیجا
اَخَذَ الْاَلْوَاحَ	اَخَذَ	هُوَ	الْاَلْوَاحَ	اس نے تختیوں کو پکڑا
قَتَلْتَ نَفْساً	قَتَلَ	تَ	نَفْساً	تو نے ایک نفس کو قتل کیا
تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ	تَقْطَعُ	وَ	السَّبِيْلَ	تم راستے بند کرتے ہو
يَقْبَلُ التَّوْبَةَ	يَقْبَلُ	هُوَ	التَّوْبَةَ	وہ توبہ قبول کرتا ہے
تَأْجُرَنِيْ	تَأْجُرَ	اَنْتَ	ی	تم مجھے اجرت پر لے لو
اَقَامَ الصَّلاةَ	اَقَامَ	هُوَ	االصَّلاة	اس نے نماز قائم کی
يَسْتَفْتُوْنَكَ	يَسْتَفْتِي	وَ	كَ	وہ آپ سے پوچھتے ہیں

اس تمرین کی ترکیب یوں ہوں گی: اَرْسَلْنَا نُوْحًا، اَرْسَلَ فعل، نا ضمیر بارز مرفوع متصل فاعل، نُوْحاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں، اور ضمیر کی تعیین کریں۔

اِتَّخَذْتَ بَيْتًا - اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ - اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ - تَفَقَّدَ الطَّيْرَ - قَتَلْتُمْ نَفْسًا - قَرَأْتَ الْقُرْآنَ - اِبْتَغَوُا الْفِتْنَةَ - اَقَلَّتْ سَحَابًا - اَقَامَ الصَّلاةَ - جَمَعَ كَيْدَهٗ - اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ - نَأْبِيْ سُنَّةَ الْاَوَّلِيْنَ - اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ - شَدَدْنَا اَسْرَهُمْ - اِسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ - فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ - فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ - اَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ - لاَ تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ - صَكَّتْ وَجْهَهَا - تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ - نُقَتِّلُ اَبْنَاءَهُمْ - لاَ يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا - تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا - قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ - قَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ - قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ - يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ - يُلْقُوْنَ اَقْلاَمَهُمْ - يَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ - لَعَنَّا اَصْحٰبَ السَّبْتِ - لَعَنَتْ اُخْتَهَا - نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ - فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ - قَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً - يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ - نُقَلِّبُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ - اٰتَيْنَا اٰلَ اِبْرَاهِيْمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔

ذیل میں وہ مثالیں درج ہیں جن میں فاعل ومفعول بہ دونوں ضمیر کی صورت میں ہیں۔

اَخَذْتُهَا - خَلَقْنَاهُمْ - فَتَقْنَاهُمَا - يَسْتَفْتُوْنَكَ - اِفْتَرَاهُ - اَفْسَدُوْهَا - قَاسَمَهُمَا۔

عام طور پر جملہ فعلیہ کی ترتیب یوں ہوتی ہے: پہلے فعل، پھر فاعل، اس کے بعد مفعول بہ۔ لیکن کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ مفعول بہ مقدم اور فاعل مؤخر ہوتا ہے۔ ذیل میں وہ امثلہ درج ہیں جن میں مفعول بہ مقدم اور فاعل مؤخر ہے۔ جہاں فاعل یا مفعول بہ اسم ظاہر کی صورت میں ہوں وہاں فاعل اور مفعول بہ کا ضابطہ یاد رہنا چاہیے کہ فاعل مرفوع اور مفعول بہ منصوب ہوتا ہے۔

اس کی ترکیب یوں ہوتی ہے: جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ، جَاءَ فعل، كُمْ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، رَسُوْلٌ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی ترکیب اسی طرح کریں، اور ضمائر کی تعیین کریں۔

لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ - اِبْتَلٰى اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ - سَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ - اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ - يُرِيْهُمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ - حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ - سَاَلَكَ عِبَادِيْ - يَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ - اَمَرَكُمُ اللّٰهُ - لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ - جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ - لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ - لَا يَؤُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا - اَمَاتَهُ اللّٰهُ - يَتْبَعُهَا اَذًى - اَصَابَهُ وَابِلٌ - اَصَابَهُ الْكِبَرُ - يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ - اَخَذَهُمُ اللّٰهُ - يُعَذِّرُكُمُ اللّٰهُ - تَقَبَّلَهَا رَبُّهَا - نَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ - بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ - لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ - مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ - اِسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ - تَاْكُلُهُ النَّارُ - مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ - يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتَابِ - غَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا - اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ - لَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ - اِلْتَقَمَهُ الْحُوْتُ - اَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ - عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى - تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ - سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَا - اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ - مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ - يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ - لَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ - اَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ - اَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ - صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ - حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُو الْقُرْبٰى - يَاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ - يَعْلَمُهٗ بَشَرٌ - لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ۔

جملہ فعلیہ کی بحث میں گزرا تھا کہ کبھی ایک فعل کے دو مفعول بہ ہوتے ہیں۔ ذیل میں وہ مثالیں درج ہیں جن میں فعل کے لئے ایک سے زائد مفعول ہیں۔

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ - تَتَّخِذُنَا هُزُوًا - اٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا - جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً - يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا - اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا - اٰتَاهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا - لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ۔

کبھی مفعول بہ فعل سے بھی پہلے آتا ہے۔ اگر مفعول بہ اسم ظاہر ہو تو منصوب ہوگا۔ اگر ضمیر کی صورت میں ہو تو اس ضمیر کو ضمیر منصوب منفصل کہتے ہیں۔ ذیل کی مثالوں میں مفعول بہ فعل اور فاعل دونوں پر مقدم ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ - فَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ - فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ - اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ - غَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ - كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى - اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ - اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ - الْحَقَّ اَقُوْلُ - اللّٰهَ اَعْبُدُ۔

ذیل کی مثالیں جملہ انشائیہ کی مثالیں ہیں، جملہ انشائیہ کی اقسام اور ضمائر کی پہچان کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ان کی ترکیب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح کریں: آتُوا الیَتٰمٰی أَمْوَالَهُمْ۔ آتُوا فعل امر معرف، واوضمیر بارز فاعل، اموال مضاف، هم ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں۔

أُعْبُدُوا رَبَّكُمْ - أُدْعُوا شُهَدَاءَ كُمْ - إِتَّقِ اللهَ - آمِنُوا - أَقِيمُوا الصَّلَاةَ - إِتَّقُوا النَّارَ - أُذْكُرُوا نِعْمَتِيَ - آتُوا الزَّكوةَ - أُقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ - أُدْخُلُوا هَذِهِ القَرْيَةَ - اِهْبِطُوا - اِجْعَلْ هَذَا بَلَداً آمِنًا - وَلُّوا وُجُوهَكُمْ - لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ - أَعْطُوا الأَجِيرَ أَجْرَهُ - لَا تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ - أَطْعِمُوا الجَائِعَ - لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ - عُودُوا المَرِيضَ - تَعَاهَدُوا القُرْآنَ - اِتَّقِ دَعْوَةَ المَظْلُومِ - لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ - لَا تَكْفُرْ - لَا تَخْشَوْهُمْ - لَا تَقْرَبُوهَا - لَا تَحْلِقُوا رُؤُوسَكُمْ - لَا تَجْعَلُوا اللهَ عُرْضَةً - لَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ - لَا تَنْسَوُا الفَضْلَ - لَا تَيَمَّمُوا الخَبِيثَ - لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ - لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا - لَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ - لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللهِ - لَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ - لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ۔

ذیل میں دی گی خالی جگہوں میں مناسب ضمائر تحریر کر کے جملہ اسمیہ بنائیں:

۱۔ مُجْتَهِدَةٌ	۲۔ نَشِيطٌ
۳۔ اَلَّذِي رَئِيسُ الجَامِعَةِ	۴۔ مُؤَدَّبَانِ
۵۔ نَشِيطُونَ	۶۔ مُؤْمِنَتَانِ
۷۔ اَلَّذِي فُزْتَ فِي الامتحان	۸۔ كَسُولَاتٌ

ضمائر کی تبدیلی کا لحاظ کرتے ہوئے جملے: قَدِمَ الشَّامَ فِي صَبَاهُ سے چھ جملے بنائیں:

۱۔ البنتان... الشَّامَ فِي صَبَا...	۲۔ البنات... الشَّامَ فِي صَبَا...	۳۔ الأولاد... الشَّامَ فِي صَبَا...
۴۔ أنتَ... الشَّامَ فِي صَبَا...	۵۔ أنتِ... الشَّامَ فِي صَبَا...	۶۔ أنتُمْ... الشَّامَ فِي صَبَا...

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 19

اسمائے اشارات

برائے مذکر		برائے مؤنث	
هذا طالبٌ مجتهدٌ	یہ محنتی طالب علم ہے	هذه طالبةٌ مجتهدةٌ	یہ محنتی طالبہ ہے
هذان طالبان مجتهدان	یہ دونوں محنتی طالب علم ہیں	هاتان طالبتان مجتهدتان	یہ دونوں محنتی طالبات ہیں
هؤلاء طلابٌ مجتهدون	یہ سب محنتی طالب علم ہیں	هؤلاء طالباتٌ مجتهداتٌ	یہ سب محنتی طالبات ہیں
برائے مذکر		برائے مؤنث	
ذاك ولدٌ مؤدبٌ	وہ باادب لڑکا ہے	تاكَ بنتٌ مؤدبةٌ	وہ باادب لڑکی ہے
ذانِكَ ولدان مؤدبان	وہ دونوں باادب لڑکے ہیں	تانكَ بنتان مؤدبتان	وہ دونوں باادب لڑکیاں ہیں
أولئك أولادٌ مؤدبون	وہ سب باادب لڑکے ہیں	أولئكَ بناتٌ مؤدباتٌ	وہ سب باادب لڑکیاں ہیں

مذکورہ مثالوں سے غور کریں کہ ان میں ایک لفظ سے کسی چیز کی طرف اشارہ کر کے اسے واضح اور ممتاز کیا جا رہا ہے۔ پہلی مثال میں ایک طالب علم کی طرف اشارہ کر کے اسے متعین کیا کہ یہ محنتی طالب علم ہے، دوسری میں ایک طالبہ کی طرف اشارہ ہے۔ تیسری میں دو طالب علموں کی طرف اور چوتھی مثال میں دو طالبات کی طرف اشارہ ہے۔ پانچویں میں محنتی طلبا کی جماعت کی طرف اشارہ کر کے ان کو متعین کیا گیا اور چھٹی مثال میں محنتی طالبات کی جماعت کی طرف اشارہ کر کے ان کی تعیین ہوئی۔

اسی طرح دوسرے مجموعے کی مثالوں میں بھی اسی ترتیب سے باادب لڑکے اور باادب لڑکی کی طرف اشارہ کر کے انہیں متعین کیا گیا۔ پہلے مجموعے میں جن طلباء وطالبات کی طرف اشارہ کیا گیا وہ قریب تھے، اس لئے اشارہ کے لئے هذا، هذه، هذان، هاتان اور هؤلاء کو استعمال کیا گیا۔ جب کہ دوسرے مجموعے میں جن لڑکے لڑکیوں کی طرف اشارہ کیا گیا وہ قریب نہ تھے، اس لئے اشارہ کے لئے ذاك، تاكَ، ذانك، تانكَ اور أولئك کے الفاظ ہیں۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ ''اسمائے اشارات ان اسماء کو کہتے ہیں جنہیں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔'' اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشارٌ الیہ کہا جاتا ہے جیسے مذکورہ مثالوں میں مجتهد اور مؤدب چونکہ اشارہ عام طور پر اسی چیز کی طرف کیا جاتا ہے جو محسوس اور نظر آنے والی ہو، اس لئے کہا جاتا ہے کہ مشارٌ الیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ نظر آئے، البتہ بسا اوقات ذہن میں موجود چیز کو بھی مشارٌ الیہ بنایا جاتا ہے جیسے: قبر کے سوال والی حدیث میں ہے: مَا ذَا تَقُوْلُ فِيْ هَذَا الرَّجُلُ؟ آپ ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ چونکہ نبی اکرم ﷺ حاضر فی الذہن ہیں اس لئے اشارہ آپ ﷺ کی طرف ہے۔

اسمائے اشارات درج ذیل ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائے مذکر			
اسم اشارہ	قریب	متوسط	بعید
مفرد	هذا	ذاكَ	ذالكَ
تثنیہ	هذان/هذين	ذانِك/ذينك	ذانِك/ذينك
جمع	هؤلاء	أولئك	أولالك
برائے مؤنث			
اسم اشارہ	قریب	متوسط	بعید
مفرد	هذه	تَاكَ	تلك
تثنیہ	هاتانِ/هاتين	تانِكَ/تَيْنِكَ	تانِكَ/تَيْنِكَ
جمع	هؤلاء	أولئِكَ	أولالك

اسمائے اشارات کے احکام:

اصل اسم اشارہ "ذا" ہے۔ تثنیہ کے لئے ذا کے آخر میں الف نون اور یا نون لگانے سے ذان اور ذین بنا، مؤنث کے لئے آخر میں "ی" لگانے سے "ذِہٖ" ہوا۔ کبھی اس شروع میں تنبیہ کے لئے "ھا" لگاتے ہیں تو اس کی صورت یوں ہوتی ہے:

هذا، هذان، هذين، هذه۔

قریب کی طرف اشارہ کرنا ہو تو اس آخر میں "ک" خطاب لگاتے ہیں، جیسے: ذاكَ، ذانِكَ، ذَيْنِكَ۔ دور کی طرف اشارہ کرنا ہو تو "لك" لگاتے ہیں، جیسے: ذٰلِكَ حرف التنبیہ اور "ك" کبھی جمع نہیں ہوتے۔

"ك" خطاب مخاطب کے مذکر و مؤنث، مفرد و تثنیہ جمع ہونے کے اعتبار سے تبدیل ہوتا ہے، مثلاً: ذلك، ذلكُما، ذلكُم، ذلكُنَّ وغیرہ۔

اگر کسی قریبی جگہ کی طرف اشارہ کرنا ہو تو اسمائے ظروف هُنا/هٰهُنا، درمیانی جگہ کے لئے هُناكَ اور دور کے لئے هُنالِكَ/ثَمَّ یا ثَمَّةَ استعمال ہوتے ہیں۔

مشارٌ الیہ کا اعراب اسم اشارہ کے موافق مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتا ہے، جیسے: هٰذا الكِتابُ مُفِيْدٌ، طَالَعْتُ هٰذَا الكِتَابَ، نَظَرْتُ إلى ذٰلِكَ الكِتَابِ۔

اسمائے اشارہ جملہ اسمیہ میں مبتدا بنتے ہیں اور عام طور پر ان کی خبر "ال" سے خالی ہوتی ہے، جیسے: هذا غلامٌ، هذه ناقةُ الله

عام طور پر مشارالیہ معرف باللام ہوتا ہے یا مضاف۔ اگر معرف باللام ہو تو اسم اشارہ پہلے اور مشارالیہ بعد میں آتا ہے، اس صورت میں اسم اشارہ کو موصوف اور مشارالیہ کو صفت یا اسم اشارہ کو مبدل منہ اور مشارالیہ کو بدل کہتے ہیں، جیسے: ذلك الكتاب مفيدٌ، هذا الولد ذكيٌّ، لا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ، أُدْخُلُوا هٰذِهِ القَرْيَةَ، أوحَيَ إليَّ هذا القرآنُ۔

اگر مشارالیہ مضاف ہو تو اسم مشارالیہ پہلے اور اسم اشارہ بعد میں آتا ہے، جیسے: اذْهَبُوا بقميصي هذا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لتنبئنّهم بأمرهم هذا۔

جمع کے اشارے صرف ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتے ہیں جیسے: أولئِكَ أَصْحَابُ الجَنَّةِ. هٰؤلاءِ قَوْمٌ كَافِرُوْنَ. أولئِكَ أَصْحَابُ محمّدٍ۔

جمع غیر عاقل کے لئے واحد مؤنث کا اشارہ استعمال ہوتا ہے، جیسے: هٰذِهِ فَنَاجِيْنُ وتِلْكَ كُئُوْسٌ۔

تمرین

① اسم اشارہ کی کیا تعریف ہے اور مشار الیہ کسے کہتے ہیں؟

② اصل اسم اشارہ کون سا ہے؟ اور اس کے شروع یا آخر میں لگائے جانے والے حروف کا کیا مقصد ہے؟

③ مشار الیہ کے احکام کیا ہیں؟

④ چونکہ اسمائے اشارات مبنی ہیں اور مبنی کا اعراب محلی ہوتا ہے، لہٰذا ذیل کی مثالوں میں اسمائے اشارہ کے محلی اعراب کی وضاحت کریں:

إجْعَلْ هٰذَا بَلَداً آمِناً - عَلَى الوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ - مِنْ قَوْرِهِمْ هٰذَا - ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ - مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً - أُوْحِيَ إِلَيَّ هٰذَا القُرْآنُ - لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا - حَرَّمَ هٰذَا - مَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ - عَرَضَ هٰذَا الأَدْنَى - ذٰلِكَ مَتَاعُ الحَيَاةِ الدُّنْيَا - عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ - مَتَى هٰذَا الوَعْدُ - أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔

⑤ درج ذیل کلمات کے شروع میں اسم اشارہ قریب لگائیں:

قَلَمٌ - أَقْلاَمٌ - حُجْرَةٌ - مُعَلِّمَاتٌ - خَصْمَانِ - بُرْهَانٌ - آيَتَانِ - طَالِبَةٌ - بُرْهَانَانِ - مُعَلِّمُوْنَ۔

⑥ درج ذیل کلمات کے شروع میں اسم اشارہ بعید لگائیں:

سَاحِرُوْنَ - بَنَاتِيْ - فَضْلُ اللهِ - قَلَمَانِ - الأَنْهَارُ - أُمَّةٌ - طَالِبَتَانِ - مُعَلِّمَاتٌ - كُتُبٌ - المُفْلِحُوْنَ۔

⑦ ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

هذا صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ - هذا خَلْقُ اللهِ - هذا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ - هٰذَا عَطَاءُنَا - هذه الحَيَاةُ الدنيا متاعٌ - هذا تأْوِيْلُ رُؤْيَايَ - هذه سَبِيْلِيْ - هذا فَوْجٌ مُقْتَحِمٌ - ذَانِكَ بُرْهَانَانِ - هؤلاء بَنَاتِيْ - هذانِ لَسَاحِرَانِ - هذه الأَنْهَارُ تَجْرِيْ - أولئك أَصْحَابُ مُحمدٍ - هذَانِ خَصْمَانِ - أَذٰلِكَ خَيْرٌ - أولئِكَ أصحَابُ المَيْمَنَةِ - أولئك المُقَرَّبُوْنَ - تِلْكَ آيَاتُ الكِتَابِ الحَكِيْمِ - هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ - ذٰلِكَ يَوْمُ الحَقِّ - هَذا مِلْحٌ أُجَاجٌ - ذٰلِكَ أَمْرُ اللهِ - ذٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ - تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 20

اسمائے موصولہ

درجِ ذیل جملوں میں غور کریں:

پہلا مجموعہ			
كَسَبَتْ	اس نے کمایا	ظَلَمُوْا	انہوں نے ظلم کیا
اَنْزَلَ الْكِتَابَ	کتاب نازل کی	خَلَقَكُمْ	اس نے تمہیں پیدا کیا
يَدُعُّ الْيَتِيْمَ	یتیم کو دھتکارتا ہے	اٰمَنُوْا	وہ ایمان لائے
دوسرا مجموعہ			
مَا كَسَبَتْ	جو اس نے کمایا	الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	جنہوں نے ظلم کیا
الَّذِيْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ	جس نے کتاب نازل کی	الَّذِيْ خَلَقَكُمْ	جس نے تمہیں پیدا کیا
الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ	جو یتیم کو دھتکارتا ہے	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو ایمان لائے
تیسرا مجموعہ			
لَهَا مَا كَسَبَتْ		اس کو ملے گا جو اس نے کمایا	
اللّٰهُ الَّذِيْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ		اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے کتاب نازل کی	
ذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ		وہی ہے جو یتیم کو دھتکارتا ہے	
يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا		دیکھ لیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا	
اُعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ		اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا	
بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا		خوشخبری دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے	

پہلے مجموعے میں دیکھیں کہ اس میں مذکورہ جملے كَسَبَتْ، اَنْزَلَ، يَدُعُّ، ظَلَمُوْا، خَلَقَكُمْ، اٰمَنُوْا تام اور کامل ہیں اور ان پر جملہ خبریہ کی تعریف صادق آ رہی ہے۔ دوسرے مجموعے میں دیکھیں کہ جب ان کے شروع میں اسم موصول آیا تو اب ان کی وہ حیثیت نہ رہی، بلکہ اب تام نہیں اور ان پر جملہ خبریہ کی تعریف صادق نہیں آ رہی۔ تیسرے مجموعے میں دیکھیں کہ اسم موصول کے شروع میں کچھ کلمات کا اضافہ ہے۔ اس اضافے کی وجہ سے یہ تام اور مکمل جملہ بن گئے۔

وصل ملانے کو کہتے ہیں چونکہ اسم موصول عام طور پر اپنے بعد والے جملے کو ماقبل سے ملاتا ہے اس لئے اسے اسم موصول کہتے ہیں۔ اسم موصول کی تعریف یہ ہے کہ ''وہ اسم ناتمام کہ جب تک اس کے ساتھ ایک جملہ مذکور نہ ہو کسی جملے کا جزو تام بننے کی صلاحیت نہ رکھے'' یعنی اکیلا نہ فاعل ہو سکتا ہے، نہ مفعول، نہ مبتدا، نہ خبر۔

بالفاظِ دیگر جو دو جملوں کو ملا کر ایک کر دے اور خود جملے میں تنہا نہ فاعل ہو سکے، نہ مفعول، نہ مبتدا اور نہ خبر، بلکہ وہ جس جملے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے شروع میں واقع ہو وہ پورا جملہ مبتدا، خبر یا فاعل یا مفعول بنے۔ جیسا کہ پہلی مثال میں اسم موصول "ما" اپنے صلہ سے مل کر مبتدا ہے اور لھا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری مثال میں اسم موصول "الذی" اپنے صلہ أنزل الکتاب سے مل کر مبتدا لفظ اللہ کے لئے خبر ہے۔ تیسری مثال میں اسم موصول "الذی" اپنے صلہ یدع الیتیم سے مل کر مبتدا کے لئے خبر ہے۔

چوتھی مثال میں اسم موصول الذین اپنے صلے ظلموا سے مل کر فاعل بن رہا ہے۔ پانچویں مثال میں اسم موصول الذی اپنے صلہ خلقکم سے مل کر ربکم موصوف کے لئے صفت ہے اور موصوف صفت مل کر اعبدوا کے لئے مفعول بہ ہیں، اور چھٹی مثال میں اسم موصول الذین اپنے صلہ آمنوا سے مل کر بشر کے لئے مفعول بہ ہے۔

عام طور پر اسم موصول کے ترجمے میں یہ الفاظ آتے ہیں: جو، جس، جنہوں نے۔

اسم موصول کے بعد والا جملہ صلہ کہلاتا ہے اور صلے کے لئے ضروری ہے کہ وہ جملہ خبریہ ہو کیوں کہ جملہ انشائیہ صلہ نہیں بن سکتا۔

اسم موصول اپنے صلہ اور ضمیر عائد کا محتاج ہوتا ہے۔ صلہ کا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ اس کے بغیر اسم موصول اپنے معنی پر دلالت نہیں کرتا، کیوں کہ صرف لفظ ''جو، جنہوں نے، جس نے'' کا کوئی معنی نہیں ہوتا۔

ضمیر عائد سے مراد وہ ضمیر ہے جو صلے کا تعلق اسم موصول سے جوڑتی ہے اور مفرد، تثنیہ جمع، مذکر و مؤنث میں اسم موصول کے مطابق ہوتی ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں سے پہلی مثال میں صلہ کسبت میں ضمیر "ھا" اسم موصول "ما" کی طرف راجع ہے۔ دوسری مثال میں صلہ أنزل الکتاب ہے اور انزل میں ضمیر "ھو" اسم موصول الذی کی طرف راجع ہے۔ تیسری مثال میں یدع میں ضمیر "ھو" اسم موصول الذی کی طرف راجع ہے۔ چوتھی اور چھٹی مثال میں صلہ ظلموا اور آمنوا میں ضمیر بارز "واو" اسم موصول الذین کے مطابق ہے۔ اسی طرح صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا) میں "ھم" ضمیر اسم موصول کی طرف راجع ہے اور عائد کا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ اسم موصول مستقل اسم ہے اور جملہ بھی مستقل ہے۔ ان دونوں کو ملانے کے لئے کسی رابطے کی ضرورت ہوتی ہے جو دونوں میں ربط کا کام دے اور عائد یہی کام کرتا ہے۔

اسمائے موصولہ دو طرح کے ہیں: اسمائے موصولہ خاص، اسمائے موصولہ عام۔ اسمائے موصولہ خاص یہ ہیں:

مذکر			مؤنث		
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
الَّذِی	اللذان اللذَین	الَّذِیْنَ	الَّتِی	اللتان اللتَین	اللَّاتِیْ اللَّوَاتِیْ

اللذان، اللذین: دونوں مستقل لغت ہیں۔ "الَّذِیْنَ" جمع مذکر کے لئے، "اَلَّذُوْنَ" بھی اسی طرح ہے۔ اللتان، اللتین تثنیہ مؤنث کے لئے، دونوں مستقل لغات ہیں۔ اللاء بھی جمع مؤنث کے لئے ہے، جیسے: وَاللَّائِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ (وہ عورتیں جو ماہواری آنے سے مایوس ہو گئیں)

جب کہ اسمائے موصولہ عام میں درج ذیل اسماء داخل ہیں:

صلہ عام طور پر جملے کی صورت میں ہوتا ہے اور کبھی قائم مقام جملہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ قائم مقام جملہ کی وضاحت اگلے اسباق میں آئے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① مَنْ: یہ عموماً ذوی العقول (مذکر و مؤنث، مفرد و جمع سب) کے لئے آتا ہے جیسے: وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ (تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے) اور کبھی "ما" کے معنی میں غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے، جیسے: فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ (ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پیٹ کے بل چلتے ہیں/ رینگتے ہیں)

② ما: عموماً غیر ذوی العقول کیلئے آتا ہے جیسے: لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ (میں ان معبودوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت تم کرتے ہو) اور کبھی "مَنْ" کے معنی میں ذوی العقول کیلئے آتا ہے، جیسے: وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا (آسمان اور اس ذات کی قسم جس نے اسے بنایا)، فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (نکاح کرو ان عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں)

③ أَيٌّ وَ أَيَّةٌ: پہلا مذکر کیلئے اور دوسرا مؤنث کے لئے ہے اور ذوی العقول وغیر ذوی العقول دونوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ دونوں اسماء اگرچہ اسمائے موصولہ میں سے ہیں اور اسمائے موصولہ اسم غیر متمکن کی قسم ہے جو مبنی ہے، لیکن یہ دونوں بہر صورت مبنی نہیں، بلکہ ان کی چار حالتیں ہیں، تین حالتوں میں معرب اور ایک حالت میں مبنی ہوتے ہیں۔

صورتیں	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مذکور ہو	يُعْجِبُنِي أَيُّهُمْ هو قائمٌ	رأيتُ أَيَّهُم هو قائمٌ	مررتُ بأيِّهِم هو قائمٌ
نہ مضاف ہوں، نہ صدرِ صلہ مذکور ہو	يُعْجِبُنِي أَيٌّ قائمٌ	رأيتُ أَيًّا قائمٌ	مررتُ بأيٍّ قائمٌ
مضاف نہ ہوں اور صدرِ صلہ مذکور ہو	يُعْجِبُنِي أَيٌّ هو قائمٌ	رأيتُ أَيًّا هو قائمٌ	مررتُ بأيٍّ هو قائمٌ
مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مذکور نہ ہو	يُعْجِبُنِي أَيُّهُم قائمٌ	رأيتُ أَيَّهُم قائمٌ	مررتُ بأيِّهُمْ قائمٌ

من، ما، أيٌّ اور أيةٌ استفہام اور شرط کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔

④ اَلْ: اسم فاعل و اسم مفعول جب معنی حدثی میں ہوں یا بالفاظ دیگر دوام و استمرار پر دلالت نہ کریں تو ان پر داخل الف لام الذی کے معنی میں ہوگا۔ اگر معنی حدثی میں نہ ہوں تو ان پر جو الف لام داخل ہوگا وہ الذی کے معنی میں نہیں ہوگا بلکہ الف لام حرفی ہوگا، جیسے: المؤمن، الکافر وغیرہ۔

⑤ ذو: قبیلہ بنو طے کی لغت میں ذو بمعنی الذی ہوتا ہے، جیسا کہ شاعر بنو طے کا شعر ہے:

فَإِنَّ الْمَاءَ مَاءُ أَبِي وَ جَدِّي وَ بِئْرِي ذُو حَفَرْتُ وَ ذُو طَوَيْتُ

أي: الَّذِي حَفَرْتُهُ وَالَّذِي طَوَيْتُهُ. لهذا جَاءَنِي ذُو ضَرَبَكَ کا معنی جَاءَنِي الَّذِي ضَرَبَكَ ہوگا۔ یہ ذو مبنی ہوتا ہے اور کبھی مضاف نہیں ہوتا۔ ایک ذو بمعنی صاحب ہوتا ہے جو اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے اور جنس کی طرف مضاف اور معرب ہوتا ہے، حالتِ رفعی میں ذُوْ الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ، حالتِ نصبی میں يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اور حالتِ جری میں عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ۔

ھٰذَا قَائِمٌ صلہ ہے اور صدرِ صلہ یعنی صلہ کا پہلا جز "ھٰذَا" مذکور ہے۔ جب یہ مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مذکور ہو تو اس صورت میں مبنی ہے کہ باقی تینوں صورتوں: مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مذکور ہو، ۲۔ وہ مضاف ہوں و صدرِ صلہ مذکور ہو، ۳۔ مضاف نہ ہوں اور صدرِ صلہ مذکور ہو ان صورتوں میں معرب ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمرین

① اسم موصول کسے کہتے ہیں؟

② صلہ کی تعریف کریں اور یہ بتائیں کہ صلے کا ہونا کیوں ضروری ہے؟

③ ضمیر عائد کسے کہتے ہیں اور کا ہونا کیوں ضروری ہے؟

④ ای اور ایَّۃٌ معرب ہیں یا مبنی؟ اور مبنی ہونے کی کون سی صورت ہے؟

⑤ من اور ما میں کیا فرق ہے؟

⑥ "ال" کب اسم موصول کے معنی پر دلالت کرتا ہے؟

موصول و صلے کی ترکیب کے متعلق چند باتیں ملحوظ رکھیں:

1. صرف اسم موصول "اسم ناقص" ہے اور اپنے معنی پر واضح طور پر دلالت نہیں کر سکتا، بلکہ اس کے لئے صلہ کا ہونا ضروری ہے۔
2. اسم موصول اپنے صلے کے ساتھ مل کر ترکیب میں مبتدا، خبر، فاعل، مفعول بہ، مضاف الیہ وغیرہ واقع ہوتا ہے۔
3. چونکہ اسم موصول مبنی ہے اور مبنی کا اعراب محلی ہوتا ہے، لہٰذا اسم موصول کبھی اپنے صلہ سے مل کر مرفوع محلاً کبھی منصوب محلاً اور کبھی مجرور محلاً ہوگا۔ اس لئے تین قسم کی تمارین ذکر کی جاتی ہیں۔ پہلی قسم میں وہ مثالیں ہیں جہاں اسم موصول محلاً مرفوع ہے یعنی ایسی جگہ میں واقع ہے کہ اگر اس جگہ کوئی ایسا رکھا جائے جس پر اعراب آتا ہے تو وہ مرفوع ہوگا۔ ذیل کی مثالوں میں اسم موصول مبتدا، خبر یا فاعل ہونے کی بنا پر محلاً مرفوع ہے لہٰذا اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ذیل کی مثالوں کی اس طرح ترکیب کریں: اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ۔ اُولٰئِكَ اسم اشارہ مبنی بر فتحہ مرفوع محلاً مبتدا، الَّذِيْنَ اسم موصول، اشْتَرَوُا فعل، واؤ ضمیر بارز فاعل، الضَّلٰلَةَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلے سے مل کر مرفوع محلاً خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ - ذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ - هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ - اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا - قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ - لَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ - تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا - رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ - سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى - قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى - ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ - قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا - بَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا۔

اس تمرین میں اسم موصول محلاً منصوب ہے اور منصوب ہونے کی وجہ یا تو مفعول بہ ہونا ہے یا مفعول بہ کی صفت ہونا ہے۔ لہٰذا اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کی مثالوں کی اس طرح ترکیب کریں۔ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَنَا۔ اٰتِ فعل امر مبنی بر کسرہ، نا ضمیر مرفوع متصل مبنی بر سکون مرفوع محلاً فاعل، ما اسم موصول مبنی بر سکون اسم موصول، وَعَدْتَ فعل ماضی مبنی بر سکون، تا ضمیر مرفوع متصل مبنی بر فتح مرفوع محلاً فاعل، نا ضمیر منصوب متصل مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ برائے موصول، موصول اپنے صلے سے مل کر منصوب محلاً مفعول بہ برائے فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَقُوْا الَّذِيْنَ آمَنُوْا - أُعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ - بِبَيِّنٍ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ - اَعْلَمُ مَا لاَ تَعْلَمُوْنَ - اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ - اُذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ - اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ - اِتَّبَعُوْا مَا تَتْلُو الشَّيٰطِيْنُ - هَدَى اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اَرَأَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى - اِتَّقُوْا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ - فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ - لاَ تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ - اِتَّبِعُوْا مَنْ لاَ يَسْئَلُكُمْ اَجْراً - اَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهُ هَوَاهُ - آتِنَا غَدَاءَنَا - يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ - اِنَّ اللهَ لاَ يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ - سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّأْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ - خُذْ مَا آتَيْتُكَ - يُخَادِعُوْنَ اللهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اِتَّقُوْا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ - عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ۔

تیسری تمرین یعنی اسم موصول محلا مجرور کا ذکر حروف جارہ کے تعارف اور متعلق کی وضاحت کے بعد کیا جائے گا۔

ذیل کے جملے پر اعراب لگائیں اور غور کر کے بتائیں کے کون سا اسم موصول محلا مرفوع ہے؟ کون سا محلا منصوب ہے؟ اور کون سا محلا مجرور ہے؟

هٰذا هو الرَّجل الذِی ضرب الكلب الذی قتل الفار الذی أكل الخبز الذی كان فی الخزانة التی فی المطبخ الذی كان فی بيت أحمد الذی يسكن مكة۔

ذیل کی خالی جگہوں میں مناسب اسم موصول تحریر کریں:

① الرجُلُ ..... يحترمُ النَّاسَ محبوبٌ

② الطالبة ..... تتذاكر تتفوَّق

③ البنتان ..... رأيتهما مؤدَّبتان

④ الطالبات ..... يجتهدن يتفوَّقن

⑤ ..... تذاكران دروسهما تنجحان

⑥ جاء ..... أكرمتُهُمَا

⑦ الرجال ..... يخلصون لهم ثوابٌ عظيم

⑧ ..... يذاكرنَ دُرُوْسَهُنَّ يَنْجَحْنَ

⑨ كَافَأْتُ ..... تَفَوَّقَتَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 21

اسمائے افعال

اسم، فعل اور حرف کی تعریف کے بیان میں گزرا تھا کہ ''اسم اس کلمے کو کہتے ہیں جو کسی ذات یا معنی پر دلالت کرے، اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے۔'' لیکن بعض اسماء ایسے ہوتے ہیں جن میں کسی فعل کا معنی پایا جاتا ہے۔ اس قسم کے اسماء کو اسمائے افعال کہتے ہیں، لہٰذا اسمائے افعال کی تعریف یوں کریں گے کہ اسمائے افعال ان اسماء کو کہا جاتا ہے جن میں یہ چار باتیں پائی جائیں:

① کسی معین فعل پر دلالت کریں۔
② اور یہ اس فعل کا عمل کریں۔
③ اور اس کے معنی، زمانے اور عمل کو شامل ہوں، یعنی ان میں کسی معین فعل کا معنی پایا جائے۔
④ لیکن فعل کی علامات تائے تانیث وغیرہ قبول نہ کریں۔

اسمائے افعال کی تین قسمیں ہیں:

❶ اسمائے افعال بمعنی امر حاضر ❷ بمعنی فعل ماضی ❸ بمعنی فعل مضارع

اسمائے افعال بمعنی امر حاضر: اسمائے افعال کی یہ قسم امر حاضر کے معنی پر دلالت کرتی ہے اور اس کا عمل بھی امر حاضر والا ہوتا ہے، یعنی اپنے مابعد کو نصب دینا۔ اس قسم کے چند اہم اسما یہ ہیں:

① عَلَيْكَ بمعنی اَلْزِمْ لازم کرلو/ اختیار کرلو۔
② هَلُمَّ بمعنی اَقْبِلْ، تَعَالَ (متوجہ ہو، آؤ، بلاؤ، لا، آجا، چلے چل)
③ هَا بمعنی خُذْ (لے، پکڑ لے)
④ هَيْتَ (جلدی آ) یہ هَلُمَّ کے معنی میں ہے۔
⑤ تَعَالَ بمعنی ایتِ (آجا)
⑥ هَاتِ بمعنی أَعْطِنِي مجھے دے دو، لے آؤ۔
⑦ إِلَيْكَ بمعنی خُذ۔

مثال: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ (اے ایمان والو! اپنی فکر کرو)۔ عَلَيْكَ بِالسُّنَّةِ (سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو) عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ (اللہ کے تقوی کو اختیار کرو) عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ (میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ راشد خلفاء کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو) عَلَيْكَ بِالتَّوَدِّي (میٹھی زبان اختیار کرو)
مثال: قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ (ان سے کہو لاؤ اپنے گواہ) وَالْقَائِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا (منافقین جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ آؤ ہماری طرف) هَلُمَّ جَرًّا (کھینچتا ہوا آگے چل) اسی طرح آگے کھینچتا ہوا۔
هَلُمَّ هَا + لُمَّ (دھکیلو + جلدی ہو جاؤ) سے مرکب ہے۔
مثال: هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ (لو میرا نامہ اعمال پڑھو) بعض علما کے نزدیک یہ هَا + أُمَّ سے مرکب ہے۔ أُمَّ کا مطلب ہے ارادہ کرنا!
مثال: قَالَ هَيْتَ لَكَ (وہ بولی تو جلدی سے آ)
مثال: قُلْ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (اے نبی! کہو اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے)
مثال: قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ (ان سے کہو اپنی دلیل پیش کرو اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو)
مثال: اِلَيْكَ هٰذَا، أي: هٰذَا (لے لو) اسی طرح تَبَعْدَ عَلَى کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً: اِلَيْكَ عَنِّي (مجھ سے دور ہو جاؤ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑧ بَلْهَ بمعنی دَعْ (چھوڑ دو)

⑨ حَيَّهَلْ: بمعنی أَقْبِلْ، عَجِّلْ (متوجہ ہو، جلدی کرو، دوڑو)

⑩ دُونَكَ بمعنی خُذْ (پکڑو، تھامو، لو)

⑪ رُوَيْدَ بمعنی أَمْهِلْ (مہلت دو)

⑫ مَكَانَكُمْ اپنی جگہ پر رہو، ٹھہرو۔

⑬ مَه بمعنی اُكْفُفْ رک جاؤ۔

⑭ صَهْ بمعنی اُسْكُتْ خاموش ہو جاؤ۔

⑮ قَطْ بمعنی انْتَهِ رک جاؤ۔

⑯ عَلَيَّ بِهِ جِيءْ بِهِ اس کو بھی ساتھ لاؤ۔

⑰ حَذَارِ بمعنی اِحْذَرْ بچو۔

⑱ نَزَالِ بمعنی اُنْزِلْ نیچے اُترو۔

اسمائے افعال بمعنی ماضی:

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی: اسمائے افعال کی یہ قسم فعل ماضی کے معنی پر دلالت کرتی ہے اور اس کا عمل بھی فعل ماضی والا ہوتا ہے، یعنی اپنے مابعد کو رفع دینا، جیسے: هَيْهَاتَ یہ مبنی ہے، اس کا فاعل کبھی اسمِ ظاہر ہوتا ہے اور کبھی ضمیر مستتر کی شکل میں ہوتا ہے جیسے: هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ (دور ہوا) هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ (عید تو ابھی بہت دور ہے)۔ کبھی اس کے فاعل پر لام جارہ داخل ہوتا ہے، جیسے: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ (دور، بہت دور ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے)

شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ جدا ہوا۔ شَتَّانَ جس افتراق پر دلالت کرتا ہے اس میں شرط یہ ہے کہ افتراق امورِ معنویہ علم وصلاح، شجاعت وبزدلی میں ہو، جیسے: شَتَّانَ الإحسانُ والإساءةُ (احسان اور برائی میں کتنی ہی دوری ہے) شَتَّانَ بَيْنَ الْعَالِمِ وَالْجَاهِلِ عالم اور جاہل کے (مرتبے کے) درمیان کتنا فرق ہے، لہٰذا شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو کہنا درست نہیں۔

سَرْعَانَ بمعنی سَرُعَ یا أَسْرَعَ اس نے بہت ہی جلدی کی، جیسے: سَرْعَانَ الشَّيْبُ إِلَى ذَوِي الْهُمُوْمِ متفکر لوگوں پر بڑھاپا بہت جلد آجاتا ہے۔

اسمائے افعال بمعنی فعل مضارع:

یہ بھی مبنی ہیں اور ان کا فاعل ضمیر مستتر کی صورت میں ہوتا ہے۔ جیسے: أَوَّهْ بمعنی أَتَوَجَّعُ، أُفٍّ بمعنی أَتَوَجَّعُ (میں تو تنگ آ گیا) کلمہ بیزاری ہے، جیسے: وَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ اور ان دونوں کو اُف تک نہ کہو۔

وَيْ بمعنی أَتَعَجَّبُ تعجب ہے افسوس ہے، کبھی اس کے آخر میں کاف لگاتے ہیں، جیسے: وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُوْنَ افسوس ہم کو یاد نہ رہا کہ کافر لوگ فلاح نہیں پایا کرتے۔ بیضاوی نے اسے وَيْلٌ کا مخفف قرار دیا ہے اور بعض علما اسے اعْلَمْ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

جیسے: بَلْهَ النَّفَقَةَ بِتَاعًا يَعُوْدُكَ (بھلائی، بہتروں میں فکر کرنا چھوڑ دو)

حَيَّهَلَ عین کے ساتھ بھی عمل ہے اور کبھی صرف عَلَى استعمال ہوتا ہے، اس صورت میں اس کے آخر میں لی لگاتے ہیں جیسے اذان میں ہے: عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف دوڑو، جلدی کرو)

جیسے: دُوْنَكَ زَيْدًا (زید کو پکڑو) دُوْنَكَ الدِّيْنَ (دودھ لے لو)

جب یہ بلہ عن کے استعمال ہو تو اسم فعل ہے اور عن کے ساتھ مسمیٰ ہے جیسے: أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا (انہیں کچھ اور مہلت دے دو)

جیسے: نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ (قیامت کے دن ہم ان لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا ہے کہیں گے کہ ٹھہر جاؤ تم بھی اور تمہارے بنائے ہوئے شریک بھی۔)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:

اسمائے افعال میں سے بعض ایسے ہیں کہ ہمیشہ معرفہ ہوتے ہیں اور بعض نکرہ ہوتے ہیں اور بعض تنوین کے ساتھ نکرہ اور بغیر تنوین کے معرفہ ہوتے ہیں۔ صَهٍ، مَهٍ نکرہ اور صَهْ، مَهْ معرفہ ہیں۔

اسم فعل جس فعل کے معنی پر دلالت کرتا ہے معنی پر دلالت کرنے میں اس فعل سے قوی ہوتا ہے، کیونکہ اسم فعل میں مبالغہ بھی پایا جاتا ہے، مثلاً: بَعُدَ کا معنی دور ہوا جب کہ هَيْهَاتَ کا معنی خوب دور ہوا۔ سَرُعَ کا معنی تیز چلا اور سَرْعَانَ کا معنی خوب تیز چلا۔

تمرین

① اسمائے افعال کی تعریف کریں۔

② شتان کے استعمال کی کیا شرط ہے؟

③ اسمائے افعال بمعنی فعل امر حاضر کیا عمل کرتے ہیں؟

④ اسمائے افعال بمعنی ماضی ومضارع کے عمل کی مثال سے وضاحت کریں۔

⑤ درج ذیل جملوں میں غور کر کے یہ بتائیں کہ ان میں اسمائے افعال کا استعمال کن معانی میں ہے؟

هيهاتَ يومُ العيد - رويد المخطيءَ - سرعانَ حسنٌ - حيَّهل الماءَ - بلْهَ بكراً - عليك بالرفق - آمين - هاءِ - دونك الكتابَ - هلُمَّ الطعامَ - عليكمُ بسُنَّتِي۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 22

اسمائے اصوات

اصوات صوت کی جمع ہے اور صوت کا معنی آواز ہے۔ اسمائے اصوات کی دو قسمیں ہیں:

① وہ اسماء جن کے ذریعے غیر ذوی العقول یعنی جانوروں یا چھوٹے بچوں کو مخاطب کیا جائے جیسے: گھوڑے کو بھگانے کے لئے کہتے ہیں هَلاَّ، خچر کو بھگانے کے لئے عَدَس، بکری کو بھگانے کے لئے هَسْ، بچے کو ڈرانے کے لئے کَخْ وغیرہ۔

② وہ اسما جن کے ذریعے کسی آواز کی نقل کی جائے جیسے:

کوے کی آواز کی کا تذکرہ اور نقل یوں کی جاتی ہے: غَاقِ غاق، أزْ عجّنا غاقِ غاق۔ اردو میں اس کی تعبیر کاں کاں سے کرتے ہیں، مثلاً: ہمیں کوے کی کاں کاں نے پریشان کر دیا۔

نَخّ نَخّ وہ آواز جس کے ذریعے اونٹ کو بٹھاتے ہیں: سمعته يقول: نخّ نخّ میں نے اسے سنا کہ وہ نخ نخ کہہ رہا تھا۔

شِيْبِ اونٹ کو پانی پلانے کے جو آواز دی جاتی ہے۔ أرسلتُ الناقةَ، ثم ناديتُها بـ شِيْب میں نے اونٹنی کو چھوڑا، پھر اسے شیب کہہ کر پکارا۔

بَخّ وہ آواز جو اونٹ کو بٹھانے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ كان جملي لا يجلس، فقلتُ: بَخّ فجلس میرا اونٹ نہیں بیٹھ رہا تھا، میں نے اسے بَخ کہا تو وہ بیٹھ گیا۔

ماءٍ ہرن کی آواز تجوّلتُ في البستان فأعجبني صوتُ الظبي: ماءٍ میں باغ میں گھوم رہا تھا تو مجھے ہرن آواز ماءٍ بہت بھلی لگی۔

اسی طرح دیگر جانوروں کو بلانے، دھتکارنے وغیرہ کے لئے جو آوازیں استعمال ہوتی ہیں وہ اسمائے اصوات کہلاتی ہیں۔ نیز روتے وقت کی کیفیت یا کھانسنے کی کیفیت کو الفاظ میں بیان کریں مثلاً اوں اوں، اُح اُح تو اس قسم کے الفاظ بھی اسمائے اصوات ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 23

اسمائے ظروف/ظرفِ زمان

ظروف ظرف کی جمع ہے اور ظرف اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی فعل یا خبر کے واقع ہونے کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے۔ اسمائے ظروف معرب بھی ہوتے ہیں اور مبنی بھی۔ ظروف میں مبنی کم اور معرب زیادہ ہیں۔ یہاں ان ظروف کا بیان ہے جو ہر حال میں یا بعض صورتوں میں مبنی ہوتے ہیں۔ ظرف کی کچھ تفصیل مفعول فیہ کی بحث میں آئے گی۔

ظرف کی دو قسمیں ہیں: ① ظرف زمان ② ظرف مکان

ظرف زمان ان اسماء کو کہتے ہیں جو فعل یا خبر کے واقع ہونے کے زمانے پر دلالت کریں، جیسے: إِذْ، إِذَا، مَتَىٰ، أَيَّانَ، أَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوَضُ، قَبْلُ، بَعْدُ۔

إِذْ بمعنیٰ "حین (جب)" عموماً جملہ فعلیہ کی طرف مضاف ہوتا ہے اور ماضی کیلئے استعمال ہوتا ہے اگرچہ مستقبل پر داخل ہو، جیسے: إِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ اور یاد کرو جب ابراہیم اور اسماعیل اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے۔

إِذْ کے بعد جملہ اسمیہ بھی واقع ہوتا ہے، جیسے: إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ جب وہ دونوں (حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے۔ اسی طرح: وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ یاد کرو وہ وقت جب کہ تم تھوڑے تھے۔ لَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ، وَاذْكُرُوا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيلاً

کبھی حین کے معنی میں نہیں ہوتا، بلکہ بطورِ اسم مستقبل پر دلالت کرتا ہے، جیسے: فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ، إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ۔

فائدہ:

قرآنِ مجید میں جہاں جہاں إِذ کا استعمال آیت کے آغاز میں کیا گیا وہاں اُذْكُر یا اذْكُرُوا محذوف سمجھا جاتا ہے اور إِذْ سے ایک نئے واقعہ کا ذکر ہوتا ہے۔

إِذْ مضاف الیہ بھی واقع ہوتا ہے اور عام طور پر بَعْد، حِين، يوم، قبل، ساعة کے لئے مضاف الیہ بنتا ہے۔

إِذَا ظرفیہ عموماً جملہ فعلیہ (فعل ماضی) پر داخل ہوتا ہے اور اسے مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، اس میں شرط کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ اپنے مابعد شرط والے جملے کیلئے مضاف بنتا ہے، مضاف اور مضاف الیہ مل کر جزا سے متعلق ہوتے ہیں جیسے: إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ

جیسے: فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ. فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا. وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ.
اسی طرح: إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا۔

جیسے: وَرُدَّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللهُ وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْماً بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ. وَأَنْذِرْهُمْ حِينَ يُقْضَىٰ الْأَمْرُ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ۔ فائدہ: حِينَئِذٍ، يَوْمَئِذٍ میں إِذْ ماقبل کے لئے مضاف الیہ اور مابعد کے لئے مضاف تھا، اس کا مضاف الیہ محذوف کر کے اس کے عوض میں تنوین دی گئی۔ إِذْ مبنی برسکون ہے اور تنوین بھی ساکن ہے تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے ذال کو کسرے کی حرکت دی تو ذال متحرک ہو گئی۔ مذکورہ جملوں کی تقدیری عبارت یوں ہے: وَأَنْذِرْهُمْ حِينَ إِذْ يُقْضَىٰ الْأَمْرُ حِينَ إِذْ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ
یہاں کہ یہ ان ظروف میں سے ہے جن کے لئے جملہ فعلیہ کی طرف اضافت ضروری ہے جیسے: إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا. حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی ماضی کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ یہاں تک کہ ذوالقرنین نے جب دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو پاٹ دیا۔

کبھی صرف ظرفیت پر دلالت کرتا ہے اور شرط کے معنی کو متضمن نہیں ہوتا۔ عام طور پر ایسا قسم کے بعد ہوتا ہے، جیسے: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى، وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى

مَتَى: اسم استفہام مبنی بر سکون منصوب محلا مابعد والے فعل کے لئے ظرف بنتا ہے اور ماضی و مستقبل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: مَتَى حَضَرْتَ؟ مَتَى تُسَافِرُ؟ اگر اس کے بعد اسم ہو تو یہ خبر محذوف کا قائم مقام بنتا ہے جیسے: يَقُوْلُوْنَ مَتَى هٰذَا الوَعْدُ؟ مَتَى نَصْرُ اللهِ يَقُوْلُوْنَ مَتَى هُوَ۔

شرط کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: مَتَى تَصُمْ أَصُمْ جب تو روزہ رکھے گا میں بھی روزہ رکھوں گا۔ اس کی تفصیل سبق: 68 اسمائے شرطیہ کے بیان میں ہے۔

أَيَّانَ یہ بھی استفہام کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ متی اور اس میں فرق یہ ہے کہ یہ زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہے اور اس کا استعمال اہم ترین امور میں کیا جاتا ہے، جیسے: يَسْئَلُوْنَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ وہ پوچھتے ہیں جزوسزا کا دن کب آئے گا؟ اسی طرح: وَمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ اور وہ (تمہارے معبود تو یہ بھی) نہیں جانتے کہ کب وہ اٹھائے جائیں گے؟

متی کی طرح یہ بھی شرط کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: أَيَّانَ تُطِعِ اللهَ يَجْعَلْ لَكَ مَخْرَجاً جب تو اللہ کی اطاعت کرے گا وہ اللہ تیرے لئے راستے کھول دے گا۔

مُذْ، مُنْذُ: مُذْ مبنی بر سکون اور مُنْذُ مبنی بر ضم۔ اگر ان کے بعد جملہ فعلیہ یا اسمیہ ہو تو اس کے لئے مضاف بنتے ہیں، پھر مرکب اضافی منصوب محلا ماقبل کے لئے ظرف ہوتا ہے، جیسے: لَمْ أَتَخَلَّفْ مُذْ وَعَدْتُكَ بِالْحُضُوْرِ، لَمْ أَقْصُرْ فِيْ وَاجِبِيْ مُذْ أَنَا طَالِبٌ، لَمْ أَقْصُرْ مُنْذُ عَلَّمْتَنِيْ، لَقَدْ قَاطَعْتَنِيْ مُنْذُ مُحَمَّدٌ سَافَرَ

بَيْنَا، بَيْنَمَا: اصل میں بَيْنَ تھا، آخر میں الف زیادہ کرنے سے بَيْنَا اور مَا زیادہ کرنے سے بَيْنَمَا بنا۔ دونوں ظرف زمان ہیں اور عام طور پر جملہ اسمیہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں، کبھی جملہ فعلیہ کی طرف بھی مضاف ہوتے ہیں، جیسے: بَيْنَا كُنْتُ أَسِيْرُ قَابَلَنِيْ صَدِيْقِيْ، بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَرَّ بِيْ مُحَمَّدٌ، بَيْنَمَا نَسِيْرُ فِي الطَّرِيْقِ أَبْصَرْنَا رَجُلاً ضَرِيْراً۔

حِيْنَ: (جب) ظرف زمان مبہم ہے اور مفرد و جملے دونوں کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے: اللهُ يَتَوَفَّى الأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا، سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ۔ اگر اس کی ضافت ایسے جملے کی طرف ہو جو فعل ماضی پر مشتمل ہو تو اسے مبنی علی الفتح قرار دینا راجح ہے جیسے: خَرَجْتُ حِيْنَ حَضَرْتَ۔ اگر جملے کا پہلا جز معرب ہو تو یہ معرب منصوب بالفتحہ ہوتا ہے جیسے:

ان کا استعمال بطور اسم بھی ہوتا ہے، اس صورت میں ان کے بعد آنے والا اسم فعل محذوف کَانَ یا مَضَى کا فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہوتا ہے جیسے: مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمَانِ، أي: مُذْ كَانَ أو مَضَى يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔ چونکہ اس صورت میں مُذْ اور مُنْذُ کی اضافت ایک جملے کی طرف ہوتی ہے جس کا پہلا جز محذوف ہو لہٰذا ظاہر پر عمل کرتے ہوئے مابعد والے اسم کا مضاف الیہ کا اعراب بھی دے سکتے ہیں۔

اسی طرح یہ دونوں حرف جر کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے: مَا قَعَدْتُ إِلَى عَصْرِ مُذْ يَوْمِ مَدْيَنَ، مَا انْتَقَيْتُ بِمَعْنَى مُنْذُ أُسْبُوْعٍ۔ حروف جار ہونے کی صورت میں گزرے ہوئے زمانہ ماضی پر دلالت کرے تو سون کے معنی میں ہوتے ہیں، جیسے: مَا شَاهَدْتُهُ مُذْ طُوْلِ الضَّيْفِ أَوْ مُنْذُ يَوْمِ الْخَمِيْسِ اگر زمانہ حال ہو تو الی کے معنی میں ہوتے ہیں، جیسے: مَا رَأَيْتُهُ مُذِ الْيَوْمِ أَوْ مُنْذُ يَوْمِنَا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ، لَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تُسْرِحُوْنَ، يُزْهِقُ الإِنْسَانُ حِيْنَ يُوَاصِلُ السَّهَرَ۔

اسی طرح جملہ اسمیہ کی طرف اضافت ہو، جیسے: مُحَمَّدٌ جَوَّادٌ عَلَى حِيْنِ الأَجْوَادُ قِلَّةٌ یا مفرد کی طرف مضاف ہو، جیسے: دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلَى حِيْنِ غَفْلَةٍ تو معرب ہوتا ہے۔

اگر دھر یا مبہم زمانے کے معنی میں ہو تو اس پر تنوین بھی آتی ہے، اس صورت میں مدت کم ہو یا زیادہ، زمانہ ماضی ہو یا حال واستقبال سب کے لئے استعمال ہوسکتا ہے، جیسے: هَلْ أَتَىٰ عَلَى الإِنْسَانِ حِيْنٌ مِنَ الدَّهْرِ، تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ، وَتَوَلَّى عَنْهُمْ حَتَّى حِيْنٍ، اسْتَغْرَقْتُ فِيْ إِصْلاحِ الْقَوْمِ حِيْناً۔

قَطُّ (ہرگز) تکلم سے قبل جتنا زمانہ گزرا اس کے استغراق اور شمول پر دلالت کرتا ہے اور نفی یا استفہام کے ساتھ تاکید کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: مَا ضَرَبْتُهُ قَطُّ. أي: مَا ضَرَبْتُهُ فِيمَا انقطعَ مِنْ عُمُرِي میں نے اسے ہرگز/کبھی نہیں مارا۔ فرزدق شاعر کے مشہور قصیدے میں ہے۔

مَا قَالَ لاَ قَطُّ إِلاَّ فِيْ تَشَهُّدِهِ لَوْ لاَ التَّشَهُّدُ كَانَتْ لاَءُهُ نَعَمْ

لاَ أَفْعَلُهُ قَطُّ کہنا درست نہیں، کیوں کہ لا أفعلُ مستقبل کے لئے ہے اور قَطُّ مستقبل کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔

عَوْضُ (ہرگز) مستقبل منفی کی تاکید کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: لاَ أَضْرِبُهُ عَوْضُ میں اسے ہرگز/کبھی نہیں ماروں گا، نیز مَا شَرِبْتُ الْخَمْرَ قَطُّ وَلاَ أَشْرَبُهَا عَوْضُ نہ تو میں نے کبھی شراب پی اور نہ کبھی پیوں گا۔

أَمْسِ: معرب اور مبنی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے اگر اس سے مراد گزرا ہوا کل ہو تو نکرہ اور مبنی علی الکسر ہوتا ہے، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَمْسِ کل میرے پاس زید آیا تھا۔ أَيْنَ الطَّالِبُ الذِي غَابَ أَمْسِ؟ وہ طالب علم کہاں ہے جو کل غیر حاضر تھا؟ ذَهَبَ أَمْسِ بِمَا فِيْهِ کل اپنے احوال کے ساتھ گزر گیا۔ أَمْسِ الْفَائِتُ لاَ يَعُوْدُ گزشتہ کل لوٹ کر نہیں آئے گا۔

اگر خاص گزشتہ کل مراد نہ ہو، بلکہ سابقہ دن مراد ہوں یا معرف باللام ہو تو معرب ہے جیسے: كُلُّ يَوْمٍ يُصْبِحُ أَمْساً، وبِالأَمْسِ أُقِيْمَتْ نَدْوَةٌ كُبْرَى، اسی طرح: كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالأَمْسِ۔

الآنَ (اب) زمانہ حال کے لئے ظرف زمان ہے، جیسے: قَالُوْا الآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ، الآنَ خَفَّفَ اللهُ عَنْكُمْ، اَلآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ، الآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ۔

لَمَّا: حين اور إذْ کے معنی میں ماضی کے لئے ظرف زمان کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور شرط کے معنی کو بھی متضمن ہوتا ہے۔ یہ اپنے بعد والے جملے کے لئے مضاف بنتا ہے اور مضاف مضاف الیہ مل کر جزا کے لئے ظرف واقع ہوتے ہیں جیسے: لَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ، كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ۔ شرط اور جزا دونوں ماضی کے صیغے ہوتے ہیں، اگر کوئی مضارع کا صیغہ ہو تو اسے ماضی کی تاویل میں کیا جاتا ہے، جیسے: لَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الرَّوْعُ يُجَادِلُنَا. أي: جَادَلَنَا۔

مَعَ: (ساتھ، پاس) عام طور پر مضاف بنتا ہے اور ظرف زمان اور مکان دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، اگر مضاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیہ زمانہ ہوتو ظرفِ زمان ہے، اگر مکان ہوتو ظرفِ مکان بنتا ہے جیسے: جِئْتُكَ مَعَ العَصْرِ، إِنَّ مَعَ العُسْرِ يُسْراً، كُونُوا مَعَ الصَّادِقِيْنَ، تَوَفَّنَا مَعَ الأَبْرَارِ۔

مضاف نہ ہونے کی حالت میں معرب ہوتا ہے جیسے: جَاءَ الرَّجُلانِ مَعاً، وَصَلَ المُسَافِرَانِ مَعاً۔

قَبْلُ، بَعْدُ (پہلے، بعد) دونوں ظرف مبہم اور ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اصل وضع کے اعتبار سے جہاتِ ستہ کے لئے موضوع تھے، پھر ان کا استعمال مبہم زمانے کے لئے ہونے لگا۔ لہٰذا اگر ان کی اضافت مکان کی طرف ہوتو ظرفِ مکان کہلائیں گے، جیسے: مَكَّةُ قَبْلَ الطَّائِفِ، الرِّيَاضُ بَعْدَ مَكَّةَ۔ اگر اضافت زمانے کی طرف ہوتو ظرفِ زمان بنتے ہیں، جیسے: وَصَلْتُ مِنَ السَّفَرِ قَبْلَ الظُّهْرِ، رَحَلْتُ عَنِ المَدِيْنَةِ بَعْدَ العَصْرِ۔

یہ دونوں کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتے ہیں۔

اگر مضاف نہ ہوں تو معرب ہوں گے، جیسے: جِئْتُكَ قَبْلاً، مَا ضَرَّهُ أَنْ يَأْتِيَ قَبْلاً أَوْ بَعْداً۔

اگر مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور ہوتو معرب ہوں گے اور ان کا اعراب عامل کے مقتضا کے مطابق نصب یا جر ہوگا، جیسے: سَافَرْنَا قَبْلَ العِشَاءِ أَوْ مِنْ قِبْلِ العِشَاءِ، وَصَلْنَا بَعْدَ الفَجْرِ أَوْ مِنْ بَعْدِ الفَجْرِ۔ ذیل کی آیات میں بھی ان کا استعمال معرب کے طور پر ہے:

لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ، سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا، مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الخُلْدَ، مِنْ قَبْلِ صَلاَةِ الفَجْرِ، يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ كَافِرِيْنَ، مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ البَيِّنَةُ۔

اگر مضاف ہوں لیکن مضاف الیہ محذوف ہو اور اس کا لفظ نیت میں ہوتو بھی معرب ہوں گے اور عامل کے مقتضا کے مطابق منصوب ومجرور ہوں گے، جیسے: جِئْتُ قَبْلَ، جِئْتُ مِنْ قَبْلِ، جِئْتُ بَعْدَ أَوْ مِنْ بَعْدِهِ، أَيْ: قَبْلَهُ أَوْ مِنْ قَبْلِهِ، بَعْدَهُ أَوْ مِنْ بَعْدِهِ۔

اگر مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور نہ ہو، لیکن اس کا معنی نیت میں ہوتو مبنی بر ضمہ ہوں گے جیسے: لِلّٰهِ الأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ، حَرَّمْنَا عَلَيْهِ المَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ، إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْ أَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ، فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ۔

أَوَّلُ: ظرف زمان اور قبل کے معنی میں ہے اور اس کا حکم بھی قبل والا ہے جیسے: وَصَلْتُ مِنَ السَّفَرِ أَوَّلَ الصَّبَاحِ، تَسَابَقَ الطُّلاَّبُ فَجَاءَ مُحَمَّدٌ أَوَّلَ، جِئْتُ أَوَّلاً، حَضَرْتُ أَوَّلَ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 24

ظرف مکان

ظرف مکان وہ اسماء ہیں جو فعل یا خبر کے واقع ہونے کے مکان یا جگہ کے لئے استعمال ہوں۔ یہ درج ذیل ظروف ہیں:

حَيْثُ (جس جگہ، جہاں) یہ اکثر جملہ فعلیہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ، اللهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ، ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ، وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهُ، وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ. جملہ اسمیہ کی طرف بھی مضاف ہوتا ہے، لیکن یہ قلیل ہے جیسے: اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ، قِفْ حَيْثُ أُخُوْكَ وَاقِفٌ۔

کبھی بطور اسم استعمال ہوتا ہے، جیسے: كُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا، لَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوْهُمْ، كُلْ مِنْ حَيْثُ يَأْكُلُ أُخُوْكَ، تَقَدَّمْ مِنْ حَيْثُ يَتَقَدَّمُ مُحَمَّدٌ، إِذْهَبْ إِلَى حَيْثُ تَشَاءُ۔ ان مثالوں میں حیث اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہے اور جار مجرور فعل سے متعلق ہیں۔ اس کا استعمال بطور اسم شرط بھی ہوتا ہے جس کی تفصیل سبق: 68 میں ہے۔

هُنَا: قریبی مکان کے لئے بطور اسم اشارہ استعمال ہوتا ہے، جیسے: هُنَا حَدِيقَةٌ جَمِيلَةٌ، کبھی اس کے شروع میں تنبیہ کے لئے "ها" کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے: إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ، لَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ۔ اس کے آخر میں دور کی طرف اشارے کے لئے لام اور کبھی کافِ خطاب بھی آتا ہے، جیسے: هُنَاكَ جَبَلٌ كَبِيْرٌ، هُنَالِكَ وَاحَةٌ خَضْرَاءُ۔ بعض اوقات زمانے پر بھی دلالت کرتا ہے، جیسے: هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ، هُنَالِكَ تَبْلُوْ كُلُّ نَفْسٍ۔

ثَمَّ: حکم اور معنی میں هُنَا کی طرح ہے کہ مکان بعید کے لئے بطور اسم اشارہ استعمال ہوتا ہے جیسے: ثَمَّ مَنْظَرٌ جَمِيْلٌ، إِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ، أَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ۔ کبھی اس کے آخر میں "تا" آتی ہے، جیسے: لَيْسَ ثَمَّةَ جَاهِلٌ۔

فَوْقُ: اسمائے جہات میں سے ظرف مکان مبہم اور تَحْتُ کی نقیض ہے۔ تین حالتوں میں معرب اور ایک حالت میں مبنی ہے، جیسے: لَأَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ، وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ، أُجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ۔

تَحْتُ: اسمائے جہات میں سے ظرفِ مکان مبہم اور فَوْقُ کی نقیض ہے۔ کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتا ہے، جیسے: نَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا، جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا، يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔ تین حالتوں میں معرب اور ایک حالت میں مبنی ہے۔ ان حالتوں کا ذکر آگے ہے۔

يَمِيْنُ: اسمائے جہات میں سے ظرفِ مکان مبہم اور شمال کی ضد ہے، اس کا حکم بھی قَبْلُ اور بَعْدُ والا ہے، جیسے: جَلَسْتُ يَمِيْنَ الصَّفِ، سِرْتُ يَمِيْناً، دَخَلْتُ مِنْ يَمِيْنٍ۔

شِمَال، يَسَار: اسمائے جہات میں سے ظرف مکان مبہم ہیں۔ عام طور پر مضاف استعمال ہوتا ہے اور قبل بعد کی طرح ان کی بھی چار حالتیں ہیں، جیسے: قِفْ شِمَالاً، سِرْ يَمِيْناً۔ اضافت کی صورت میں وَقَفْتُ شِمَالَ الْحَائِطِ۔ مضاف الیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محذوف لفظاً نیت کی صورت میں: هٰذِهِ مِنَصَّةٌ فَأْجْلِسْ شِمَالَ، أي: شِمَالَهَا، هُنَاكَ جِدَارٌ سِرْ مِنْ شَمَالِ، أي مِنْ شِمَالِهِ مضاف الیہ محذوف غیر منوی کی صورت میں: اِجْلِسْ شِمَالَ، اُدْخُلْ مِنْ شِمَالَ۔

أَمَامُ، قُدَّامُ: اسمائے جہات میں ظرف مکان مبہم ہیں اور ان کا حکم بھی قبلُ بعدُ فوقُ تحتُ والا ہے، جیسے: وَقَفْتُ أَمَامَ البَابِ، مَشَيْتُ مِنْ أَمَامِكُمْ، اِجْلِسْ أَمَامَ، أي: أَمَامَ الوَلَدِ ونحوِه، قِفْ إِمَاماً، اِمْشِ أَمَامَ۔

خَلْفُ، وَرَاءُ: اسمائے جہات میں سے ظرف مکان مبہم اور امام کی نقیض ہیں ان کا حکم بھی أَمَامُ والا ہے، جیسے: وَقَفْتُ خَلْفَ الطُّلاَّبِ، سِرْتُ مِنْ خَلْفِهِمْ، دَخَلَ الطُّلاَّبُ وَدَخَلَ المُعَلِّمُ خَلْفَ، هَاجَمَ الجُنُودُ العَدُوَّ مِنْ أَمَامُ وَمِنْ خَلْفُ۔

أَسْفَلُ: ظرف مکان مبہم ہے، اس کا حکم بھی قَبْلُ والا ہے۔

أَيْنَ (کہاں) بطورِ استفہام استعمال ہوتا ہے اور اس کے ذریعے اس مکان کے بارے میں پوچھا جاتا ہے جس میں پوچھی گئی چیز کا حلول ہو، جیسے: أَيْنَ مُحَمَّدٌ؟ أي: فِيْ أَيِّ مَكَانٍ هُوَ؟ أَيْنَ تذهبُ؟ أي: فِي أَيِّ مَكَانٍ تَذْهَبُ؟ اسی طرح أَيْنَ المَفَرُّ؟ اگر اس سے پہلے "من" جارہ ہو تو پھر سوال اس مکان کے بارے میں ہوتا ہے جس سے وہ چیز وجود میں آئی جیسے: مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا، اگر اس سے پہلے إلى ہو تو سوال اس مکان کے بارے میں ہوتا جس میں اس چیز کی انتہا ہو، جیسے: إِلَى أَيْنَ تُسَافِرُ هٰذَا الصَّيْفَ؟ اس کا استعمال بطور شرط بھی ہوتا ہے جس کی تفصیل سبق: 68 میں ہے۔

تو پھر کہاں ہے جائے فرار؟ شرط کے لئے جیسے: أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِس جہاں آپ بیٹھیں گے میں بھی بیٹھوں گا۔

أَنَّى ظرفِ مکان ہے اور استفہام کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، کبھی شرط کے معنی استعمال ہوتا ہے جیسے: أَنَّى لَكِ هٰذا؟ اے مریم! یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ لہٰذا تم لوگ آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔ أَنَّى تَجْلِسْ أَجْلِسْ؟ تو جہاں بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا۔

عِنْدَ (پاس، قریب) قبضہ ملکیت اور تصرف ثابت کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، البتہ اس چیز کا بالفعل قریب ہونا ضروری نہیں، کبھی ہوتی ہے کبھی نہیں، حقیقتاً قریب ہو جیسے: وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقاً وہ (حضرت زکریا علیہ السلام) حضرت مریم کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے۔ معنوی طور پر قریب ہو، جیسے: ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ اسی میں تمہارے خالق کے نزدیک تمہاری بہتری ہے۔

لَدَىٰ، لَدُنْ: دونوں عِنْدَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں، لیکن عند میں کسی شے کا قبضہ اور ملکیت ہی کافی ہوتی ہے، جب کہ لدی اور لدن میں قبضے اور تصرف کے ساتھ قربِ مکانی ضروری ہے جیسے: المَالُ لَدَى زَيْدٍ مال زید کے پاس حاضر موجود ہے، الكِتَابُ لَدَيْكَ کتاب آپ کے پاس ہے۔

عَلُوْ (عِلْوُ) جیسے نَحْنُ فِيْ سُفْلِ البَيْتِ وَضَيْفُنَا فِيْ عَلْوُ ہم مکان کے نچلے حصے میں ہیں اور ہمارے مہمان بالائی حصے میں۔

اقسام ظروف باعتبار معرب ومبنی:

معرب ومبنی کے اعتبار سے ظروف کی چار قسمیں ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم اوّل میں وہ اسمائے ظروف ہیں جو ہر حال میں مبنی ہوتے ہیں، جیسے: إِذْ، إِذَا، مَتَى، كَيْفَ، أَيَّانَ، أَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، حَيْثُ، الآن۔ اور مَعَ لغت ربیعہ وغنم میں۔

قسم ثانی میں وہ اسمائے ظروف داخل ہیں جو کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتے ہیں، جیسے: قَبْلُ، بَعْدُ، قُدَّامُ، خَلْفُ فَوْقُ، تَحْتُ۔ وغیرہ انہیں ظروف غایۃ، مخففات یا مقطوع عن الاضافہ بھی کہتے ہیں۔

قسم ثالث اس میں وہ اسمائے ظروف داخل ہیں جو مبنی کے ساتھ مل کر مبنی ہو جاتے ہیں، جیسے: يَوْمَ، حِيْنَ، وقتَ وغیرہ يَوْمَئِذٍ، حِيْنَئِذٍ، وَقْتَئِذٍ میں مبنی ہیں۔ اصل میں يَوْمَ إِذْ كَانَ كَذَا، حِيْنَ إِذْ كَانَ كَذَا، وَقتَ إِذْ كَانَ كذا تھا، اور جملہ من حيث أنها جملة مبنی ہوتا ہے، تو جب ان کی اضافت مبنی کی طرف ہوئی تو یہ بھی مبنی ہوئے۔

قسم رابع میں وہ ظروف ہیں جو مبنی نہیں ہوتے، ہمیشہ معرب ہوتے ہیں ان کا بیان مفعول فیہ کی بحث میں آئے گا۔

تمرین

① اسمائے ظروف کسے کہتے ہیں؟

② وہ کون سے اسمائے ظروف ہیں جو ہر حال میں مبنی ہوتے ہیں؟

③ ظروف الغایۃ کون سے ہیں؟

④ معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے ظروف کی کتنی قسمیں ہیں ہیں؟

⑤ ذیل کی آیات میں موجود ظروف معرب ہیں یا مبنی؟ اعراب وبنا کی وجہ بھی بتائیں۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ جَاؤُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ. يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ. يُرِيْدُ الإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ. مِنْ خَلْفِهِ رَصَداً. يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ. وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا. وَمِنْ وَّرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيْظٌ۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور معرب ومبنی، زمان ومکان کے اعتبار سے ظروف کی تعیین کریں۔

القانون فوق الكل - اتّجه يميناً - الحق فوق الباطل - وقف المدير أمام الطلاب - جلست تحتَ الشَّجرة - الكِتاب فوق المكتب - صلّيت خَلْف الإمام - يَهْرُب الطّلاّب من وَرَاءِ السُّور - ضَع الكِتَاب فَوْق، أي: فَوْق المَكْتَب - أنْزِل مِنْ فَوْق، أي: فَوْق الشَّجَرة - قِفْ أَمَام، أي: أمام المَسجد - لاَ تَمْشِ أَمَام، أي: أمام السَّيَّارَة - سرتُ يَمِيْناً - اتَّجَهْت شِمَالا - جَلَس زَيْد تَحْت وصَعِد عَمْرو فَوْق - يقف الطّائر فوق الغصن - جلس الطّلاب أمام المعلم - وقفت خلف سُور الجامعة - صعد الجنود فوق الجبل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 25

اسمائے کنایات

کنایات کنایہ کی جمع ہے، کنایہ کہتے ہیں ''کسی معین چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرنا جو اس پر صراحتاً دلالت نہ کرتا ہو۔'' یہاں اسمائے کنایات سے مخصوص اسماء یعنی ''ایسے اسماء مراد ہیں جو کسی مبہم بات، عدد یا فعل پر دلالت کریں۔'' اسمائے کنایات میں سے مبنی اسماء درج ذیل ہیں: كَمْ، كَذَا، كَأَيِّنْ، كَيْتَ، ذَيْتَ۔

كَيْتَ و ذَيْتَ: مبہم بات اور مبہم فعل پر دلالت کرتے ہیں۔ یعنی کسی واقعے یا حادثے کو اشاروں میں بیان کرنے کے لئے كَيْتَ اور ذَيْتَ استعمال ہوتے ہیں اور مفرد استعمال نہیں ہوتے، بلکہ مکرر استعمال ہوتے ہیں، مثلاً قُلتُ لَهُ كَيْتَ وَ كَيْتَ میں نے اسے ایسا ایسا کہا، فَعَلْتُ ذَيْتَ وَذَيْتَ ہی ں نے ایسا ایسا کیا۔

كَمْ، كَذَا، كَأَيِّنْ مبہم عدد پر دلالت کرتے ہیں۔ كم کیلئے ضروری ہے کہ وہ جملے کے شروع میں ہو۔ كَمْ کی دو قسمیں ہیں: ① كَمْ استفهاميه ② كم خبريه

كم استفهاميه: اس کے ذریعے کسی ایسی چیز کے عدد کے بارے میں پوچھا جاتا ہے جس کی مقدار مجہول ہو اور جس چیز کے عدد کے بارے میں پوچھا جائے اسے کم کی تمیز کہتے ہیں اور وہ عام طور پر مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔ کم استفہامیہ صدراتِ کلام کا تقاضا کرتا ہے یعنی کلام کے شروع میں ہی آتا ہے، اور جواب کا محتاج بھی ہوتا ہے جیسے:

كَمْ طالباً في صفِّكَ؟	آپ کی کلاس میں کتنے طلبا ہیں؟
كَم دِرْهَماً عِنْدَكَ؟	آپ کے پاس کتنے درہم ہیں؟
كَمْ يَوْماً في الأسبوع؟	ہفتے میں کتنے دن ہوتے ہیں؟
كَمْ ساعةً تَنَامُ في الليل؟	آپ رات میں کتنے گھنٹے سوتے ہیں؟

البتہ مضاف الیہ اور مجرور ہونے کی صورت میں مضاف اور حرف جر اس سے پہلے آتے ہیں جیسے: فِيْ كَمْ عَامٍ تَعَلَّمتَ العَرَبِيَّةَ؟ بِكَمْ رِيَالٍ ابْتَعْتَ الكِتَابَ؟ وَرَقَةَ كَمْ طَالِبٍ صَحَّحْتَ؟

كَمْ خبريه: اس کے ذریعے مبہم عدد کی کثرت بتائی جاتی ہے اور بہت اور کئی، کتنا وغیرہ کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔ یہ جواب کا محتاج نہیں ہوتا اور عام طور پر تفاخر پر دلالت کرتا ہے۔ اس کی تمیز یعنی وہ چیز جس کے بارے میں خبر دی جائے مجرور ہوتی ہے اور مفرد و جمع دونوں طرح آتی ہے جیسے: كَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُه، أي: أنفقتُ مالاً كثيراً (میں نے بے تحاشا / بہت مال خرچ کیا) كَمْ دَارٍ بَنَيْتُ، أي بنيت دُوراً كثيرةً۔ میں نے بہت گھر بنائے۔ كَمْ رُبِّيةٍ عندهُ أي: عِنْدَهُ رُبِّيَاتٌ كَثِيْرَةٌ۔ اس کے پاس کافی رقم ہے۔ كَمْ رِجالٍ لَقِيْتُهُمْ، أي: لَقِيْتُ رِجالاً كَثِيْرِيْنَ میں نے کئی لوگوں سے ملاقات کی۔

کم خبریہ کی تمیز میں تعداد کی بہتات/مبالغے کے لئے "من" کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے، جیسے: كَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السمٰوات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان میں کتنے ہی فرشتے ہیں۔ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ۔ اللہ کے حکم سے کئی مرتبہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں بڑے بڑے گروہوں پر غالب آگئیں۔ كَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا۔ کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کیا۔

كذا: کافِ تشبیہ اور ذا اسم اشارہ سے مرکب ہے۔ ترکیب کے بعد ایک ہی کلمہ بن گیا جو عام طور پر عدد مجہول کی قلت یا کثرت پر دلالت کرتا ہے، جیسے: اشْتَرَيْتُ كَذَا كُرَّاساً، کبھی عطف کے بغیر مکرر استعمال ہوتا ہے، جیسے: ابْتَعْتُ كَذَا كَذَا قَلَماً، کبھی عطف کے ساتھ مکرر استعمال ہوتا ہے جیسے: قَرَأْتُ كَذَا وَ كَذَا كِتَاباً۔ اور اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے۔ کبھی جمع منصوب بھی آتی ہے جیسے: قَرَأْتُ كَذَا كُتُباً۔

بسا اوقات عدد کے علاوہ کسی قول اور فعل کے لئے بھی بطورِ کنایہ استعمال ہوتا ہے، مثلاً: فَعَلْتُ كَذَا و كَذَا میں نے یہ اور یہ کیا، میں نے ایسا ایسا کیا۔ اسی طرح ایک حدیث میں وارد ہے: يُقَالُ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَتَذْكُرُ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا، فَعَلْتَ فِيهِ كَذَا وَ كَذَا۔ بِمَكَانِ كذا و كذا فلاں اور فلاں کے مکان پر۔

كَأَيِّنْ / كَأَيٍّ: یہ بھی کلام کے شروع میں آتا ہے اور ''کم'' خبریہ کی طرح عدد کی کثرت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ صرف فعل ماضی پر داخل ہوتا ہے اور عام طور پر اس کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے، جیسے: وَ كَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ، كَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا۔ كَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ۔ كَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَرْيَتِكَ۔

اسمائے کنایات کی کچھ تفصیل سبق: 79 میں آئے گی۔

تمرین

① اسمائے کنایہ کی تعریف کریں۔

② اسمائے کنایہ کتنے ہیں؟

③ کم کی اقسام کی وضاحت مثالوں سے کریں۔

④ کیت وذیت کس چیز پر دلالت کرتے ہیں؟ اور ان کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟

⑤ اسمائے کنایات کی تمیز کے اعراب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں۔

كأين من عالم بذل حياته فى سبيل العلم - قبضت كذا و كذا درهما - كم معركة خاضها المسلمون - كأى من فائز كرّمه زملاؤه - كم كتاب قرأت - عندى كذا كتابا - كأى من معلم فى مدارسنا - الكراسات كذا كراسة - كأى من ريال ربحت - جاء كذا طالبا - كم طالب يتوجه إلى المدارس صباح كل يوم - كأى من مرّة نصحتك - كم ملوك بادملكهم - اشتريت كذا كتابا - سافرت كذا يوما - سرت كذا ميلا - ضرب الجلاد اللص كذا ضربة - سلمت على كذا ضيفا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 26

مرکبِ بنائی

مرکب بنائی: ''بنائی'' اسمِ منسوب ہے، جس کے معنی ہیں بناء والا، اور یہ بنا والا بایں معنی ہے کہ اس کے دونوں جز مبنی ہوتے ہیں۔ مرکب بنائی کی تعریف یہ ہے کہ ''وہ مرکب جس میں دو اسموں کو اضافت و اسناد کے بغیر ایک کیا جائے اور دوسرا اسم بذاتِ خود یا باعتبارِ اصل ''واؤ'' عاطفہ کے معنی کا متضمن ہو اور تائے تانیث کی حیثیت رکھتا ہو۔''

حرفِ عطف کے معنی کو خود متضمن ہو جیسے: أَحَدَ عَشَرَ کہ اصل میں أَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا۔ یا اس کی اصل متضمن ہو، جیسے: حَادِيَ عَشَرَ کہ اس کا جزِ ثانی خود تو متضمن نہیں، بلکہ اس کی اصل یعنی أَحَدَ عَشَرَ متضمن ہے، کیونکہ حَادِيَ عَشَرَ، أَحَدَ عَشَرَ سے بنا ہے، اسی طرح ثَانِيَ عَشَرَ إِثْنَا عَشَرَ سے، ثَالِثَ عَشَرَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ سے، رَابِعَ عَشَرَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ سے، اسی طرح تَاسِعَةَ عَشَرَ تک۔

اگر مرکب بنائی کا جزِ ثانی حرفِ عطف کے معنی کو متضمن ہو اس کو مرکبِ عددی بھی کہتے ہیں، اور یہ باختلافِ صیغہائے مذکر و مؤنث أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک اور حَادِيَ عَشَرَ سے تَاسِعَ عَشَرَ تک ہے، یعنی کل اٹھارہ صیغے ہیں۔ ان کے دونوں جز و مبنی بر فتح ہوتے ہیں، سوائے إِثْنَا عَشَرَ کے کہ اس کا جزِ اول معرب ہے، بحالتِ رفع إِثْنَا عَشَرَ اور بحالتِ نصب و جر إِثْنَيْ عَشَرَ اور جزِ ثانی مبنی بر فتح ہے۔

شَذَرَ مَذَرَ، هذا جَارِيْ بَيْتَ بَيْتَ، تَسَاقَطُوْا أُخَوَلَ أُخَوَلَ، تَفَرَّقُوْا أَيْدِيْ سَبَأٍ، يَحْطُرُ يَوْمَ يَوْمَ، يَأْتِيْ لِعَمَلٍ صَبَاحَ مَسَاءَ، يَسْقُطُ بَيْنَ بَيْنَ بھی مرکب بنائی کی مثالیں ہیں کہ ان جملوں میں مرکب کے دونوں جز مبنی بر فتحہ ہیں۔

کسی اور حرف کے معنی کو متضمن ہو، جیسے: بَيْتَ بَيْتَ کہ اصل میں بَيْتَ لِبَيْتٍ تھا، اور یہ اصل میں بَيْتِيْ مُلَاصِقٌ لِبَيْتِكَ ہے، تو بَيْتَ ثانی لام حرفِ جار کے معنی کو متضمن ہے۔ الحاصل مرکبِ بنائی دو قسم پر ہے: اوّل وہ جو خود یا باعتبارِ اصل حرفِ عطف کے معنی پر مشتمل ہو، اور یہ اٹھارہ صیغے ہیں۔ دوم وہ جو کسی دوسرے حرف کے معنی کو متضمن ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 27

معرفہ ونکرہ

اسمِ نکرہ	ترجمہ	اسمِ معرفہ	ترجمہ
كِتَابٌ	ایک کتاب	الكِتَابُ	خاص کتاب/وہی کتاب
بَيْتٌ	ایک گھر	بَيْتُ اللهِ	اللہ کا گھر
وَلَدٌ	ایک لڑکا	هٰذَا الوَلَدُ	یہ لڑکا

مذکورہ مثالوں میں غور کریں کہ اسمِ نکرہ کے تحت مذکور کلمات عام ہیں ان سے کوئی خاص چیز، فرد یا جگہ مراد نہیں، جب کہ اسمِ معرفہ کے تحت مذکور کلمات میں عموم نہیں، بلکہ ایک خاص، چیز، جگہ اور فرد ہے۔ معلوم ہوا کہ بعض اسماء ایسے ہوتے ہیں جو کسی چیز، فرد یا جگہ کے ساتھ خاص نہیں ہوتے، بلکہ ان سے کوئی بھی چیز، جگہ اور کوئی بھی فرد مراد ہوسکتا ہے جب کہ بعض اسماء ایسے ہوتے ہیں جو کسی چیز، جگہ اور فرد کے ساتھ خاص ہوتے ہیں۔ تو عام اور خاص ہونے کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہوئیں:

① معرفہ ② نکرہ

نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین شخص، چیز یا جگہ پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ (ایک آدمی/کوئی آدمی)، فَرَسٌ (ایک گھوڑا/کوئی گھوڑا)، بَلَدٌ (ایک شہر/کوئی شہر) وغیرہ۔

اور معرفہ وہ اسم ہے جو کسی معین شخص، چیز یا جگہ پر دلالت کرے۔ اس کی سات قسمیں ہیں:

① اسم نکرہ کو معرف باللام کیا جائے یعنی اس کے شروع میں الف لام لگادیں جیسے: رجلٌ سے الرَّجُلُ، فَرَسٌ سے الفَرَسُ، بَلَدٌ سے البَلَدُ معرفہ ہونے کی صورت میں ان کا ترجمہ وہی شخص، وہی گھوڑا، وہی شہر یا اس جیسے ان الفاظ سے کریں گے جن سے اس شخص، گھوڑے یا شہر کی تعیین ہوجائے۔

② علم یعنی کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا ذاتی نام، جیسے: محمد، مكة، رمضان، جهنم۔

③ اسمِ ضمیر: سبق: 17 میں ضمیر کی تعریف اور تفصیل گزر چکی۔ چونکہ اسمِ ضمیر علم کا قائم مقام ہوتا ہے اور علم معرفہ ہے تو اس کا قائم مقام بھی معرفہ ہوگا۔

④ اسمائے اشارات، سبق: 19 میں ان کی وضاحت ہوچکی ہے، چونکہ اشارہ تعیین کرنے کے لئے ہی استعمال کیا جاتا ہے اس لئے اسمائے اشارات معرفہ ہیں۔

⑤ اسمائے موصولہ، ان کا بیان سبق: 20 میں ہوا۔ چونکہ اسمِ موصول کا مصداق خاص شخص، جگہ یا چیز ہوتی ہے، اس لئے اسمائے موصولہ بھی معرفہ ہیں۔

⑥ ان پانچوں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، جیسے: غُلَامُ الرَّجُلِ (اسی آدمی کا غلام)، غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام)، غُلَامُهُ (اُس کا غلام) غُلَامُ هٰذَا (اِس کا غلام)، غُلَامُ الَّذِيْ قَامَ (اس شخص کا غلام جو کھڑا ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ اسمِ منادی یعنی وہ اسم جسے پکارا جائے، جیسے: یَاوَلَدُ اے لڑکے۔ ندا سے نکرہ معرفہ میں بدل جاتا ہے مثلاً آپ کسی لڑکے کو پکارنا چاہیں تو وَلَدٌ کے بجائے یَاوَلَدُ کہیں گے، اسی طرح رَجُلٌ کے بجائے یَارَجُلُ کہہ کر آواز دیں گے، چونکہ پکارنے کے بعد وہ شخص جسے ندا دی گئی خاص ہو گیا اس لئے یہ معرفہ ہے۔

فائدہ:

معرفہ میں سب سے زیادہ معرفہ یعنی اعرف المعارف لفظ اللہ ہے، پھر ضمیر متکلم، پھر ضمیر مخاطب، پھر غائب کی ضمیر جو ابہام سے خالی ہو، اس کے بعد علم شخصی نہ کہ علم جنسی پھر اسمائے اشارات، اس کے بعد اسمائے موصولات پھر معرفہ بہ ندا ہے۔ محققین معرفہ بہ ندا کو معارف میں شمار نہیں کرتے، اور آخر میں معرف باللام۔

اسم نکرہ کے آخر میں تنوین آتی ہے اور اس کا ترجمہ کوئی، کسی، ایک یا اس طرح کے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔ جب کہ اسم معرفہ کے آخر میں تنوین نہیں آتی۔

تمرین

① معرفہ کی تعریف اور اقسام ذکر کریں۔

② نکرہ کسے کہتے ہیں؟

③ معرفہ ہونے میں کون سی قسم کس پر مقدم ہے؟

④ سورۃ البقرۃ سے معرفہ کی تمام اقسام کی پانچ پانچ مثالیں تحریر کریں۔

⑤ سورۃ آل عمران سے بیس ایسے اسمائے نکرہ تلاش کریں جو حروفِ شمسی سے شروع ہوتے ہوں پھر ان کو اسمائے معرفہ میں تبدیل کریں۔

فائدہ:

اسمائے اشارات اور اسمائے موصولہ کو مبہمات بھی کہتے ہیں، کیوں کہ ان کے معنی میں ابہام یعنی خفا ہوتا ہے جو اسمِ اشارہ میں صفت یا اشارۂ حسیہ کی وجہ سے زائل کیا جاتا ہے، اور اسمِ موصول میں صلہ کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے کسی نے کہا: هٰذَا تَاجِرٌ۔ یہاں پر "هٰذَا" کے معنی میں خفا یعنی پوشیدگی بایں معنی ہے کہ "هٰذَا" کے معنی ہیں مفرد مذکر جس کی طرف کسی عضو سے اشارہ کیا جائے۔ یہ زید، عمر، خالد وغیرہ سے ہر ایک ہو سکتا ہے، کسی ایک کو معین کرنے کے لئے ضروری ہے کہ "هٰذَا" کہنے کے ساتھ ساتھ متکلم اشارہ بھی کرے۔ جب زید کی طرف اشارہ کیا تو وہ مشارٌ الیہ قرار پایا اور مذکورہ بالا خفا دور ہو گیا۔ اگر یوں کہا کہ: هٰذَا الَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الآنَ تَاجِرٌ۔ تو "هٰذَا" کے معنی کا مذکورہ خفا "الَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الآنَ" سے زائل ہوا جو "هٰذَا" کی صفت ہے۔

اسی طرح الَّذِیْ جَاءَنِیْ الآنَ تَاجِرٌ۔ جو میرے پاس ابھی آیا تھا تاجر ہے۔ "الَّذِیْ" کے معنی میں ابہام ہے کہ اس کے معنی ہیں مفرد مذکر جو زید، عمر، بکر، خالد میں سے ہر ایک پر صادق آتا ہے "جَاءَنِیْ الآنَ" کہنے سے وہ خفا دور ہوا اور متعین ہو گیا کہ "الَّذِیْ" کا مصداق متکلم کے پاس ابھی آنے والا ہے۔ غرضیکہ اسمائے اشارہ اپنے معنی یعنی مشارٌ الیہ کے ابہام کو دور کرنے میں صفت یا اشارۂ حسیہ کے محتاج ہیں، اور اسمائے موصولہ صلے کے محتاج ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 28

مذکر و مؤنث

پہلا مجموعہ	أُسَيْدٌ طالبٌ مؤدَّبٌ	نَجَحتْ فَاطِمَةُ	زَيْنَبُ طالبةٌ مؤدَّبةٌ
دوسرا مجموعہ	حضرت عائشةُ	ليلىٰ طالبةٌ نشيطةٌ	أسماء طالبةٌ مجتهدةٌ
تیسرا مجموعہ	أرضُ اللهِ واسعةٌ	اشتعلتِ النارُ	فصلَتِ العِيرُ

واضح رہے کہ مذکورہ تقسیم اسم متمکن کی ہے، اسم غیر متمکن کی نہیں، کیوں کہ مذکر و مؤنث کی تعریف هِيَ، هٰذِهٖ اور الَّتِي وغیرہ پر صادق نہیں آتی۔

پہلے مجموعے کی مثالوں کو دیکھیں کہ پہلی مثال میں لفظ محمد مذکر پر دلالت کر رہا ہے اور دوسری مثال میں لفظ فاطمہ اور تیسری میں زینب مؤنث پر دلالت کر رہا ہے۔ دوسرے مجموعے کی مثالوں کو دیکھیں کہ ان میں موجود اسماء میں کچھ علامات موجود ہیں جن کے ذریعے اسم کے مؤنث ہونے پر دلالت ہوتی ہے مثلاً پہلی مثال میں لفظ عائشہ کے آخر میں تائے تانیث موجود ہے، دوسری مثال میں لفظ لیلیٰ کے آخر میں الفِ مقصورہ ہے، تیسری مثال میں لفظ اسماء کے آخر میں الف ممدودہ ہے۔ تیسرے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ ان میں ظاہری طور پر کوئی علامت تانیث نہیں، اس کے باوجود یہ اسماء مؤنث ہیں۔ لہٰذا کہہ سکتے ہیں کہ جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ① مذکر ② مؤنث

پھر ان دونوں میں سے ہر ایک دو دو قسمیں ہیں: ❶ مذکرِ حقیقی ❷ مذکرِ مجازی

❶ مؤنثِ حقیقی ❷ مؤنثِ مجازی

مذکرِ حقیقی	مؤنثِ حقیقی	مذکرِ مجازی	مؤنثِ مجازی
رَجُلٌ-اِمْرَأَةٌ	أُخْتٌ-أَخٌ	قَمَرٌ	شَمْسٌ
جَمَلٌ-نَاقَةٌ	بِنْتٌ-اِبْنٌ	قَلَمٌ	أَرْضٌ
دِيْكٌ-دَجَاجَةٌ	أُمٌّ-أَبٌ	كِتَابٌ	عَيْنٌ

مذکورہ مثالوں میں غور کرنے کے بعد مذکر و مؤنث اور ان کی اقسام کی تعریف یوں ہوگی کہ ''اسم مذکر اس اسم کو کہتے ہیں جس میں علامت تانیث نہ ہو'' اور مذکرِ حقیقی وہ اسم ہے جس کے مدلول کے مقابلے میں کوئی مؤنث ہو، جب کہ مذکرِ مجازی وہ اسماء ہیں جن کے مقابلے میں مؤنث نہ ہو، لیکن ان کے احکام مذکر والے ہوں جیسا کہ مذکورہ مثالوں سے واضح ہے۔

اور اسم مؤنث اس اسم کو کہتے ہیں جس میں درج ذیل باتیں پائی جائیں:

① مؤنث کی ذات یا جنس پر دلالت کرے، جیسے: زينبُ، مَرْيَمُ عَائِشَةُ، أُمٌّ، أختٌ، عَرُوْسٌ، حَائِضٌ

② یا اس میں علامت تانیث پائی جائیں

③ یا عرب اسے بطور مؤنث استعمال کریں، اور مؤنثِ حقیقی وہ اسم ہے جس کے مقابلے میں مذکر ہو، اور مؤنث مجازی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اسم ہے جس کے مقابلے میں مذکر نہ ہو۔

اسم مؤنث کے آخر میں لاحق ہونے والی علامات تانیث تین ہیں:

1. اسم کے آخر میں گول تا "ۃ" ہو خواہ تانیث کی "تا" ہو، جیسے: جَنَّةٌ، آيَةٌ، آخِرَةٌ، سَاعَةٌ، عَابِدَةٌ۔ جمع کی "تا" ہو جیسے: مَلَائِكَةٌ، مصدر کی "تا" ہو، جیسے: الرُّجُوْلِيَّةُ، العَالِمِيَّةُ، اسم جنس کی "تا" ہو، جیسے: شَجَرَةٌ، وحدت کی "تا" ہو، جیسے: تَمْرَةٌ۔
2. اسم کے آخر میں الفِ مقصورہ، جیسے: تَقْوٰى، حُسْنٰى، كُبْرٰى۔
3. اسم کے آخر میں الف ممدودہ جیسے: حَمْرَاءُ، سَوْدَاءُ، بَيْضَاءُ، بَبْغَاءُ

علاماتِ تانیث کے اتصال وعدمِ اتصال کے اعتبار سے اسمِ مؤنث کی چار قسمیں ہیں:

مؤنثِ لفظی، مؤنثِ معنوی، مؤنثِ معنوی لفظی، مؤنثِ سماعی۔

مؤنثِ لفظی وہ اسماء ہیں جن کا مدلول مؤنث حقیقی نہ ہو، لیکن ان کے آخر میں علاماتِ تانیث میں سے کوئی علامت ہو جیسے: طَلْحَة، عبیدۃ، معاویۃ، زکریا۔

مؤنث معنوی وہ اسماء ہیں جو مؤنث حقیقی پر دلالت کریں اور ان کے آخر میں تانیث کی کوئی علامت نہ ہو جیسے: مریم، سعاد، ھند، زینب۔

مؤنث لفظی معنوی وہ اسماء ہیں جو مؤنث حقیقی پر دلالت کریں اور ان کے آخر میں علامت تانیث بھی ہو جیسے: فاطمۃ، خدیجۃ، سلمی، لیلی، صحراء، اسماء ان تینوں کو مؤنث قیاسی بھی کہتے ہیں۔

مؤنث سماعی وہ اسماء ہیں جن کا مدلول مؤنث حقیقی نہ ہو اور نہ ہی ان کے آخر میں تانیث کی کوئی علامت ہو، لیکن اہلِ عرب ان پر مؤنث والے احکام جاری کرتے ہوں۔ چند ایک مؤنث سماعی یہ ہیں:

1. بدن کے ان اعضاء کے نام جو دو ہرے ہیں، مثلاً: يَدٌ، رِجْلٌ، عَيْنٌ، شَفَةٌ، البتہ خَدٌّ، كَعْبٌ، مِرْفَقٌ مذکر ہیں۔
2. ہواؤں کے نام مؤنث ہیں: جیسے: رِيْحٌ، صَرْصَرٌ، صَبَا، سَمُوْمٌ۔
3. دوزخ کے نام مؤنث ہیں: جیسے: جَهَنَّمُ، نَارٌ، سَعِيْرٌ، سَقَرٌ۔
4. شہروں، ملکوں اور قبیلوں کے نام جیسے: مِصر، قُرَيْش، تَغلِب۔
5. جنگوں اور لڑائیوں کے نام۔
6. شراب کے تمام نام جیسے: خَمْرٌ، الطِّلَاءُ۔

مؤنث سماعی کی دو قسمیں ہیں: 1. واجب التانیث 2. جائز التانیث

واجب التانیث: جسے مؤنث پڑھنا واجب ہے یعنی جس پر مؤنث کے احکام جاری کرنا لازمی ہے، جیسے وہ اسماء جن میں اہلِ عرب تقدیر "تا" کا التزام کرنے کی وجہ سے ہمیشہ مؤنث استعمال کرتے ہیں، مثلاً: مذکورہ بالا اسماء اور أُذُنٌ، إِصْبَعٌ، دَارٌ، سَاقٌ، نَعْلٌ، قَدَمٌ، رِيْحٌ، فَخِذٌ، رِجْلٌ، ذِرَاعٌ، نَفْسٌ کیوں کہ قرآن میں اس پر مؤنث کے احکام جاری ہیں، مثلاً:

فائدہ: ہر الف مقصورہ اور الف ممدودہ تانیث کی علامت نہیں، بلکہ جو الف مقصورہ اور ممدودہ زائد ہوں وہ تانیث کی علامت ہیں۔ لہٰذا اعضا (عضی) بروزن فَعْلٰی کہ اصل میں عضی تھا میں الف مقصورہ اور قُرَّاء بروزن فُعَّال جمع قارئ میں الف ممدودہ تانیث کی علامت نہیں، کیوں کہ یہ اصلی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ وہ الف تا سے تانیث کو قبول نہ کرے لہٰذا اولیٰ میں الف مقصورہ باوجود یکہ زائد ہے علامت تانیث نہیں، کیونکہ یہ تا سے تانیث قبول کرتا ہے، کہا جاتا ہے اُولَاتٌ۔ اور علماء میں بھی الف ممدودہ اگرچہ زائد ہے لیکن تا سے تانیث کو قبول کرتا ہے، کہا جاتا ہے علماءٌ، اس لئے تانیث کا نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ، لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ۔

جائز التانیث: جسے مذکر ومؤنث دونوں طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں، جیسے: السماء کبھی مذکر استعمال ہوتا ہے، "السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ" اور کبھی مؤنث "إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ، وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا"۔ باعتبارِ تقدیر ''تا'' مؤنث اور باعتبارِ تقدیرِ عدم ''تا'' مذکر جیسے: حَالٌ بمعنی حالت، طَرِيْقٌ، سَبِيْلٌ، سُوْقٌ، قَمِيْصٌ، قِدْرٌ، سِكِّيْنٌ، عُنُقٌ وغیرہ۔

فائدہ: مؤنث قیاسی کے حکم میں غیر عاقل یعنی انسانوں، جنوں اور فرشتوں کے علاوہ دیگر اشیاء کی جمع مکسر بھی داخل ہے کہ یہ واحد مؤنث کے حکم میں ہوتی ہے، اسی لئے ان کے لئے صفت واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے جیسے: الأَيَّامُ الخَالِيَةُ، سُرُرٌ مَرْفُوْعَةٌ، أَبْوَابٌ مُتَفَرِّقَةٌ، صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ، ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ، خَشَعَتِ الأَصْوَاتُ، نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ، عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

اور عاقل کی جمع مکسر کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال کرنا جائز ہے جیسے: قَامَ الرِّجَالُ یا قَامَتِ الرِّجَالُ، تِلْكَ الرُّسُلُ، قَالَ نِسْوَةٌ، قَالَتِ الأَعْرَابُ۔

تمرین

① اسمِ مذکر اور اسمِ مؤنث کی تعریف کریں۔

② علامتِ تانیث کتنی اور کون سی ہیں؟

③ مؤنث سماعی کسے کہتے ہیں اور اس کی پہچان کا کیا طریقہ ہے؟

④ واجب التانیث اور جائز التانیث کا کیا مطلب ہے؟

⑤ ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور ان میں موجود اسما کے بارے میں بتائیں کہ وہ مذکر ہیں یا مؤنث، اور مؤنث ہونے کی صورت میں چار قسموں میں سے کون سے قسم میں داخل ہیں؟

هذا سحر مبين - هذا رجل كريم - أنت مهذب - سمعت بلبلا منشدا - صافحت رجلا ضريرا - حضر علیّ إلى الجامعة - زرت حديقة لاهور - عادت زينب من السوق - طلعت الشمس اليوم - رأيت سعادة في الحديقة - حمزة أسد الله۔

⑥ ڈکشنری کی مدد سے ذیل کے کلمات کے معانی لکھیں اور انہیں درج ذیل طریقے سے حل کریں۔

اسم	ترجمہ	مذکر/مؤنث	علامت	قسم
حَجَرٌ	پتھر	مذکر	خالی از علامت تانیث	مذکر مجازی
نَعْجَةٌ	مادہ بھیڑ	مؤنث	تائے تانیث	لفظی معنوی
رِجْلٌ	پاؤں	مؤنث	مؤنث سماعی	

ليل - حسنة - ذكرى - منزل - جدار - حمراء - الدنيا - شارع - سلمى - خادمة - سوق - بيضاء - ابريق - حلال - ليلى - حرام - معلمة - البطن - القميص - بشرى - تلامذة - اليد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 29

مفرد، تثنیہ، جمع

حالت	مفرد	تثنیہ	جمع
رفعی	جاءَنِي مُسْلِمٌ وَخَالَةٌ	مُسْلِمَانِ وَخَالَتَانِ	مُسْلِمُوْنَ وَخَالَاتٌ
نصبی	رَأَيْتُ مُسْلِماً وخَالَةً	مُسْلِمَيْنِ وَخَالَتَيْنِ	مُسْلِمِيْنَ وَخَالَاتٍ
جری	سَلَّمْتُ عَلَى مُسْلِمٍ وَخَالَةٍ	مُسْلِمَيْنِ وَخَالَتَيْنِ	مُسْلِمِيْنَ وَخَالَاتٍ

اسم کی دلالت کبھی ایک چیز پر، کبھی دو پر اور کبھی دو سے زیادہ پر ہوتی ہے تو عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہوئیں: واحد، تثنیہ، جمع۔ واضح رہے کہ یہ تقسیم بھی اسمِ متمکن کی ہے، کیوں کہ اسمِ غیر متمکن هُمَا، اَنْتُمَا، هُمْ، اَنْتُمْ پر تثنیہ اور جمع کی تعریف صادق نہیں آتی۔

واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے بالفاظ دیگر جس کا مدلول مفرد ہو جیسے: مُسْلِمٌ، خَالَةٌ، رَجُلٌ، فَرَسٌ۔

تثنیہ: اس اسم کو کہتے ہیں جو واحد کے آخر میں مخصوص اضافے کی وجہ سے دو پر دلالت کرے۔ مذکورہ مثالوں میں غور کریں تثنیہ بنانے کیلئے مفرد کے آخر میں حالتِ رفعی میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور (انِ) اور حالتِ نصبی وجری میں یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور (یْنِ) کا اضافہ کیا گیا، چونکہ یہ اضافہ تنوین کا قائم مقام ہے، اس لئے واحد کے آخر میں موجود تنوین کو تثنیہ اور جمع دونوں میں حذف کیا جاتا ہے اور اضافت کی صورت میں تنوین کی طرح "نون" کو بھی ختم کیا جاتا ہے۔

جمع: وہ اسم جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔ چونکہ جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع سالم اور جمع تکسیر، لہٰذا دونوں کے بنانے کا طریقہ الگ ہے۔ جمع سالم یا جمع تصحیح اس جمع کو کہتے ہیں جس میں مفرد کے حروف جوں کے توں رہتے ہیں، جمع بنانے کے لئے مفرد کے آخر میں متعین اور مخصوص اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

① جمع تصحیح مذکر/جمع مذکر سالم

② جمع تصحیح مؤنث/جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم: وہ جمع جو مفرد کے آخر میں حالتِ رفعی میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح (ُوْنَ) اور حالت نصبی وجری میں یا ماقبل مکسور اور نون مفتوح (ِيْنَ) لگانے سے بنے، جیسے مذکورہ مثالوں میں مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِيْنَ۔

جس اسم کی جمع مذکر سالم بنانی ہو اس میں درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

علامت تانیث اور ترکیب سے خالی مذکر عاقل کے لئے علم ہو، لہٰذا رَجُلٌ، غُلَامٌ کی جمع مذکر سالم نہیں آئے گی، کیوں کہ یہ مذکر کے لئے اسم جنس ہیں علم نہیں۔ اسی طرح هند، زینب سے هندون، زیٰنبون کہنا جائز نہیں کیوں کہ یہ غیر مذکر کے لئے علم ہیں، نیز لاحق گھوڑے کا علم ہے اس کی جمع مذکر سالم نہیں آئے گی، کیوں یہ غیر عاقل کا علم ہے۔ اور طلحہ سے طلحون، عبیدہ سے عبیدون کہنا بھی جائز نہیں کیوں کہ ان کے آخر میں تاے تانیث آتی ہے۔ نیز عبداللہ، سیبویہ، معدی کرب کی جمع مذکر سالم بھی نہیں آتی، کیوں کہ یہ مرکب ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع مؤنث سالم: جو مرد کے آخر میں الف اور تا کی زیادتی سے بنے جیسے مذکورہ مثالوں میں خَالَةٌ سے خَالَاتٌ۔

اگر الف یا تا اصلی ہو تو وہ جمع مؤنث سالم نہیں جیسے: قُضَاةٌ، رُمَاةٌ، نُحَاةٌ، أَمْوَاتٌ۔ پہلے تینوں کلمات میں الف زائد نہیں بلکہ حرف اصلی سے تبدیل شدہ ہے، اور أموات میں ''تا'' زائد نہیں بلکہ اصلی ہے۔

فائدہ: جس طرح مفرد کو مضاف بنایا جائے تو اس کے آخر سے تنوین حذف کرنا واجب ہے، اسی طرح تثنیہ اور جمع کو مضاف بنانے کی صورت میں ان کے آخر سے ''نون'' کو حذف واجب ہے جیسے: يَدَانِ کی اضافت أبي لهب کی طرف کی جائے تو نون کو حذف کیا جائے گا اور يَدَا أَبِي لَهَبٍ (ابولہب کے دونوں ہاتھ) کہیں گے۔ اسی طرح طَرَفَيِ النَّهَارِ اصل میں طَرَفَيْنِ تھا اضافت کی وجہ سے ''نون'' گر گیا۔ اِبْنَيْ آدَمَ، صَاحِبَيِ السِّجْنِ، حَاضِرِيِ المسجدِ الحرامِ، مُقِيمِيِ الصَّلَاةِ، مُهْلِكُوا القُرَى، عَابِرِيِ السَّبِيلِ اصل میں اِبْنَيْنِ، صَاحِبَيْنِ، حَاضِرِيْنَ، مُقِيمِيْنَ، مُهْلِكُوْنَ، عَابِرِيْنَ تھے، اضافت کی وجہ سے ''نون'' کو حذف کیا گیا۔

تمرین

① واحد، تثنیہ اور جمع کی تعریف کریں۔ ② جمع کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور جمع مذکر سالم بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

③ جمع مؤنث سالم کی زیادتی کے لئے کیا شرط ہے؟ ④ ذیل کے کلمات سے تثنیہ کی حالتِ نصبی بنائیں:

سَدٌّ - رَجُلٌ - غُلَامٌ - مِأَةٌ - أَلْفٌ - قَرْيَةٌ - عَمٌّ - مَغْرِبٌ - فَرِيْقٌ - زَوْجٌ - سَاعَةٌ - عَيْنٌ - قَاعَدَةٌ - شَفَةٌ - يَوْمٌ۔

⑤ ذیل کے کلمات سے جمع مذکر سالم کی حالتِ رفعی اور جری بنائیں:

عَامِلٌ - مُصْطَفَى - حَاشِرٌ - غَائِبٌ - مُرْتَضَى - قَانِتٌ - رَافِعٌ - الدَّاعِيْ - صَالِحٌ - ظَالِمٌ - قُرَّاءٌ - عَابِدٌ - مُجْتَهِدٌ - حَاضِرٌ۔

⑥ ذیل کے کلمات سے جمع مؤنث سالم بنائیں:

مُؤْمِنَةٌ - صَابِرَةٌ - خَاشِعَةٌ - ذَاكِرَةٌ - ثَيِّبَةٌ - طَيِّبَةٌ - عَمَّةٌ - طَالِبَةٌ - فَائِزَةٌ - مُعِيْبَةٌ۔

⑦ ذیل کے کلمات کو مرکب اضافی میں تبدیل کریں:

شَهْرَانِ، عَامٌ - صَائِمُوْنَ، رَمَضَان - مُسْلِمُوْنَ، بَاكِسْتَان - كِتَابَانِ، زَيْدٍ - مِرْوَحَتَيْنِ، المَسْجِدُ - طِفْلَانِ، زَيْنَب - عَمَّتَانِ، لِيْ - مُجْتَهِدُوْنَ، الأَحْنَافُ۔

مذکر عاقل کی صفت ہو اور تا سے تانیث سے خالی ہو اور اس کے آخر میں تا سے تانیث لاحق ہو سکتی ہو جیسے: ماهرٌ، عاقلٌ، جَالِسٌ سے ماهِرُون، عاقلُون، جالسون۔

یا صفت أفعل التفضیل کے وزن پر ہو اور اس کی مؤنث فعلاء کے وزن پر آئے جیسے: أعظمُ، أكبرُ، أحسنُ سے اعظمُوْنَ، أكبرُوْنَ، أحسنُوْنَ۔ اگر اس کی مؤنث فعلاء کے وزن پر آئے جیسے: أحمر حمراء، أخضر خضراء تو اس کی جمع مذکر سالم نہیں آتی۔

اسی طرح اگر صفت فعلان کے وزن پر ہو تو اس کی جمع مذکر سالم نہیں آتی جیسے: عطشان، عطشي، سكران سكرى۔

اسی طرح وہ صفات جو مذکر و مؤنث کے لئے یکساں طور پر استعمال ہوں ان کی جمع مذکر سالم نہیں آتی جیسے: صَبُوْرٌ، جَرِيْحٌ، غَرِيْقٌ، غَيُوْرٌ۔

فائدہ: وَأَوْلَاكَ الأَخْيَالِ أَجْلَهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ میں أَوْلَات کی جمع مؤنث سالم ہے اور اسم جمع ہے، اصل میں اُلِيَة تھا لیکن اس کا اعراب جمع مؤنث سالم والا ہی ہوگا۔ اسی طرح عرفات، مرفوعات، منصوبات، مجرورات جمع مؤنث سالم نہیں لیکن اس وزن پر ہونے کی وجہ سے ان کا اعراب بھی جمع مؤنث سالم والا ہوگا۔

واضح رہے کہ دو اسم مؤنث کے آخر میں آنے والا الف ثنین کا قائم مقام نہیں ہوتا اس لئے اس اضافے کے باوجود ثنین آتی ہے، البتہ پہلے والی ثنین کو ختم کیا جاتا ہے، یہاں کہ ثنین لکھے کے آخر میں آتی ہے درمیان میں نہیں۔ یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ دو اسم مؤنث مثلاً: عَائِلَةٌ، مُؤْمِنَةٌ کے آخر میں الف اضافہ کیا جائے تو عَائِلَاتٌ اور مُؤْمِنَاتٌ بنتا ہے، اس طرح ایک اسم میں تانیث کی دو علامتیں جمع ہو جاتی ہیں جو جائز نہیں لہٰذا اسطرح کی ''تا'' کو مدت کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 30

جمع تکسیر

جمع کی دوسری قسم جمع مکسر یا جمع تکسیر ہے۔ جمع تکسیر اس جمع کو کہتے ہیں جس میں مفرد کی شکل وصورت باقی نہ رہے، بلکہ ٹوٹ جائے، بالفاظِ دیگر جمع تکسیر بنانے کے لئے مفرد کی شکل وصورت میں تغیر کیا جاتا ہے، جیسے:

مفرد	جمع	مفرد	جمع	مفرد	جمع
رَجُلٌ	رِجَالٌ	فَرَسٌ	أَفْرَاسٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ
نَبِيٌّ	أَنْبِيَاءُ	إِلٰهٌ	آلِهَةٌ	صَحِيفَةٌ	صُحُفٌ

جمع تکسیر/مکسر بنانے کا کوئی ضابطہ اور قانون نہیں، اس کے اوزان ثلاثی میں سماعی ہیں۔ ان میں چند کا بیان جمع قلت وکثرت میں ہے۔ البتہ رباعی اور خماسی سے عموماً جمع تکسیر فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ، خماسی میں جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ یا جَحَارِشُ۔

جمع مکسر/تکسیر باعتبار معنی دو قسم پر ہے:

① جمع قلت ② جمع کثرت

جمع قلت جس کا اطلاق تین سے دس تک افراد واشیاء پر ہو اور اس کے چھ وزن ہیں:

وزن	مثال	واحد
أَفْعُلٌ	أَكْلُبٌ، أَنْهُرٌ، أَبْحُرٌ، أَرْجُلٌ، أَنْفُسٌ	كَلْبٌ، نَهْرٌ، بَحْرٌ، رِجْلٌ، نَفْسٌ
أَفْعَالٌ	أَقْوَالٌ، أَصْحَابٌ، أَشْخَاصٌ، أَقْلَامٌ، أَرْبَابٌ	قَوْلٌ، صَاحِبٌ، شَخْصٌ، قَلَمٌ، رَبٌّ
أَفْعِلَةٌ	أَعِنَّةٌ، أَسْلِحَةٌ، أَلْسِنَةٌ، أَهِلَّةٌ، أَجْنِحَةٌ	عَنَانٌ، سِلَاحٌ، لِسَانٌ، هِلَالٌ، جَنَاحٌ
فِعْلَةٌ	غِلْمَةٌ، فِتْيَةٌ، إِخْوَةٌ، غِزْلَةٌ	غُلَامٌ، فَتًى، أَخٌ، غَزَالٌ
مُفْعِلُونَ	مُسْلِمُونَ	مُسْلِمٌ
مُفْعِلَاتٌ	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَةٌ

آخری دو وزن اگر الف لام کے ساتھ ہوں یعنی الْمُسْلِمُونَ، الْمُسْلِمَات تو پھر جمع قلت نہیں کثرت میں داخل ہیں۔

جمع کثرت: جس کا اطلاق نو سے زیادہ پر ہو، جمع قلت کے اوزان کے علاوہ باقی سب اوزان جمع کثرت ہیں۔ جمع کثرت کے اوزان تمرین میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس تقسیم کی چھ صورتیں ہیں:

- تغیر بالزیادہ: جمع میں کسی حرف کا اضافہ ہو لیکن اس اضافے کے باوجود مفرد کی شکل برقرار ہے: صِنْوٌ سے صِنْوَانٌ۔
- تغیر بالنقصان: جمع میں کوئی حرف کم ہو جائے لیکن اس کمی سے مفرد کی شکل تبدیل نہ ہو: ظُلَّةٌ سے ظُلَلٌ۔
- تغیر تبدیل شکل: مفرد کی شکل تبدیل ہو لیکن کسی حرف کی زیادتی یا نقصان نہ ہو، جیسے: أَسَدٌ سے أُسْدٌ۔
- زیادہ اور تبدیل شکل: جمع میں کسی حرف کا اضافہ ہو اور شکل بھی تبدیل ہو جائے، جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:

جمع قلت وجمع کثرت میں سے ہر ایک کا اطلاق ایک دوسرے پر ہوتا ہے، إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ میں نو مراد نہیں بلکہ زیادہ ہیں، عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ۔ أَنْفُسٍ أَفْعُل جمع قلت کا وزن ہے لیکن نو میں محدود نہیں، قَلَائِدَ قُرُوءٍ جمع کثرت کا وزن ہے لیکن مراد تین ہیں، باوجود یکہ قُرْءٌ کی جمع قلت أَقْرَاءٌ موجود ہے لیکن پھر بھی جمع کثرت کو لایا گیا۔

جمع من غیر لفظہ: کبھی جمع اور مفرد کا مادہ ہی الگ ہوتا ہے، جیسے: نِسَاءٌ اِمْرَأَةٌ کی جمع ہے، اور أُولُو جمع ہے ذُو کی، اسے جمع من غیر لفظہ کہتے ہیں۔

اسم جمع: یہ وہ مفرد اسم ہوتا ہے جو معنوی اعتبار سے جمع اور ظاہری اعتبار سے مفرد ہو۔ عام طور پر اس کا استعمال گروہ کے لئے ہوتا ہے، جیسے: خَيْلٌ، قَوْمٌ، رَهْطٌ، جَيْشٌ، حِزْبٌ۔

شبہ جمع: ایسا اسم جو جمع کے معنی کو ظاہر کرے۔ اگر غیر ذوی العقول کے لئے ہو تو عام طور پر مفرد کے آخر میں "ۃ" ہوتی ہے جسے جمع میں حذف کیا جاتا ہے، جیسے: وَرَقَةٌ، تَمْرَةٌ سے وَرَقٌ، تَمْرٌ۔ اگر ذوی العقول کے لئے ہو تو مفرد کے آخر سے یائے نسبتی کو حذف کیا جاتا ہے، جیسے: الرُّومِيُّ، المَجُوسِيُّ سے الرُّومُ، المَجُوسُ۔

تمرین

① جمع تکسیر کسے کہتے ہیں۔

② جمع قلت کے کتنے اوزان ہیں؟

③ اسم جمع اور شبہ جمع کی تعریف کو مثال سے واضح کریں۔

④ ذیل میں جمع کثرت کے کچھ اوزان اور مفرد کلمات دیئے گئے ہیں۔ ان کی جمع تحریر شدہ وزن کے مطابق ڈھالیں۔

وزن	مفرد
فِعَالٌ	عَبْدٌ-حَبْلٌ-عَظْمٌ-جَفْنَةٌ-بَغْلَةٌ-كَبِيرٌ-خَيْمَةٌ-خَيْرٌ-رَقَبَةٌ-غَلِيظٌ-دَارٌ-بَحْرٌ
فُعْلَانٌ	بَلَدٌ-رَاهِبٌ-شُجَاعٌ-رَاكِبٌ-حَمَلٌ-قَضِيبٌ-سَرِيعٌ-أَعْمَى-فَارِسٌ

⑤ **تغیر بالنقصان وتبدیل شکل:** جمع میں کوئی لفظ کم ہو جائے اور مفرد کی شکل بھی تبدیل ہو جیسے: رَسُولٌ سے رُسُلٌ۔

⑥ **تغیر بالزیادۃ والنقصان وتبدیل شکل:** جمع میں تینوں قسم کی تبدیلیاں واقع ہوں جیسے: غُلَامٌ سے غِلْمَانٌ، شکل تو ویسے ہی تبدیل ہے اور لام کے بعد جو الف تھا وہ کم ہو گیا، میم کے بعد الف بڑھ گیا۔

وزن	مفرد
فُعُولٌ	قَلْبٌ-شَاهِدٌ-نَجْمٌ-فَنٌّ-حَدٌّ-جُنْدٌ-بَيْتٌ-نَذْرٌ-قَرْنٌ-أَلْفٌ-جَنْبٌ-شَيْخٌ-نَفْسٌ
فَعَلَةٌ	سَاحِرٌ-فَاجِرٌ-كَافِرٌ-سَافِرٌ-خَازِنٌ-كَاتِبٌ-بَارٌّ
فُعَّلٌ	رَاكِعٌ-شَارِعٌ-قُمَّلَةٌ-سَاجِدٌ-كَانِسٌ-نَائِمٌ-جَائِعٌ
أَفْعِلَاءُ	غَنِيٌّ-شَقِيٌّ-قَرِيبٌ-وَلِيٌّ-تَقِيٌّ-قَوِيٌّ-صَفِيٌّ-صَدِيقٌ-دَعِيٌّ-خَلِيلٌ-حَبِيبٌ-شَدِيدٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فُعَلَاءُ	شَاعِرٌ-عَلِيمٌ-حَدِيْفٌ-خَلِيْفَةٌ-شَفِيْعٌ-وَارِثٌ-وَكِيْلٌ-شَرِيْفٌ-وَزِيْرٌ-ضَعِيْفٌ-شَهِيْدٌ
فُعُلٌ	طَرِيْقٌ-خشَبَةٌ-سَفِيْنَةٌ-صَحِيْفَةٌ-كِتَابٌ-سَرِيْرٌ-فِرَاشٌ-رَسُوْلٌ-سَبِيْلٌ-نَذِيْرٌ-جِدَارٌ
فُعَلٌ	صُوْرَةٌ-أُمَّةٌ-سُنَّةٌ-شُعْبَةٌ-ظُلْمَةٌ-عُقْدَةٌ-غُرْفَةٌ-زُلْفَةٌ-سُوْرَةٌ-رُطْبَةٌ-جُمْلَةٌ-زُمْرَةٌ
فَعْلَى	مَرِيْضٌ-قَتِيْلٌ-أَسِيْرٌ-مَيِّتٌ-صَرِيْعٌ
فَعَلٌ	عَمُوْدٌ-قَنْرَةٌ-نَمْلَةٌ-حَرَسِيٌّ-طَبْقَةٌ-شَرَرَةٌ
فِعَلٌ	قِصَّةٌ-بِيْعَةٌ-عِصْمَةٌ-حِيْلَةٌ-شِيْعَةٌ
فِعْلَانٌ	حُوْتٌ-غُلَامٌ-جَارٌ-صَبِيٌّ-أَخٌ-خَرُوْفٌ-صِنْوٌ-غُرَابٌ-تَاجٌ-غَزَالٌ-نَارٌ-فَتًى
فُعَّالٌ	صَانِعٌ-كَافِرٌ-زَائِرٌ-سَاكِنٌ-عَامِلٌ-طَالِبٌ-حَاكِمٌ-خَادِمٌ
فَعَالِلَة	أُسْتَاذٌ-تِلْمِيْذٌ-مَلَكٌ
فَوَاعِلُ	كَاعِبٌ-كَوْكَبٌ-جَوْهَرٌ-فَاكِهَةٌ-فَاحِشَةٌ-شَاهِدٌ-قَاعِدَةٌ-رَاكِدٌ-خَاتَمٌ-كَافِرَةٌ
فَعَائِلُ	أَرِيْكَةٌ-خَبِيْثَةٌ-صَحِيْفَةٌ-رِسَالَةٌ-خَزِيْنَةٌ-عَقِيْدَةٌ-قَبِيْلَةٌ-بَصِيْرَةٌ-سَرِيْرَةٌ-رَبِيْبَةٌ-قَلَادَةٌ
أَفَاعِيْلُ	أُسْطُوْرَةٌ-حَدِيْثٌ-أَقْوَالٌ-إِبْرِيْقٌ
أَفَاعِلُ	إِصْبَعٌ-سَوَارٌ-أَكْبَرُ-أَرْذَلُ-أَنْمِلَةٌ
فَعَالِلُ	سِلْسِلَةٌ-سُنْبُلَةٌ-مَعِيْشَةٌ-دِرْهَمٌ-زَلْزَلَةٌ-حَنْجَرَةٌ-ضِفْدَعٌ-نُمْرُقَةٌ-عُنْصُرٌ
مَفَاعِلُ	مَصْنَعٌ-مَنْزِلٌ-مِرْفَقٌ-مَجْلِسٌ-مَقْعَدٌ-مَسْجِدٌ-مَكْتَبٌ-مَنْسَكٌ-مَغْرِبٌ-مَضْجَعٌ
فَعَالِيْلُ	عُصْفُوْرٌ-قِرْطَاسٌ-خِنْزِيْرٌ-سِرْبَالٌ-فِنْجَانٌ-بُسْتَانٌ-قِنْطَارٌ-سُلْطَانٌ-قِنْدِيْلٌ-صَنْدُوْقٌ
مَفَاعِيْلُ	مِصْبَاحٌ-مِفْتَاحٌ-مَشْهُوْرٌ-مَوْزُوْنٌ-مِقْدَارٌ-مَكْتُوْبٌ-مِيْقَاتٌ-مِحْرَابٌ-مَوْعُوْدٌ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 31

اسمِ متمکن باعتبارِ اعراب

مختلف عوامل کے آنے کی وجہ سے کلمے کے آخر میں رونما ہونے والی لفظی یا تقدیری تبدیلی کو اعراب کہتے ہیں۔

اعراب کی چار قسمیں ہیں:

① حرکتی ② حرفی ③ تقدیری ④ محلی

اعرابِ حرکتی: جس کا اظہار زبر، زیر، پیش اور جزم سے ہوتا ہے۔

اعرابِ حرفی: حروف (واو، الف، یا) رفع، نصب، جر پر دلالت کریں تو اسے اعرابِ حرفی کہتے ہیں۔

اعرابِ تقدیری: اعراب کی علامت حرکت یا حروف سے ظاہر نہ ہو۔ یہ اعراب اس معرب کلمہ کا ہوتا ہے جس پر الف مقصورہ یا کسی اور وجہ سے اعراب ظاہر نہ ہو۔

اعرابِ محلی: کلمے پر عامل کی تبدیلی کی وجہ سے اعراب نہ آئے، لیکن اگر اس کلمے کی جگہ کسی معرب کلمے کو رکھا جائے تو اعراب ظاہر ہو۔ یہ اعراب مبنی کا ہوتا ہے۔

اعرابِ حرکتی کی چار علامتیں ہیں: ① رفع ② نصب ③ جر ④ جزم

رفع اور نصب اسم و فعل دونوں پر آتا ہے۔ جر صرف اسم کے ساتھ خاص ہے، جب کہ جزم فعل کے ساتھ خاص ہے۔

اعراب کی ان اقسام کو جاننے کے لئے ذیل کے مجموعات میں غور کریں:

پہلا مجموعہ:

عامل	معمول حالتِ رفعی میں
جَاءَنِيْ	زَيْدٌ، مُسْلِمَاتٌ، عُمَرُ، أَبُوكَ، رَجُلَانِ، مُسْلِمُوْنَ، القَاضِيْ، مُوْسَىٰ، مُسْلِمِيَّ

دوسرا مجموعہ:

عامل	معمول حالتِ نصبی میں
رَأَيْتُ	زَيْداً، مُسْلِمَاتٍ، عُمَرَ، أَبَاكَ، رَجُلَيْنِ، مُسْلِمِيْنَ، القَاضِيَ، مُوْسَىٰ، مُسْلِمِيَّ

تیسرا مجموعہ:

عامل	معمول حالتِ جری میں
سَلَّمْتُ	علىٰ زَيْدٍ، مُسْلِمَاتٍ، عُمَرَ، أَبِيْكَ، رَجُلَيْنِ، مُسْلِمِيْنَ، القَاضِيْ، مُوْسَىٰ، مُسْلِمِيَّ

پہلے مجموعے میں غور کریں کہ معمول حالتِ رفعی میں ہے اور رفع کی مختلف صورتیں ہیں: تنوین کے ساتھ رفع، رفع بلا تنوین، واو کی صورت، الف ماقبل مفتوح کی صورت، واو ماقبل مضموم کی صورت، تقدیری رفع اور واو مقدر کی صورت ہے۔

دوسرے مجموعے میں معمول نصب کی حالت میں ہے اور نصب کی بھی مختلف صورتیں ہیں: زبر مع التنوین، زبر بلا تنوین،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیر کی صورت میں، الف کی صورت میں، ''یا'' ماقبل مفتوح کی صورت، ''یا'' ماقبل مکسور کی صورت، تقدیری۔

تیسرے مجموعے میں معمول جر کی حالت میں ہے اور جر کی بھی مختلف صورتیں ہیں: زیر کی صورت، نصب کی صورت، ''یا'' کی صورت، ''یا'' قبل مفتوح کی صورت، ''یا'' ماقبل مکسور کی صورت، تقدیری۔

جیسا کہ مذکورہ چارٹ سے معلوم ہوا کہ بعض اسماء ایسے ہیں جن کا اعراب تینوں حالتوں میں اعراب بالحرکت ہوتا ہے اور بعض کا تینوں حالتوں میں اعراب بالحرف، اور بعض تینوں حالتوں میں تقدیری اعراب ہے۔ اس طرح اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں:

1. مفرد منصرف صحیح: مفرد یعنی تثنیہ وجمع نہ ہو۔ منصرف یعنی غیر منصرف نہ ہو اور نحویین کے ہاں صحیح وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو اگرچہ درمیان وشروع میں ہو جیسے: زید۔
2. جاری مجریٰ صحیح: یعنی قائم مقام صحیح، جاری مجری صحیح اس کلمے کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف علت ''واؤ'' ''یا'' ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو، جیسے: دَلْوٌ، ظَبْيٌ۔
3. جمع مکسر منصرف: یعنی ایسی جمع جو سالم نہ ہو مکسر ہو اور منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو جیسے: رِجَالٌ۔

ان تینوں کا ایک ہی اعراب ہے یعنی حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ اور حالت جری میں کسرہ جیسے:

اسم کی قسم	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
مفرد منصرف صحیح	جاءنی زیدٌ	رأیتُ زیداً	مررتُ بزیدٍ
جاری مجری صحیح	هٰذَا دَلْوٌ وَظَبْيٌ	رَأَيْتُ دَلْواً وَظَبْياً	مَرَرْتُ بِدَلْوٍ وَظَبْيٍ
جمع مکسر منصرف	جَاءَنِي رِجَالٌ	رَأَيْتُ رِجَالاً	مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

4. جمع مؤنث سالم: اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، نصبی وجری میں کسرہ ہوگا، جیسے: هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔ حالتِ نصبی میں اس پر فتحہ نہیں، بلکہ جر آتا ہے۔
5. غیر منصرف: وہ اسم جس میں اسباب منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب یا ایک سبب قائم مقام دو پایا جائے۔ اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ اور حالتِ نصبی اور جری میں فتحہ ہے، کیوں کہ غیر منصرف پر کسرہ نہیں آتا، اسی طرح اس پر تنوین بھی نہیں آتی۔ جیسے: جاءَ عُمَرُ، رأيتُ عُمَرَ، مرَرْتُ بِعُمَرَ۔
6. اسمائے ستہ: ان سے یہ اسماء مراد ہیں: أَبٌ، أَخٌ، حَمٌ، فَمٌ، هَنٌ، ذُوْ مَالٍ۔ جب ان اسماء میں درج ذیل شرائط پائی جائیں تو ان کا اعراب حالت رفعی میں ''واؤ''، حالتِ نصبی میں ''الف'' اور حالتِ جری میں ''یا'' کے ساتھ ہوگا۔

شرائط یہ ہیں:

① مکبرہ ہوں مصغرہ نہ ہوں، اگر مصغرہ ہوں تو ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح والا ہوگا: جَاءَ نِي أُبَيٌّ رَأَيْتُ أُبَيًّا، مَرَرْتُ بِأُبَيٍّ۔

② مفرد ہوں تثنیہ وجمع نہ ہوں، اگر تثنیہ وجمع ہوں تو ان کا اعراب تثنیہ اور جمع والا ہوگا جیسا کہ آئندہ مذکورہ ہے۔

③ مضاف ہوں، اگر مضاف نہ ہوں تو ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح والا ہوگا جو گزر چکا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ مضاف الی غیر یائے متکلم ہوں، اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب تقدیری ہوگا جو چودھویں قسم میں مذکور ہے۔ فم میں ایک اضافی شرط یہ ہے کہ میم کے بغیر استعمال ہو، اسی طرح "ذو" کی اضافی شرط یہ ہے کہ "ذو" الذی کے معنی میں نہ ہو بلکہ صاحب کے معنی میں ہو اور اسم جنس کی طرف مضاف ہو۔

اگر یہ شرائط پائی جائیں تو اسمائے ستہ کا اعراب حالت رفعی میں واو، نصبی میں الف اور جری میں یا کے ساتھ ہوگا، جیسے:

حالت رفعی	هذا أَبُوكَ، أَخُوكَ، حَمُوكِ، فُوكَ، ذُوالعَزْمِ
حالت نصبی	انْظُرْ أَبَاكَ أَخَاكَ، حَمَاكِ، فَاكَ، ذَا العَزْمِ
حالت جری	مَرَرْتُ بِأَبِيكَ، أَخِيكَ، حَمِيكِ، ذِي العَزْمِ

هَنٌ میں اعراب بالحرکت زیادہ فصیح ہے، اگرچہ اعراب بالحرکت بھی جائز ہے۔

کوفیین کے نزدیک تینوں صورتوں میں ان کا اعراب الف کے ساتھ ہوتا ہے: جَاءَنِي أَبَاكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبَاكَ۔ درج ذیل اشعار میں کوفی مذہب ملحوظ نظر ہے۔

فَإِنَّ أَبَاهَا وَ أَبَا أَبَاهَا قَدْ بَلَغَا فِي الْمَجْدِ غَايَتَاهَا

حالت نصبی اسم إنَّ اور جری مضاف الیہ دونوں میں اعراب الف کے ساتھ ہے۔ بصریین کے مذہب کے مطابق: "فَإِنَّ أَبَاهَا وَ أَبَا أَبِيهَا" ہونا چاہیے۔

أَبٌ، أَخٌ، حَمٌ، هَنٌ اصل میں أَبَوٌ، أَخَوٌ، حَمَوٌ، هَنَوٌ تھے، لام کلمے کو حذف کر کے ماقبل کو ساکن کیا اور تنوین ماقبل کو دی۔ فَمٌ اصل میں فَوَهٌ یا فَوَةٌ "ہ" کو حذف کر کے تنوین ماقبل کو دی اور "واو" کو خلاف قیاس میم سے تبدیل کیا اور اس بات کی دلیل کہ "میم" واو سے تبدیل شدہ ہے فَمٌ کی جمع أَفْوَاهٌ ہے کہ اس میں "واو" موجود ہے: "يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ۔" اضافت کے وقت "واو" واپس آجاتی ہے اور اس میں تینوں اعراب جائز ہیں: كَلَّمْتُ فُوهُ إِلَى فِيَّ، كَلَّمْتُ فَاهُ إِلَى فِيَّ۔

⑦ تثنیہ حقیقی: تثنیہ حقیقی اسے کہتے ہیں جس کا مفرد موجود ہو اور مفرد کے آخر میں مخصوص زیادتی سے وہ دو پر دلالت کرے۔ تثنیہ حقیقی کا اعراب حالت رفعی میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور اور حالتِ نصبی وجری میں یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہوتا ہے۔

⑧ كِلَا و كِلْتَا: یہ تثنیہ نہیں، بلکہ تثنیہ کے ساتھ ملحق ہیں، کیوں کہ ان کا مفرد نہیں۔ ان کا اعرب تثنیہ حقیقی والا ہے بشرطیکہ ان کی اضافت ضمیر کی طرف ہو، اگر اضافت اسم ظاہر کی طرف ہو تو ان کا اعراب تقدیری ہوگا۔

⑨ إِثْنَانِ، إِثْنَتَانِ: ان کا اعراب بھی تثنیہ حقیقی والا ہے، لیکن یہ بھی تثنیہ حقیقی نہیں، کیونکہ ان کا مفرد نہیں آتا۔ جیسے:

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَنِي رَجُلَانِ	رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ	مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ
جَاءَنِي كِلَاهُمَا كِلْتَاهُمَا	رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا كِلْتَيْهِمَا	مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا كِلْتَيْهِمَا
جَاءَنِي اثْنَانِ وَ اثْنَتَانِ	رَأَيْتُ اثْنَيْنِ وَ اثْنَتَيْنِ	مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ وَ اثْنَتَيْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑩ جمع مذکر سالم: وہ جمع جو مفرد کے آخر میں مخصوص زیادتی سے بنتی ہے۔اس کا اعراب حالت رفعی میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح، حالت نصبی وجری میں یا ماقبل مکسور اور نون مفتوح ہے۔

⑪ أُولُو: یہ جمع مذکر سالم کے ساتھ ملحق ہے۔اس کا اعراب بھی جمع مذکر سالم والا ہے۔

⑫ عِشْرُوْنَ سے لے کر تِسْعُوْنَ تک کی دہائیاں: یہ صورتاً ومعناً تو جمع ہیں لیکن حقیقتاً جمع نہیں، کیونکہ ان کا مفرد نہیں آتا۔اگر ''عشر'' کو مفرد مانیں تو تعریف کے مطابق نہیں، کیونکہ جمع اسے کہتے ہیں کہ مفرد کو کم از کم تین گنا کیا جائے۔اگر عشر کو تین گنا کیا جائے تو ثلاثون آتا ہے نہ کہ عشرون، لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ جمع حقیقی نہیں۔ان کا اعراب بھی جمع مذکر سالم والا ہے۔

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَنِيْ مُسْلِمُوْنَ	رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ
جَاءَنِيْ أُوْلُوْ مَالٍ	رَأَيْتُ أُوْلِيْ مَالٍ	مَرَرْتُ بِأُوْلِيْ مَالٍ
جَاءَنِيْ عِشْرُوْنَ رِجَالاً	رَأَيْتُ عِشْرِيْنَ رِجَالاً	مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ رِجَالاً

⑬ اسم مقصور: اسم مقصور اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے: موسیٰ، عیسیٰ، اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری، نصبی میں فتحہ تقدیری، جری میں کسرہ تقدیری۔

⑭ جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی اسم جب مضاف ہو یائے متکلم کی طرف، اس کا اعراب بھی تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا۔

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
جَاءَ مُوْسَيَّ	رَأَيْتُ مُوْسَيَّ	مَرَرْتُ بِمُوْسَيَّ
جَاءَ غُلَامِيْ	رَأَيْتُ غُلَامِيْ	مَرَرْتُ غُلَامِيْ

اعراب تقدیری اس لئے ہوگا کہ حالت رفعی میں اگر اعراب لفظی ہو تو اعراب آخر کلمہ پر ہوتا ہے، آخر کلمہ میم ہے۔حالت رفعی میں اعراب لفظی کا تقاضا ہوگا کہ میم مرفوع ہو اور چونکہ میم کے بعد یا ہے جو کہ اپنے ماقبل کسرہ چاہتی ہے تو میم پر دو اعراب جاری کرنا لازم آئے گا جو کہ محال اور خلاف قاعدہ ہے۔اسی طرح حالت نصبی میں نصب وجر دونوں نہیں آسکتے، حالت جری میں اگرچہ اعراب لفظی اور یا دونوں کا تقاضا کسرہ کا ہے، لیکن کسرہ یا تو حرف جر کی وجہ سے ہوگا یا یائے متکلم کی وجہ سے، لہٰذا دو عاملوں کا اجتماع لازم آئے گا اور یہ بھی درست نہیں۔لہٰذا تینوں صورتوں میں اعراب تقدیری ہوگا۔

⑮ اسم منقوص: اسم منقوص اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں ''یا'' ماقبل مکسور ہو جیسے: قاضی، اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، نصبی میں فتحہ لفظی اور جری میں کسرہ تقدیری ہے جیسے: جَاءَ الْقَاضِيْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ. اس کا اعراب حالت رفعی وجری میں اس لئے تقدیری ہے کہ حالت رفعی وجری میں یا پر ضمہ وکسرہ ثقیل ہوتے ہیں اور حالت نصبی میں فتحہ ثقیل نہیں ہوتا کیونکہ فتحہ اخف الحرکات ہے۔

فائدہ: اسم منقوص اگر معرف باللام استعمال نہ ہو تو حالت رفعی وجری میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے ''یا'' گر جاتی ہے جیسے: جاءني قاضٍ، مررت بقاضٍ۔

⑯ جمع مذکر سالم: جب مضاف ہو یائے متکلم کی طرف، اس کا اعراب حالت رفعی میں واو تقدیری، نصبی وجری میں یا ماقبل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکسور ہے، جیسے: هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ۔

حالت رفعی	مُسْلِمُوْنَ یَ = مُسْلِمُوْیَ = مُسْلِمُیْ یَ = مُسْلِمُیَّ = مُسْلِمِیَّ
حالت نصبی	مُسْلِمِیْنَ یَ = مُسْلِمِیْ یَ = مُسْلِمِیَّ
حالت جری	مُسْلِمِیْنَ یَ = مُسْلِمِیْ یَ = مُسْلِمِیَّ

حالت رفعی میں اس لئے اعراب تقدیری ہے کہ جب جمع مذکر سالم کی اضافت ہوئی تو اضافت کی وجہ سے ''نون'' گر گیا اور مُسْلِمُوْیَ ہوا۔ ''واؤ'' کو ''یا'' سے تبدیل کیا گیا تو مُسْلِمُیْ یَ ہوا، اور ادغام کے بعد مُسْلِمُیَّ، ''یا'' کی مناسبت کی وجہ سے ماقبل کو کسرہ دیا تو مُسْلِمِیَّ ہوا۔ چونکہ اصل میں ''واؤ'' موجود تھی اس لئے حالت رفعی میں اس کا اعراب واو تقدیری ہے۔ بخلاف حالت نصبی اور جری کے کہ ان میں اصل میں ''یا'' ہے، صرف ''یا'' کا ''یا'' میں ادغام ہوا۔

ذیل میں ان سولہ اقسام کو چارٹ کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ یاد کرنے میں سہولت کا باعث ہو۔

اسم کی قسم	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
مفرد منصرف صحیح	جَاءَنِيْ زَيْدٌ	رَأَيْتُ زَيْداً	مَرَرْتُ بِزَيْدٍ
جاری مجری صحیح	هٰذَا دَلْوٌ وَظَبْيٌ	رَأَيْتُ دَلْواً وَظَبْياً	مَرَرْتُ بِدَلْوٍ وَظَبْيٍ
جمع مکسر منصرف	جَاءَنِيْ رِجَالٌ	رَأَيْتُ رِجَالاً	مَرَرْتُ بِرِجَالٍ
جمع مؤنث سالم	جَاءَتْنِيْ مُسْلِمَاتٌ	رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ
غیر منصرف	جَاءَنِيْ عُمَرُ	رَأَيْتُ عُمَرَ	مَرَرْتُ بِعُمَرَ
اسمائے ستہ	جَاءَنِيْ أَبُوْكِ	رَأَيْتُ أَبَاكَ	مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ
تثنیہ	جَاءَنِيْ رَجُلَانِ	رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ	مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ
کلا و کلتا	جَاءَنِيْ كِلَاهُمَا	رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا	مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا
اثنان و اثنتان	جَاءَنِيْ اثْنَانِ	رَأَيْتُ اثْنَيْنِ	مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ
جمع مذکر سالم	جَاءَنِيْ مُسْلِمُوْنَ	رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ
أُوْلُوْ	جَاءَنِيْ أُوْلُوْ مَالٍ	رَأَيْتُ أُوْلِيْ مَالٍ	مَرَرْتُ بِأُوْلِيْ مَالٍ
عشرون تا تسعون	جَاءَنِيْ عِشْرُوْنَ	رَأَيْتُ عِشْرِيْنَ	مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ
اسم مقصور	جَاءَنِيْ مُوْسَىٰ	رَأَيْتُ مُوْسَىٰ	مَرَرْتُ بِمُوْسَىٰ
غیر جمع مذکر سالم مضاف	جَاءَنِيْ غُلَامِيْ	رَأَيْتُ غُلَامِيْ	مَرَرْتُ بِغُلَامِيْ
اسم منقوص	جَاءَنِيْ الْقَاضِيْ	رَأَيْتُ الْقَاضِيَ	مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ
جمع مذکر سالم مضاف	جَاءَنِيْ مُسْلِمِيَّ	رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمرین

① رفع اور نصب کی کتنی صورتیں ہیں؟ بیان کریں۔
② اسمِ متمکن کی اعراب کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟
③ مفرد منصرف صحیح کسے کہتے ہیں؟ اور اس کے ساتھ اعراب میں کون سی اقسام شریک ہیں؟
④ جمع مؤنث سالم اور غیر منصرف کے اعراب میں کیا فرق ہے؟
⑤ اسمائے ستہ سے کون سے اسماء مراد ہیں؟ اور ان کے اعراب کے لئے کیا شروط ہیں؟
⑥ تثنیہ کے ملحقات کون سے ہیں؟ اور ان کا کیا اعراب ہے؟
⑦ جمع کے ملحقات کی تفصیل بیان کریں۔
⑧ اسمِ مقصور اور اسمِ منقوص کی تعریف کے بعد ان کا اعراب ذکر کریں۔
⑨ جمع مذکر سالم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس کا کون سا اعراب ہوگا؟ مفصل ذکر کریں۔
⑩ ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں اور بتائیں کہ ان میں اعراب کی کون سی قسم ہے؟

اِسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ - بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ - اِسْتَأْذَنَكَ أُوْلُوا الطَّوْلِ - لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ - هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ - فِصَالُهُ فِيْ عَامَيْنِ - اِلْتَقَى الْجَمْعَانِ - اِبْتَلَى اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ - اِجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً - نَحْنُ مُسْتَهْزِؤُوْنَ - وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ - تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ - لَا تَنْكِحُوْا الْمُشْرِكَاتِ - هَمَّتْ طَائِفَتَانِ - هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ - هٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ - اَبْلُغُ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ - قَالَتْ اِمْرَأَةُ عِمْرَانَ - يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ - أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ - لِيَذَّكَّرَ أُوْلُوا الْأَلْبَابِ - تَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ - يَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّيْنَ - يَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ - يَسْأَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ - اللهُ ذُوْ الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ - كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِيْنَ - يَطْمَعُ أَنْ قَلْبِيْ - آتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ - أَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ - هُمْ فَرِيْقَانِ - لَا تَتَّخِذُوْا آيَاتِ اللهِ هُزُواً - يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ - آتِ ذَا الْقُرْبَى - الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ - لَا يَأْتَلِ أُوْلُوا الْفَضْلِ - مَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ - جَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ - يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّوْنَ - تَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ - أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ - عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ - أُوْلُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ - سَأَلَكَ عِبَادِيْ - الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ - بَعَثَ اللهُ النَّبِيِّيْنَ - قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ - نَحْنُ أُوْلُوْ قُوَّةٍ - يَمْشِيْ عَلَى رِجْلَيْنِ - سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ - هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ - تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ - اِجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ - فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ - لَا تُنْكِحُوْا الْمُشْرِكِيْنَ - تَرَكَ الْوَالِدَانِ - لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ - يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ - أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُوْنَ - وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ - لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ - بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ - أُولٰئِكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُمْ أُولُوا الأَلْبَابِ - هَذَانِ خَصْمَانِ - أَمَتَّنَا اِثْنَتَيْنِ - اللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ - طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ - لَعَنَ اللهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ - يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ - اللهُ مُحِيْطٌ بِالْكَافِرِيْنَ - هُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ - الْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ - صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ - اِرْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ - هَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ - لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ - حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى - لَا يَنَالُ عَهْدِيْ الظَّالِمِيْنَ - مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ - اللهُ لَا يَهْدِيْ الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ.

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 32

منصرف وغیر منصرف

اسم متمکن کی دو قسمیں ہیں: ① منصرف ② غیر منصرف

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے اسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔

منصرف: اس اسم کو کہتے ہیں جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب قائم مقام دو سببوں کے نہ پایا جائے۔

اسباب منع صرف نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل اور الف نون زائدتان۔

غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہو سکتے۔

عدل

پہلا مجموعہ: غیر معدول اسماء		دوسرا مجموعہ: معدول اسماء	
اصلی حالت	ثانوی حالت	اصلی حالت	ثانوی حالت
يَئِسَ	أَيِسَ	ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ	مَثْلَثَة
مَقْوُوْلٌ	مَقُوْلٌ	وَاحِدٌ وَاحِدٌ	أُحَادُ
رَجُلٌ	رُجَيْلٌ	الآخَرُ/آخَرُ مِنْ	أُخَرُ
جَلَبَ	جَلْبَبَ	عَامِرٌ	عُمَرُ

دونوں مجموعوں کی مثالوں میں غور کریں کہ کچھ اسما اپنی اصلی حالت سے نکل کر دوسری حالت میں چلے گئے، لیکن پہلے مجموعے کی مثالوں میں ثانوی حالت کو عدل نہیں کہیں گے، جب کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں میں ثانوی حالت عدل ہے، کیوں کہ پہلے مجموعے کی مثالوں میں اصلی حالت سے دوسری حالت میں جانا قانون وضابطے کے تحت ہے يَئِسَ سے أَيِسَ قلب کی صورت ہے، مَقْوُوْلٌ سے مَقُوْلٌ اعلال برائے تخفیف ہے، رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ بنا تصغیر ہے، جَلَبَ سے جَلْبَبَ بنا الحاق ہے۔

جب کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں کا اپنی اصلی حالت سے ثانوی حالت میں جانا کسی قانون وضابطے کے تحت نہیں، اس لئے ان مثالوں کو عدل کہیں گے۔ لہٰذا عدل کی تعریف یوں کی جائے گی ''اسم کا کسی قانون وضابطے کے بغیر اپنی اصلی حالت سے نکل کر دوسری حالت میں جانا/اپنی اصل سے ہٹنا عدل کہلاتا ہے۔'' اصلی حالت والے اسم کو معدول عنہ اور ثانوی حالت والے اسم کو اسم معدول اور حالت کے انتقال کو عدل کہتے ہیں۔ عدل کی دو قسمیں ہیں:

① عدل تحقیقی ② عدل تقدیری

ان دو قسموں کی تعریف و پہچان کے لئے ذیل کی مثالوں میں غور کریں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معدول عنہ	اسم معدول	قرینہ
ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ	ثُلَاثُ	تکرار معنی تکرار لفظ پر دال ہے
اثْنَانِ اثْنَانِ	مَثْنَىٰ	تکرار معنی تکرار لفظ پر دال ہے
عَامِرٌ	عُمَرُ	موجود نہیں فرض کیا
زَافِرٌ	زُفَرُ	موجود نہیں فرض کیا

ثُلَاثُ اور مَثْنَىٰ میں عدل تحقیقی ہے، کیوں کہ عدلِ حقیقی میں معدول عنہ حقیقتاً ہوتا ہے اور عدل پر قرینہ بھی ہوتا ہے کہ اسم معدول کا معدول عنہ فلاں اسم ہے جیسا کہ ثُلَاثُ کا معنی ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ (تین تین) ہے، معنی کی تکرار اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اصل لفظ میں بھی تکرار تھی، اور یہ اسم اپنی اصلی حالت سے نکل کر دوسری حالت میں آیا، کیوں کہ عام طور پر معنی کی تکرار لفظ کی تکرار پر دلالت کرتی ہے، لہٰذا عدلِ تحقیقی کی تعریف یوں کی جائے گی کہ ''عدلِ تحقیقی اسے کہتے ہیں کہ کوئی قرینہ اس پر دلالت کرے کہ یہ اسم فلاں اسم سے معدول (نکلا ہوا) ہے۔ اسی طرح ایک سے لے کر دس کے وہ تمام اعداد جو فُعَالُ یا مَفْعَلُ کے وزن پر ہوں دو اسباب: عدلِ حقیقی اور وصف کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

عُمَرُ اور زُفَرُ میں عدلِ تحقیقی نہیں، بلکہ عدلِ تقدیری (فرضی) ہے، کیوں کہ پندرہ کے قریب ایسے اسماء ہیں جن کا استعمال اہلِ عرب سے غیر منصرف کے طور پر ثابت ہے، اور غیر منصرف کے لئے دو اسباب یا ایک سبب قائم مقام دو کا ہونا ضروری ہے اور ان میں ایک ہی سبب تھا، لہٰذا دوسرا سبب پیدا کرنے کے لئے فرض کر لیا کہ یہ اسماء فَاعِلٌ سے معدول ہیں۔ وہ اسما یہ ہیں: عُمَرُ، زُفَرُ، بُلَعُ، ثُعَلُ، جُشَمُ، جُحَى، جُمَعُ، دُلَفُ، زُحَلُ، عُصَمُ، قُثَمُ، قُزَحُ، مُضَرُ، هُذَلُ، هُبَلُ۔ جمع مؤنث کی مؤکدات کُتَعُ، بُتَعُ، بُصَعُ انہی سے ملحق ہیں۔

فائدہ:

عدلِ تحقیقی اور تقدیری میں فرق یہ ہے کہ عدلِ تحقیقی وصف ہوتا ہے جب کہ عدلِ تقدیری علم ہوتا ہے، نیز عدلِ تحقیقی میں معدول عنہ پر کوئی قرینہ ہوتا ہے، جب کہ عدلِ تقدیری میں کوئی قرینہ نہیں ہوتا۔

فائدہ:

عدل اور وزنِ فعل کبھی جمع نہیں ہو سکتے، کیوں کہ عدل کے چھ اوزان ہیں:

① فُعَالُ (ثُلَاثُ)
② مَفْعَلُ (مَثْلَثُ)
③ فُعَلُ (عُمَرُ)
④ فَعْلِ (أَمْسِ)
⑤ فَعَلَ (سَحَرَ)
⑥ فَعَالِ (قَطَامِ)

فائدہ:

رجب، صفر علمیت اور عدل کی وجہ سے غیر منصرف ہیں کہ الرجب اور الصفر سے معدول ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 33

وصف

پہلا مجموعہ: منصرف		دوسرا مجموعہ: غیر منصرف	
أَرْبَعٌ	چار	أَسْوَدُ/أَرْقَمُ	کالا سانپ/دھاری دار سانپ
أَفْعَى	زہریلا سانپ	أَدْهَمُ/أَحْمَرُ	کالی زنجیر/سرخ
أَجْدَلُ	شکرا	عَطْشَانُ/تَعْبَانُ	پیاسا/تھکا ہوا
أَخْيَلُ	دانے دار پرندہ	أَحَادُ/مَعْشَرُ	دو دو/دس دس

وصف یا صفت اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی چیز کی اچھائی یا برائی بیان کرے، یعنی کسی چیز کی ذات پر دلالت کے ساتھ ساتھ اس کی صفت پر بھی دلالت کرے۔ وصف کے غیر منصرف بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہو یعنی اس کی وضع اسی وصفی معنی کے لئے ہو، لہٰذا اگر وصف عارضی ہو یعنی اصل وضع وصف کے لئے نہ ہو، بلکہ وصفِ عارضی ہو تو غیر منصرف کا سبب نہیں، جیسے: سَلَّمْتُ عَلَى نِسْوَةٍ أَرْبَعٍ (میں نے چار عورتوں کو سلام کیا) میں لفظ "أربع" میں اگرچہ وصف اور وزنِ فعل ہے مگر چونکہ یہ وصف اصلی نہیں عارضی ہے، کیوں کہ یہ لفظ عدد کے لئے موضوع ہے، وصف کے لئے نہیں، اس لئے یہ غیر منصرف کا سبب نہیں۔

اسی طرح وہ وصف جس کے متعلق وصفِ اصلی ہونے کا یقین نہ ہو صرف وہم ہو غیر منصرف کا سبب نہیں جیسے: أَفْعَى، أَجْدَلُ، أَخْيَلُ۔ فَعْوَة تیزی کو کہتے ہیں تو زہر کی تیزی کی وجہ سے سانپ کو افعی کہنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ وصف اصلی ہے، اسی طرح جدل لڑائی کو کہتے ہیں اور شکرے کا لڑائی کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ وصف اصلی ہے، ورنہ عقاب کو بطریقِ اولی اجدل کہنا چاہیے، اسی طرح اخیل اس پرندے کو کہتے ہیں جس کے جسم پر تل کی طرح دانے ہوں۔ اس بات کی دلیل کہ یہ وصف اصلی نہیں یہ ہے کہ ان کلمات کے کہنے والے کے ذہن میں وصف کے اصلی یا عارضی ہونے کا خیال تک نہیں ہوتا، بلکہ رأیتُ أفعی کا مطلب صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ میں نے ایک سانپ دیکھا، اسی طرح: صِدْتُ أَجْدَلاً کا مطلب یہ ہے کہ میں نے ایک شکرے کا شکار کیا، وصف جدل (طاقت وغیرہ) کا لحاظ نہیں ہوتا۔

البتہ اگر وصف اصلی ہو تو غیر منصرف کا سبب بنتا ہے جیسے دوسرے مجموعے کی مثالوں میں: أَسْوَدُ، أَرْقَمُ، أَدْهَمُ، أَحْمَرُ میں وصفِ اصلی ہے کہ أَسْوَدُ کا لفظ بولا جائے تو سیاہ کا تصور لازم ہے، اسی طرح لفظ عَطْشَان میں پیاسے کا تصور ضرور ہوتا ہے۔ أَحَادُ وَمَعْشَرُ میں وصف بایں معنی اصلی ہے کہ معدول ترکیب کی اصل وضع ہی وصف کے طور پر ہے اور ان کے تکلم کے وقت وصف ملحوظ رہتا ہے۔

اگرچہ صفت کے بہت سے اوزان ہیں، لیکن غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے یہ اوزان معتبر ہیں: أَفْعَلُ، فَعْلَانُ، فُعَالُ، مَفْعَلُ، فُعَلُ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① أَفْعَلُ جیسے: أَبْيَضُ، أَصْفَرُ، أَسْوَدُ، أَشْرَفُ، یہ سب دو اسباب: صفت اور وزنِ فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

② فَعْلَانُ جیسے: جُوْعَانُ، عَطْشَانُ، غَضْبَانُ، فَرْحَانُ، تَعْبَانُ، ظَمْآنُ، حَيْرَانُ، سَكْرَانُ یہ سب دو اسباب: صفت اور الف نون زائدتان کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔ اگر فَعْلَانُ کی مؤنث فَعْلَىٰ کے وزن پر نہ ہو تو پھر غیر منصرف کا سبب نہیں۔

③ فُعَالُ، مَفْعَلُ جیسے أُحَادُ مَوْحِدُ سے عُشَارُ مَعْشَرُ تک کے تمام اعداد دو اسباب: صفت اور عدل کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

④ فُعَلُ جیسے: أُخَرُ عدل اور وصف کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

فائدہ:

وصف اور علم جمع نہیں ہو سکتے مثلاً حَامِدٌ اسمِ فاعل وصف ہے، لیکن اگر کسی کا نام رکھا جائے تو اس صورت میں وصفیت والا معنی اس میں باقی نہیں رہے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 34

تانیث

پہلا مجموعہ	دوسرا مجموعہ					
قَائِمَةٌ	بُشْرَىٰ	حَمْرَاءُ	عِظَةٌ	حمْزَةُ	زَيْنَبُ	قَمَرُ
مَضْرُوْبَةٌ	مَرضىٰ	عَمْيَاءُ	بُثَيْنَةُ	رَوَاحَةُ	سُعَادُ	سَقَرَ

مذکورہ تمام اسماء مؤنث ہیں، پہلے مجموعے کے کلمات میں غور کریں کہ ان میں صفت کے ساتھ ساتھ تانیث بھی پائی جارہی ہے، لیکن اس کے باوجود وہ منصرف ہیں، غیر منصرف نہیں، جب کہ دوسرے مجموعے میں موجود اسماء غیر منصرف ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی اسم کا صرف مؤنث ہونا غیر منصرف کا سبب نہیں، بلکہ اس کے لئے کچھ اور شرائط بھی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اگر تانیث کی لفظی علامت الف مقصورہ اور الفِ ممدودہ کی صورت میں ہو تو صرف یہ ایک سبب ہی دو کے قائم مقام ہے، لہٰذا اس صورت میں کسی دوسرے سبب کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں، خواہ وہ اسم صفتی معنی پر دلالت کرے یا علم ہو، مفرد ہو یا جمع ہو غیر منصرف ہوگا، جیسے: بُشْرىٰ (نام)، مَرضىٰ (صفت)، كُسَالَىٰ، سُكَارَىٰ (جمع)، عَفْرَاءُ (نام) حَمْرَاءُ (صفت)، فُقَرَاءُ، أَغْنِيَاءُ (جمع)۔

اگر تانیث کی لفظی علامت تائے زائدہ کی صورت میں ہو تو اس کے غیر منصرف بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ علم بھی ہو، خواہ کسی مذکر کا علم ہو یا مؤنث کا، تین حرفی ہو یا تین سے زائد، چونکہ پہلے مجموعے میں یہ شرط نہیں پائی جارہی اس لئے وہ اسماء منصرف ہیں۔

اگر مؤنث کلمے میں کوئی لفظی علامت نہ ہو یعنی تانیث معنوی ہو تو اس کے غیر منصرف بننے کی شرط یہ ہے کہ چار حرفی ہو جیسے زَيْنَبُ، سُعَادُ یا تین حرفی متحرک الاوسط ہو جیسے: قَمَرُ (عورت کا نام) سَقَرَ (جہنم کا نام) بَلَخ، حَلَب، قَطَر (شہر) یا ثلاثی ساکن الاوسط عجمی کلمہ ہو، جیسے: مَاهَ، جُوْرَ (دو شہروں کے نام)۔ اگر ان میں سے کوئی بھی شرط (① زائد از ثلاثی، ② تحرک الاوسط، ③ عجمی ہونا) نہ پائی جائے تو اس اسم کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے جیسے: هِنْدٌ، دَعْدٌ، رِيْمٌ۔

فائدہ:

جُمَادَى الاولى اور جُمَادَى الثانية میں الفِ مقصورہ ہے جو بذاتِ خود دو اسباب کے قائم مقام ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 35

معرفہ: علم

معرفہ کی ساتوں اقسام مراد نہیں، بلکہ صرف علمیت مراد ہے، کیوں کہ ضمائر، اسمائے اشارات، موصولات وغیرہ مبنی کے قبیل سے ہیں اور اضافت والف لام غیر منصرف کے ساتھ جمع نہیں ہوتے، لہٰذا کہہ سکتے ہیں کہ کسی اسم کا علم ہونا غیر منصرف کا ایک سبب ہے، جب اس کے ساتھ دوسرا سبب بھی مل جائے تو وہ علم غیر منصرف کہلائے گا۔ علم کے ساتھ غیر منصرف کے اسباب میں سے جو جو جمع ہو سکتے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے، بعض صورتوں میں تکرار کے باوجود فائدے کے لئے انہیں باقی رکھا گیا۔

علم میں درج ذیل اعلام غیر منصرف ہیں:

① علمِ عجمی یعنی وہ اعلام جو اصلاً عربی زبان کے نہ ہوں، جیسے: سوائے (مُحَمَّدٌ، صَالِحٌ، شُعَيْبٌ) کے باقی تمام انبیاء کے نام، البتہ ان میں سے جو نام تین حرفی اور ساکن العین ہوں وہ منصرف ہیں، جیسے: نُوحٌ، لُوطٌ، هُوْدٌ، شِيْثٌ، اسی طرح جِبرائيل، ميكائيل، هاروت، ماروت، جهنم، إبليس، فرعون، قارون، لاهور، باكستان وغیرہ دو اسباب علم + عجمہ کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔ عجمی اعلام کی شرائط کی تفصیل اگلے سبق میں ہے۔

② علمِ مؤنث خواہ مؤنث حقیقی ہو یا صرف لفظی ہو، لہٰذا تمام شہروں اور بستیوں کے نام غیر منصرف ہیں، کیوں کہ یہ مؤنث بھی ہیں اور علم بھی، اسی طرح وہ مذکر اعلام جن کے آخر میں ''ۃ'' ہو جیسے: طلحةُ، أسامةُ، یا مؤنث کے اعلام ''ۃ'' کے ساتھ جیسے: خديجةُ، عائشةُ، یا مؤنث معنوی جیسے: زَيْنَبُ، كُلثومُ، سعادُ، مريمُ یا مؤنث سماعی جیسے: سَقَرَ سب دو اسباب: علم + تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

③ وہ اعلام جن کے آخر میں الف نون زائد ہو، جیسے: نُعْمَانُ، عُثْمَانُ، رِضوانُ، سَلمانُ، عَدْنَانُ یہ سب اعلام دو اسباب: علم + الف نون زائدتان کی وجہ سے غیر منصرف ہیں، البتہ اگر الف نون اصلی ہو جیسے: حَسَّانٌ، عَفَّانٌ بروزنِ فعَّالٌ منصرف ہیں، کیوں کہ ان کے آخر میں الف نون اصلی ہے زائدہ نہیں۔ الف نون زائدتان کی باقی تفصیل اور شرائط کا بیان سبق نمبر: 39 میں ہے۔

④ وہ اعلام جو فعل کے اوزان میں سے کسی کے وزن پر ہوں غیر منصرف ہیں مثلاً وہ اعلام جو فعل مضارع کے وزن پر ہوں، جیسے: يَزِيْدُ، تَغْلِبُ (ایک قبیلے کا نام) يَشْكُرُ، يَعْلِىْ، أَحْمَدُ، أَحْسَنُ، أَشْهَبُ، یا فعل ماضی کے وزن پر ہو، جیسے: شَمَّرَ (ایک آدمی کا نام ہے) دُئِلَ (ایک قبیلے کا نام) یہ سب اعلام دو اسباب: علم + وزنِ فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

⑤ وہ اعلام جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو کر کسی کا علم بن گئے ہوں جیسے: بَعْلَبَكَّ، حَضْرَ مَوْتُ، مَعْدِيْ كَرِب، رَامَهُرْمُز، أَرْدَشِيْرُ، قَاضِي خان، یہ سب اعلام دو اسباب: علم + ترکیب کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 36

عجمہ

پہلا مجموعہ		دوسرا مجموعہ	
دِيبَاجٌ	نُوحٌ	إِبْرَاهِيمُ	بُنْدَارُ
لَجَامٌ	لُوطٌ	يُوسُفُ	قَالُونُ

عجمہ اس اسم کو کہتے ہیں جو عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان کا لفظ ہو۔ اگر چہ مذکورہ تمام اسماء عجمی ہیں، لیکن سب غیر منصرف نہیں، پہلے مجموعے کے اسما منصرف اور دوسرے کے غیر منصرف ہیں، لہٰذا معلوم ہوا کہ ہر عجمی اسم غیر منصرف کا سبب نہیں، بلکہ کچھ شرائط کے ساتھ عجمی اسما غیر منصرف کا سبب بنتے ہیں۔ ان شرائط کی تفصیل یہ ہے:

عجمی کلمہ لغت عجم میں بطور علم استعمال ہو، لہٰذا پہلے مجموعے میں موجود اسماء دِيبَاجٌ لَجَامٌ لغت عجم میں بھی جنس کے طور پر استعمال ہوتے ہیں علم کے طور پر نہیں، لہٰذا عربی میں انہیں منتقل کیا جائے تو بھی غیر منصرف نہیں بنیں گے۔

اگر عجمی کلمہ لغتِ عجم میں بطورِ علم استعمال نہ ہو، لیکن جب اہلِ عرب نے اسے عربی کی طرف منتقل کیا تو اس کا اول استعمال ہی بطور علم کیا تو وہ غیر منصرف کا سبب بنے گا جیسے دوسرے مجموعے میں بُنْدَارُ، قَالُونُ ہیں۔ بُندار فارسی زبان میں معدنیات کے تاجر کے لئے بطور اسم جنس استعمال ہوتا ہے، اسی طرح قَالُون رومی زبان میں ہر اچھی چیز کے لئے بطور اسم جنس استعمال ہوتا ہے، لیکن اہلِ عرب نے جب انہیں عربی میں منتقل کیا تو اول استعمال ہی بطور علم کیا، لہٰذا اس قسم کے اسما غیر منصرف کا سبب بنیں گے۔

اگر عجمی کلمہ لغت عجم اور عرب دونوں میں بطور علم استعمال ہو تو اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ تین حروف سے زائد ہو، جیسے: إبراهيمُ، يُوسفُ، یا تین حرفی متحرک الاوسط ہو جیسے: شَتَرَ (نام) اگر ان دونوں میں سے کوئی بھی بات نہ پائی جائے تو ان اعلام کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں جیسے: نُوحٌ لُوطٌ۔

فائدہ:

فرشتوں کے ناموں میں سے مالک، منکر نکیر کے علاوہ باقی سب غیر منصرف ہیں۔ جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علمیت اور عجمہ کی وجہ سے، رضوان علمیت اور الف نون زائدتان کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 37

جمع منتہی الجموع

پہلا مجموعہ	تَلَامِذَةٌ	مَلَائِكَة	صَيَاقِلَة
دوسرا مجموعہ	مَسَاجِدُ	مَحَارِيْبُ	دَرَاهِمُ

ہر جمع غیر منصرف کا سبب نہیں، بلکہ جمع منتہی الجموع (وہ جمع جو آخری ہو اور اس کی مزید جمع تکسیر نہ آسکے) غیر منصرف کا سبب ہے۔ مذکورہ بالا تمام کلمات جمع منتہی الجموع کے ہیں، لیکن پہلے مجموعے میں موجود کلمات منصرف اور دوسرے مجموعے میں موجود کلمات غیر منصرف ہیں، لہٰذا معلوم ہوا کہ صرف جمع منتہی الجموع ہونا غیر منصرف کا سبب نہیں، بلکہ اس کے لئے ایک شرط بھی ہے کہ اس کے آخر میں ''تا'' نہ ہو، چونکہ پہلے مجموعے میں موجود کلمات میں یہ شرط نہیں پائی جاتی، کیوں کہ ان کے آخر میں ''تا'' ہے، اس لئے وہ منصرف ہیں، البتہ دوسرے مجموعے میں موجود کلمات میں یہ شرط پائی جاتی ہے کہ ان کے آخر میں ''تا'' نہیں آتی، اس لئے وہ غیر منصرف ہیں۔ جمع منتہی الجموع ایک سبب بذاتِ خود دو کے قائم مقام ہے۔ جمع منتہی الجموع بنانے کا ضابطہ یہ ہے کہ کلمے کے تیسرے نمبر پر الف جمع آتا ہے، اگر الف کے بعد ایک حرف ہو تو وہ مشدد ہوتا ہے جیسے: دوابُّ، اگر دو حرف ہوں تو پہلا مکسور ہوتا ہے جیسے: عَسَاكِرُ، دَرَاهِمُ، اگر تین حرف ہوں تو اوّل مکسور دوسرا ساکن ہوتا ہے، جیسے: مَفَاتِيْحُ، مَصَابِيْحُ، جمع منتہی الجموع کے اوزان درج ذیل ہیں:

وزن	موزون
فَعَالِلُ	مَدَارِسُ، مَسَاجِدُ، مَقَابِرُ، مَقَامِعُ، مَنَابِرُ، سَلَاسِلُ، سَنَابِلُ، ضَفَادِعُ
مَفَاعِلُ	دَرَاهِمُ، عَسَاكِرُ، مَنَازِلُ، مَرَافِقُ، مَكَاتِبُ، مَدَارِسُ، مَنَاسِكُ، مَضَاجِعُ
فَعَائِلُ	حَدَائِقُ، مَسَائِلُ، أَرَائِكُ، خَبَائِثُ، رَسَائِلُ، خَزَائِنُ، حَلَائِلُ، صَحَائِفُ، سَرَائِرُ
أَفَاعِلُ	أَسَاوِرُ، أَصَابِعُ، أَكَابِرُ، أَرَاذِلُ، أَنَامِلُ
أَفَاعِيْلُ	أَسَاطِيْرُ، أَحَادِيْثُ، أَبَارِيْقُ، أَقَاوِيْلُ، أَنَاعِيْمُ
فَوَاعِلُ	قَوَاعِدُ، صَوَاعِقُ، كَوَاعِبُ، كَوَافِرُ، رَوَاكِدُ، عَوَامِلُ، فَوَاكِهُ، فَوَاحِشُ
فَعَالِيْلُ	تَلَاعِيْدُ، تَمَاثِيْلُ، قَنَادِيْلُ، سَرَابِيْلُ، أَبَابِيْلُ، صَنَادِيْقُ، سَلَاطِيْنُ، قَنَاطِيْرُ
مَفَاعِيْلُ	مَصَابِيْحُ، مَحَارِيْبُ، مَسَاكِيْنُ، مَكَاتِيْبُ، مَوَاقِيْتُ، مَشَاهِيْرُ، مَوَازِيْنُ
فَوَاعِيْلُ	تَوَارِيْخُ، قَوَارِيْرُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 38

ترکیب

پہلا مجموعہ	سِيْبَوَيْه	إِنَّ زَيْداً	خَمْسَةَ عَشَرَ
دوسرا مجموعہ	بَعْلَبَكَّ	مَعْدِيْ كَرِب	يَزْدَجَر

پہلے مجموعے میں موجود کلمات بھی اضافت واسناد کے بغیر دو کلموں سے مرکب ہیں، اگر ان کا استعمال بطور علم ہو تو بھی غیر منصرف نہیں، جب کہ دوسرے کلمے میں موجود کلمات غیر منصرف ہیں، لہٰذا معلوم ہوا کہ مطلق ترکیب غیر منصرف کا سبب نہیں، بلکہ اس میں کچھ اور شرائط بھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

① مرکب کلمے کا دوسرا جز لفظ ''وَیہ'' نہ ہو۔

② علمیت سے پہلے دوسرا جز علم نہ ہو۔

③ علمیت سے پہلے دوسرا جز مبنی نہ ہو۔ چونکہ پہلے مجموعے میں یہ شرائط نہیں پائی جاتیں، اس لئے وہ غیر منصرف نہیں، جب کہ دوسرے مجموعے میں موجود کلمات میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں اس لئے وہ غیر منصرف ہیں۔

ترکیب:

ہر ترکیب غیر منصرف کا سبب نہیں، بلکہ اس سے مراد ایسے دو کلمے ہیں جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو کر کسی کا علم ہوں اور ان کے آخر میں "وَیہ" نہ ہو، جیسے: بَعْلَبَكَّ، حَضْرَ مَوْتُ، مَعْدِيْ كَرِب، رَامَهُرمز، أُرْدَ شِيْرُ، كُفَرْ سُوْسَة، بُزُرْ جَمِهْرُ، بور سودان، نیویورك۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 39

الف نون زائدتان

پہلا مجموعہ			
سَعْدَانُ	كَرَوَانٌ	قَطْرَانٌ	سُلْطَانٌ
دوسرا مجموعہ			
نَدْمَانٌ	حَبْلَانٌ	سَفْيَانٌ	عَلَّانٌ	مَوْتَانٌ
نادم	بڑے پیٹ والا	لمبا	کمزور حافظے والا	کمزور دل
تیسرا مجموعہ			
لُقْمَانُ	عِمْرَانُ	سَكْرَانُ	غَضْبَانُ

مذکورہ اسما میں غور کریں کہ سب کے آخر میں الف نون موجود ہے، لیکن ان میں سے صرف تیسرے مجموعے میں موجود کلمات ہی غیر منصرف ہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ الف نون کے ساتھ کچھ شرائط اور بھی ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف نون زائدتان اگر اسم میں ہوں تو ان کے غیر منصرف بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ علم ہو، چونکہ پہلے مجموعے میں موجود اسما کے آخر میں اگرچہ الف نون زائدتان ہیں، لیکن وہ کلمات علم نہیں، اس لئے غیر منصرف کا سبب نہیں۔

اگر الف نون زائدتان صفت میں ہوں تو اس کلمے کے غیر منصرف بننے کی شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَة کے وزن پر نہ ہو، چونکہ دوسرے مجموعے میں موجود کلمات کی مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر ہے، اس لئے وہ غیر منصرف کا سبب نہیں۔ کلامِ عرب میں کل تیرہ کلمات ایسے ہیں جو فَعْلَان کے وزن پر ہیں اور ان کی مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر آتی ہے، ان میں سے پانچ کا ذکر دوسرے مجموعے میں ہے اور باقی دس یہ ہیں: صَوْجَانٌ (سکڑی/خشک کمر والا انسان یا جانور)، دَخْنَانٌ (تاریک دن)، صَيْحَانٌ (صاف مطلع والا دن)، سَخْنَانٌ (گرم دن)، قَشْوَانٌ (باریک و کمزور)، نَصْرَانٌ (ایک عیسائی)، مَصَانٌ (کمینہ)، أَلْيَانٌ (بڑی چکی والا)

تیسرے مجموعے میں موجود کلمات غیر منصرف ہیں، کیوں کہ لقمان، عمران میں الف نون زائدتان اسم میں ہیں اور شرط علمیت موجود ہے، جب کہ سکران، غضبان میں الف نون زائدتان صفت میں ہیں اور شرط مؤنث کا فعلانةٌ کے وزن پر نہ ہونا پائی جا رہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 40

وزن فعل

پہلا مجموعہ		
نَهْشَل	أَوْلَق	أَيْقَق
دوسرا مجموعہ		
رَجَب	جَعْفَر	يَغْزُ	يَزِمِ
تیسرا مجموعہ			
شَمَّرَ	بَنْدَرَ	عَثَّرَ	خَضَّمَ	دُرِّلَ
گھوڑے کا نام	پانی کا نام	ایک جگہ کا نام	آدمی کا نام	قبیلہ
چوتھا مجموعہ			
يَزِيْدُ	يَشْكُرُ	نَرْجِسُ	تَنْضُب
تَرْتُب	تَدْمُرُ	يَرْمُع	أَعْصُر
تَدْرَأ	إِثْمِد	أُصْبَع	أُبْلُم

وزنِ فعل کا مطلب یہ ہے کہ اسم میں درج ذیل شرائط پائی جائیں:

① فعل کے ساتھ مخصوص اوزان میں سے کسی وزن پر ہو، فعل کے ساتھ خاص وزن چھ ہیں:

فَعَّلَ، فُعِّلَ، فُعِلَ، فُعْلِلَ، تَفَعْلَلَ، تُفُعْلِلَ

② ضمیر سے خالی ہو

③ ایسے وزن پر نہ ہو جو اسم و فعل کے درمیان مشترک ہو

④ منقوص الآخر نہ ہو

اگر وزن فعل کیساتھ خاص نہ ہو تو اس کے غیر منصرف بننے کی شرط یہ ہے کہ اسکے شروع میں حروفِ اتین (الف، تا، یا نون) میں سے کوئی حرف زائد ہو، لہٰذا پہلے مجموعے کے کلمات غیر منصرف نہیں منصرف ہیں، کیونکہ انکے شروع والا حرف زائد نہیں اصلی ہے۔

دوسرے مجموعے میں موجود کلمات بھی غیر منصرف نہیں، کیوں کہ پہلے دو تو نہ فعل کے مخصوص اوزان پر ہیں اور نہ ہی ان کے شروع میں حروفِ اتین میں سے کوئی حرف ہے۔ اور آخری دو منقوص الآخر ہیں۔

تیسرے مجموعے میں موجود کلمات فعل کے مخصوص اوزان پر ہیں، لہٰذا غیر منصرف کا سبب ہیں۔ اسی طرح چوتھے مجموعے میں موجود کلمات اگرچہ فعل کے مخصوص اوزان پر نہیں، لیکن ان کے شروع میں حروفِ ''اتین'' میں سے کوئی حرف زائد ہے، لہٰذا وہ بھی غیر منصرف کا سبب ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم غیر منصرف میں استثناء

① غیر منصرف اسم پانچ صورتوں میں منصرف ہو جاتا ہے:ا-غیر منصرف پر الف لام داخل ہو جیسے: أَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ۔ غیر منصرف پر کسرہ نہیں آتا، لیکن الف لام داخل ہونے کی وجہ سے اس کا وہ حکم باقی نہیں رہا۔ نیز يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ میں الصَّواعِقِ معرف باللام ہونے کی وجہ سے منصرف بن گیا۔

② غیر منصرف مضاف بنے جیسے: لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ۔ أحسن (وصف + وزن فعل) غیر منصرف تھا، لیکن اضافت کی وجہ سے غیر منصرف والا حکم ختم ہو گیا، اسی لئے اس پر کسرہ آیا۔ اسی طرح: أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ۔ میں أحكم اضافت کی وجہ سے منصرف ہے۔

③ غیر منصرف نکرہ کے طور پر استعمال کیا جائے، جیسے: رَأَيْتُ عُثْمَانَاً (میں نے ایک عثمان کو دیکھا) نیز: جَاءَنِي أَحْمَدُ وَأَحْمَدٌ آخَرُ (میرے پاس احمد آیا اور ایک اور احمد بھی آیا)

④ ضرورتِ شعری کی وجہ سے جیسے:

وَكَأْسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِبَعْلَبَكٍّ وَأُخْرَى فِي دِمَشْقَ وَقَاصِرِينَا

⑤ غیر منصرف کو مصغر بنایا جائے، جیسے: مَرَرْتُ بِسُمَيْرَاءَ۔

تمرین

درج ذیل اسما غیر منصرف ہیں، حل شدہ کلمات میں غور کر کے انہیں اسی طرح حل کریں:

أَحَادُ، أَظْهَرُ، دَاوُدُ، امْرَأَةُ عِمْرَانَ، ثُنَاءُ، رُقَيَّةُ، شَهْرُ رَمَضَانَ، زُفَرُ، بَكَّةُ، رُبَاعُ، رَيَّانُ، سَكِينَةُ، أَهْلُ يَثْرِبَ، شَنْعَانُ، شَعْبَانُ، خُمَاسُ، أَحْسَنُ، عُبَيْدَةُ، سُدَاسُ، عَاشُورَاءُ، عُشَارُ، جُمَعُ، قُتَيْبَةُ، مَوْحِدُ، حُسْنَى، عُرْوَةُ، كُتَعُ، مَثْنَى، مَخْمَسُ، عِكْرِمَةُ، مَعْشَرُ، بُتَعُ، حُذَيْفَةُ، رُبَاعُ، بُصَعُ۔

غیر منصرف	سبب	غیر منصرف	سبب
إبراهيم	علم + عجمہ	دراهم	جمع منتہی الجموع
رقية	علم + تانیث	سُعَاد	علم + تانیث
زكريا	علم + عجمہ	حبلى	تانیث الف مقصورہ
منازل	جمع منتہی الجموع	زُحَل	علم + عدل
بورسعيد	علم + ترکیب	شعبان	علم + الف نون
أحمد	علم + وزنِ فعل	رضوان	علم + الف نون
يعقوب	علم + عجمہ	أحمر	وصف + وزن فعل
		فقراء	جمع منتہی الجموع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور ان میں غور کر کے غیر منصرف اسما کو الگ کریں اور ان اسباب کی نشان دہی کریں جن کی وجہ سے وہ غیر منصرف بنے۔

كان في قريتنا رجل صالح، اسمه أحمد، يصنع أباريق وأكوابا من الفخار، ويبيعها بدراهم معدودة، لا يسأله جوعان إلا بادر إلى إعطائه، وكانت زوجته رقية تمشي على نهجه - شيّدت الحكومة مدارس كثيرة- رأيت البارحة رجلا غضبان، يبيع الجلباب من حرير أبيض وعصافير، تتتابعت النساء أحاد ومثنى وثلاث، وتقدمت عمتي مع نساء أخر۔

قابل إبراهيم شمعون في بغداد
قدّمت نائلة إلى سعاد وأخيها طلحة هدية
لم يعرّج بختنصّر لي بعلبك ولا حضر موت
طاف يزيد وأسعد في قبائل تغلب ودئل وكليب وقريش
أقبّل المدعوات ونساء أخر أحاد ورباع
مررت في صحراء على قتلى كثيرين
أضيئت مساجد حضر موت بمصابيح
جلس الشواعر على كراسيّ من فضّة

ذیل کے جملوں میں غیر منصرف کی نشان دہی کریں اور ان کی ترکیب کریں:

أَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ - قَالَتْ امرَأَةُ عِمْرَانَ - اتَّبَعُوْا أَمْرَ فِرْعَوْنَ - إِسْمُهُ أَحْمَدُ - هُنَّ أَطْهَرُ - زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ - اِذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ - اِلْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ - نَصَرَكُمُ اللهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ - قَالَتْ اِمْرَأَةُ فِرْعَوْنَ - جَاءَ إِخْوَةُ يُوْسُفَ - قَالَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ - حَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوْءُ الْعَذَابِ - لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ - أُدْخُلُوْا مِصْرَ - اِهْبِطُوْا مِصْراً (دونوں میں فرق کی وجہ بھی بتائیں) أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُوْلاً - أَدْخِلُوْا آلَ فِرْعَوْنَ - جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 41

فعل مضارع کا اعراب

فعل مضارع ہی کا اعراب اس لئے بیان کیا کہ کہ فعل ماضی مبنی ہے، اسی طرح امر حاضر معروف بھی مبنی ہے اور مبنی اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے۔ پہلے گزر چکا کہ فعل مضارع کے اعراب تین ہیں: رفع، نصب، جزم۔

فعل مضارع پر کوئی عامل لفظی داخل ہو تو عامل کے مقتضا کے مطابق وہ منصوب یا مجزوم ہوگا، مثلاً: حروفِ ناصبہ: أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ داخل ہوں تو فعل مضارع منصوب ہوگا۔

اگر حروفِ جازمہ: إِنْ، لَمْ، لَمَّا، لامِ الامر، لاءِ النهي داخل ہوں تو فعلِ مضارع مجزوم ہوگا۔ اگر فعل مضارع عامل جازم و ناصب سے خالی ہو تو اسے (عامل سے خالی ہونے کو) عامل معنوی کہتے ہیں، لہٰذا فعل مضارع عامل معنوی کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔

فعل مضارع کے مرفوع ہونے کی تین علامتیں ہیں: ضمہ جیسے: يَضْرِبُ، علامتِ تقدیری جیسے: يَخْشَى۔ اثباتِ نون جیسے: يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُونَ۔

منصوب ہونے کی دو علامتیں ہیں: علامتِ حرکتی، جیسے: لَنْ يَضْرِبَ، لَنْ يَّغْزُوَ، اسقاطِ نون جیسے: لَنْ يَّضْرِبَا، لَنْ يَّضْرِبُوا۔

جزم کی تین علامتیں ہیں:

① جزم جیسے: لَمْ يَضْرِبْ

② اسقاطِ نون جیسے: لَمْ يَضْرِبَا، لَمْ يَضْرِبُوْ

③ اسقاطِ حرف جیسے: لَمْ يَغْزُ، لَمْ يَرْمِ۔

فعل مضارع کے چودہ صیغوں میں سے دو صیغے: جمع مؤنث غائب يَفْعَلْنَ جمع مؤنث حاضر تَفْعَلْنَ مبنی ہیں، ہر حال میں ایک ہی حالت میں رہتے ہیں۔

لہٰذا باقی بارہ صیغوں کی دو جماعتیں بنیں گی۔ ان میں سے پہلی جماعت میں وہ پانچ صیغے ہیں جو ضمائر بارزہ سے خالی ہوتے ہیں، اور دوسری جماعت میں وہ سات صیغے ہیں جن کے آخر میں ضمیر بارز ہوتی ہے۔

پہلی جماعت		دوسری جماعت	
صیغہ	برائے	صیغہ	برائے
يَفْعَلُ	واحد مذکر غائب	يَفْعَلَانِ	تثنیہ مذکر غائب
تَفْعَلُ	واحد مؤنث غائب	تَفْعَلَانِ	تثنیہ مؤنث غائب
تَفْعَلُ	واحد مذکر مخاطب	تَفْعَلَانِ	تثنیہ مذکر حاضر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَفْعَلُ	واحد متکلم	تَفْعَلَانِ	تثنیہ مؤنث حاضر
نَفْعَلُ	جمع متکلم	يَفْعَلُوْنَ	جمع مذکر غائب
		تَفْعَلُوْنَ	جمع مذکر حاضر
		تَفْعَلِيْنَ	واحد مؤنث حاضر

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی تین قسمیں ہیں:

① صحیح یعنی جس کے لام کلمے کے مقابلے میں حرف علت نہ ہو۔ نحویین کے نزدیک صحیح اسی کو کہتے ہیں۔

② معتل واوی و یائی: جس کے لام کلمے کے مقابلے میں ''واو'' یا ''یا'' ہو۔

③ معتل الفی: جس کے لام کلمے کے مقابلے میں ابھی ''الف'' ہو۔

پہلی جماعت میں موجود صیغے اگر صحیح ہوں تو ان کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، نصبی میں فتحہ اور جزمی میں سکون ہے۔ اگر معتل واوی اور یائی ہوں تو ان کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، نصبی میں فتحہ لفظی، اور جزمی میں حذف لام ہوگا۔ اگر معتل الفی ہوں تو ان کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، نصبی میں فتحہ تقدیری، اور جزمی میں حذف لام کلمہ ہوگا۔ جیسا کہ ذیل میں ہے:

فعل کی قسم	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
صحیح	هُوَ يَضْرِبُ	لَنْ يَّضْرِبَ	لَمْ يَضْرِبْ
معتل واوی و یائی	هُوَ يَغْزُوْ وَيَرْمِيْ	لَنْ يَّغْزُوَ وَيَرْمِيَ	لَمْ يَغْزُ وَيَرْمِ
معتل الفی	هُوَ يَرْضَىٰ	لَنْ يَّرْضَىٰ	لَمْ يَرْضَ

دوسری جماعت میں موجود صیغوں کا اعراب حالت رفعی میں اثبات نون کے ساتھ ہے، خواہ وہ صحیح ہوں یا معتل واوی و یائی یا الفی ہوں اور حالت نصبی و جزمی میں حذف نون، کوئی سی بھی قسم ہو۔ جیسا کہ ذیل میں ہے:

	صحیح	معتل واوی و یائی	معتل الفی
حالت رفعی	هُمَا يَضْرِبَانِ	يَغْزُوَانِ وَيَرْمِيَانِ	يَرْضَيَانِ
حالت نصبی	لَنْ يَّضْرِبَا	لَنْ يَّغْزُوَا وَلَنْ يَّرْمِيَا	لَنْ يَّرْضَيَا
حالت جزمی	لَمْ يَضْرِبَا	لَمْ يَغْزُوَا وَلَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَرْضَيَا
حالت رفعی	هُمْ يَضْرِبُوْنَ	يَغْزُوْنَ وَيَرْمُوْنَ	يَرْضَوْنَ
حالت نصبی	لَنْ يَّضْرِبُوْا	لَنْ يَّغْزُوْا وَلَنْ يَّرْمُوْا	لَنْ يَّرْضَوْا
حالت جزمی	لَمْ يَضْرِبُوْا	لَمْ يَغْزُوْا وَلَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَرْضَوْا
حالت رفعی	أَنْتِ تَضْرِبِيْنَ	تَغْزِيْنَ وَتَرْمِيْنَ	تَرْضَيْنَ
حالت نصبی	لَنْ تَضْرِبِيْ	لَنْ تَغْزِيْ وَلَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَرْضَيْ
حالت جزمی	لَمْ تَضْرِبِيْ	لَمْ تَغْزِيْ وَلَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَرْضَيْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمرین

① اعراب صرف فعل مضارع کا کیوں بیان کیا؟ ماضی اور امر کا اعراب کیوں بیان نہیں کیا؟

② عامل معنوی کسے کہتے ہیں؟

③ فعل مضارع کے مرفوع، منصوب اور مجزوم ہونے کی صورتیں تحریر کریں۔

④ نحویین کی اصطلاح کے مطابق صحیح، معتل واوی و یائی اور معتل الفی کی تعریف کریں۔

⑤ پہلی جماعت میں کتنے اور کون سے صیغے ہیں؟

⑥ دوسری جماعت کے صیغوں کی تعیین کریں۔

⑦ ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور فعل مضارع پر لَم اور لَن داخل کریں اور ان کی وجہ سے ہونے والی تبدیلی کو بھی ملحوظ رکھیں جیسا کہ اس مثال میں ہے:

جملہ	دخول لم	دخول لن
يَخْرُجُ مُحَمَّدٌ إِلَى عَمَلِهِ	لَمْ يَخْرُجْ مُحَمَّدٌ إِلَى عَمَلِهِ	لَنْ يَخْرُجَ مُحَمَّدٌ إِلَى عَمَلِهِ
الأَغْنِيَاءُ يُنْفِقُوْنَ عَلَى الفُقَرَاءِ	الأَغْنِيَاءُ لَمْ يُنْفِقُوْا عَلَى الفُقَرَاءِ	الأَغْنِيَاءُ لَنْ يُنْفِقُوْا عَلَى الفُقَرَاءِ

يلبس الناس الملابس القطنية في الشّتاء - تتقدم الأمم بالعلم وحده - القوّاد يشاهدون المواقع العسكرية - تكثر حوادث السّيارات في البلاد العربية - الخامان يعودان إلى البيت في المساء - الوزاء يعقدون مؤتمرا صحفيا - تغادر الطّائرة أرض المطار في الساعة السابعة صباحا - تنخفض درجة الحرارة في الصيف.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 42

اسم میں عمل کرنے والے حروف کا بیان

اسم میں عمل کرنے والے حروف پانچ ہیں:

① حروف جارہ ② حروف مشبہ بالفعل ③ ما ولا مشبہ بلیس

④ لائے نفی جنس ⑤ حروف ندا

حروفِ جارہ:

انہیں حروف اضافت اور حروف خفض بھی کہتے ہیں۔ یہ کل سترہ حروف ہیں: ب، ت، ك، ل، و، مُنْذُ، مُذْ، خَلاَ، رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلَى، حَتّٰى، إِلٰى۔ عربی زبان میں حروف جارہ کا استعمال بکثرت ہوتا ہے۔ یہ حروف فعل پر داخل نہیں ہوتے، صرف اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ اگر اسم غیر متمکن یعنی مبنی ہو تو اسے مجرور محلا کہیں گے، کیوں کہ مبنی کا اعراب تبدیل نہیں ہوتا۔ اسم متمکن منصرف ہو تو وہ مجرور ہو جائے گا، اور اسم متمکن غیر منصرف ہو تو چونکہ اس پر کسرہ نہیں آتا اس لئے وہ مفتوح ہی رہے گا۔

حروف جارہ ضمائر اور اسم ظاہر دونوں پر داخل ہوتے ہیں، البتہ بعض حروف صرف اسم ظاہر پر داخل ہوتے ہیں، ضمائر پر داخل نہیں ہوتے جیسے: ك، تا، واو، مُنْذُ، مُذْ، خَلاَ، عَدَا وغیرہ۔ حروف جارہ ضمیر پر داخل ہوں تو اس ضمیر کو ضمیر مجرور متصل کہیں گے، جیسے: بِهٖ، بِهِمْ، لَهُ، لَنَا، عَلَيْهِ، عَلَيْنَا، فِيْهِ، فِيْنَا، عَنْهُ، عَنَّا، إِلَيْهِ، إِلَيْنَا۔

اسم ظاہر پر داخل ہوں، جیسے: بِالْقَلَمِ قلم کے ذریعے، تَاللّٰهِ اللہ کی قسم، كَالْأَنْعَامِ مویشیوں کی طرح، لِلّٰهِ اللہ کے لئے، وَاللّٰهِ اللہ کی قسم، مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام سے، فِي الْقِصَاصِ قصاص میں، عَلَى الْفُلْكِ کشتی کے اوپر، إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى مسجد اقصیٰ تک، عَنْ قَوْلِكَ آپ کے قول سے، حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ صبح ہونے تک۔

حروف جارہ کے لئے کسی متعلَّق کا ہونا ضروری ہے اور متعلَّق فعل یا شبہ فعل (اسمائے مشتقات: اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، مصدر، اسم تفضیل وغیرہ) ہوتے ہیں۔ اگر متعلَّق عبارت میں موجود ہو تو اسے ''ظرف لغو'' کہتے ہیں جیسے: فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ۔ فَتَحَ فعل، اللّٰهُ فاعل، عَلَى جارہ، كُمْ ضمیر مجرور متصل، جار اپنے مجرور سے مل کر فَتَحَ فعل سے متعلَّق ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور متعلِّق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔ يُؤْمِنُوْنَ فعل، واو ضمیر بارز فاعل، با جارہ، الغیب مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا يُؤْمِنُوْنَ فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ ذیل کی مثالوں میں حروف جارہ کا متعلَّق لفظوں میں موجود ہے یعنی ظرف لغو ہے۔ مذکورہ جملوں کی ترکیب میں غور کر کے ان مثالوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ - آمَنَّا بِاللّٰهِ - ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ - أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ - اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ - يُفْسِدُ فِيْهَا - أَيَّدْنَاهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ - لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ - عَرَضْنَا عَلَى الْمَلَائِكَةِ - اللّٰهُ عَلِيْمٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالظَّالِمِيْنَ - اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ - اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى - اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ - جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰى أَنْفُسُكُمْ - اِضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا - اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ - يَتَفَجَّرُ مِنْهَا الْأَنْهَارُ - لَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ - هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ - اَخَذَ بِرَأْسِ اَخِيْهِ - شَرَوْا بِهٖ أَنْفُسَهُمْ - اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ - رَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ - أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ - نَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ - خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ - طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ - لَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ - لَبِثَ فِيْهِمْ - عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا فِي السَّبْتِ - لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا - اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ - مَكَرُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ - مَكَّنَّا كُمْ فِي الْأَرْضِ - اَلْقٰى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ - جَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ - اُسْجُدُوا لِآدَمَ - اِسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ - اَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيٰتٍ بَيِّنٰتٍ - يُغْضُوْنَ إِلَيْكَ رُؤُوْسَهُمْ - مَتَّعْنَاهُمْ إِلٰى حِيْنٍ - اَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ - تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيْمٍ - مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ - مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ - يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ - اَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَداً - مَسَخْنَاهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ - خَتَمَ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ - فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ - اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى - اَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 43

ظرفِ مستقر/شبہ جملہ

اگر جار مجرور کا متعلَّق عبارت میں موجود نہ ہو تو اسے ''ظرفِ مستقر'' یا شبہ جملہ کہتے ہیں۔ اس کی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔

مبتدا کے بعد خبر محذوف ہو اور خبر کی نیابت جار مجرور کر رہے ہوں، جیسے: الحَيَاءُ مِنَ الإِيْمَانِ۔ الحَيَاءُ مبتدا، مِنَ جارہ ال إِيمَانِ مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر برائے ثَابِتٌ اسمِ فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور متعلَّق سے مل کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کی مثالوں سے اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے:

جملہ	مبتدا	خبر محذوف اسم	خبر محذوف فعل	جار مجرور
الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ	الأَعْمَالُ	مُعْتَبَرَةٌ	تُعْتَبَرُ	بِالنِّيَّاتِ
المُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ	المُؤْمِنُوْنَ	كَائِنُوْنَ		كَرَجُلٍ وَاحِدٍ
الإِنْسَانُ فِيْ خُسْرٍ	الإِنْسَانُ	كَائِنٌ	وَقَعَ	فِيْ خُسْرٍ
الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ	الصَّدَقَاتُ	ثَابِتَةٌ	تَثْبُتُ	لِلْفُقَرَاءِ
النَّجَاةُ فِي الصِّدْقِ	النَّجَاةُ	حَاصِلَةٌ	تَحْصُلُ	فِي الصِّدْقِ
قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ	قَفْلَةٌ	كَائِنَةٌ		كَغَزْوَةٍ
الحُرُّ بِالحُرِّ	الحُرُّ	مَقْتُوْلٌ	يُقْتَلُ	بِالحُرِّ
العِزَّةُ لِلّٰهِ	العِزَّةُ	ثَابِتَةٌ	ثَبَتَتْ	لِلّٰهِ

✸ ظرفِ مستقر میں متعلَّق یعنی خبرِ محذوف اسمائے مشتقہ کی کی صورت میں بھی نکال سکتے ہیں جیسا کہ خبر محذوف اسم کی عنوان کے تحت ہے اور افعال کی صورت میں بھی جیسے خبر محذوف فعل کے عنوان کے تحت ہے۔ اگر متعلَّق اسم کو بنایا جائے تو تذکیر و تانیث، مفرد، تثنیہ، جمع میں اس کا مبتدا کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

✸ عبارت کے سیاق و سباق کو دیکھتے ہوئے خاص متعلَّق بھی نکال سکتے ہیں اور عام متعلق بھی۔ عام متعلَّق کا مطلب یہ ہے کہ ظرف مستقر کی جو بھی مثال ہو مبتدا کی تذکیر و تانیث اور مفرد تثنیہ و جمع کا لحاظ کرتے ہوئے متعلَّق ثَابِتٌ، كَائِنٌ، حَاصِلٌ، وَاجِبٌ میں سے ہی کسی کو بنایا جائے اور خاص متعلق کا مطلب یہ ہے ان چار کے علاوہ کوئی اور اسم یا فعل نکالا جائے جیسے پہلی اور آخری مثال میں ہے۔

شبہ جملہ کی ایک صورت یہ ہے کہ خبرِ محذوف کی نیابت ظرفِ مضاف کر رہا ہو، جیسے:

جملہ	مبتدا	خبرِ محذوف	ظرف مضاف
الأُستاذُ أَمامَ البَيْتِ	الأُستاذُ	مَوْجُوْدٌ	أَمامَ البَيْتِ
الرَّاحَةُ بَعْدَ التَّعْبِ	الرَّاحَةُ	حَاصِلَةٌ	بَعْدَ التَّعْبِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحَمَامَةُ فَوْقَ الشَّجَرَةِ	الحَمَامَةُ	جَالِسَةٌ	فَوْقَ الشَّجَرَةِ
الرَّفِيْقُ قَبْلَ الطَّرِيْقِ	الرَّفِيْقُ	كَائِنٌ	قَبْلَ الطَّرِيْقِ
الظِّلُّ تَحْتَ العَرْشِ	الظِّلُّ	يَكُوْنُ	تَحْتَ العَرْشِ
العَفْوُ بَعْدَ المَقْدِرَةِ	العَفْوُ	يَكُوْنُ	بَعْدَ المَقْدِرَةِ

شبہ جملہ کی ایک صورت یہ ہے کہ خبر جار مجرور کی صورت میں مقدم ہو اور مبتدا موخر ہو۔ یہ عام طور پر وہاں ہوتا ہے جہاں مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف مضاف پر مشتمل ہو جیسے: لَكُمْ جَمَالٌ۔ لام جارہ، كُمْ ضمیر مجرور متصل مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٌ سے متعلق ہوا۔ ثَابِتٌ اسم فاعل، اس میں ضمیر مستتر معبر بِهُوَ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبرِ مقدم بنا اور جَمَالٌ مبتدائے موخر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کی مثالوں میں مزید وضاحت ہے:

جملہ	مبتدا	خبر محذوف	جار مجرور
فِي البَيْتِ رَجُلٌ	رَجُلٌ	مَوْجُوْدٌ	فِي البَيْتِ
مَعَ العُسْرِ يُسْرٌ	يُسْرٌ	ثَابِتٌ	مَعَ العُسْرِ
عَلَى الفَرَسِ صَيَّادٌ	صَيَّادٌ	رَاكِبٌ	عَلَى الفَرَسِ
فِي القَفَسِ طَائِرٌ	طَائِرٌ	مَحْبُوْسٌ	فِي القَفَسِ
مِنَ المُسْلِمِيْنَ رِجَالٌ	رِجَالٌ	مَوْجُوْدُوْنَ	مِنَ المُسْلِمِيْنَ
عِنْدِيْ غُلَامٌ	غُلَامٌ	مَوْجُوْدٌ	عِنْدِيْ
فِي القِصَاصِ حَيَاةٌ	حَيَاةٌ	ثَابِتَةٌ	فِي القِصَاصِ
لِلّٰهِ الأَسْمَاءُ الحُسْنَى	الأَسْمَاءُ الحُسْنَى	ثَابِتَةٌ	لِلّٰهِ
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ	مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ	ثَابِتٌ	لِلذَّكَرِ

ظرف مستقر کی ایک صورت یہ ہے کہ اسم موصول کے بعد صلہ صریح فعل کی صورت میں نہ ہو بلکہ جار مجرور یا ظرف محذوف صلہ کی نیابت کر رہا ہو۔ اس صورت میں متعلق فعل ہی نکالا جائے گا، کیوں کہ صلے کے لئے مکمل جملے کا ہونا ضروری ہے جیسے: اُذْكُرُوْا مَا فِيْهِ أَيْ مَا ثَبَتَ فِيْهِ۔ اُذْكُرْ فعل، ضمیر مستتر معبر بِأَنْتَ فاعل، ما موصولہ، فِيْ حرف جار، ہ ضمیر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر برائے ثَبَتَ فعل، ثَبَتَ فعل، ضمیر مستتر معبر بِهُوَ راجع برائے اسم موصول فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ برائے موصول، موصول اپنے صلے سے مل کر مفعول بہ برائے فعل اُذْكُرُوا۔ اذکروا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے نقشے میں غور کریں:

جملہ	فعل	اسم موصول	صلہ محذوفہ	جار مجرور
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ	يَعْلَمُ	مَا	ثَبَتَ	فِي السَّمَاوَاتِ
نَذَرْتُ مَا فِي بَطْنِيْ	نَذَرْتُ	مَا	ثَبَتَ	فِي بَطْنِيْ
أَلْقِ مَا فِي يَمِيْنِكَ	أَلْقِ	مَا	ثَبَتَ	فِي يَمِيْنِكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ	أَسْلَمَ	مَنْ	ثَبَتَ	فِي السَّمَاوَاتِ
يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ	يَبْعَثُ	مَنْ	ثَبَتَ	فِي الْقُبُوْرِ

اگر جملے کی ابتدا ہی جار مجرور سے ہو اور متعلق بعد میں مذکور نہ ہو تو بھی ظرف مستقر ہوتا ہے جیسے: بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ترکیب میں کہیں گے: باجارہ، اسم مضاف، لفظ اللہ موصوف، الرحمن صفت اوّل، الرحیم صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور برائے جار، جار اپنے مجرور سے مل متعلق ہوا أَشْرَعُ فعل کے ساتھ، أَشْرَعُ فعل، ضمیر مستتر معرب أنا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سابقہ تراکیب میں غور کر کے نیچے دی گئی مثالوں کی ترکیب کریں:

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ - فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ - فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ - فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ - فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ - فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ - لَهُ الْحَمْدُ - لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْأُمُوْرِ - عِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيْظٌ - لَهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ - لَهُ الْمُلْكُ - لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ - لَدَيْنَا مَزِيْدٌ - عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى - لِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْأُوْلٰى - لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ - لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ - عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ - لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ - لِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ - لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى - لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابُ جَهَنَّمَ - لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ - فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ۔

کبھی جار مجرور صفتِ محذوفہ کی نیابت کرتے ہیں، چونکہ اعراب، معرفہ نکرہ، تذکیر وتانیث اور مفرد تثنیہ جمع میں صفت کا موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے، اس لئے صفتِ محذوف نکالنے سے پہلے موصوف کو دیکھ لیا جائے کہ وہ کس حالت میں ہے۔ جیسے: قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ۔ قَالَ فعل رَجُلَانِ موصوف مِنَ جارہ الَّذِيْنَ اسم موصول يَخَافُوْنَ فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ صلہ، موصول اپنے صلے سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق قَائِمَتَانِ، قَائِمَتَانِ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت برائے موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کی مثالوں میں بھی صفتِ محذوفہ خبر، فاعل یا مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع ہے، اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان مثالوں کی ترکیب کریں۔

ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ - هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ - جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ - لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ - هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ - أُولٰئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا - لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ - يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ - وَدَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ - هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ - جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ - أَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ۔

کبھی صفت محذوفہ منصوب ہوتی ہے، جیسے: لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ۔ لَا تَتَّخِذُوْا فعل نہی مع الفاعل (فاعل واو ضمیر بارز) بِطَانَةً موصوف مِنْ جارہ دُوْنِكُمْ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق كَائِنَةً، كَائِنَةً اسم فاعل اپنے فاعل ھی اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، فعل نہی اپنے فاعل اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ذیل کی مثالوں میں بھی صفتِ محذوفہ منصوب ہے، اس بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان مثالوں کی ترکیب کریں:

أُحِلَّ عُقْدَةً مِنْ لِّسَانِي - تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقاً مِّنْكُمْ - جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ - خُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ - اللهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِّنْهُ - بَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ - اِبْعَثُوْا حَكَماً مِنْ أَهْلِهَا - آتِهِمْ عَذَاباً ضِعْفاً مِّنَ النَّارِ - جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ - يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيّاً مِنْ دُوْنِ اللهِ.

ذیل کی مثال کو دیکھتے ہوئے صفت محذوفہ مجرور کی مثالوں کو بھی اسی طرح حل کریں زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِنَ النَّاسِ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ۔ زَيَّنَ فعل لِ جارہ كَثِيْرٍ موصوف مِنَ جارہ النَّاسِ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ثَابِتٍ، ثَابِتٍ اسم فاعل اپنے فاعل ھو اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق زَيَّنَ فعل کے ساتھ قَتْلَ مضاف أَوْلَادِهِمْ مرکب اضافی مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم، شُرَكَاؤُهُمْ مرکب اضافی فاعل مؤخر، زَيَّنَ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

بَاؤُوْا بِغَضَبٍ مِنَ اللهِ - يَأْتِيَهُمُ اللهُ فِيْ ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ - سَارِعُوْا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَّبِّكُمْ - يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللهِ - أَرْسَلْنَا إِلَى أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ - يَعْكُفُوْنَ عَلَى أَصْنَامٍ لَّهُمْ - لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 44

حروفِ جارہ زائدہ

حروفِ جارہ کبھی زائد ہوتے ہیں، اور جب یہ زائد ہوں تو انہیں کسی سے متعلق نہیں کرتے۔ حروف کی زیادتی کے مختلف فائدے ہوتے ہیں، کبھی بات کو پختہ کرنے اور اس میں تاکید لانے کے لئے حروفِ زائدہ کا استعمال ہوتا ہے، کبھی کلام میں عموم پیدا کرنے کے لئے حروفِ زائدہ کو لایا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ مختلف اغراض ہوتی ہیں۔ چونکہ حروفِ جارہ زائدہ متعلق نہیں ہوتے، اس لئے ترکیب کرتے وقت حروفِ زائدہ کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ''فلاں حرف زائد''، البتہ مجرور کے متعلق اس کی اصل ترکیبی حیثیت کی نشان دہی کی صراحت کرنی پڑتی ہے، مثلاً:

مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ۔ مَا نافیہ لَهُ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثَابِتٌ، ثابتٌ اسم فاعل اپنے فاعل ھو اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مِنْ جارہ زائدہ، دَافِعٍ مجرور لفظاً مرفوع محلاً مبتدائے مؤخر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح مَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ۔ مَا نافیہ يُعَلِّمَانِ فعل با فاعل (الف ضمیر بارز فاعل) مِنْ جارہ زائدہ اَحَدٍ مجرور لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نیز: هَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ۔ هَلْ حرف استفہام تَرَى فعل، ضمیر مستتر معبر بانت فاعل، لَهُمْ جار مجرور ظرف لغو متعلق فعل مِنْ جارہ زائدہ بَاقِيَةٍ مجرور لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ذیل کی مثالوں میں حروفِ جارہ زائدہ مبتدائے مؤخر پر داخل ہیں، لہٰذا پہلی حل شدہ مثال کو دیکھتے ہوئے ان مثالوں کی ترکیب کریں:

مَا لَهُ مِنْ نُوْرٍ - مَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ - مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ - مَا لَهُ مِنْ خَلَاقٍ - مَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ - مَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِيْنَ - مِنْ دُوْنِ اللهِ مِنْ وَّلِيٍّ - هَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ - مَا لَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ - مَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ - مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ۔

ان مثالوں میں مبتدا پر حروفِ جارہ زائدہ ہیں اور مبتدا مؤخر نہیں: هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ - مَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ - مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ۔

ذیل کی مثالوں میں حروفِ جارہ زائدہ فاعل پر داخل ہیں، دوسری حل شدہ مثال کو دیکھتے ہوئے ان کی ترکیب کریں:

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيْبَةٍ - كَفٰى بِاللهِ - مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ - مَا تَأْتِيْهِمْ مِنْ آيَةٍ - مَا تَسْقُطُ مِنْ شَجَرَةٍ - مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ - مَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ - مَا يَأْتِيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلٍ - كَفٰى بِنَفْسِكَ - مَا آمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ - مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ - جَاءَكَ مِنْ نَبَاءِ الْمُرْسَلِيْنَ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل کی مثالوں میں حروفِ جارہ زائدہ مفعول بہ پر داخل ہیں، تیسری حل شدہ مثال کو دیکھتے ہوئے ان مثالوں کی ترکیب کریں:

أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ - مَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ - مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ - مَا جَعَلَ اللهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ - قَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا - مَا تَرَى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ - مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَى بَشَرٍ مِنْ شَيْءٍ - مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ - مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ - مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ وَّلَدٍ - مَا آتَيْنَاهُمْ مِنْ كِتَابٍ - مَا أُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِّزْقٍ - مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 45

حروفِ مشبہ بالفعل

پہلا مجموعہ			
زَيْدٌ قَائِمٌ	زید کھڑا ہے	اَلشَّبَابُ يَعُوْدُ	جوانی لوٹ آئے گی
اَلْكِتَابَانِ مُفِيْدَانِ	دونوں کتابیں مفید ہیں	بَكْرٌ غَائِبٌ	بکر غائب ہے
اَلْمُنَافِقُوْنَ كَاذِبُوْنَ	منافقین جھوٹے ہیں	اَلسَّاعَةُ قَرِيْبٌ	قیامت قریب ہے
زَيْدٌ اَسَدٌ	زید شیر ہے	بَكْرٌ مَا جَاءَ	بکر نہیں آیا
دوسرا مجموعہ			
اِنَّ زَيْداً قَائِمٌ	یقیناً زید کھڑا ہے	لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ	کاش کہ جوانی لوٹ آئے
اِنَّ الْكِتَابَيْنِ مُفِيْدَانِ	یقیناً دونوں کتابیں مفید ہیں	لَعَلَّ بَكْراً غَائِبٌ	شاید بکر غائب ہو
اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ	بے شک منافقین جھوٹے ہیں	لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ	امید ہے کہ قیامت قریب ہے
كَاَنَّ زَيْداً اَسَدٌ	گویا کہ زید شیر ہے	لٰكِنَّ بَكْراً مَا جَاءَ	لیکن بکر نہیں آیا

پہلے مجموعے میں موجود جملوں اور ان کے ترجمے کو ملاحظہ کریں کہ یہ مبتدا اور خبر سے مرکب ہیں، چونکہ مبتدا مرفوع ہوتا ہے اس لئے جملے کا پہلا جز مرفوع ہے، جب کہ دوسرے مجموعے میں موجود جملوں اور ان کے تراجم میں غور کریں کہ جب مبتدا خبر پر حروفِ مشبہ بالفعل میں سے کوئی حرف داخل ہوا تو نہ صرف ان میں لفظی تبدیلی آئی بلکہ ان کے معنی میں بھی فرق آ گیا۔ لفظی تبدیلی تو یہ آئی کہ مبتدا مرفوع کے بجائے منصوب ہو گیا اور اب ترکیب میں اس کی تعبیر مبتدا سے نہیں کی جائے گی، بلکہ اسے حرفِ مشبہ بالفعل کا اسم کہا جائے گا، اور خبر کو مطلق خبر نہیں کہیں گے، بلکہ حرفِ مشبہ بالفعل کی خبر کہیں گے۔

حروفِ مشبہ بالفعل چھ حروف ہیں: اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ۔ ان کے متعلق تین باتیں یاد رکھیں۔ انہیں مشبہ بالفعل کیوں کہتے ہیں؟ ان کا معنی کیا ہے؟ ان کا عمل کیا ہے۔

مشبہ بالفعل کا مطلب فعل کے مشابہ ہونا ہے اور یہ حروف مختلف چیزوں (حروف کی تعداد، معنی، اور عمل ایک اسم کو نصب اور دوسرے کو رفع دینا) میں فعل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

ان کے معانی کی وضاحت ذیل کی مثالوں سے واضح ہو جاتی ہے کہ اِنَّ اور اَنَّ تاکید کے معنی (یقیناً، بے شک وغیرہ) پر دلالت کرتے ہیں جس سے خبر شک سے پاک ہو جاتی ہے اور جملے میں تاکید اور زور پیدا ہوتا ہے۔ كَاَنَّ تشبیہ کے لئے آتا ہے۔ لیت تمنا اور آرزو پر دلالت کرتا ہے، لعل ترجی یعنی امید اور توقع کا فائدہ دیتا ہے جب کہ لٰكِنَّ استدراک یعنی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے آتا ہے جیسے سابقہ کلام سے کوئی ایسی بات مفہوم ہوتی ہو جو حقیقت کے خلاف ہو تو لٰكِنَّ کے بعد اس مفہوم کو دور کیا جاتا ہے، مثلاً زید بہت سخی ہے تو جب قائل نے کہا زَيْدٌ جَوَادٌ تو سننے والے کو یہ وہم ہوا کہ بہادر بھی ہوگا تو قائل نے لٰكِن سے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہم کو دور کیا یعنی زَیدٌ جوادٌ لکنّه جبانٌ۔ تو قائل لکنّ کے ذریعے اس وہم کو دور کرتا ہے جو سابقہ کلام کی بنا پر ہوا۔

حروفِ مشبہ بالفعل کا عمل یہ ہے کہ یہ حروف جملہ اسمیہ یعنی مبتدا وخبر پر داخل ہوتے ہیں، اور مبتدا کو منصوب اور خبر کو مرفوع بناتے ہیں۔ ان کا اسم چونکہ حقیقت میں مبتدا ہوتا ہے، لہٰذا مبتدا کی جتنی صورتیں تھیں وہ یہاں بھی جاری ہوتی ہیں، یعنی کبھی ان کا اسم ضمیر کی صورت میں ہوگا جیسے: إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ، کبھی اسم اشارہ إِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا، کبھی اسم موصول، کبھی اسم ظاہر، پھر کبھی مفرد، کبھی مرکب اور خبر بھی کبھی مفرد اور کبھی مرکب ہوتی ہے۔

فائدہ:

چونکہ حروفِ مشبہ بالفعل کا عمل نصب دینا ہے، اس لئے ان حروف کے متصل جو ضمیر ہوگی اسے ضمیر منصوب متصل کہا جائے گا، جیسے:

إِنَّه، إِنَّنَا، لَيْتَهُ، لَيْتَنِي، لَعَلَّه، لَعَلَّنَا، كَأَنَّهُ، كَأَنَّنَا۔

ذیل کی مثالوں میں غور کر کے نیچے دی گئی مثالوں کی ترکیب کریں۔ إِنَّ اللهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ إِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، لفظ اللہ اس کا اسم، واسعٌ خبر اوّل، علیم خبر ثانی، انّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُوْلاً۔ إِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، نا ضمیر منصوب متصل اس کا اسم، أَرْسَلْنَا فعل، نا ضمیر بارز فاعل، إلی جارہ، کُمْ ضمیر مجرور، جار مجرور متعلق أَرْسَلْنَا فعل، رَسُوْلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر إِنَّ، إِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ۔ إِنَّا لَمُغْرَمُوْن۔ إِنَّكَ مَيِّتٌ۔ إِنَّ نَصْرَ اللهِ قَرِيْبٌ۔ إِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ۔ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ۔ إِنَّ أَنْكَرَ الأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الحَمِيْرِ۔ إِنَّ اللهَ شَدِيْدُ العِقَابِ۔ إِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ۔ إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ۔ إِنَّ اللهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالأَرْضِ۔ إِنَّ اللهَ فَالِقُ الحَبِّ وَالنَّوَىٰ۔ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ۔ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى۔ إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الأَثِيْمِ۔ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ۔ إِنَّا كَاشِفُوا العَذَابِ۔ إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ۔ إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ۔ إِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ المَوْتَىٰ۔ إِنَّكَ لاَ تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ۔ إِنَّكُمْ لَذَائِقُوا العَذَابِ الأَلِيْمِ۔ إِنَّنِيْ أَنَا اللهُ۔ إِنِّيْ آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ۔ إِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ۔ إِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ۔ إِنَّهُ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ۔ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ۔ إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ۔ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ العَلِيْمُ۔ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْ أَصْلِ الجَحِيْمِ۔ إِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ۔ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْداً۔ إِنَّهُمْ كَانُوْا لاَ يَرْجُوْنَ حِسَاباً۔

إِنَّ اپنے اسم وخبر کے ساتھ مل کر مستقل جملہ بنتا ہے، کسی دوسرے جملے کا جز نہیں ہوتا، جب کہ أَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملے کا جز بنتا ہے اور اسی مناسبت سے أَنَّ پر مشتمل جملہ محلاً مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتا ہے جیسے: تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ میں أَنَّ اپنے اسم وخبر کے ساتھ مل کر مرفوع محلاً تبیّن کے لئے فاعل ہے، اور يَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ الحَقُّ میں أَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر منصوب محلاً يَعْلَمُوْنَ کے لئے مفعول بہ ہے۔ ذیل کے جملوں میں غور کر کے أَنَّ پر مشتمل جملے کا محلی اعراب متعین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں اوران مثالوں کی ترکیب بھی کریں:

جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللهِ - يَظُنُّوْنَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوْ اللهِ - اِعْلَمُوْا أَنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ - عَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ - تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيْمِ - اِشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ - ظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَيْهَا - الْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ - اِعْلَمُوْا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِيْ اللهِ - شَهِدُوْا أَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ - يَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ - نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ.

كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ. كَأَنَّ حرف مشبہ بالفعل، هُنَّ ضمیر منصوب متصل اس کا اسم، الْيَاقُوْتُ معطوف علیہ، واو عاطفہ، المرجان معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر خبر كَأَنَّ، كَأَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

كَأَنَّهُ جِمَالَةٌ صُفْرٌ - كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ - كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ - كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ - كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ - كَأَنَّهُ هُوَ - كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ.

لَيْتَنِيْ لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّيْ أَحَداً. لَيْتَ حرف مشبہ بالفعل، نون وقایہ، یائے ضمیر متکلم اس کا اسم، لم جازمہ أُشْرِكْ فعل، ضمیر مستتر مجبر بأنا اس کا فاعل، با جارہ، رب مضاف، یا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو برائے فعل، أَحَداً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مرفوع محلا خبر لیت، لَيْتَ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

لَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ - لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُوْلاَ - لَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا - لَيْتَنِيْ اِتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلاً - لَيْتَنِيْ لَمْ أَتَّخِذْ فُلَاناً خَلِيْلاً - لَيْتَنِيْ لَمْ أُوْتَ كِتَابِيَهْ - لَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ - لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَهْ.

لٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُوْنَ. لٰكِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَكْثَرَ مضاف، هم ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لٰكِنَّ کا اسم، لام جارہ، الْحَقِّ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم برائے كَارِهُوْنَ، كَارِهُوْنَ اسم فاعل، ضمیر مستتر مجبر هُمْ اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر لٰكِنَّ، لٰكِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

لٰكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيْدٌ - لٰكِنَّ اللهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ - لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ - لٰكِنَّ اللهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَشَاءُ - لٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ - لٰكِنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ - لٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا - لٰكِنَّ اللهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ - لٰكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِآيَاتِ اللهِ يَجْحَدُوْنَ - لٰكِنَّ اللهَ قَتَلَهُمْ - لٰكِنَّ اللهَ رَمٰى - لٰكِنَّ اللهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ - لٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ - لٰكِنَّ اللهَ يَمُنُّ عَلَى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ - لٰكِنَّ اللهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيْمَانَ - لٰكِنَّ اللهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ - لٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ.

لَعَلِّيْ أَطَّلِعُ إِلَى إِلٰهِ مُوْسٰى. لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل، یا ضمیر منصوب متصل اس کا اسم، أَطَّلِعُ فعل، ضمیر مستتر مجبر بأنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا فاعل، إلی جارہ، الہٖ مضاف، موسیٰ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو برائے فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مرفوع محلاً خبر لعلّ، لعلّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ - لَعَلَّ اللهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا - لَعَلَّكَ تَارِكٌ - لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰى آثَارِهِمْ - لَعَلَّكَ تَرْضٰى - لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ - لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ - لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى - لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ - لَعَلَّهُ يَزَّكّٰى - لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ - لَعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ - لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ - لَعَلِّيْ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ - لَعَلِّيْ آتِيْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ - لَعَلِّيْ اَعْمَلُ صَالِحًا - لَعَلِّيْ آتِيْكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ - لَعَلِّيْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ.

فائدہ:

بسا اوقات حروفِ مشبہ بالفعل کے بعد مائے کافہ آتا ہے، کافہ بمعنی روکنا، چونکہ یہ "ما" ان کو عمل سے روکتا ہے، اس لئے اسے مائے کافہ کہتے ہیں۔ اس صورت میں یہ حروف عمل نہیں کرتے اور افعال پر بھی داخل ہوتے ہیں۔ إنّما جملے کے شروع میں آتا ہے اور حصر کا مفہوم پیدا کرتا ہے یعنی مفہوم کو مقید محدود اور محصور کر دیتا ہے، جیسے: إنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ. اہلِ ایمان تو آپس میں بھائی بھائی ہی ہیں۔ إنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ میں تو تمہاری طرح ایک انسان ہی ہوں۔

إنَّما پر مشتمل جملے کی ترکیب یوں کی جاتی ہے، مثلاً: إنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِآيَاتِ اللهِ۔ إنَّما إنَّ حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ يَفْتَرِي فعل الْكَذِبَ مفعول بہ مقدم الَّذِيْنَ اسم موصول لَا يُؤْمِنُوْنَ فعل با فاعل (واو ضمیر بارز فاعل) بِآيَاتِ اللهِ با جارہ آيَاتِ مضاف اللهِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو برائے يُؤْمِنُوْنَ فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ برائے موصول، موصول اپنے صلے سے مل کر فاعل برائے يَفْتَرِي فعل، يَفْتَرِي فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کی مثالوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوْءِ - إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ - إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ - إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا - إِنَّمَا اللهُ إِلٰهٌ وَاحِدٌ - إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ - كَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ - إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ - إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللهِ - إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ - إِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ - كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ - إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ - إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَخَّرِيْنَ - إِنَّمَا يَدْعُوْ حِزْبَهُ - إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ - إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ - إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ - إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ - إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ - كَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ - إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللهِ - إِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطَانِ.

حروفِ مشبہ بالفعل خبر مقدم

حروفِ مشبہ بالفعل کے بعد جار مجرور یا ظرف ہو تو انہیں متعلق کر کے خبر مقدم بنا لیں گے، اور بعد والا اسم منصوب ان کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم ہوگا، جیسے: إِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْباً مِثْلَ ذَنُوْبِ أَصْحَابِهِمْ۔ إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، لام جارہ، الذین اسم موصول، ظَلَمُوْا فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ظرف مستقر متعلق ثَابِتٌ، ثَابِتٌ اسم فاعل، ضمیر مستتر مجبر ہو اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر انَّ کی خبر مقدم، ذَنُوْباً موصوف، مثلَ مضاف، ذَنُوْبِ مضاف الیہ مضاف، اصحابھم مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ برائے ذنوب، ذنوب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ برائے مثل، مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت برائے موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر انَّ کے لئے اسم مؤخر، انَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

إِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ - كَأَنَّ فِيْ أُذُنَيْهِ وَقْراً - إِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقاً - إِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ - إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ لَآيَاتٍ - إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيَةً - إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ - إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى - إِنَّ فِيْهَا قَوْماً جَبَّارِيْنَ - إِنَّ لَنَا لَأَجْراً - إِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلَاغاً - إِنَّ فِيْهَا لُوْطاً - إِنَّ لَهُ أَباً شَيْخاً كَبِيْراً - إِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ - إِنَّ لَكَ مَوْعِداً - إِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكاً - إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالاً - إِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازاً - إِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ - إِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ - إِنَّ مِنْ شِيْعَتِهِ لَإِبْرَاهِيْمَ - إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً - لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوْتِيَ قَارُوْنُ - لَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ -

درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیں:

ان من البيان لسحرا - ان من القول عيالا - ان يسير الرياء شرك - ان من العلم جهلا - ان لكل شيء شرة - ان الله لا ينظر الى صوركم واموالكم، ولكن ينظر الى قلوبكم واعمالكم - ان لكل امة فتنة - ان الصدق طمانينة - ان الكذب فجور، وان الفجور يهدى الى النار - انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حُفَر النار - ان من اشراط الساعة ان يتباهى الناس فى المساجد - ان مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته علما علّمه ونشره وولدا صالحا تركه، أو مُصْحَفا ورّثه - إن الله ليُؤَيّد هذا الدين بالرجل الفاجر.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 46

ماولامشبہ بلیس

پہلا مجموعہ	دوسرا مجموعہ
زَيْدٌ قَائِمٌ	مَا زَيْدٌ قَائِماً
هٰذَا بَشَرٌ	مَا هٰذَا بَشَراً
هُنَّ أُمَّهَاتُهُمْ	مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ

ماولامشبہ بلیس: یہ دوحرف ہیں: ① مَا ② لَا

انہیں مشبہ بلیس اس لئے کہتے ہیں کہ یہ معنی اور عمل کرنے کے اعتبار سے ''لیس'' کے مشابہ ہیں کہ جس طرح لیس نفی کے لئے آتا ہے یہ بھی نفی کے لئے آتے ہیں اور جس طرح لیس مبتدا خبر پر داخل ہوکر مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب بناتا ہے یہ بھی اسی طرح کرتے ہیں۔

ان دونوں کا عمل حروف مشبہ بالفعل کے عمل کے برخلاف ہے۔ حروف مشبہ بالفعل اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے تھے جب کہ یہ دونوں اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسا کہ مذکورہ مثالوں سے واضح ہے۔

یہ دونوں اس وقت عمل کرتے ہیں جب تین شرطیں پائی جائیں:

① ان کی خبر اسم پر مقدم نہ ہو

② ان کے اسم پر "أنْ" زائدہ نہ ہو

③ خبر پر "إلا" داخل نہ ہو

ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ

① ''ما'' معرفہ ونکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔

② ''ما'' کی خبر پر عام طور پر ''با'' زائد آتی ہے۔

③ ما کا عمل اشعار اور غیر اشعار دونوں میں ہوتا ہے جب کہ ''لا'' صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور یہ عموماً اشعار میں استعمال ہوتا ہے اور اس کی خبر عام طور پر محذوف ہوتی ہے جس کی نیابت جار مجرور کرتے ہیں۔

''ما'' مشبہ بلیس پر مشتمل جملے کی ترکیب اس طرح کی جاتی ہے: مَا هٰذَا بَشَراً۔ ماشبہ بلیس، هٰذَا مبنی بر سکون مرفوع محلاً اس کا اسم، بشراً اس کی خبر، ما اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ماشبہ بلیس، هُمْ ضمیر مرفوع منفصل مبنی بر سکون مرفوع محلاً اس کا اسم، با جارہ زائدہ، مُؤْمِنِيْنَ مجرور لفظاً منصوب محلاً خبر ما، ما اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ''ما'' مشبہ بلیس جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر عمل کرتا ہے، لہٰذا جو ''ما'' فعل پر داخل ہو وہ ''ما'' نافیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اگر ''ما'' کے بعد جملہ فعلیہ صلہ کی صورت میں ہو تو وہ ''ما'' موصولہ ہے۔ اگر استفہام کے معنی پر دلالت کرے تو اسے ''ما'' استفہامیہ کہتے ہیں۔ اسی طرح ''ما'' مصدریہ اور زائدہ بھی ہوتا ہے۔ ذیل کی تمرین میں صرف ''ما'' مشبہ بلیس کی مثالیں نہیں، بلکہ ما موصولہ، نافیہ وغیرہ کی مثالیں بھی درج ہیں۔ تمام مثالوں کی ترکیب کریں اور خوب غور کر کے ما مشبہ بلیس کی تعیین کریں۔

مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ - مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ - مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ - مَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ - مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ - مَا لَوْنُهَا - مَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ - مَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ - مَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ - خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ - مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ - أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ - مَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ - يَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ - مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ - مَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ - مَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ - مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ - تُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ - مَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ - مَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ - نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا - مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ - لَهُ مَا سَلَفَ - مَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا - مَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ - مَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ - لِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ - إِنَّ هَؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيهِ - مَا هُمْ مِنْكُمْ - مَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ - مَا هُوَ بِبَالِغِهِ - مَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ - اِقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ - مَا هُوَ بِمَيِّتٍ - مَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ - مَا أَنْتَ بِمَلُومٍ - مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ - مَا هَؤُلَاءِ يَنْطِقُونَ - مَا هُمْ بِسُكَارَى - مَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ - مَا هُمْ بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ - مَا هِيَ بِعَوْرَةٍ - مَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَدِينَ - مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ - مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ - مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ - مَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ - مَا هُوَ بِالْهَزْلِ - مَا اللهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعَالَمِينَ۔

ذیل کے جملوں کے شروع میں ''ما'' مشبہ بلیس لگائیں:

رجل اکرم من حاتم - امحمد اشجع من علی - اهم اولادها - ازید مهمل - سعید کسول۔

''ما'' اور ''لا'' کے عمل کو ملاحظہ کرتے ہوئے درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیں:

لا أنا باغيا - ما الحسن في وجه الفتى شرفا له - لا صاحب غير خاذل - لا الحمد مكسوبا ولا المال باقيا - لا شيء على الارض باقيا - لا وزر مما قضى الله واقيا - لا رجل مسافرا - ما الاصباح منك بأمثل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 47

لائے نفی جنس

پہلا مجموعہ	
مَا سُرُوْرٌ دَائِمًا	خوشی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے
مَا تِلْمِيْذٌ حَاضِرًا	طالب علم حاضر نہیں ہے
مَا رَجُلٌ جَالِسًا فِي الطَّرِيْقِ	آدمی راستے میں نہیں بیٹھا
دوسرا مجموعہ	
لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ	کوئی بھی خوشی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے
لَا تِلْمِيْذَ حَاضِرٌ	کوئی بھی طالب علم حاضر نہیں ہے
لَا رَجُلَ جَالِسٌ فِي الطَّرِيْقِ	کوئی بھی آدمی راستے میں نہیں بیٹھا ہے

دونوں مجموعوں میں موجود کلمات پر حرفِ نفی داخل ہے، لیکن پہلے مجموعے میں کی جانے والی نفی میں وہ دزن نہیں جو دوسرے مجموعے میں ہے، کیوں کہ اگر چہ نفی کے لئے اور بھی حروف مثلاً ما ولا مشبہ بلیس، لیس، لم، ما نافیہ وغیرہ ہیں، لیکن ان حروف کے ذریعے جو نفی کی جاتی ہے اس میں مبالغہ نہیں ہوتا اور نفی کا تعلق مخصوص چیز یا شخص سے ہوتا ہے، جب کہ لائے نفی جنس کے ذریعے جو نفی کی جاتی ہے اس میں نہ صرف مبالغہ ہوتا ہے، بلکہ اس کے ذریعے اس جنس کے تمام افراد سے حکم کی نفی مقصود ہوتی ہے۔ بالفاظِ دیگر یہ مطلق نفی کے لئے آتا ہے یعنی جس چیز یا جنس پر داخل ہوتا ہے اس چیز یا جنس پر لا کو حکم کا سرے سے ہی انکار کرتا ہے۔

لائے نفی جنس کا عمل حروفِ مشبہ بالفعل کی طرح یعنی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دینا ہے۔

لا کے اسم کی چار حالتیں ہیں:

① لا کا اسم مضاف ہو، جیسے: لَا صَاحِبَ عِلْمٍ مَمْقُوْتٌ۔ لَا صَاحِبَ خَيْرٍ مَذْمُوْمٌ، لَا شَاهِدَ زُوْرٍ مَحْبُوْبٌ

② شبہ مضاف ہو، جیسے: لَا رَاكِبًا فَرَسًا فِي الطَّرِيْقِ، لَا مُسْرِفًا فِي مَالِهِ مَحْمُوْدٌ ان دونوں صورتوں میں ''لا'' کا اسم منصوب ہوگا۔

③ ''لا'' کا اسم نکرہ مفردہ ہو یعنی مرکب نہ ہو، جیسے: لَا رَيْبَ فِيْهِ، اس صورت میں ''لا'' کا اسم مبنی بر فتح ہوگا۔

④ ''لا'' کا اسم معرفہ ہو، جیسے: لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو۔ اس صورت میں ''لا'' کا عمل باطل ہوگا اور تکرارِ ''لا'' واجب ہے۔

لا کے عمل کی شرائط:

① لا نفی جنس کا ہو، نافیہ یا مشبہ بلیس یا زائدہ نہ ہو۔

شبہ مضاف ہر اسم کو کہتے ہیں جس کے بعد دوسرا ایسا اسم ہو جو پہلے کے معنی کو تام کرے اور اس کی دوسرے اضافت والا معنی پیدا ہو جیسے مذکور مثالوں میں ہے۔ اسی طرح لَا آتِيْ مَالًا مُلَفَّقًا مُطَاعًا۔ لَا ظَالِمًا فِي الْجَنَّةِ يَخْلُدُ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② لا کا اسم وخبر دونوں نکرہ ہوں۔

③ ''لا'' کی خبر اس کے اسم پر مقدم نہ ہو۔ لہٰذا اگر ''لا'' کے بعد معرفہ آئے یا ''لا'' اور اس کے اسم کے درمیان فاصلہ آ جائے تو ''لا'' کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور ''لا'' کی تکرار واجب ہوتی ہے جیسے: لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو - لَا الْمَرْأَةُ كَسْلَانَةٌ وَلَا الْبِنْتُ - لَا فِي الْحَدِيْقَةِ صِبْيَانٌ وَلَا بَنَاتٌ - لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ۔

اگر ''لا'' کا اسم نکرہ مفردہ تکرار کے ساتھ ہو جیسے: لا حولَ ولا قوّةَ إلا باللہ۔ تو اس میں پانچ صورتیں جائز ہیں:

① لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

② لا حولٌ ولا قوّةٌ إلا باللهِ

③ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ

④ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

⑤ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللهِ

لائے نفی جنس پر مشتمل جملے کی ترکیب یوں کی جاتی ہے: لَا رَيْبَ فِيْهِ لائے نفی جنس، رَيْبَ اس کا اسم، فِي جارہ، ہٖ ضمیر مجرور متصل، جار مجرور مل کر متعلق قَائِمٌ، قَائِمٌ اسم فاعل، ضمیر مستتر معبر بہو فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر لا، لا اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

واضح رہے کہ لائے نفی جنس وہ ''لا'' ہے جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مخصوص عمل کرتا ہے۔ ذیل میں لائے نفی جنس کے علاوہ دیگر ''لا'' بھی موجود ہیں، لہٰذا خوب غور کر کے لائے نفی جنس کی تعیین کریں اور تمام مثالوں کی ترکیب کریں:

لَا عِلْمَ لَنَا - لَا شِيَةَ فِيْهَا - لَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ - لَا إِثْمَ عَلَيْهِ - لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ - لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللهِ - لَا مُقَامَ لَكُمْ - لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ - لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ - لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ - لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ - لَا انْفِصَامَ لَهَا - لَا شَرِيْكَ لَهٗ - لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ - لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ - لَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ - لَا مَوْلَى لَهُمْ - لَا تَهْوَى أَنْفُسُكُمْ - لَا صَرِيْخَ لَهُمْ - لَا يَؤُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا - لَا يَبْغَسُ مِنْهُ شَيْئًا - لَا مُمْسِكَ لَهَا - لَا مَرْحَباً بِكُمْ - لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَاءَ - لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ - لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ - أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ - لَا غَالِبَ لَكُمْ - لَا تُحِبُّوْنَ الصَّالِحِيْنَ - لَا هَادِيَ لَهٗ - لَا

اس صورت میں دونوں ''لا'' نفی جنس کے ہوں گے اور دونوں کا اسم مبنی برفتح ہوگا۔ تقدیری عبارت یوں ہوگی: لا حولَ ولا قوّةَ کائِنَتانِ لِأَحَدٍ إلا باللہِ۔ اگر دو جملے بنائیں تو پھر تقدیری عبارت یوں ہوگی: لا حولَ عَنِ المَعْصِيَةِ کائِنٌ لأحَدٍ إلا بِعَونِ اللهِ ولا قُوَّةَ عَلَى الطَّاعَةِ کائِنَةٌ لأحَدٍ إلا بِعَونِ اللهِ۔ عن المعصیۃ حول مصدر کے ساتھ متعلق، تمام عبارہ، أمہ مستثنیٰ منہ ''الا'' صوت استثناء، باللہ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ سے مل کر مجرور براے بار، بار اپنے مجرور سے مل کر وصف کے ساتھ متعلق ہو اور وصف اپنے فاعل و متعلق سے مل کر ''لا'' کی خبر، ''لا'' اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ لا کو ناکی ترکیب بھی اسی طرح ہے۔

''لا'' کے بعد آنے والے دونوں اسموں کو مرفوع پڑھا جائے۔ اس صورت میں کوئی بھی ''لا'' نفی جنس کا نہیں ہوگا بلکہ ''لا'' مہمل ہوں گے اور حولٌ وقوّةٌ مبتدا اور ثابتان لأحدٍ الخ خبر ہوگی اور دو جملوں کی صورت میں تقدیر یوں ہوگی: لا حَولٌ قائِمٌ لأحَدٍ إلا باللہِ ولا قُوَّةَ قائِمَةٌ لأحَدٍ إلا باللہِ۔ اگر ''لا'' کو مشبہ بلیس کے معنی میں لیں تو تقدیری عبارت یوں ہوگی: لا حَولٌ قائِماً الخ لیکن یہ منصب ہے۔

اس صورت میں پہلا ''لا'' نفی جنس کا ہے اسی لئے اس کا اسم مبنی برفتح ہے اور دوسرا ''لا'' زائد ہے اور اس کے بعد مذکور اسم کا عطف لا حول کے محل پر ہے۔

پہلا ''لا'' مشبہ بلیس ہے اس لئے اس کا اسم مرفوع ہے اور دوسرا ''لا'' نفی جنس کا ہے، اس لئے اس کا اسم مبنی برفتح ہے۔ اس صورت میں عطف المفرد علی المفرد ہے کہ لا حَولٌ عَنِ المَعْصِيَةِ کائِنٌ لأحَدٍ إلا باللہِ وَلا قُوَّةَ عَلَى الطَّاعَةِ کائِنَةٌ لأحَدٍ إلا باللہِ لیکن عطف المفرد علی المفرد جائز نہیں، کیوں کہ ''لا'' مشبہ بلیس کی خبر منصوب اور ''لا'' نفی جنس کی خبر مرفوع ہوتی ہے۔ اگر لا حَولَ وَلا قُوَّةَ کائِنَتانِ کہیں تو درست نہیں، کائِنَتانِ کہیں تو بھی درست نہیں اور دونوں کی ایک خبر آ نہیں سکتی، لہٰذا اس صورت میں عطف المفرد علی المفرد درست نہیں۔

پہلا ''لا'' نفی جنس کا ہے اور دوسرا ''لا'' زائد برائے تاکید ہے اور اس کے بعد آنے والے اسم کا عطف ''حَولٌ'' کے لفظ پر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلاً - لَا يَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا - لَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ - لَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ - لَا أُحِبُّ الْآفِلِيْنَ - لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ - لَا يَنْفَعُ نَفْساً إِيْمَانُهَا - لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ - لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ - لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ - لَا اِقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ - لَا تَنْدُرُنَّ آلِهَتَكُمْ - لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ - لَا نَاصِرَ لَهُمْ - لَا بُرْهَانَ لَهُ - لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا - لَا رَادَّ لِفَضْلِهِ - لَا بَيْعٌ فِيْهِ - لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ - لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللهِ - لَا عِوَجَ لَهُ - لَا عُدْوَانَ عَلَيَّ - لَا مَلْجَأَ مِنَ اللهِ - لَا مَرَدَّ لَهُ۔

فائدہ:

چونکہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ ہوتا ہے، لہٰذا جہاں لائے نفی جنس کا اسم بظاہر معرفہ تو اس میں تاویل کی جاتی ہے، جیسے:

إذا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ. إذا هَلَكَ قَيْصَرَ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ. أي فلا ملك بعدهما يسمى بكِسْرى أو قيصر اسی طرح لَا حَاتِمَ الْيَوْمَ وَلَا عَنْتَرَةَ الْيَوْمَ کا مطلب ہے لَا جَوَّادَ كَحَاتِمٍ وَلَا شُجَاعَ كَعَنْتَرَةَ۔

بسا اوقات لائے نفی جنس کی خبر محذوف ہوتی ہے، جیسے:

لَا ضَيْرَ - لَا وَزَرَ - لَا مِسَاسَ - لَا شَكَّ - لَا مُحَالَةَ - لَا بَأْسَ۔

لائے نفی جنس کے اسم کا حذف بہت کم ہے، جیسے: لَا عَلَيْكَ۔

لائے نفی جنس کے عمل کو ملاحظہ کرتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

لا إيمان لمن لا امانة له - لا دين لمن لا عهد له - لا حليم إلا ذو عثرة - لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق - لا صرورة في الاسلام - لا حسب كحسن الخُلق - لا عقل كالتدبير - لا حكيم إلا ذو تجربة - لا حسد الا في اثنين - لا شغار في الاسلام - لا صلاة لمن لم يقرأ بأم القرآن - التائب من الذنب كمن لا ذنب له - لا نكاح إلا بولي وشاهدي عدل - لا محاباة في الدين - لا كافر ناج من النار - لا احد اغير من الله - لا قوم اكرم منهم - لا شيء خير في الحديث من الحمد - لا خائن محبوب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 48

حروفِ ندا

ندا لغت میں آواز دینے اور پکارنے کو کہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے جو حروف استعمال ہوتے ہیں انہیں حروفِ ندا کہا جاتا ہے اور پکارنے والے کو منادِی اور جسے پکارا جائے اسے منادَیٰ کہتے ہیں۔ عربی زبان میں ندا کے لئے پانچ لفظ ہیں:

① يا ② أيا ③ هَيَا ④ أيْ ⑤ أ

"أي" اور ہمزہ مفتوحہ منادَیٰ قریب کے لئے، "أيَا، هَيَا" منادَیٰ بعید کے لئے جب کہ "یا" عام ہے منادَیٰ قریب و بعید دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

منادَیٰ کا اعراب دو طرح کا ہوتا ہے:

❶ اگر منادیٰ مفرد (مضاف اور شبہ مضاف سے احتراز ہے) معرفہ ہو، جیسے: يَاحَسَّانُ! يَارَوَاحَةُ! يَاأَسَيْدُ!

یا منادیٰ نکرہ مقصودہ ہو، نکرہ مقصودہ کا مطلب ایسا نکرہ جو ندا کے بعد معین اور مخصوص بن جائے جیسے کسی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جائے: يَارَجُلُ! يَاجَبَلُ! أَوْلِنِي مَعَهُ۔ تو ان دونوں صورتوں میں منادیٰ مبنی بر ضمہ ہوگا جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

❷ اگر منادیٰ مضاف ہو، جیسے: يَاعَبْدَاللهِ! يَاغُلَامَ رَجُلٍ! يَاأَبَابَكْرٍ!

یا شبہ مضاف ہو، جیسے: يَاطَالِعاً جَبَلاً! يَارَاكِباً فَرساً! السَّفَرُ طَوِيْلٌ۔

یا نکرہ غیر مقصودہ ہو یعنی ندا سے مراد کوئی خاص شخص نہ ہو جیسے: يَاطَالِبًا! الْجُهْدُ مِفْتَاحُ النَّجَاحِ. يَامُسْرِعاً! فِي الْعُجْلَةِ النَّدَامَةُ. يَالَاهِياً عَنْ دَرْسِهِ! عَاقِبَةُ اللَّهْوِ الْحُزْنُ۔ یا کوئی نابینا آدمی کہے: يَارجلاً! خُذْ بِيَدِي۔ تو ان تینوں صورتوں میں منادیٰ منصوب ہوگا جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

حروف ندا کبھی تحسیر (حسرت) کے لئے ہوتے ہیں، اس وقت اسم کی خصوصیت نہیں ہوتی حروف پر بھی داخل ہوتے ہیں، جیسے: يٰلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا۔

فریاد، تعجب اور استغاثہ (مدد طلب کرنے) کے موقع پر اسمِ منادیٰ پر حرفِ جر لام کا اضافہ کیا جاتا ہے اسے لام استغاثہ بھی کہتے ہیں جیسے امیر سے فریاد کے وقت کہا جائے: يَالَلْأَمِيرِ! (اے امیر محترم!) اپنے ساتھیوں سے مدد طلب کرتے وقت کہا جائے: يَالَأَصْحَابِنَا! (اے میرے ساتھیو!) کوئی قابلِ تعجب بات دیکھتے وقت کہا جائے: يَالَلْعَجَبِ! (کس قدر تعجب کی بات ہے!) نیز پانی یا گھاس کی کثرت دیکھ کر کہا جائے: يَالَلْمَاءِ، يَالَلْعُشْبِ، يَالَلْبَحْرِ۔

ندا میں منادیٰ کا موجود ہونا ضروری نہیں بلکہ استحضارِ ذہنی بھی کافی ہے جیسے: قصہ میں کہتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اسے مرسل الصلاۃ والسلام سے بھی متعدد مرتبہ ندا کی الصلاۃ والسلام کے لئے اور کبھی الصلاۃ شوق کے لئے ہوتی ہے۔

منادیٰ مفرد معرفہ اس لئے مبنی ہے کہ یا "زید" "اوعُمَر" کے معنی میں ہے اور "کاف" "اِیّا" "کاف" مرئی کے ساتھ شبہ وضعی میں مشابہت رکھنے کی وجہ سے مبنی ہے لہٰذا جو اس کی جگہ آئے وہ بھی مبنی ہوگا۔ جب کہ منادیٰ مضاف منصوب ہے، اور اضافت معرب کے لوازم میں سے اس لئے وہ مبنی نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسا اوقات فریاد واستغاثہ کے لئے اسم منادی کے آخر میں الف، الف اور ھا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس ھا کو ہائے ندبہ کہتے ہیں جیسے: یَاصَبَاحَاهُ (ہائے صبح کی آفت)، یَا أَبَتَاهُ (ہائے ابا جان)

مصیبت اور ماتم کے وقت ''یا'' کے بجائے ''وا'' کا استعمال ہوتا ہے جیسے: وَا زَيْدَاهُ (ہائے زید) وَا مُطْعِمَ الْمَسَاكِيْنَاهُ (ہائے مسکینوں کو کھلانے والے!) وَا مُصِيْبَتَاهُ (ہائے مصیبت)، وَا رَأْسَاهُ (ہائے میرا درد سر)، وَا حُسَيْنَاهُ (ہائے حسین!) جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے غشی پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا: وَا كَرْبَ أَبَاهُ (ہائے میرے والد کی بے چینی!)، حضرت عبدالرحمن بن عوف (ت ۳۲ھ) کے جنازے میں حضرت سعد بن ابی وقاص (ت ۵۵ھ) کہتے جاتے: وَاجَبَلَاهُ! وَاجَبَلَاهُ! (ہائے افسوس! یہ پہاڑ بھی چل بسا، ہائے افسوس یہ پہاڑ بھی چل بسا)

کبھی منادی کے آخر سے ایک دو حرف نکال کر اسے مختصر کرتے ہیں اسے ترخیم کہا جاتا ہے جیسے: يَا حَارِثُ، يَا مَالِكُ، يَا عَبَّاسُ، يَا فَاطِمَةُ يَا مَرْوَانُ سے يَا حَارِ، يَا مَالِ، يَا عَبَّ، يَا فَاطِمُ، يَا مَرْوَ کہا جائے۔

قرینے کی موجودگی میں حروف ندا کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے: يُوْسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا، أي: يَا يُوْسُفُ، اسی طرح دعاؤں کے شروع میں لفظ رَبَّنَا سے پہلے حرف ندا محذوف ہوتا ہے یعنی يَا رَبَّنَا۔

ندا والے جملے کی ترکیب میں تین چیزوں کو ملحوظ رکھیں:

① حرف ندا

② منادی

③ جواب ندا

حرف ندا تو ان پانچ حروف میں سے کوئی ہوگا، جب کہ منادی وہ اسم ہے جسے پکارا جائے اور جواب ندا سے مراد وہ بات ہے جسے بتانے کے لئے ندا لگائی گئی۔ مثلاً: يَا إِبْرَاهِيْمُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ اس جملے میں ''یا'' حرف ندا ہے، ابراہیم منادی ہے اور أَعْرِضْ عن هٰذَا جواب ندا ہے۔

اس کی ترکیب یوں کی جاتی ہے: یا حرف ندا قائم مقام أَدْعُو، أَدْعُو فعل، ضمیر مستتر معبر بہ أنا فاعل، إِبْرَاهِيْمُ مرفوع لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا، أَعْرِضْ فعل امر، ضمیر مستتر معبر بِأَنْتَ فاعل، عَنْ جارہ، هٰذَا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق أَعْرِضْ فعل کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ مذکورہ ترکیب میں غور کر کے ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ - يَا نُوْحُ قَدْ جَادَلْتَنَا - يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلُنَا - يَا آدَمُ اُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ - يَا بَنِيَّ إِنَّ اللهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ - يَا أَرْضُ ابْلَعِيْ مَاءَكِ - يَا عِيْسٰى إِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ - يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ - يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ - يَا هُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ - يَا بَنِيْ آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ - يَا لُوْطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ - يَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ قَدْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ - يَا قَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ - يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ - يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِمَّا تَقُوْلُ - يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً - يَا زَكَرِيَّا إِنَّا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ - يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً - يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ - يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللهُ لَكُمْ - يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللهِ - يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ - يَا مُوسَى إِنَّهُ أَنَا اللهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ - يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ - يَا مُوسَى إِنَّ فِيهَا قَوْماً جَبَّارِينَ - يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ - يَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ - يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ - يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ - يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا - يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ - يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ - يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ - يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا - يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ - يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ - يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ - يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ - يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحاً - يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ.

جب منادیٰ پر الف لام (لام تعریف) داخل ہو تو حرفِ ندا اور منادیٰ کے درمیان مذکر کے لئے أَيُّهَا اور مؤنث کے لئے أَيَّتُهَا کا اضافہ کیا جاتا ہے تاکہ "یا" کی آواز الف لام میں گم نہ ہو جائے۔ ایسی صورت میں ترکیب یوں ہوتی ہے: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ یا حرفِ ندا قائم مقام أَدْعُو، أَدْعُو فعل ضمیر مستتر معبر بہ أَنَا فاعل، أَيُّ مضاف، هَا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، النَّبِيُّ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مرفوع لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا۔ حَسْبُ مضاف، كَ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، لفظ اللہ اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب ندا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ - يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ - يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ - يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ - يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَباً شَيْخاً كَبِيراً - يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ - يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ - يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ.

منادیٰ کے اعراب میں غور کرتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

يا عثمان! إن الرهبانية لم تُكتب علينا - يا معاذ! والله إني لأحبك - يا حذيفة! عليك بكتاب الله - يا جبريل! ما هذه الريح - يا عائشة! ان عيني تنامان - يا ابا بكر! ان لكل قوم عيدا - يا اباذر! انى أراك ضعيفا - يا أم سلمة! لا تؤذيني فى عائشة - يا رسول الله! أى الناس أحب اليك - يا عبد الرحمن! لا تسأل الأمارة - يا معشر قريش! انقذوا انفسكم من النار - يا بنى عبد مناف! لا تمنعوا أحدا طاف بهذا البيت.

منادیٰ کے اعراب کا لحاظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں کو درجِ ذیل مثال کی طرح ندائیہ جملوں میں تبدیل کریں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلب من عبد الفتاح أن يكتب لك الدرس

يا عبدَ الفتاح! اكتبْ لِيَ الدرسَ

اطلب من غلامٍ أن يحضر لكَ كوبَ ماءٍ

اطلب من محمدٍ أن يعود إلى منزله

اطلب من موظّفي البريد إتقانَ عملهم

اطلب من المذنب أن يتوبَ

اطلب من المهندسين سرعةَ إتمامِ البناء

اطلب من أخيك أن يعتمدَ على نفسه

اطلب من المعلم أن يترفَّقَ بطلابه

اطلب من طلاب الصف الاستماعَ إلى شرح المعلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 49

حروفِ جازمہ

جو حروف فعل پر داخل ہو کر فعل پر اثر انداز ہوتے ہیں اور عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:

① حروفِ جازمہ ② حروفِ ناصبہ

حروفِ جازمہ پانچ حروف ہیں:

① إنْ ② لَمْ ③ لَمَّا

④ لام الامر (وہ لام جو مکسور ہوتا ہے اور فعل امر پر داخل ہوتا ہے یہ لام امر غائب و متکلم اور امر مجہول کے صیغوں میں ہوتا ہے)

⑤ لاء النهي (وہ "لا" جو نہی کے صیغوں پر داخل ہوتا ہے)

ان حروف کا عمل ان کے نام سے ہی واضح ہے یعنی یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہو کر اسے جزم دیتے ہیں اور سبق: 41 میں گزر چکا کہ جزم کی تین علامتیں ہیں:

① جزم جیسے: لَمْ يَضْرِبْ

② اسقاطِ نون جیسے: لَمْ يَضْرِبَا، لَمْ يَضْرِبُوْا

③ اسقاطِ حرف جیسے: لَمْ يَغْزُ، لَمْ يَرْمِ

لَمْ، لَمَّا دونوں کا استعمال نفی کے لئے ہوتا ہے، لم کے ذریعے کی جانے والی نفی عام ہوتی ہے، جب کہ لمّا کے ذریعے کی جانے والی نفی میں تکلم کے زمانے تک کی نفی مراد ہوتی ہے، جیسے: لَمْ يَقْضِ (پورا نہیں کیا) لَمَّا يَقْضِ (ابھی تک پورا نہیں کیا)

ان کی ترکیب بالکل واضح ہے، جیسے: لَمْ يُصِرُّوا عَلٰى مَا فَعَلُوْا۔ لم حرف جازمہ مبنی بر سکون، يُصِرُّوا فعل، واو ضمیر بارز فاعل، عَلٰى جارہ، مَا موصولہ، فَعَلُوْا فعل با فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلے سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو برائے يُصِرُّوا فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کی مثالوں کی ترکیب کریں۔

لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ۔ لما حرف جازمہ، يعلم فعل، الله فاعل، الذين اسم موصول، جاهدوا فعل، واو ضمیر بارز فاعل، منكم جار مجرور ظرف لغو متعلق جاهدوا۔ جاهدوا فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر صلہ برائے موصول، موصول اپنے صلے سے مل کر منصوب محلاً مفعول بہ برائے يعلم فعل، يعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ۔ لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا۔ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ۔ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلاً - لَمْ تَجِدُوْا مَاءً - أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ - لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ - لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ - آتَاكُمْ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَداً مِنَ الْعَالَمِيْنَ - لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ - مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ - لَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ - أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ - لَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ أَحَداً - هَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا - كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهِ - لَمْ أُخْنُهُ بِالْغَيْبِ - لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ.

لَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ - لَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيْلُهُ - لَمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ - لَمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ - لَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ - لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ - لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ - لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ.

اسی طرح لام امر اور لاء النہی پر مشتمل جملے کی ترکیب کے متعلق الگ سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، صرف بحث اور صیغے کی تعیین کرنی ہے، باقی ترتیب اسی طرح ہے۔ البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ لام امر عموماً مکسور ہوتا ہے اور ''کرنا چاہیے'' کا مفہوم دیتا ہے، لیکن جب اس سے پہلے واو، فا یا ثم آئے تو ساکن ہو جاتا ہے جیسے: وَلْيَكْتُبْ، فَلْيَعْبُدُوْا، ثُمَّ لْيَقْضُوْا۔

لام الامر اور لاء النہی پر مشتمل جملے کی ترکیب ملاحظہ کریں: لِيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ۔ لِيَمْدُدْ فعل امر صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر مستتر معبر ہو فاعل، با جارہ سَبَبٍ موصوف، إلى جارہ، السَّماء مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق كَائِنٍ، كَائِنٍ اسم فاعل ضمیر مستتر معبر ہو فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل صفت برائے موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور برائے با جارہ، جار مجرور مل کر ظرف لغو برائے لِيَمْدُدْ لِيَمْدُدْ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ۔ لَا تَمْشِ فعل نہی صیغہ واحد مذکر حاضر، ضمیر مستتر معبر بأنت فاعل، فی الأرض جار مجرور مل کر ظرف لغو برائے فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

لِيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ - لِيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ - لِيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ - لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ - لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ - لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ - فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ - وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ - وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ - فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ۔

لَا تَكْفُرْ - لَا تُفْسِدُوْا - لَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَاداً - لَا تَلْبِسُوْا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ - لَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - لَا تَجْعَلُوْا اللّٰهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ - لَا تَتَّخِذُوْا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُواً - لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ - لَا تُحَمِّلْ عَلَيْنَا إِصْراً - لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ - لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ - لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ - لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ - لَا تُحِلُّوْا شَعَائِرَ اللّٰهِ - لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 50

اِنْ جازمہ شرطیہ

"اِن" جازمہ شرط کے لئے آتا ہے، چونکہ شرط کے بعد جزا کا ہونا ضروری ہے، اس لئے اس کے بعد دو جملے ہوتے ہیں پہلے جملے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہا جاتا ہے۔ جزائیہ جملے کی چار صورتیں ہوتی ہیں:

① جملہ فعلیہ ماضی ② جملہ فعلیہ مضارع ③ جملہ اسمیہ ④ جملہ امریہ

شرط و جزا کے مجزوم ہونے کے اعتبار سے جملہ شرطیہ کی تین صورتیں ہیں:

① شرط و جزا دونوں مضارع ہوں تو دونوں مجزوم ہوں گے، جیسے: إِنْ تُكْرِمْنِيْ أُكْرِمْكَ۔

② اگر شرط مضارع اور جزا ماضی ہو تو صرف شرط مجزوم ہوگی، جیسے: إِنْ تَنْصُرْنِيْ نَصَرْتُكَ۔

③ اگر شرط ماضی اور جزا مضارع ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں:

جزا کو مجزوم پڑھیں، جیسے: إِنْ نَصَرْتَنِيْ أَنْصُرْكَ

یا مجزوم نہ پڑھیں، جیسے: إِنْ نَصَرْتَنِيْ أَنْصُرُكَ۔

جزا پر "فا" کے داخل ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے تفصیل یہ ہے:

جزائیہ جملہ فعل مضارع "سین"، "سوف"، اور "لن" کے بغیر ہو تو شرط و جزا کے درمیان "فا" نہیں آتی جیسا کہ سابقہ مثالوں میں ہے۔

درج ذیل صورتوں میں جزائیہ جملے کے شروع میں "فا" آتی ہے۔

1. جزائیہ جملہ، جملہ اسمیہ ہو جیسے: فَإِنْ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ۔
2. جزائیہ جملہ، جملہ امریہ ہو جیسے: وَإِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا۔
3. جزائیہ جملہ، جملہ فعلیہ ماضی پر مشتمل ہو، جیسے: وَإِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِيْنَ۔
4. جزائیہ جملہ فعل مضارع سین کے ساتھ ہو، جیسے: مَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيْعاً۔
5. جزائیہ جملہ فعل مضارع سوف کے ساتھ ہو، جیسے: وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللهُ۔
6. جزائیہ جملے میں لائے نفی جنس کے بعد اسم نکرہ ہو، جیسے: إِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ۔
7. جزائیہ جملے میں "لن" کے بعد منصوب فعل مضارع ہو، جیسے: وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللهَ شَيْئاً۔

شرط و جزا پر مشتمل جملوں کی ترکیب یوں ہوتی ہے مثلاً إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ۔ إِنْ حرف شرط، يَشَأْ فعل ضمیر مستتر ہُوَ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، يُذْهِبْ فعل، ضمیر مستتر مجرور ہُوَ فاعل، كُمْ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزا، شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

إِنْ يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ - إِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ - إِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ - إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ - إِنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ - إِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ - إِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا - إِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ - إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ - إِنْ يَّتَوَلَّوا يُعَذِّبْهُمُ اللهُ - إِنْ نَشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ - إِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاءَكُمْ - إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ - إِنْ يَشَأْ يَخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ - إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ - إِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ - إِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللهُ أَجْرًا حَسَنًا - إِنْ تُطِيْعُوا اللهَ وَرَسُوْلَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا - إِنْ يَّرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ - إِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوْا بِهَا - إِنْ تُقْرِضُوا اللهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضٰعِفْهُ لَكُمْ - إِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا - إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ - إِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ أُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْئَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ - إِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ - إِنْ يَسْئَلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ - إِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ - إِنْ يَّأْتُوْكُمْ أُسَارٰى تُفَادُوْهُمْ - إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ - إِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْأَدْبَارَ - إِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ - إِنْ يُّرِيْدَا إِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللهُ بَيْنَهُمَا - إِنْ يُّخْرَجُوْا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُوْنَ - إِنْ يَّرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوْا بِهَا - إِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا - إِنْ يَّأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوْهُ - إِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ - إِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ

فائدہ:

فعل مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تو اس صورت میں مجزوم ہوتا ہے جیسا کہ ذیل کی مثالوں میں ہے:

أَوْفُوْا بِعَهْدِيْ أُوْفِ بِعَهْدِكُمْ - قُوْلُوْا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِيْئَاتُكُمْ - اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ - اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ - اُذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ - اِبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ - كُوْنُوْا هُوْدًا أَوْ نَصَارٰى تَهْتَدُوْا - اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا - قَالُوْا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ - أَرِنِيْ أَنْظُرْ إِلَيْكَ - اُدْعُهُنَّ يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا - اُحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ - أَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا - قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ - اتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ - ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ - أَخِّرْنَا إِلٰى أَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ - قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللهُ بِأَيْدِيْكُمْ

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

لم يحفظ على درسه - ارحم ترحم - لما يحضر عميد الكلية - لينصر قويكم ضعيفكم - احفظ الله تجده تجاهك - ان تدرس تنجح - ان تصفح فالصفح أجمل - ان تدن من تدن منك مودتي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 51

حروفِ ناصبہ

یعنی وہ حروف جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اسے نصب دیتے ہیں اور پہلے گزر چکا کہ فعل مضارع کے منصوب ہونے کی دو علامتیں ہیں: علامتِ حرکتی، جیسے: لَنْ يَضْرِبَ، لَنْ يَغْزُوَ. اسقاطِ نون جیسے: لَنْ يَّضْرِبَا، لَنْ يَّضْرِبُوا۔

حروفِ ناصبہ پانچ ہیں:

① لَنْ ② كَيْ ③ إذن ④ أنْ ظاهره ⑤ أنْ مضمره.

① حرف "لن" کے بارے میں درج ذیل باتیں یاد رکھیں:

1. یہ فعل مضارع سے پہلے آتا ہے اور فعلِ مضارع کو منصوب بناتا ہے۔
2. معنوی طور پر فعلِ مضارع میں مستقبل کے معنی پیدا کرتا ہے۔
3. یہ حرفِ نفی تاکیدی ہے یعنی اس کے ذریعے کی جانے والی نفی میں شدت اور مبالغہ ہوتا ہے مثلاً "ہرگز نہیں۔" جیسے: يَا مُوْسَى لَنْ نَّصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَّاحِدٍ اے موسیٰ! ہم ایک ہی قسم کے کھانے پر صبر ہرگز نہیں کریں گے۔ "لن" پر مشتمل جملوں کی ترکیب میں صرف حرف "لن" کے متعلق یہ صراحت کرنی ہے کہ "لن" حرف نفی ہے باقی کوئی اضافی چیز نہیں، مثلاً: يَا مُوْسَى لَنْ نَّصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَّاحِدٍ. يَا حرف ندا، قائم مقام أدعو، أدعو فعل، ضمیر مستتر معرب أنا، اس کا فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا۔ لَنْ حرف نفی، نَصْبِرَ فعل، ضمیر مستتر معرب نحن فاعل، عَلَى جارہ، طَعَامٍ موصوف، واحد صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو برائے فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جواب ندا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ - لَنْ يَّنَالَ اللهَ لُحُوْمُهَا - لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ - لَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ - لَنْ تُّخْلِفَ اللهُ وَعْدَهُ - يَا مُوْسَى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ.

② كَيْ "تاکہ" کا معنی دیتا ہے، جیسے: كَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ - كَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا - كَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ.

③ إذن (إذاً) تب/تب تو پھر کے معنی پر دلالت کرتا ہے جیسے کسی نے کہا: سَأَزُوْرُكَ تو آپ اس کے جواب میں کہیں: إِذَنْ أُكْرِمَكَ (تب تو پھر میں آپ کا اکرام کروں گا) یا کسی نے کہا: سَأَذْهَبُ إِلَى قَرْيَتِي تو آپ اس کے جواب میں کہیں إذن تَفْرَحَ (تب تو پھر آپ خوش ہو جائیں گے)

⑤ أنْ ناصبہ ظاهره فعل مضارع پر داخل ہو کر اسے مصدر کی تاویل میں کرتا ہے، پھر عامل کے مقتضا کے مطابق فاعل، مفعول بہ، مضاف الیہ وغیرہ واقع ہوتا ہے۔ جیسے: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً. إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اللہ اس کا اسم، يَأْمُرُ فعل، ضمیر مستتر معرب هُوَ فاعل، كُمْ مفعول بہ اول، أَنْ ناصبہ، تَذْبَحُوْا فعل، واو ضمیر بارز فاعل، بَقَرَةً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مرفوع محلا خبر اِنَّ، اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

تَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ۔ تَطْمَعُوْنَ فعل، واوضمیر بارز فاعل، اَنْ ناصبہ يُؤْمِنُوا فعل، واوضمیر بارز فاعل، لام جارہ، كُمْ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق يُؤْمِنُوا فعل کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر بتاویل مصدر مفعول بہ، تَطْمَعُوْنَ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ذیل کی مثالوں میں اَنْ ناصبہ سا وَیل مصدر مبتدا ہے۔ اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان مثالوں کی ترکیب کریں:

اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ - وَمِنْ اٰيَاتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا - اَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى - اَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ - اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ - وَمِنْ اٰيَاتِهٖ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ۔

ان مثالوں میں اَنْ ناصبہ بتاویل مصدر خبر ہے۔

اٰيَتُكَ اَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ - اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ۔

ان مثالوں میں اَنْ ناصبہ بتاویل مصدر فاعل ہے۔

لَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ - مَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا - اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ - لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا - لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ۔

ذیل کی مثالوں میں اَنْ ناصبہ بتاویل مصدر مفعول بہ ہے:

اَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا - يُرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ - تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ - لَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ - لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ - اَرَدْنَا اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا - اَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَا اَشُدَّهُمَا - مَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ - اِنَّا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا - اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ - يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ - اَرَدْنَا اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً - اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ - اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا - اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ - يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ - اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ - اَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا - ظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ۔

ذیل کی مثالوں میں اَنْ ناصبہ بتاویل مصدر مضاف الیہ یا مجرور ہے۔

تَمَنَّوُا الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ - نَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ - اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ - طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ - حَرَّمَ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ - اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً - اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ - هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ - نَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ - اِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ

⑥ اَنْ ناصبہ مضمرہ یعنی ایسا "اَنْ" جو لفظی چھپا ہوا ہو۔ اَنْ درج ذیل مقامات میں مضمر ہوتا ہے:

❶ حتیٰ کے بعد جیسے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلاَ النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُم - لاَ تَحْلِقُوْا رُؤُوْسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ - لاَ تَنْكِحُوْا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّى يُؤْمِنُوْا - لاَ تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوْكُمْ فِيْهِ - لاَ تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ - أَعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ - لاَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ - أَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلاَمَ اللهِ - لَنْ أَبْرَحَ الأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِيْ أَبِيْ۔

❷ لام تعلیل یا لام عاقبت کے بعد۔ لام تعلیل کو لامِ کَی بھی کہتے ہیں اور اس کے ذریعے ماقبل کی علت اور وجہ بیان کی جاتی ہے، جیسے:

فَوَيْلٌ لِلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلاً - جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطاً لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ - إِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا - أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ - ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ - إِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا إِثْماً - كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنَا جُلُوْداً غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوْا الْعَذَابَ - أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ۔

لام صیرورت یا لام عاقبت اس لام کو کہتے ہیں جو ماقبل والے مضمون کے انجام کار پر دلالت کرے جیسے:

رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلأَهُ زِيْنَةً وَّأَمْوَالاً فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ - اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ - فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُوْرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا - جَعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَاداً لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ - فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَناً - ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا - إِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهُ لِيَكُوْنُوْا مِنْ أَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔

❸ لام جحود کے بعد، لام جحود اس لام کو کہتے ہیں جو نفی کے آئے اور نفی کی تاکید پر دلالت کرے، جیسے:

مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الأَرْضِ - مَا كَانَ اللهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ - مَا كَانَ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ - مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لاَ أَنْ هَدَانَا اللهُ - مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً - مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ - إِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ - مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ - مَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْماً بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ - لَمْ أَكُنْ لِأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالٍ۔

❹ "أو" بمعنی "إلا" یا "إلی" کے بعد۔ بنیادی طور پر لفظ "أو" حرف عطف ہے، لیکن جب یہ "إلا" یا "إلی" کے معنی میں استعمال ہو تو اس کے بعد "أن" مضمر ہوتا ہے جیسے: لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْ تَقْضِيَنِيْ حَقِّي (میں آپ کے ساتھ ساتھ رہوں گا الا یہ کہ آپ مجھے میرا حق دے دیں)

❺ واؤ اور "فائے سببیہ" جب امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی، عرض، ترجی کے جواب میں ہوں تو ان کے بعد بھی اَنْ مضمر ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امر کے بعد فائے سببیہ جیسے: رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ۔

نہی کے بعد فائے سببیہ، جیسے:

لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ - فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ - لَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ - لَا تَرْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ - لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ - لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا - لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ - لَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي - لَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔

نفی کے بعد فائے سببیہ، جیسے:

أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا - مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ - أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا - لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا۔

استفہام کے بعد فائے سببیہ، جیسے:

هَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا - مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً - أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْأَةَ أَخِي - هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا۔

تمنی کے بعد فائے سببیہ، جیسے:

لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ - يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا - لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ۔

عرض کے بعد فائے سببیہ، جیسے:

لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ - لَوْ لَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا - لَوْ لَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ فَأَصَّدَّقَ

ترجی کے بعد فائے سببیہ، جیسے:

عَسَى اللهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَى مَا أَسَرُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ - لَعَلَّهُ يَزَّكَّى أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرَى۔

واو کے بعد أن مضمرہ جیسے:

لَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ - لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا - لَا تَخُونُوا اللهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ - لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل کے جملوں میں اَن مضمرہ کے مقامات اور عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اعراب لگائیں:

أجلس حتى ترجع - جئت كي أقرأ - جئت لاسأل عن حالك - يحرم النجاح أو يجهد - اخدم أمّتك فتُخدم - لا تكذب فتأثم - لم ترحم فتُرحم - ليت لي مالا فأبذُل - ألا تسكن معي فأخدمك - لعله ذاهب فنصحَبه - لا تأمُر بالصدق وتكذب - لألزمنك أو تقضيني حقي - لا تأكل السمك وتشرب اللبن - أقبِل فأحسن إليك - لا تضرِب زيدا فيغضَب - الكافر يدخل النار أو يسلم - ربّ وفّقني واعمل صالحا - نحاول ملكاً او نموت - هل في الدار زيد فأذهب إليه - ألا تنزل عندنا فتصيب خيرا - هلا أكرمت زيدا ويشكرك - ليت لي مالا وأحج منه - لعلي أراجع الشيخ فيفهمني المسألة - ما تأتينا فتحدثنا - لأقتلنّ الكافر أو يسلم.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 52

فعل کا بیان، اقسام اور عمل

فعل کی دو قسمیں ہیں: ① فعلِ متصرف ② فعلِ غیر متصرف

فعلِ متصرف اس فعل کو کہتے ہیں جس فعل میں تصریف یعنی ماضی، مضارع، امر و نہی وغیرہ گردانیں ہوں اور فعلِ غیر متصرف اس فعل کو کہتے ہیں جس فعل سے تمام گردانیں نہ آتی ہوں جیسے: عَسٰی، لَیْسَ وغیرہ۔

فعلِ متصرف کی دو قسمیں ہیں: ① فعلِ تام ② فعلِ قاصر

فعل قاصر اس فعل کو کہتے ہیں جس میں فعل کی نسبتِ حدوث (فعل کی نسبت) فاعل کی طرف اس وقت تک مفید نہ ہو جب تک دوسرا کلمہ ساتھ نہ ملایا جائے جیسے: افعالِ ناقصہ کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا زید کھڑا تھا۔ اور فعلِ تام اس فعل کو کہتے ہیں جس میں نسبت حدوث (فعل کی نسبت) فاعل کی طرف مفید ہوتی ہے، جیسے: جَلَسَ زَیْدٌ زید بیٹھا۔

معنوی طور پر مفعول کے حاجت مند ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے فعل تام کی دو قسمیں ہیں:

① لازم ② متعدی

فعل لازم اسے کہتے ہیں جو اپنے فاعل پر تام ہو جائے اور مفعول بہ کا تقاضا نہ کرے اگرچہ باقی مفاعیل موجود ہوں۔

فعل متعدی اس فعل کو کہتے ہیں جو اپنے فاعل پر تمامیت حاصل نہ کرے بلکہ اسے مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو۔ جو حکم افعال کا ہے وہی حکم ان کے مشتقات کا بھی ہے، البتہ ظرف مکان وزمان، اسم آلہ وغیرہ عمل نہیں کرتے۔

پھر فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں: ① فعل معروف/معلوم ② فعل مجہول

فعل معروف/معلوم اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: قَامَ زَیْدٌ۔ زید کھڑا ہوا۔ فعل مجہول وہ فعل جو فاعل کی طرف منسوب نہ ہو، جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ۔ زید مارا گیا۔ یہاں مارنے والا کوئی اور ہے، لیکن فعل کی نسبت فاعل کی طرف نہیں، اسے فعل مجہول کہتے ہیں، یعنی فِعْلُ الْفَاعِلِ الْمَجْهُول۔

فاعل اس اسم کو کہتے ہیں جس سے پہلے فعل ہو اور اس فعل کی نسبت اس اسم کی طرف بطریقِ قیام ہو کہ وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو بطورِ وقوع نہ ہو یعنی وہ فعل اس اسم پر واقع نہ ہو۔ خواہ نسبت ثبوتی ہو یعنی اس اسم کے لئے کسی چیز کو ثابت کیا جائے جیسے: قَامَ زَیْدٌ۔ زید کھڑا ہے۔ یہاں قیام زید کے لئے ثابت ہے، یا نسبت (سلبی) نفی میں ہو کہ اس اسم سے فعل کی نفی کی جائے جیسے: مَا قَامَ زَیْدٌ۔ زید کھڑا نہیں ہے۔

چونکہ فعل قاصر اور فعل مجہول کے علاوہ باقی اقسام: فعل لازم، فعل متعدی کی وضاحت مثالوں کے ضمن میں ہو چکی، اس لئے یہاں فعل کے متعلق بعض قواعد کو یکجا ذکر کیا جاتا ہے۔

جملہ فعلیہ میں فعل کا فاعل سے پہلے آنا لازمی ہے، ورنہ وہ جملہ اسمیہ بن جائے گا۔

جملہ فعلیہ میں عموماً فاعل پہلے اور مفعول بعد میں آتا ہے، البتہ کبھی مفعول پہلے اور فاعل بعد میں آتا ہے اور کبھی مفعول فعل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی مقدم ہوتا ہے۔

اگر فاعل اسمِ ظاہر مذکر ہو تو جملہ فعلیہ کا آغاز واحد مذکر غائب کے صیغے سے ہوگا جیسے: ذَهَبَ الرَّجُلُ، ذَهَبَ الرَّجُلاَنِ، ذَهَبَ الرِّجَالُ۔

فاعل اسمِ ظاہر مؤنث ہو تو جملہ فعلیہ کا آغاز واحد مؤنث غائب کے صیغے سے ہوگا جیسے:

ذَهَبَتِ الْبِنْتُ، ذَهَبَتِ الْبِنْتَانِ ذَهَبَتِ الْبَنَاتُ۔

فاعل جمع مکسر غیر عاقل ہو تو جملہ فعلیہ کا آغاز واحد مؤنث غائب کے صیغے سے ہوگا جیسے:

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ، عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ، ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ، نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ، وَجِلَتْ قُلُوْبُنَا۔

فاعل ضمیر کی صورت میں ہو تو فعل عدد اور جنس میں فاعل کے مطابق ہوگا، جیسے:

حَضَرَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَذَهَبُوْا، دَخَلَ الْوَلَدَانِ فِيْ الْمَاءِ وَسَبَحَا، نَجَحَتِ الْبِنْتَانِ فَفَرِحَتَا، سَمِعَتِ النِّسَاءُ الْخُطْبَةَ وَعَمِلْنَ بِهَا، جَاءَ الضُّيُوْفُ وَجَلَسُوْا حَوْلَ الْمَائِدَةِ، أَسْرَعَ الْخَادِمُوْنَ وَأَحْضَرُوْا الطَّعَامَ، اِسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا۔

جملہ فعلیہ میں چار حالتوں میں فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہوتی ہے:

① فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو، جیسے: طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ۔

② فاعل اسمِ جمع ہو، جیسے: كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ كَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ، حَضَرَ الْقَوْمُ، حَضَرَتِ الْقَوْمُ۔

③ فاعل جمع مکسر عاقل ہو، جیسے: قَالَتِ الأَعْرَابُ آمَنَّا، قَالَ نِسْوَةٌ فِيْ الْمَدِيْنَةِ، قَامَ الرِّجَالُ، قَامَتِ الرِّجَالُ، قَالَتْ نِسْوَةٌ، سَجَدَ الْمَلاَئِكَةُ۔

④ فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو، جیسے: أَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ، جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ، جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ، سَافَرَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ، سَافَرَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ۔

تمرین

درج ذیل جملوں کو حل شدہ مثال کی طرح جملہ اسمیہ میں تبدیل کریں اور تبدیلی کی وجہ سے فعل میں موجود فاعل کی ضمیروں کا لحاظ رکھیں جیسے: لم يخرج العلماء من الاجتماع العلماء لم يخرجوا من الاجتماع

يحب	الأطفال		اللعب
لم	يتحدث	الشيخان	كثيرا
لن	يفقد	الطلاب	الأمل
يدرس	الوزيران	خ	التنمية

يبذل الأطباء جهدا كبيرا فى محاربة المريض

يعمل الحكام على خدمة المواطنين

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لن ينصرف المهندسان قبل إتمام العمل

لم يتصل الرؤساء بالأعضاء

ذیل کے جملوں میں اغلاط کی نشان دہی کے صحیح جملہ تحریر کریں جیسے:

غلط جملہ	اجتمع المحاسبين لمراجعة الحسابات
غلطی	فاعل مرفوع نہیں
صحیح جملہ	اجتمع المحاسبون لمراجعة الحسابات

دخل صديقان الوزيرِ للسلام عليه

قامت الطائراتُ الجديدُ برحلاتٍ إلى أوربا

شكرا المتهمان المحكمة لعدالتها

يسافر المعيدين إلى أمريكا لإكمال دراستهم

يقمن النساءُ بتربية أولادهن

زرت المكتباتِ الجديداتِ فى الرياض

استقبل المديرةُ الزائراتِ

حيّا القائد المجاهدون فى سبيلِ نشر الإسلام

لبس محمدٌ ثوباً جديدة

ابحاثُ المؤتمر كثيرٌ

عرفنَ النساءُ حقوقَهُنَّ

وصل مندُوبون الشركات إلى الاجتماع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 53

فعل مجہول

فعل مجہول کو سمجھنے کے لئے ذیل کے جملوں میں غور کریں:

فعل معروف	
نَصَرَ زَيْدٌ بَكْرًا	زید نے بکر کی مدد کی
صَنَّفَ حَسَّانٌ الْكِتَابَ	حسان نے کتاب لکھی
فَتَحْتُ الْبَابَ	میں نے دروازہ کھولا
أَخْرَجَ الْأُسْتَاذُ الطَّالِبَ	استاد نے طالب علم کو باہر نکالا
فعل مجہول	
نُصِرَ بَكْرٌ	بکر کی مدد کی گئی
صُنِّفَ كِتَابٌ	کتاب لکھی گئی
فُتِحَ الْبَابُ	دروازہ کھولا گیا
أُخْرِجَ الطَّالِبُ	طالب علم کو باہر نکالا گیا

مذکورہ جملوں میں دیکھیں کہ فعل معروف میں فعل کا فاعل متعین اور معلوم ہے جب کہ فعل مجہول میں فاعل کا ذکر نہیں صرف فعل اور جس پر یا جس کے ساتھ وہ فعل متعلق ہے اس کا تذکرہ ہے۔ بسا اوقات فاعل کا علم نہیں ہوتا یا اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ فعل کا تذکرہ تو کیا جائے لیکن فاعل کا ذکر نہ ہو تو اس مقصد کے لئے جو فعل استعمال کیا جائے اسے فعل مجہول کہا جاتا ہے۔ لہٰذا فعل مجہول کی تعریف یوں کریں گے ''فعل مجہول وہ فعل متعدی ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو یا مذکور نہ ہو۔'' فعل مجہول کی تعریف میں فعل متعدی کا ذکر اس لئے کیا کہ فعل لازم سے فعل مجہول نہیں آتا۔

فعل مجہول کے بعد آنے والا مرفوع اسم نائب فاعل کہلاتا ہے۔ نائب فاعل کی تعریف یوں کی جاتی ہے: ''نائب فاعل ایک ایسا مفعول ہے جو فاعل کی غیر موجودگی میں فاعل کا نائب بن کر رفع اختیار کرتا ہے اور مفعول بہ کا اعراب نصب چھوڑ دیتا ہے۔''

فعل مجہول کی ترکیب میں درج ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

فعل مجہول فعل لازم سے نہیں آتا صرف فعل متعدی سے آتا ہے۔ فعل مجہول میں فاعل کا ذکر نہیں ہوتا، اس لئے مفعول بہ کو نائب فاعل سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کا اعراب فاعل والا ہی ہوتا ہے۔ ان مثالوں میں غور کر کے ذیل میں دیئے گئے جملوں کی ترکیب کریں:

يُؤْتَى أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُوْتِيتُمْ۔ يُؤْتَى فعل مجہول، أَحَدٌ نائب فاعل، مِثْلَ مضاف، مَا موصولہ، أُوْتِيتُمْ فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ برائے موصول، موصول اپنے صلے سے مل کر مضاف الیہ برائے مضاف، مضاف اپنے مضاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیہ سے مل کر مفعول بہ برائے فعل مجہول۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ۔ يُنَزَّلَ فعل مجہول، عَلَى جارہ، كُمْ ضمیر مجرور متصل، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو برائے فعل، مِنْ جارہ زائدہ، خَيْرٍ مجرور لفظاً مرفوع محلاً نائب فاعل۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

يُغَاثُ النَّاسُ - قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ - قُضِيَ الْأَمْرُ - كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ - قَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ - يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ - تُبْلَى السَّرَائِرُ - حُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ - لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ - لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ - يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ - لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ - يُذْكَرَ فِيهَا اِسْمُهُ - يُنْفَخُ فِي الصُّوَرِ - لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ - لَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ - يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ - يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ - يُذْكَرُ فِيهَا اِسْمُ اللهِ - لَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ - لَمْ يُوتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ - لَا يُضَارَّ كَاتِبٌ - يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ - اِفْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ - كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ - إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ - يُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا - إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ - فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ - لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ - تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ - أَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا إِلَى رَبِّهِمْ - لَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ - لَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ - أُتْبِعُ مَا يُوحَى إِلَيَّ - يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ - إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ - لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا - وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ - يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً - هُمْ لَا يُظْلَمُونَ - أُولَئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّهِمْ - يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ - إِنْ يُسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ - رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ - لَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ - تُوُفِّيَ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ - لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ - يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُؤُوسِهِمُ الْحَمِيمُ - يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ - إِلَى اللهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ۔

درج ذیل جملوں کو فعل مجہول میں تبدیل کریں اور اعرابی تبدیلی کا خیال رکھیں جیسے:

فعل معروف	فعل مجہول
بَاعَ محمدٌ قلمَهُ	بِيعَ القَلَمُ
كَافَأْتُ الطالبَ المجتهدَ	كُوفِئَ الطَّالِبُ المجتهِدُ

كسر إبراهيم الأصنام - أكل الفار الطعام - نصر الله عبدا - أكل الذئب الشاة - رَمَى الصَّيَّادُ الشبكة - حبس الشرطي اللصّ - قطف الغلام الزهرة - نصر زيد الرجلين - نصر الله المسلمين - امتحن المدرس طلابه - اعطيتُ الفائزَ جائزةً - نسق العامل الحديقة - ساعدنا المدرس - عاقبتُ المذنبَ۔

درج ذیل جملوں میں فعل مجہول ہے، اعرابی تبدیلی کا لحاظ کرتے ہوئے انہیں فعل معروف میں تبدیل کریں اور مناسب فاعل ذکر کریں: خُلِقَ الإِنْسَانُ - يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ - كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ - لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 54

مفعول بہ

سابقہ تمارین میں مفعول بہ کی پہچان اور ترکیب کی کافی مشق ہو چکی ہے، لہٰذا یہاں چند قواعد کو ذکر کیا جاتا ہے۔

مفعول بہ وہ منصوب اسم ہے جس پر فعل واقع ہو، یعنی جس اسم پر فاعل کے کام کا اثر پڑے۔

فعل لازم کو مفعول بہ کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے: فَاضَ النَّهْرُ۔

فعل متعدی کو کم از کم ایک مفعول بہ کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے: أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الكِتَابَ۔

بعض افعال متعدی کو ایک سے زائد مفعول بہ کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے: أَلَمْ نَجْعَلِ الأَرْضَ مِهَاداً، اِتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً، عَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ، آتَيْنَا مُوسَى الكِتَابَ۔ عام طور پر ایک سے زائد مفعول کے حاجت مند افعال میں یا تو شک پایا جاتا ہے یا یقین یا پھر یہ وہ افعال ہوتے ہیں جو ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جانے پر دلالت کرتے ہیں۔

مفعول بہ درج ذیل صورتوں میں پایا جاتا ہے۔ اسم ظاہر کی صورت میں جیسے مذکورہ مثالوں میں ہے۔

ضمیر متصل کی صورت میں جیسے: يُصَوِّرُكُمْ فِي الأَرْحَامِ، لَجَمَعَهُمْ عَلَى الهُدَى، عَسَى رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي۔

ضمیر منفصل کی صورت میں، جیسے: إِيَّاكَ نَعْبُدُ، إِيَّايَ فَارْهَبُونِ، إِيَّانَا يَعْبُدُونَ۔

ایسے جملے کی صورت میں جو مصدر کی تاویل میں ہو، جیسے: أَفَأَمِنَ أَهْلُ القُرَى أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتاً، إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً، أَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَاتِ الجُبِّ، زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ، لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ۔

مفعول بہ کو نصب دینے والے عامل میں فعل، اسم فاعل، اسم مفعول، مصدر، صفت مشبہ، اسم مبالغہ، فعل تعجب ہیں۔

کبھی فاعل کو مفعول بہ سے مؤخر کیا جاتا ہے، جیسے: اِبْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ، أَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ۔

اگر قرینہ موجود ہو تو مفعول بہ کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے: أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ، أي: تَزْعُمُونَهُمْ شُرَكَائِي۔

کبھی اختصار کی وجہ سے مفعول بہ کو حذف کیا جاتا ہے، جیسے: مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى، أي وَمَا قَلَاكَ۔

کبھی فعل اور فاعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اور صرف مفعول بہ کو ذکر کیا جاتا ہے، جیسے: أَهْلاً وَسَهْلاً مَرْحَباً، أي: أَتَيْتَ أَهْلاً وَوَطِئْتَ سَهْلاً وَصَادَفْتَ مَرْحَبًا (آپ اپنے ہی لوگوں میں آئے اور آپ نے نرم زمین کو روندا یعنی ہماری طرف آنے میں آپ کو کوئی مشکل نہیں ہوئی اور آپ نے کشادہ مقام پالیا)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 55

مفعولِ مطلق

مفعولِ مطلق اس اسم منصوب کو کہتے ہیں جو:

① مصدر ہو۔

② اور فعل یا شبہ فعل (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، مصدر وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔

③ اور ماقبل والے فعل کے مصدر کا ہم معنی ہو۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو خبر ہی کے مادے سے یا خبر ہی کے ہم معنی لفظ کے مادے سے مشتق ہو۔ مفعول مطلق کے مقاصد تین قسم کے ہوتے ہیں:

❶ خبر کی تاکید

❷ خبر کی تعداد بتانا

❸ بطور تشبیہ خبر کی نوع اور قسم بتانا۔ اگر فعل کے بعد مصدر (مفعول مطلق) اسی مادے سے ہو تو مفعول مطلق تاکید پر دلالت کرتا ہے اور اس کا ترجمہ بہت، بالکل، بہت خوب، پورا پورا یا اس سے ملتے جلتے الفاظ میں کیا جاتا ہے۔ اگر مفعول مطلق فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو فعل یا خبر کی تعداد پر دلالت کرتا ہے۔ اگر فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو فعل یا خبر کی نوعیت اور قسم ظاہر کرنے کے لئے بطور تشبیہ استعمال ہوتا ہے، جیسے:

مفعول مطلق	مثال	ترجمہ
برائے تاکید	رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً	قرآن "خوب" ٹھہر ٹھہر کر پڑھو
	فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيراً	ہم نے اسے "پوری طرح" برباد کر دیا
برائے تعداد	اَلْمَرِيْضُ شَارِبٌ شَرْبَةً	مریض "ایک مرتبہ" پینے والا ہے
	دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ	گھڑی نے "دو گھنٹے" بجائے
برائے تشبیہ	جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِئِ	میں قاری کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا
	مَشَى مِشْيَةَ الْأَسَدِ	وہ شیر کی چال چلا

مصدر کے بعد مفعول مطلق، جیسے: فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاءُكُمْ جَزَاءً مَوْفُوراً۔ "جزاءً موفوراً" مفعول مطلق برائے "جزاء کم" مصدر ہے۔

کبھی کبھار مفعولِ مطلق کے لئے ایسا مصدر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اسی مادے سے نہیں ہوتا، بلکہ اس کے ہم معنی لفظ کے مادے سے ہوتا ہے، جیسے:

سَلِيْمٌ قَاعِدٌ جُلُوساً	سلیم اچھی طرح بیٹھا ہوا ہے	فَرِحْتُ جَذَلاً	میں بہت خوش ہوا
رَجَعَ الْقَهْقَرَى	وہ بالکل پیچھے کی طرف لوٹا	قَامَ الْخَطِيبُ وُقُوفاً	خطیب اچھی طرح کھڑا ہو گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُجُوْعاً اور قَهْقَرٰی، فَرْحاً اور جَذَلاً، قعَدَ اور جَلَسَ قِیَاماً اور وُقُوْفاً ہم معنی الفاظ ہیں، اس لئے یہ بھی مفعول مذکورہ مثالوں میں یہ بھی مفعول مطلق ہیں۔

بعض اوقات مفعول مطلق مضاف الیہ کی صورت میں ہوتا ہے، لہٰذا مضاف کُلٌّ، بعضٌ کے الفاظ، اسی طرح اسم عدد، اسم صفت وغیرہ مفعولِ مطلق کے قائم مقام یعنی نائب ہوکر مفعول مطلق بنتے ہیں جیسے:

جملہ	ترجمہ	مفعول مطلق
فَلَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ	ایک بیوی کی طرف بالکل نہ جھک جاؤ	کُلَّ الْمَیْلِ
وَلَا تَبْسُطْهَا کُلَّ الْبَسْطِ	اور اپنے ہاتھ کو "بالکل" کھلا نہ چھوڑو	کُلَّ الْبَسْطِ
لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِیْلِ	اگر نبی نے خود گھڑ کر بعض باتیں ہم سے منسوب کی ہوتیں تو	بَعْضَ الْأَقَاوِیْلِ
فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً	انہیں اسی کوڑے لگاؤ	ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً
وَجَاهِدُوْا فِی اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ	اللہ کے راستے میں اس طرح جہاد کرو جیسا جہاد کرنیکا حق ہے	حَقَّ جِهَادِهٖ

بسا اوقات ضمیر مفعول مطلق کے قائم مقام ہوتی ہے، نیز کبھی مفعول مطلق محذوف ہوتا ہے اور کوئی قائم مقام مفعول مطلق بنتا ہے، جیسے:

جملہ	مفعول مطلق محذوف	قائم مقام
لَا أُعَذِّبُهٗ أَحَداً	العَذَابَ	"ہ" ضمیر
ولا تَضُرُّوْهُ شیئاً	ضُرّاً	شَیْئًا
إِنْ نَظُنُّ إِلَّا ذَاكَ	ظَنًّا	ذَاكَ
كُلَا مِنْهَا رَغَداً	أَكْلاً	رَغَداً
الشَّیْخُ نَائِمٌ قَلِیْلاً	نَوْماً	قَلِیْلاً

کبھی مفعول مطلق کا فعل محذوف ہوتا ہے، جیسے:

شُكْراً	أَشْكُرُكَ شُكْراً	أیضاً	آضَ أیْضاً
سُبْحَانَ اللهِ	نُسَبِّحُ سُبْحَانَ اللهِ	سَمعاً وَطَاعَةً	اِسْمَعُوْا سَمْعاً وَأَطِیْعُوْا طَاعَةً

مفعول مطلق پر مشتمل جملے کی ترکیب میں کوئی نئی بات نہیں، صرف مفعول مطلق کی تعیین کے بعد اس کا نام لینا ہے کہ فلاں کلمہ مفعول مطلق ہے، جیسے: قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِیْضَةً: قَدْ حرفِ تحقیق، فَرَضْتُمْ فعل بافاعل، لَهُنَّ جار مجرور مل کر ظرف لغو، فَرِیْضَةً مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ مذکورہ مثال کو دیکھتے ہوئے ذیل کے جملوں کی بھی اسی طرح ترکیب کریں، اور اس بات کا لحاظ رکھیں کہ مفعول مطلق کبھی مفرد ہوتا ہے، کبھی مرکب توصیفی کی صورت میں، کبھی مرکب اضافی کی صورت میں۔

یُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً - یَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ مَیْلَةً - ضَلَّ ضَلَالاً بَعِیْداً - قَرَّبَا قُرْبَاناً - اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَطَراً - حَمَلَتْ حَمْلاً خَفِیْفاً - لأُعَذِّبَنَّهٗ عُذَّةً - یُعَذِّبُهُمُ اللهُ عَذَاباً - یَكِیْدُوْنَ لَكَ كَیْداً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ - خَسِرَ خُسْرَاناً مُبِيْناً - دَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْراً - لاَ تُبَذِّرْ تَبْذِيْراً - لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلاً عَظِيْماً - كَبِّرْهُ تَكْبِيْراً - فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا - تَؤُزُّهُمْ أَزًّا - وَفَتَنَّاكَ فُتُوْنًا - عَتَوْا عُتُوًّا كَبِيْراً - عَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا - اِصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ - مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ - لاَ يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلاً - رَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقاً حَسَناً - سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا - لِيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا - قُوْلاً لَهُ قَوْلاً لَّيِّنًا - لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا - قَبَضْنَاهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْراً - نَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا - يُعَذِّبُهُ عَذَاباً نُّكْراً - اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْداً حَسَنًا - قُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا - لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللهُ رِزْقًا حَسَنًا - رَتَّلْنَاهُ تَرْتِيْلاً - يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلاَوَتِهٖ - جَاهِدْهُمْ جِهَاداً كَبِيْراً - قُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِيْماً - تُفَجِّرَ الأَنْهَارَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْراً - قَالُوْا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا - يَعْمَلُوْنَ عَمَلاً دُوْنَ ذٰلِكَ - اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا - لَقَدْ اَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا - فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلاً - كَلَّمَ اللهُ مُوْسٰى تَكْلِيْماً - دُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً - هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ۔

مفعول مطلق کے تینوں مقاصد کی تعیین کرتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

الکلام واضح وضوحا - البخیل یعیش فی الدنیا عیشة الفقراء ویحاسب یوم القیامة حساب الأغنیاء - رشید خائف خوفا - زید نائم نوم الغافل - القطار یسیر سیر الهواء - تأثر بعض التأثر - المرء سائر عجلا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 56

مفعول فیہ/ظرف

مفعول فیہ اس اسم منصوب کو کہتے ہیں جو:

① خبر یا فعل کے زمانے یا مکان پر دلالت کرے

② اور ''فی'' کے معنی کو شامل ہو۔ بالفاظ دیگر مفعول فیہ وہ اسم ہے جو فعل یا شبہ فعل کے بعد براہِ راست مذکور ہو اور کسی بات یا واقعہ کی جگہ یا زمانے پر دلالت کرے۔ مفعول فیہ کو سمجھنے کے لئے ذیل کی مثالوں میں غور کریں:

پہلا مجموعہ	دوسرا مجموعہ	تیسرا مجموعہ
جَاءَتِ السَّيَّارَةُ صَبَاحًا	جَاءَتِ السَّيَّارَةُ فِي صَبَاحٍ	الصُّبْحُ قَرِيْبٌ
وَقَفْتُ يَمِيْنَ الطَّرِيْقِ	وَقَفْتُ فِي يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ	يَمِيْنُ الطَّرِيْقِ نَظِيْفٌ
دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ	دَخَلْتُ فِي الْمَسْجِدِ	الْمَسْجِدُ وَاسِعٌ

پہلے مجموعے میں موجود کلمات صباحاً، یمینَ الطریقِ، المسجدِ منصوب ہیں، لفظِ ''فی'' کے معنی کو شامل ہیں اور زمانے یا مکان پر دلالت کر رہے ہیں۔ چونکہ ان میں مفعول فیہ والی تینوں شرطیں پائی گئیں تو انہیں مفعول فیہ کہا جائے گا۔ جب کہ دوسرے مجموعے میں یہی کلمات موجود ہیں لیکن انہیں مفعول فیہ نہیں کہا جائے گا، کیوں کہ وہ منصوب نہیں اور ''فی'' کے معنی کو نہیں، بلکہ خود ''فی'' پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح تیسرے مجموعے میں موجود کلمات نہ صرف منصوب نہیں، بلکہ ''فی'' کے معنی کو بھی شامل نہیں، اس لئے وہ بھی مفعول فیہ نہیں۔

مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں اور ظرف کی دو قسمیں ہیں:

① ظرف زمان ② ظرف مکان

ظرف زمان وہ منصوب اسم ہے جو خبر واقع ہونے کا زمانہ بتائے اور جملے میں بغیر کسی واسطے کے شامل ہو۔ ظرفِ زمان کی دو قسمیں ہیں: ظرفِ زمان مبہم، ظرفِ زمان محدود/مختص۔

ظرفِ زمان مبہم وہ ظرف ہے جو غیر معلوم و غیر متعین زمانے پر دلالت کرے جیسے: دَهْراً، حِيْناً، وقتاً، زماناً۔

ظرفِ زمان محدود/مختص وہ ظرف ہے جو متعین و معلوم زمانے پر دلالت کرے جیسے: سَاعَةً، دَقِيْقَةً، ثَانِيَةً، يَوْماً، لَيْلاً، صَبَاحاً، بُكْرَةً، أَصِيْلاً، عَشِيَّةً، غَداً، أُسْبُوْعاً، شَهْراً، صَيْفاً، عَامًّا، الرَّبِيْع، الْخَرِيْف، الشِّتَاء، الصَّيْف۔

جمود اور تصرف کے اعتبار سے ظرفِ زمان کی دو قسمیں ہیں: ظرفِ زمان متصرف، ظرفِ زمان جامد۔

ظرفِ زمان متصرف وہ ظروف ہیں جو کبھی ظرف واقع ہوتے ہیں اور کبھی ظرف نہیں بنتے جیسے: یوم، ساعة، أسبوع، شهر، سنة جیسے: إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ، يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ، يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّاعَةِ هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِيْنَ صِدْقُهُمْ۔ السَّاعة ظرف زمان ہے لیکن مذکورہ آیات میں ظرف کے طور پر استعمال نہیں ہوا۔ اسی طرح یوم بھی خبر واقع ہو رہا ہے۔

ظرف زمان جامد غیر متصرف یعنی وہ ظروف جو ہمیشہ ظرف ہی واقع ہوتے ہیں ان کی بھی دو قسمیں ہیں:

ظروف لازم النصب۔ معرب ہونے کی صورت میں ظاہراً اور مبنی ہونے کی صورت میں محلاً منصوب ہوتے ہیں، جیسے: قَطُّ، عَوْضُ، أَيَّانَ، أَنَّى، صَبَاحاً، مَسَاءً وغیرہ۔

ظرفیت کی بنا پر منصوب اور حروف جارہ کی وجہ سے مجرور ہو جاتے ہیں جیسے: قَبْلُ، بَعْدُ، مَتَى، الآن وغیرہ

ظرف مکان کی بھی دو قسمیں ہیں: ظرف مکان مبہم، ظرف مکان محدود/مختص۔

ظرف مکان مبہم وہ ظرف ہے جو مبہم اور غیر متعین مکان پر دلالت کرے جیسے اسمائے جہات: فوق، تحت، أمام، قدام، خلف، وراء، يمين، يسار، شمال، تِلقاء، تُجَاه، مَع، قُدَّام۔ اسی طرح: میل، فرسخ، البرید وغیرہ۔

ظرف مکان مختص غیر مبہم وہ ظرف ہے جو معین اور محدود مکان پر دلالت کرے جیسے: الدَّار، المَدْرَسة، الملعب، القفص، الميدان، المجرى وغیرہ۔

جمود اور تصرف کے اعتبار سے ظرف مکان کی بھی دو قسمیں ہیں:

ظرف مکان متصرف، جیسے: الجنة، البيت، المنزل، أمام، خلف، قدام، الميل، الفرسخ وغیرہ۔

ظرف مکان جامد کی دو قسمیں ہیں:

① ظروف لازم النصب، یعنی وہ ظروف جو معرب ہوں تو ظاہراً منصوب ہوتے ہیں اور مبنی ہونے کی صورت میں محلاً منصوب ہوتے ہیں، جیسے: بَيْنَ، بَيْنَمَا وغیرہ۔

② وہ ظروف جو ظرفیت کی بنا پر منصوب ہوتے ہیں اور حروف جارہ کی وجہ سے مجرور ہوتے ہیں جیسے: فَوق، تحت، لَدَى، لَدُن، عِنْد، ثَمَّ، حَيْثُ وغیرہ۔

ظرف زمان مبہم ہو یا محدود اگر "فی" کے معنی کو متضمن ہو تو منصوب ہوتا ہے جیسے: مَكَثْتُ حِيْناً، انْتَظَرْتُ مُدَّةً، حَضَرْتُ اليَوْمَ، تَأَخَّرْتُ سَاعَةً۔ اگر ان پر حروف جارہ داخل ہوں اور معنوی اعتبار سے ترکیب میں خلل نہ ہو تو مجرور ہوں گے، جیسے: غَادَرْتُ المَدِيْنَةَ فِيْ يَوْمِ الجُمُعَةِ، دَخَلَ المَدِيْنَةَ عَلَى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا۔

اگر "فی" کے معنی کو متضمن نہ ہوں تو ان کا اعراب عامل کے مقتضا کے مطابق ہوگا جیسے: يَوْمُ الجُمعة يومٌ مُبَارَكٌ، جَاءَ يَوْمُ الخَمِيْسِ، أَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الحَسْرَةِ، يَخَافُوْنَ يَوْمًا۔

ظرف مکان اگر مبہم ہو اور "فی" کے معنی کو متضمن ہو تو منصوب ہوگا جیسے: مَشَيْتُ أَمَامَ الجُنْدِ، وَقَفْتُ فَوْقَ المِنْبَرِ، سِرْتُ مِيْلاً۔ حروف جارہ داخل ہونے کی وجہ جر بھی جائز ہے جیسے: البَحْرُ مِنْ وَّرَاءِ كُمْ، مَرَرْتُ مِنْ أَمَامِكُمْ۔

ظرف مکان محدود میں جر واجب ہے، جیسے: جَلَسْتُ فِيْ المَنْزِلِ، ذَهَبْتُ إِلَى المَدْرَسَةِ، صَلَّيْتُ فِي المَسْجِدِ۔

اگر "فی" کے معنی کو متضمن نہ ہو تو ان کا اعراب عامل کے مقتضا کے مطابق ہوگا جیسے: المَنْزِلُ وَاسِعٌ، هٰذِهِ مَدْرَسَةٌ كَبِيْرَةٌ، المِيْلُ قُلْتُ الفَرْسَخِ، رَأَيْتُ مَلْعَباً وَاسِعاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفعول فیہ ظرف کا عامل فعل کبھی فعل ہوتا ہے، جیسے: مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَا ذَا تَکْسِبُ غَدًا، بَیْنَمَا فَوْقَکُمْ سَبْعاً شِدَاداً۔

کبھی مصدر ہوتا ہے، جیسے: وَمَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللهِ الْکَذِبَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَیْلٌ یَوْمَئِذٍ لِلْمُکَذِّبِیْنَ، حُضُوْرُکَ الْیَوْمَ مِدْعَاةٌ لِلْخَیْرِ، جُلُوْسِیْ غَداً فِی الْبَیْتِ یَدْخُلُ الْبَهْجَةَ عَلَی أَطْفَالِیْ۔

کبھی فاعل ہوتا ہے، جیسے: أَنَا قَادِمٌ السَّاعَةَ، أَنْتَ مُسَافِرٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاهِیَةٌ۔

کبھی اسم مفعول ہوتا ہے جیسے: أَنْتَ مَحْمُوْدٌ غَداً فِیْ عَمَلِكَ۔

کبھی صفتِ مشبہ ہوتی ہے، جیسے: عَلِیٌّ حَلِیْمٌ عِنْدَ الْغَضَبِ شَدِیْدٌ عِنْدَ الْمَکَارِهِ۔

درج ذیل مقامات میں ظرف کا عامل وجوباً محذوف ہوتا ہے۔

ظرف صفت واقع ہو، جیسے: جَلَسْتُ بِصُحْبَةِ رَجُلٍ عِنْدَكَ أی: رَجُلٍ کَائِنٍ عِنْدَكَ؛ رَأَیْتُ عُصْفُوْراً فَوْقَ الْغُصْنِ، أی: جَالِساً أو کَائِناً فَوْقَ الْغُصْنِ، هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللهِ أی: دَرَجَاتٌ کَائِنَةٌ عِنْدَ اللهِ۔

ظرف حال واقع ہو، جیسے: مَرَرْتُ بِمُحَمَّدٍ عِنْدَكَ، أی: جَالِساً أو کَائِناً عِنْدَكَ، رَأَیْتُ الْهِلَالَ بَیْنَ السَّحَابِ، أی: کَائِناً بَیْنَ السَّحَابِ۔

ظرف خبر واقع ہو، جیسے: عَلِیٌّ عِنْدَكَ، أی: مَوْجُوْدٌ عِنْدَكَ، الطَّائِرُ فَوْقَ الْغُصْنِ، أی جَالِسٌ أو کَائِنٌ فَوْقَ الْغُصْنِ، النَّهْرُ أَمَامَكَ، أی: مَوْجُوْدٌ أَمَامَكَ۔

ظرف صلہ واقع ہو، جیسے: صَافَحْتُ الَّذِیْ عِنْدَكَ، أی: الَّذِیْ ثَبَتَ عِنْدَكَ، سَرَّنِیْ الَّذِیْ مَعَكِ، أی: الَّذِیْ جَاءَ مَعَكَ۔

مفعول فیہ پر مشتمل جملوں کی ترکیب یوں کی جاتی ہے، مثلاً: سَبَّحُوْهُ بُکْرَةً وَّعَشِیًّا۔ سَبَّحُوا فعل، ضمیر مستتر مجرباُنت فاعل، "ہ" ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، بُکْرَةً معطوف علیہ، واو عاطفہ، عَشِیًّا معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ذیل کے جملوں میں ظرف مستقر اپنے محذوف متعلق سے مل کر خبر یا خبر مقدم بن رہا ہے

فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ - إِنَّا مَعَکُمْ - عِنْدَ اللهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ - إِنَّ اللهَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ - أَیْنَ الْمَفَرُّ - ذٰلِکُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ - عِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ - أَإِنَّکُمْ لَتَشْهَدُوْنَ أَنَّ مَعَ اللهِ آلِهَةً أُخْرَی - ثَمَّ وَجْهُ اللهِ - أَجَلٌ مُسَمًّی عِنْدَهُ - أَیْنَ شُرَکَاؤُکُمْ - لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ - عِنْدِیْ خَزَائِنُ اللهِ - أُوْلٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَیْهِمْ - مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ - الَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

ذیل کے جملوں میں ظرف اپنے محذوف متعلق سے مل کر صلہ بن رہا ہے: أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ - یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ - یَکْفُرُوْنَ بِمَا وَرَاءَهُ - بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِرْكَعُوْا مَعَ الرّٰاكِعِيْنَ - كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ - فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ - رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ - أَصْلَحَ بَيْنَهُمْ - وَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ - لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ - يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ - تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ - خُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ - لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ - مَا نَرٰى مَعَكُمْ - نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ - تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ - فَجَّرْنَا خِلاَلَهُمَا نَهْراً - لاَ يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى - أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلاً - اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ - أَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ - لِيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ - رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ - اُهْجُرْنِيْ مَلِيًّا - أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَداً - نَتَقَنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ - أُقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ - يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى - دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ - لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ - كُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ - جَاسُوْا خِلاَلَ الدِّيَارِ - أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ - مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا - فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ - أَكَلاَ مِنْهَا رَغَداً حَيْثُ شِئْتُمَا - خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ - جَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً - الآنَ بَاشِرُوْهُنَّ - أَمَاتَهُ اللهُ مِائَةَ عَامٍ - يُحْيِ هٰذِهِ اللهُ بَعْدَ مَوْتِهَا - يُرْضِعْنَ أَوْلاَدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ - صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ - أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا - اللهُ يَتَوَفَّى الأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا - سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ - أَحْيَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا - لَقَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ - لاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ - لاَ تُفْسِدُوْا فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا - يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ - تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ يَرٰاكَ حِيْنَ تَقُوْمُ - وَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ - وَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهُ - وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ أَبَداً - الآنَ بَاشِرُوْهُنَّ - لَا تَقُمْ فِيْهِ أَبَداً - أَمَاتَهُ اللهُ مِائَةَ عَامٍ - مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيْدَ هٰذِهِ أَبَداً - لاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ - سُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ - آتُوْا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهٖ - إِنْ تَسْئَلُوْا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ - يَتْلُوْنَ آيَاتِ اللهِ آنَاءَ اللَّيْلِ - بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ - لَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيْلاً - ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ إِلٰى أَهْلِيْهِمْ أَبَداً - لاَ نُطِيْعُ فِيْكُمْ أَحَداً أَبَداً - إِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْا إِذاً أَبَداً - يَتْلُوْنَ آيَاتِ اللهِ آنَاءَ اللَّيْلِ - لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ۔

ذیل کے جملوں میں مفعول کی قسم کی تعیین کریں اور اعراب لگائیں:

حضرت اليوم لزيارتكم - اقمت في مكة اسبوعا - جلست في الحديقة ساعة - انتظرت صديقي لحظة - قطعت ميلين - امضيت في الرحلة وقتا طويلا - استغرقنا زمنا في البحث عن الآثار - امضيت في دراسة البحث شهرا - رحلت إلى مصر صيفا - امضيت فترة الشتاء في منزلي - وقف المعلم امام الطلاب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 57

مفعول معہٗ

مفعول معہ وہ منصوب اسم ہے جو ''واؤ'' معیت (ایسی ''واؤ'' جو ''مع'' کے معنی میں ہو) کے بعد مذکور ہو اور فاعل یا مفعول کی مصاحبت پر دلالت کرے۔ چونکہ مفعول معہ اسم ہوتا ہے، لہٰذا اگر واؤ معیت کے بعد فعل ہو تو اسے مفعول معہ نہیں کہیں گے، جیسے: لا تأكلِ السمك وتشربَ اللبن۔ تقدیری عبارت یوں ہے: لا يَكُنْ مِنْكَ أكلُ السمكِ وشربُ اللبن۔

اسی طرح ''واؤ'' معیت کا ہونا ضروری ہے، لہٰذا ''واؤ'' عاطفہ کے بعد فاعل یا مفعول کے ساتھ فعل میں شریک اسم کو مفعول معہ نہیں کہیں گے، جیسے: اِشْتَرَكَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو۔

نیز اس میں لفظ ''مع'' بذاتِ خود موجود نہ ہو ورنہ وہ مفعول فیہ ہوگا، مفعول معہ نہیں بنے گا جیسے: جئتُ مع عمرٍو۔

مفعول معہ کی مثالیں یہ ہیں:

جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ	كَفَاكَ وَزَيداً دِرهَمٌ	سِرتُ وَالطَّرِيقَ
سردی گرم کپڑوں کے ساتھ آئی	آپ اور زید کے لئے ایک درہم کافی ہے	میں راستے کے ساتھ چلتا گیا
مَا أَنْتَ وأَبَا مَعْمَرٍ	سَافَرْتُ وَأَخَاكَ	كُنْ وَجَارَكَ مُتَوَافِقِيْنِ
آپ کا اور ابو معمر کا کیا معاملہ ہے؟	میں نے آپ کے بھائی کے ساتھ سفر کیا	آپ اپنے پڑوسی کے ساتھ مل جل کر رہیے

بعض حضرات نے درج ذیل آیات میں ''واؤ'' کو واؤ معیت قرار دیتے ہوئے انہیں مفعول معہ شمار کیا ہے۔ أَجْمِعُوْا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ - أَغْرَقْنَا مَعَهُ وَمَنْ مَّعَهُ أَجْمَعِيْنَ - جَنَّاتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ - يَا جِبَالُ أَوِّبِيْ مَعَهُ وَالطَّيْرَ۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور مفعول معہ کا لحاظ کرتے ہوئے ان کا ترجمہ کریں:

مات سعيد وطلوع الشمس - ما أنت والسباحة - ما أنت وأخاك - أنا سائر والرصيف - استوى الماء والخشبة - أما تقومين وأخاك - كيف حالك والحوادث - سلمنا عليه وأباه - جاء البرد والطيالسة - مشيت والحديقة - يا حبّذا عينا سُلَيمى والفما - سرت والنيل - جاء الأمير والجيش - اجتهد الأب والمدرس في تربية الولد - كتبت لك وخالدا - حسبك وزيد ودرْهم - انتظرتك وطلوع الشمس - ما صنعت وأباك - لو تركتَ الناقة وفصيلها لرضعها - سافرت وعاصما - حضرت وغروب الشمس - يستيقظ العمال وأذان الفجر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 58

مفعول لہٗ

مفعول لہٗ کو سمجھنے کے لئے درج ذیل مثالوں میں غور کریں:

پہلا مجموعہ		
يُنْفِقُ مَالَهٗ	يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ
اپنے مال کو خرچ کرتا ہے	اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں	اپنی اولاد کو قتل مت کرو
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ	زَيْنَبُ سَاكِتَةٌ	سَافَرْتُ
اپنے رب کو پکارتے ہیں	زینب خاموش ہے	میں نے سفر کیا
دوسرا مجموعہ		
يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاءَ النَّاسِ	يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ مَرْضَاتِ اللهِ	لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ
اپنے مال کو خرچ کرتا ہے لوگوں کو دکھانے کے لئے	اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں اللہ کی رضامندی کے لئے	اپنی اولاد کو قتل مت کرو فاقے کے ڈر سے
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا	زَيْنَبُ سَاكِتَةٌ حَيَاءً	سَافَرْتُ رَغْبَةً فِي الْعِلْمِ
اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈر اور امید کی بنا پر	زینب شرم وحیا کی وجہ سے خاموش ہے	میں نے حصول علم کے شوق میں سفر کیا

بسا اوقات جملے میں کئے جانے والے فعل کی علت اور وجہ بھی مذکور ہوتی ہے۔ پہلے مجموعہ میں موجود جملوں میں دیکھیں کہ ان میں کئے گئے فعل کی علت بیان نہیں کی گی، جب کہ دوسرے مجموعہ میں موجود جملوں میں کئے گئے افعال کی علت بھی بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا جن اسماء میں مفعول لہ کی شرائط پائی جائیں اور وہ فعل کی علت کو بیان کریں تو انہیں مفعول لہ کہا جاتا ہے۔

مفعول لہ کے لئے دو شرطیں ہیں:

① مفعول لہ اور فعل مذکور (معلل بہ جس کی علت اور سبب بیان کیا جا رہا ہے) دونوں کا فاعل ایک ہو، جیسے: قمتُ إكراماً لزيدٍ (میں زید کے اکرام کے لئے کھڑا ہوا) یہاں اکرام کرنے والا اور کھڑا ہونے والا دونوں ایک ہی ہیں۔ اسی طرح: ضربتُه تأديباً (میں نے اسے ادب سکھانے کے لئے مارا) یہاں ادب سکھانے والا اور مارنے والا ایک ہی ہے۔ اگر فاعل الگ ہو تو پھر کسی حرف کا آنا ضروری ہے، لہٰذا يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ میں "تَعَفُّفاً" نہیں کہہ سکتے۔

② دونوں (فعل اور مفعول لہ) کا زمانہ بھی ایک ہو، اگر فعل کا زمانہ اس اسم کے زمانے سے الگ ہو جو علت بیان کر رہا ہے تو اسے مفعول لہ نہیں کہیں گے، جیسے: جئتُ لسفرِ غدٍ (میں کل کے سفر کی وجہ سے آیا) أكرمتُكَ اليومَ لِوَعْدِكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِذٰلِكَ أَمْسِ (میں نے گزشتہ کل کے وعدے کی بنا پر آج آپ کا اکرام کیا)

مفعول لہ وہ اسم منصوب ہے جو کسی فعل کے ہونے کا سبب اور غرض بیان کرنے کیلئے استعمال ہو۔ یہ اسم داخلی اسباب و وجوہات کی وضاحت کرتا ہے اور جملے میں بلا واسطہ شامل ہوتا ہے، لہٰذا کہہ سکتے ہیں کہ مفعول لہٗ وہ ❶ اسم منصوب ہے ❷ جو مصدر ہو ❸ اور فعل کے ہونے کا سبب اور غرض بیان کرنے کے لئے استعمال ہو۔ جِئْتُكَ لِلسمنِ والعسلِ (میں آپ کے پاس گھی اور شہد کیلئے آیا) جیسی مثالوں میں اگرچہ ''سمن و عسل'' ماقبل فعل کی علت بیان کرتے ہیں اور آنا گھی اور شہد کے حصول کیلئے ہے لیکن سمن و عسل مصدر نہیں، لہٰذا یہ مفعول لہ نہیں۔

جس جملے میں مفعول لہ موجود ہو اس کی ترکیب اسی طرح ہوتی ہے جس طرح سابقہ جملوں کی ترکیب ہوتی ہے، البتہ مفعول لہ کے متعلق یہ وضاحت کرنی ہوتی ہے کہ فلاں کلمہ مفعول لہ ہے، مثلاً: يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللهُ بَغْيًا۔ يَكْفُرُوا فعل، واو ضمیر بارز فاعل، با جارہ، ما موصولہ، أنزل فعل، اللهُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ برائے موصول، موصول اپنے صلے سے مل کر مجرور برائے جار، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو برائے يكفروا، بَغْيًا مفعول لہ برائے يكفروا۔ يكفروا فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

يَشْرِي نَفْسَهُ إِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ - يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ - يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ مَرْضَاتِ اللهِ - أَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهُ بَغْيًا وَّعَدْوًا - إِقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا - بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللهِ كُفْراً - أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ - أَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا - خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَراً وَّرِيَاءَ النَّاسِ - لَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ - خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا - أَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ - يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَّطَمَعًا - يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ إِبْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ۔

مفعول لہ کے مقصد کو ذہن نشین کرتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

من ترك ثلاث جمع منها وناً - يتخوّلنا بها مخافة السّامة - مَن جرّ إزاره خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة - ألجأت ظهري إليك رغبة ورهبة إليك - من اتبع جنازة مسلم إيمانا واحتسابا - من قام رمضان ايمانا واحتسابا غُفر له ما تقدم من ذنبه - ترفع الدابة حافرها خشية أن تصيبه - من سأل الناس أموالهم تكثرا فإنما يسأل جمرا - لا يعمل عبد بخصلة منها رجاء ثوابها - من أخذ من الأرض شيئا ظلما جاء يوم القيامة يحمل ترابها - ان الملائكة لتضع اجنحتها رضى لطالب العلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 59

حال

پہلا مجموعہ		
خَرَجَ مُوْسٰی	جَاءَ عَمْرٌو	ذَهَبَ يُوْنُسُ
موسیٰ علیہ السلام نکلے	عمر آیا	یونس علیہ السلام گئے
تَرَی النَّاسَ	ضَرَبْتُ زَيْداً	لَقِيْتُ زَيْداً
آپ لوگوں کو دیکھیں گے	میں نے زید کو مارا	میں نے بکر سے ملاقات کی
دوسرا مجموعہ		
خَرَجَ مُوْسٰی خَائِفاً	جَاءَ عَمْرٌو هَارِباً	ذَهَبَ يُوْنُسُ مُغَاضِباً
موسیٰ علیہ السلام ڈرتے ہوئے نکلے	عمر بھاگتا ہوا آیا	یونس علیہ السلام غصے کی حالت میں گئے
تَرَی النَّاسَ سُكَارٰی	ضَرَبْتُ زَيْداً مَشْدُوْداً	لَقِيْتُ زَيْداً وَاكِبَيْنِ
آپ لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھیں گے	میں نے زید کو باندھ کر مارا	میں نے بکر سے ملاقات کی درآنحالیکہ ہم دونوں سوار تھے

کبھی جملے میں کوئی ایسا کلمہ ہوتا ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جب فاعل نے وہ کام کیا تو کس حالت میں تھا یا مفعول بہ پر جب فعل واقع ہوا تو وہ کس حالت میں تھا یا وہ دونوں کس حالت میں تھے۔ پہلے مجموعے کی مثالوں میں دیکھیں کہ ان میں صرف فاعل یا مفعول کا بیان ہے، ان کی کسی حالت کا بیان نہیں۔ جب کہ دوسرے مجموعے کی مثالوں میں فاعل کے ساتھ اس کی حالت کا بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جس وقت اس نے فعل کیا وہ کس حالت میں تھا۔ اسی طرح مفعول کی حالت کا بھی بیان ہے کہ جس وقت اس پر فعل واقع ہوا وہ کس حالت میں تھا۔ یا جس وقت فعل واقع ہو رہا تھا فاعل و مفعول دونوں کس حالت میں تھے۔

وہ کلمہ جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت پر دلالت کرے اسے حال کہتے ہیں، اور جس کی حالت بیان کی جائے اس ذوالحال کہتے ہیں جیسے: مذکورہ جملوں میں موسیٰ علیہ السلام، عمر، یونس علیہ السلام، لوگ، زید، بکر ذوالحال اور ڈرتا ہوا، بھاگتا ہوا، غصہ میں، نشہ، بندھا ہوا، سوار حال ہے۔

لہٰذا حال کی تعریف یوں کی جائے گی کہ حال وہ اسم منصوب ہے جو نکرہ ہو اور اپنے سے پہلے آنے والے اسم (فاعل یا مفعول وغیرہ) کی کیفیت یا حالت ظاہر کرے۔ جس اسم کی کیفیت و حالت ظاہر ہو اسے ذوالحال کہتے ہیں۔

عام طور پر ذوالحال معرفہ اور حال نکرہ ہوتا ہے۔ ایک ذوالحال کے لئے ایک سے زائد حال بھی آسکتے ہیں جیسے: رَجَعَ مُوْسٰی إِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ أَسِفًا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام (ذوالحال) اپنی قوم کی طرف سخت غصے (حال اول) اور حالت رنج (حال دوم) میں پلٹے۔

کبھی حال محذوف ہوتا ہے اور جار مجرور اس کی نیابت کرتے ہیں جیسے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ	حال محذوف
أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ	مبشراً بالحق
اِعْتَدَوْا مِنْكُمْ	ظَالِمِيْنَ مِنْكُمْ
إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ	مُنَزَّلاً مِنْ رَبِّهِمْ
تَظَاهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ	مُتَلَبِّسِيْنَ مِنْكُمْ
مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ	مُرْتَدّاً عَلَى عَقِبَيْهِ
فَاعْتَزِلُوْا النِّسَاءَ بِالْمَحِيْضِ	مُتَلَبِّسَاتٍ بِالْمَحِيْضِ
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ	مُقَدِّماً مِنَ الْهَدْيِ
أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّيْنِ	مُبْرِهِناً لَكُمْ
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهِ	مُبْتَعِدَةً بِكُمْ
يَأْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ	هَادِيْنَ مِنَ النَّاسِ

بعض اوقات پورا جملہ کسی اسم کی حالت وکیفیت کو ظاہر کرتا ہے اسے حال مرکب یا جملہ حالیہ کہتے ہیں۔ جملہ حالیہ اسمیہ بھی ہوسکتا ہے اور فعلیہ بھی۔ جب جملہ حال بنے تو اس کے لئے تین شرطیں ہیں:

① حال میں کوئی رابط موجود ہو جو ذوالحال کی طرف راجع ہو

② حال جملہ خبریہ ہو، انشائیہ نہ ہو

③ جملے کی ابتداء میں حرف سین وسوف نہ ہو

ذیل کی مثالوں میں غور کریں:

1. لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اگر بھیڑیئے نے اس کو کھالیا جب کہ ہم ایک جتھا ہیں
2. قَالَتْ يَا وَيْلَتٰى أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوْزٌ۔ زوجہ ابراہیم علیہ السلام بولیں! ہائے میری کم بختی! کیا میں جنوں گی؟ اس حالت میں کہ میں ایک بوڑھی عورت ہوں۔
3. دَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ۔ وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اس حالت میں کہ وہ اپنے نفس پر ظلم کررہا تھا۔
4. وَجَاءُوْا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ۔ وہ اپنے والد کے پاس شام کو روتے پیٹتے آئے۔
5. اِهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ۔ اتر جاؤ (تمہاری حالت یہ ہے کہ تم) ایک دوسرے کے دشمن ہو۔

حال پر مشتمل جملے کی ترکیب میں ذوالحال اور حال کی تعیین کرنی ہوتی ہے مثلاً: نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْداً۔ نَحْشُرُ فعل، ضمیر مستتر معبر بنحن فاعل، المتقین ذوالحال، إلی جارہ، الرحمن مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو برائے نحشر فعل، وفداً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ برائے فعل، نحشر فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا - آتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا - خُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيْفاً - خَرُّوْا سُجَّداً وَبُكِيًّا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-لَقِيتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفاً - اَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا - وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِيْنَ - آتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ ضِيَاءً - ذَهَبَ مُغَاضِبًا - قَاتِلُوْا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً - إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآناً عَرَبِيًّا - تَرَى النَّاسَ سُكَارٰى - خَلَصُوْا نَجِيًّا - تَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً - نُخْرِجُكُمْ طِفْلاً - اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرًا - سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ - تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْأَصْفَادِ - هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا - يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا آمِنِيْنَ - اِهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا - تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِيْ أَنْفُسِهِمْ - آمِنُوْا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ - يَصْلَاهَا مَذْمُوْماً مَدْحُوْراً - لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللهَ جَهْرَةً - رَبَّيَانِيْ صَغِيْراً - اُدْخُلُوْا الْبَابَ سُجَّداً - لَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ - إِنْ يَأْتُوْكُمْ أُسَارٰى تُفَادُوْهُمْ - نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمٰى - عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا - نَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقاً - إِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ - إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَنَذِيْراً - اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَافَّةً - هُمْ يَلْعَبُوْنَ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ - إِنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا - يَخْلُدْ فِيْهِ مُهَاناً - وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ - تِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً - أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتًا - يَمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهِ - لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ - يَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّيْنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ - دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيْبِيْنَ إِلَيْهِ - قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ - لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ - خُذُوْا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ - تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعاً - أُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ - يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتاً - نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّراً.

ذیل کے جملوں میں حال پورا جملہ ہے، اس کی ترکیب یوں کی جاتی ہے، مثلاً: يَأْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ يَأْتِيَكُمُ فعل ومفعول بہ التَّابُوْتُ ذوالحال فِيْهِ جار مجرور متعلق قَابَتَةٌ خبر مقدم سَكِيْنَةٌ موصوف مِّنْ رَّبِّكُمْ جار مجرور متعلق قَابَتَةٌ صت، موصوف صفت مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدا خبر جملہ اسمیہ خبریہ حال۔ ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی ترکیب بھی یونہی کریں

يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ - أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ - خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوْفٌ - جَاءَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ - يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتاً وَّهُمْ نَائِمُوْنَ - تَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُوْنَ - نَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ - يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُوْنَ - نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ - يَنْظُرُوْنَ إِلَيْكَ تَدُوْرُ أَعْيُنُهُمْ - تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ - بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَأَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ - جَاءَكَ يَسْعٰى - لَا تَقْتُلُوْا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ - أَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيْهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور حال کی تعیین کریں:

جاء علیٌ رسول الله وأنا ألعب مع الغلمان - قبّل عثمان بن مظعون وهو ميت - انصر أخاك

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظالما أو مظلوما - جاءت فاطمة تمشي - توضا ابن عمر لكل صلاة طاهرا أو غير طاهر - مرّ بي رسول الله ﷺ وأنا جالس هكذا - دفنته بالشام ميتا - صلّوا بالليل والناس نيام - أقبل على الناس مغضبا - أتيت النبي يوم الفتح وهو يغتسل - من خرج من بيته متطهرا إلى صلاة مكتوبة فأجره كأجر الحاج المحرم - قدم زيد بن حارثة المدينة ورسول الله في بيتي - خرج فزعا يجر ثوبه - سمعت رسول الله وهو مستند إليّ - الذي يقرأ القرآن وهو ماهر به - إن رسول الله قال له: لو رأيتني وأنا استمع إلى قراءتك - ما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله يقرؤون القرآن.

ذیل کی حدیث کا ترجمہ اس طرح کریں کہ اس میں موجود پانچوں حال واضح ہو جائیں:

إن النّبي عليه السلامُ صلّى، وعليه مرطٌ، على بعض أزواجه منه، وهي حائضٌ، وهو يصلّي عليه، وهو عليه.

ذیل میں دیئے گئے جملوں میں ذوالحال اور حال پر مشتمل جملے کی نشان دہی کریں:

أحبُّ الفاكهةَ النّاضجةَ	وَصَلَ الرَّجُلُ الضّاحِكُ
أحبُّ فاكهةً ناضجةً	وَصَلَ الرَّجُلُ يَضْحَكُ
أحبُّ الفاكهةَ ناضجةً	وَصَلَ رَجُلٌ يَضْحَكُ
رَجَعتِ المرأةُ وقد اشترتْ خاتماً	خرجَ الرَّئيسُ الغاضِبُ مِنَ الاجتماعِ
رَجَعتِ المرأةُ الّتي اشترتْ خاتماً	شاهَدْتُ رَئيساً غاضِباً مِنَ الاجتماعِ
رَجَعتِ امرأةٌ اشترتْ خاتماً	خرجَ الرَّئيسُ غاضِباً مِنَ الاجتماعِ
دخل المديرُ وطلابُه واقفون	حيّاني الطبيب الخارجُ من المستشفى
دَخل المدير طلابُه واقفون	حيّاني الطبيب وهو خارجٌ من المستشفى
دخل المدير فوقف الطلابُ	حيّاني طبيبٌ خرج من المستشفى
شاهدتُ أسداً نائماً في الحديقة	أسلم الناسُ طائعين
شاهدتُ أسداً ينامُ في الحديقة	أصبحَ الناسُ طائعين
شاهدتُ الأسدَ ينامُ في الحديقة	قَبِلْتُ ناساً طائعين
أصبح اللاعبون نشيطين في أرض الملعب	
نزلا اللاعبون نشيطين إلى أرض الملعب	
رأيت لاعبَيْن نشيطَين في أرض الملعب	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 60

تمیز

پہلا مجموعہ			
عِنْدِیْ اَحَدَعَشَرَ	میرے پاس گیارہ ہیں	شَرِبْتُ کَأْساً	میں نے ایک گلاس پیا
اِشْتَرَیْتُ کِیْلُو جِرَاماً	میں نے ایک کلو خریدا	مَافِی السَّمَاءِ قَدْرَ رَاحَةٍ	آسمان میں ہتھیلی کے برابر بھی نہیں
دوسرا مجموعہ			
عِنْدِیْ اَحَدَعَشَرَ کِتَاباً		میرے پاس گیارہ کتابیں ہیں	
اِشْتَرَیْتُ کِیْلُو جِرَاماً لَحْماً		میں نے ایک کلو گوشت خریدا	
شَرِبْتُ کَأْساً لَبَناً		میں نے ایک گلاس دودھ پیا	
مَافِی السَّمَاءِ قَدْرَ رَاحَةٍ سَحَاباً		آسمان میں ہتھیلی کے برابر بھی بادل نہیں	

پہلے مجموعے کی مثالوں میں غور کریں کہ اس میں موجود جملوں میں ابہام وخفا ہے اور ان کا مفہوم متعین نہیں۔ معلوم نہیں متکلم کے پاس گیارہ کیا چیزیں ہیں؟ اسی طرح موزون کلو، گلاس، مقدار (ہتھیلی کے برابر) میں خفا وابہام ہے۔ جب کہ دوسرے مجموعے میں بھی یہی مثالیں ہیں، لیکن ایک لفظ کے اضافے سے جملے میں موجود ابہام دور ہوگیا کہ متکلم کے پاس گیارہ کتابیں ہیں، اس نے ایک کلو گوشت خریدا، ایک گلاس دودھ پیا، ہتھیلی کے برابر بادلوں کی نفی ہے۔ یہ خفا وابہام جس چیز (کتابیں، گوشت، دودھ، بادل) سے دور ہوا سے عربی میں تمیز کہتے ہیں۔

لہٰذا تمیز کی تعریف یوں کریں گے کہ تمیز وہ منصوب اسم ہے جو کسی لفظ یا جملے سے ابہام دور کرتا ہے اور اس کے مفہوم کا تعین کرتا ہے۔ ابہام لفظ میں ہو تو اسے ابہامِ لفظی یا ابہامِ مفرد کہتے ہیں۔ ابہامِ مفرد عام طور پر عدد میں، وزن میں، پیمانے میں طوالت میں مقدار میں اور مساحت وغیرہ میں ہوتا ہے۔

اگر جملے میں ابہام ہو تو اسے ابہامِ مرکب کہا جاتا ہے۔ مثلاً: أَسِیْدٌ حَسَنٌ مکمل جملہ ہے، لیکن اسے اضافی معلومات کی ضرورت ہے کہ اسید کس اعتبار سے اچھا ہے؟ مثلاً: أَسِیْدٌ حَسَنٌ وَجْهاً؟ حَسَنٌ عِلْماً؟ حَسَنٌ مَالاً؟ حَسَنٌ ذَوْقاً؟ حَسَنٌ خُلُقاً؟ حَسَنٌ کے بعد جو بھی اسمِ منصوب استعمال کیا جائے اور وہ اس ابہام کو دور کرے اسے تمیز کہتے ہیں۔

اسی طرح: قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرّاً ''کہہ دو کہ جہنم کی آگ بہت سخت ہے گرمی کے اعتبار سے'' میں حرّاً تمیز ہے جس نے سختی کے مفہوم کو متعین کیا کہ یہ سختی حرارت کے اعتبار سے ہے۔

أَنَا أَکْثَرُ مِنْكَ مَالاً ''میں تم سے زیادہ ہوں مال کے اعتبار سے'' میں مَالاً تمیز ہے جس نے اکثریت کے مفہوم کو متعین کیا کہ یہ زیادتی مال کے اعتبار سے ہے۔

کَفَی بِاللّٰهِ شَهِیْداً ''کفایت کرتا ہے اللہ کا گواہ ہونا، یعنی اللہ بطور گواہ کافی ہے'' میں شَهِیْداً تمیز ہے جس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفایت کے مفہوم کو متعین کیا کہ کفایت گواہ ہونے کے اعتبار سے ہے۔

اِشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْباً "سر بھڑک اٹھا بڑھاپے سے" میں شَيْباً تمیز ہے جس نے بھڑکنے کے مفہوم کو متعین کیا۔

فَجَّرْنَا الأَرْضَ عُيُوناً "ہم نے زمین کو پھاڑ دیا چشموں سے" میں عُيُوناً تمیز ہے جس نے پھاڑنے کے مفہوم کو متعین کیا۔

ترکیب کرتے وقت جس لفظ میں ابہام ہو اسے ممیز اور جو لفظ ابہام کو دور کرے اسے تمیز سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ پھر ممیز تمیز مل کر جملے کا جز بنتے ہیں مثلاً: وَاعَدْنَا مُوْسَى أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔ وَاعَدْنَا فعل با فاعل، موسی مفعول بہ، اربعین ممیز، لَيْلَةً تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً۔ مَنْ استفہامیہ مبتدا، أَحْسَنُ ممیز مِن اللهِ جار مجرور ظرف لغو برائے أَحْسَنُ، صِبْغَةً تمیز، ممیز اپنی تمیز اور متعلق سے مل کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا - أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَداً - ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعاً - يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً - أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقاً - جَعَلْنَا كُمْ أَكْثَرَ نَفِيْراً - إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا - اِنْفَجَرَتْ مِنْهُ اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً - أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعاً - اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ - هِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً - لَنْ يُّقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْئُ الأَرْضِ ذَهَباً - أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا - كَفَى بِاللهِ حَسِيْباً - أَيُّ الفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مقاماً - الآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ - إِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا إِثْماً - أَنَا أَقَلُّ مِنْكَ مَالاً - حَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيْقاً - أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْراً - هٰؤُلاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا سَبِيْلاً - كَفَى بِهِ إِثْماً مُبِيْناً - مَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللهِ حَدِيْثاً - أُولٰئِكَ شَرٌّ مَكَاناً - فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَاماً - هُوَ خَيْرٌ ثَوَاباً وَخَيْرٌ أَمَلاً - أَرَدْنَا أَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْراً مِنْهُ زَكَوٰةً وَّأَقْرَبَ رُحْمًا - اِشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا - مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ حُكْماً - لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً - أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً - وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْماً - اللهُ أَسْرَعُ مَكْراً - أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً - ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعاً - رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً - رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا - اللهُ خَيْرٌ حَافِظاً - مَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللهِ - أَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا - اِجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً - كَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً - جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور تمیز کی تعیین کریں:

أشد أمتي لي حبا قوم يكونون بعدي - أعظم الناس أجرا في الصلاة أبعدهم ممشى - أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا - إن أول الآيات خروجا طلوع الشمس من مغربها - إن خياركم أحسنكم قضاء - ما رأيت النبي ﷺ في شهر أكثر صياما منه في شعبان صياما - ما دعوة أسرع اجابة من دعوة غائب لغائب - يجيء المقتول بالقاتل ناصيته ورأسه بيده تشخب دما، يقول: يا رب! قتلني هذا - ان جبينه ليتفصد عرقا - اطول الناس اعناقا يوم القيامة المؤذنون۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 61

افعالِ ناقصہ

فعل لازم کے بارے میں گزر چکا کہ یہ وہ فعل ہے جو مفعول کا محتاج نہیں ہوتا اور صرف فاعل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا کر دیتا ہے۔ جب فعلِ لازم فاعل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا نہیں کرتا اور کسی منصوب صفت کا محتاج ہوتا ہے تو اسے فعلِ ناقص کہتے ہیں۔ افعالِ ناقصہ کی تعداد محدود اور متعین ہے۔

لہٰذا افعال ناقصہ کی تعریف یوں ہوگی کہ یہ وہ لازم افعال ہیں جو معنی اور مفہوم کے اعتبار سے ناقص ہوتے ہیں اور صرف فاعل کے آنے سے مفہوم پورا نہیں کرتے۔ مزید وضاحت کے لئے انہیں کسی صفت کی ضرورت ہوتی ہے جو منصوب آتی ہے۔ ان کے برعکس افعالِ تامہ وہ افعال ہیں جو فاعل کے ساتھ مل کر معنی اور مفہوم کو مکمل کر دیتے ہیں۔ یہ لازم بھی ہو سکتے ہیں اور متعدی بھی۔ لازم ہونے کی صورت میں صرف فاعل کے محتاج ہوتے ہیں اور متعدی ہونے کی صورت میں فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر معنی اور مفہوم مکمل کر دیتے ہیں۔

جیسے: كَانَ زَيْدٌ۔ زید تھا۔ جب تک اس کے ساتھ کسی منصوب صفت کو نہیں ملائیں گے اس کا معنی تام نہیں ہوگا، اور اس منصوب صفت کو افعالِ ناقصہ کی خبر کہا جاتا ہے جیسے: كَانَ زَيْدٌ حَلِيمًا۔ زید بردبار تھا۔ افعالِ ناقصہ مبتدا و خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب بناتے ہیں۔ مبتدا کو فعلِ ناقص کا اسم اور خبر کا فعلِ ناقص کی خبر کہتے ہیں۔ مبتدا و خبر کی جتنی صورتیں تھیں وہ یہاں بھی جاری ہوتی ہیں، یعنی کبھی ان کا اسم، اسمِ ظاہر اور کبھی ضمیر کی صورت میں ہوتا ہے۔ اسی طرح خبر کبھی مفرد، کبھی مرکب ہوتی ہے۔

افعالِ ناقصہ درج ذیل ہیں:

كَانَ	تھا، ہے، ہوا	صَارَ	ہوا، ہو گیا
أَصْبَحَ	ہوا، ہو گیا، صبح کے وقت ہوا	أَمْسَىٰ	ہوا ہو گیا، شام کے وقت ہوا
أَضْحَىٰ	ہوا، چاشت کے وقت ہوا	ظَلَّ	ہوا، دن میں ہوا
بَاتَ	ہوا، رات میں ہوا	دَامَ	رہا، ہمیشہ ہوا
مَا دَامَ	جب تک رہا	مَا زَالَ	رہا، ہمیشہ رہا، زائل نہیں ہوا
زَالَ	زائل ہو گیا	مَا بَرِحَ	ہمیشہ رہا
مَا انْفَكَّ	ہمیشہ رہا	لَيْسَ	نہیں رہا
عَادَ	ہوا، لوٹا	تَحَوَّلَ	ہو گیا، پلٹ گیا
اِرْتَدَّ	ہو گیا، پلٹ گیا	اِسْتَحَالَ	ہو گیا، محال ہو گیا، مشکل ہو گیا

كَانَ کبھی تامہ بھی ہوتا ہے، یعنی صرف اپنے فاعل سے تام ہو جاتا ہے اور خبر کا محتاج نہیں ہوتا۔ اس صورت میں كَانَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَارَ کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: كَانَ مَطَرٌ. أي: حَصَلَ مَطَرٌ۔ بارش ہوئی۔ كَانَ بَرْدٌ سردی تھی۔ كَانَ اللهُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ۔ اللہ تھا (موجود) اور اس کے سوا کوئی نہ تھا (موجود)۔ إِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ۔ اگر وہ (قرض دار) تنگ دست ہو تو اسے ہاتھ کھلنے تک مہلت دو۔

صَارَ تبدیلی حالت کو بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے اور اس کے معنی میں لوٹنے، پہنچنے، پلٹنے، بننے کا مفہوم پایا جاتا ہے، جیسے:

صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا	کیچڑ ٹھیکری بن گیا	صَارَ رَشِيْدٌ عَالِماً	رشید عالم ہو گیا
صَارَ الفَقِيْرُ غَنِيًّا	فقیر امیر ہو گیا	لَا تَصِرْ جَاهِلاً	جاہل نہ بننا
قَدْ يَصِيْرُ الفَاسِقُ صَالِحاً	کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے	قَدْ يَصِيْرُ الجَاهِلُوْنَ عَالِمِيْنَ	کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں

کبھی صار تام بھی استعمال ہوتا ہے جیسے:

صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيْدٌ	جاڑے کی سردی شدید ہو گئی
صَارَتِ القَضِيَّةُ عِنْدَ المَسْئُوْلِ	اب معاملہ ذمے دار شخص کے پاس چلا گیا
إِلَى اللهِ تَصِيْرُ الأُمُوْرُ	سارے معاملات اللہ ہی طرف رجوع کرتے ہیں

أَصْبَحَ، أَمْسَى "ہونے" کے مفہوم میں منصوب صفت کے ساتھ آئیں تو ناقص ہوتے ہیں، جیسے:

أَصْبَحَ حَسَّانٌ غَنِيًّا	حسان مالدار ہو گیا
أَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً	تم اس کی نعمت کے سبب بھائی بھائی بن گئے
إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْراً	اگر تمہارا پانی (زمین میں) نیچے اتر جائے
أَصْبَحَ المَطَرُ غَزِيْراً	بارش تیز ہو گئی
أَمْسَى الجَوُّ بَارِداً	موسم سرد ہو گیا
أَمْسَى خَالِدٌ حَزِيْناً	خالد شام کے وقت آزردہ ہو گیا

اگر اپنے اصلی مصدری معنی "شام اور صبح کا وقت بتانے" کے لئے آئیں تو تام ہوتے ہیں جیسے:

أَمْسَى عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانُ	شام کے وقت ان پر طوفان آیا
أَمْسَى زَيْدٌ فَسَهِرَ	رات آئی تو زید جاگتا رہا
فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ	اللہ کی خوب تسبیح کرو جب تم شام کرتے ہو
أَصْبَحْنَا بِالخَيْرِ	ہم نے خیریت سے صبح کی

أَضْحَى جب اپنے اصلی مصدری معنی میں "چاشت کا وقت بتانے کے لئے" آتا ہے تو تام ہوتا ہے جیسے: أَظْهَيْتُ وَأَنَا مَرِيْضٌ۔ میں بیماری کی حالت میں چاشت کے وقت پہنچا اور جب "ہونے" کے مفہوم میں آئے تو ناقص ہوتا ہے، جیسے: أَضْحَى القَمْحُ خُبْزاً۔ گیہوں روٹی بن گیا۔

ظَلَّ يَظَلُّ ہونے، رہنے، ہمیشہ رہنے کے معنی میں استعمال ہو تو ناقص ہوتا ہے، جیسے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدّاً	اس کے چہرے پر سیاہی چھا جاتی ہے
فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ	اس نشانی کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں
الذي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفاً	جس پر تو رہجھا ہوا ہے
نظلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ	ہم ہمیشہ انہی کی سیوا میں لگے رہتے ہیں
ظَلَّ الطَّقْسُ جَمِيْلاً	موسم خوشگوار ہو گیا
ظَلَّ النَّهَارُ طَوِيْلاً	دن لمبا ہو گیا

اگر کسی کام کے دن کے وقت ہونے کے لئے یا سایہ کے لئے استعمال کیا جائے تو اس صورت میں یہ تام ہوتا ہے جیسے: ظَلَّ الْبَرْدُ سردی برقرار رہی یا سردی موجود رہی۔ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَاماً فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ۔ اگر ہم چاہیں تو ان (کھیتوں) کو بھس بنا کر رکھ دیں اور پھر تم طرح طرح کی باتیں بناتے رہ جاؤ۔

بَاتَ: اگر فاعل کے ساتھ مفہوم پورا کر دے تو تام ہوتا ہے جیسے: بَاتَ الْقَائِدُ فِي الْخَيْمَةِ کمانڈر نے خیمے میں رات گزاری۔ بصورت دیگر ناقص ہوتا ہے جیسے: بَاتَ الْمَرْضَى مُتَأَلِّمِيْنَ بیماروں نے تکلیف کے ساتھ رات گزاری۔ بَاتَ زَيْدٌ سَاهِراً۔ زید نے جاگ کر رات گزاری۔ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَّقِيَاماً۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔

دَامَ، مَا دَامَ: دَامَ يَدُوْمُ دَوَامٌ کا معنی ہے ہمیشہ رہنا، ثابت رہنا، مستقل رہنا۔ دَامَ "ما" ظرفیہ کے ساتھ مل کر "جب تک" کے معنی دیتا ہے۔ اسے بطور دعا بھی استعمال کیا جاتا ہے جیسے: دَامَ إِقْبَالُهُ اس کا اقبال ہمیشہ قائم رہے۔ دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلاً۔ تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے۔

چونکہ مادام "جب تک" میں "ما" ظرفیہ ہے اس لئے مادام سے پہلے یا بعد میں ایک اور جملے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے: لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَداً مَّا دَامُوْا فِيْهَا۔ ہم (اس بستی) میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک یہ (طاقت ور لوگ) یہاں موجود ہیں۔ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلاَّ مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِماً۔ وہ تمہیں (تمہاری رقم) ادا نہ کرے گا الا یہ کہ تم اس کے سر پر سوار ہو جاؤ۔ وَأَوْصَانِيْ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَوٰةِ مَا دُمْتُ حَيّاً۔ اور اس نے مجھے حکم دیا ہے نماز اور زکوۃ پر (عمل پیرا ہونے کا) جب تک میں زندہ ہوں۔ لَا يَجْرِيْ الإِصْلَاحُ مَا دَامَ زَيْدٌ حَاكِماً۔ اس وقت تک اصلاح نہیں ہو سکتی جب تک زید حاکم ہے۔ أَحْسِنْ مَا دُمْتَ حَيّاً۔ جب تک تو زندہ ہے نیکی کر۔

مادام تام بھی ہوتا ہے، جیسے: مَا دَامَ الزَّائِرُ فِي الْبَيْتِ۔ مہمان ابھی تک گھر میں ہے۔ يَدُوْمُ الصَّيْفُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ۔ موسم گرما چار ماہ تک رہتا ہے۔

زَالَ، مَا زَالَ: زال کے لفظی معنی ہیں زائل ہو گیا، مٹ گیا، جاتا رہا۔ مازال میں "ما" نافیہ ہے جس کے معنی ہیں زائل نہیں ہوا، ختم نہیں ہوا، نہیں مٹا، یعنی ہمیشہ رہا، مستقل رہا۔ مازال فعل کے استمرار کو بیان کرتا ہے اور زَالَ کے ساتھ "ما" کے بجائے "لا" اور دوسرے حرفِ نفی بھی استعمال ہوتے ہیں، کبھی حرفِ نفی حذف بھی ہو جاتا ہے، صرف زال استعمال ہوتا ہے جیسے: زال عنه مُلْكُهُ۔ زال ناقص اور تام دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے جیسے: مَا زَالَ الْعَدُوُّ نَاقِماً دشمن کے انتقام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جذبہ ابھی زائل نہیں ہوا۔ زال تام جیسے: زَالَ التَّاجِرُ بَضَاعَتَهُ زَيْلاً تاجر نے اپنا سامان صحیح طریقے سے نکال دیا یعنی بیچ دیا، ختم کر دیا۔

بَرِحَ، مَا بَرِحَ: بَرِحَ يَبْرَحُ کے معنی ہیں ہٹنا، جدا ہونا، زائل ہونا، ترک کرنا، چھوڑنا۔ بَرِحَ "ما" نافیہ کے ساتھ مل کر فعل کے استمرار، دوام اور ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ "ما" کے بجائے "لا" اور "لن" بھی استعمال ہوتے ہیں۔ برح ناقص اور تام دونوں طرح استعمال ہوتا ہے جیسے: لَا تَبْرَحْ مُجْتَهِداً۔ سخت محنت کبھی ترک نہ کرنا یعنی مستقل محنت کرتے رہنا اور برح تام، جیسے: بَرِحَ عَنَّا الْمَطَرُ۔ ہم سے خطرہ ٹل گیا۔

فَتِئَ، مَا فَتِئَ: باب سمع سے بھولنے اور رک جانے کے معنی میں ہے۔ فَتِئَ "مائے نافیہ" کے ساتھ مل کر فعل کے استمرار اور ہمیشگی کو ظاہر کرتا ہے اور تام و ناقص دونوں طرح استعمال ہوتا ہے جیسے: مَا فَتِئَ الْخَطِيْبُ مُتَكَلِّماً مقرر نے گفتگو ختم نہیں کی یعنی مقرر نے تقریر جاری رکھی۔ فَتِئَ الصَّانِعُ عَنْ شَيْءٍ کاریگر ایک چیز کے بارے میں بھول گیا۔

اِنْفِكَّ، مَا انْفَكَّ: انْفَكَّ کے معنی میں کھل گیا، جدا ہو گیا۔ یہ بھی مائے نافیہ کے ساتھ مل کر استمرار، دوام اور ہمیشگی کے معانی دیتا ہے۔ ما انفک کے معنی ہیں نہیں کھلا، جڑا رہا، جدا نہ ہوا۔ یہ بھی ناقص اور تام دونوں طرح استعمال ہوتا ہے جیسے: مَا انْفَكَّ الطَّقْسُ مَاطِراً۔ موسم بارش سے آزاد نہیں ہوا یعنی بارش بدستور جاری ہے، اور تام، جیسے: اِنْفَكَّتْ مَشَاكِلُ الْمِنْطَقَةِ۔ علاقے کی مشکلات حل ہو گئیں۔

لَيْسَ، فعل ماضی کے طور پر آتا ہے، اس کا مضارع اور امر استعمال نہیں ہوتا، کبھی استثناء کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ لَيْسَ زَيْداً۔ یہ فعل تام کے طور پر استعمال نہیں ہوتا، صرف ناقص استعمال ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کی خبر پر "با" جارہ زائدہ داخل ہوتی ہے۔

جیسا کہ پہلے گزرا کہ کان جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب بناتا ہے تو ترکیب کرتے وقت مرفوع کو کان کا اسم اور منصوب کو کان کی خبر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسے: كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً۔ كَانَ فعل ناقص، النَّاسُ اسم کان، أُمَّةً موصوف، واحدةً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبرِ کان، کان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں۔

كَانَ الإِنْسَانُ عَجُولاً - كَانَ اللهُ عَلِيماً حَكِيماً - كَانَ أَمْرُ اللهِ مَفْعُولاً - كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُوراً - كَانَ أَمْرُهُ فُرُطاً - كَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ - كَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا - كَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا - كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا - مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا - مَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِيْنَ - مَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا - كَانَ أَمْرُ اللهِ قَدَراً مَقْدُوراً - كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْراً - كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ - كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوراً - كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيراً - كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ - كَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِراً - مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ - كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْباً مَهِيْلاً - مَا كَانُوا مُهْتَدِيْنَ - مَا كَانَ إِبْرَاهِيْمُ يَهُودِيًّا وَلاَ نَصْرَانِيًّا - مَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُوراً - مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُداً - كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ - كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيْراً - كَانَ اللهُ بِهِمْ عَلِيماً - كَانَ اللهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطاً - كَانَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْماً - كَانَ اللهُ عَلَى ذٰلِكَ قَدِيْراً - كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْراً - كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهاً - كَانَ الْإِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً - كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللهِ فَوْزاً عَظِيْماً - كَانُوْا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً - كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِيْ - كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُوْراً - كَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْراً - كَانَ اللهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيْتاً - كَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ - مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللهِ - قَدْ كَانَتْ اٰيَاتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ - مَا كَانُوْا بِاٰيَاتِنَا يَجْحَدُوْنَ - كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ - كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ - كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللهِ - مَا كَانَ اللهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ - مَا كَانَ اللهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ - كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتاً اٰمِنِيْنَ - مَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ - مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً - كَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا - مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْإِيْمَانُ - كُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ - كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ - يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَاماً عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ -

اگر کان کے بعد جار مجرور یا ظرف واقع ہو تو وہ متعلق ہو کر خبر مقدم بنتا ہے اور اسم مؤخر ہوتا ہے جیسا کہ ذیل کی مثالوں میں ہے: قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا. قَدْ حرف تحقیق، كَانَ فعل ناقص، لَكُمْ جار مجرور ظرف مستقر برائے ثابتةٌ، ثابتةٌ اسم فاعل اپنے فاعل هي اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، اٰيَةٌ موصوف فِي جاره، فِئَتَيْنِ موصوف، التقتا فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت برائے موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور برائے جار، جار مجرور مل کر ظرف مستقر برائے كَائِنَةٌ، كَائِنَةٌ اسم فاعل اپنے فاعل هي اور متعلق سے مل کر صفت برائے اٰيَةٌ موصوف، اٰيَةٌ موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم مؤخر، کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا - مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ - مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا - مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللهِ - مَا كَانَ لَنَا اَنْ نُّشْرِكَ بِاللهِ مِنْ شَيْءٍ - كَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا - كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ - كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا - لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ - لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيَاتٌ لِّلسَّائِلِيْنَ - كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ - لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ -

افعال ناقصہ کے دیگر افعال کی ترکیب بھی کان کی ترکیب کی طرح ہے جیسے: اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فَارِغًا۔ أصبَحَ فعل ناقص، فؤادُ مضاف، أمِّ مضاف، موسى مضاف الیہ، أم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ برائے فؤاد، فؤاد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر أصبح کا اسم، فارغاً اسم فاعل اپنے فاعل هو سے مل کر خبر أصبح، أصبح اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

تُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً - يُصْبِحُ مَاؤُهَا غَوْراً - اَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ - اَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْراً - اَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَاناً - اَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ - اَصْبَحُوْا خَاسِرِيْنَ - اَصْبَحُوْا بِهَا كَافِرِيْنَ - اَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ - اَصْبَحُوْا ظَاهِرِيْنَ - تُصْبِحُ صَعِيْداً زَلَقاً - تُصْبِحُوْا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ - لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِيْنَ - فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ - أَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَا أَنْفَقَ فِيْهَا - أَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ - أَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَائِفًا - أَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَأَنَّ اللهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ.

ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا. ظَلَّ فعل ناقص، وَجهُه مضاف مضاف الیہ مل کر اس کا اسم، مسوداً اس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ - وَانْظُرْ إِلٰى إِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا - ظَلْتُمْ تَفْكَهُوْنَ - ظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ - ظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُوْنَ - نَظَلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ - يَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهِ.

أَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ. ہمزہ برائے استفہام، لیس فعل ناقص، اللہ اس کا اسم، با جارہ زائدہ، کافٍ اسم فاعل، ضمیر مستتر مجرور ہو اس کا فاعل، عبدہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مجرور لفظاً منصوب محلاً لیس کی خبر، لیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

لَسْتَ مُؤْمِنًا - لَسْتَ مُرْسَلاً - لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ - أَلَيْسَ اللهُ بِأَعْلَمَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ - أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ - لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ - أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ - لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ - لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ - لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ - لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ - لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ - لَسْتُمْ بِآخِذِيْهِ - لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ - لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِيْنَ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 62

اَفعالِ قلوب

پہلا مجموعہ	دوسرا مجموعہ	پہلا مجموعہ	دوسرا مجموعہ
زَيْدٌ فَاضِلٌ	عَلِمْتُ زَيْداً فَاضِلاً	زَيْدٌ أَبُوكَ	خِلْتُ زَيْداً أَبَاكَ
العِلْمُ نُوْرٌ	رَأَيْتُ العِلْمَ نُوْراً	خَالِدٌ جَرِيٌّ	زَعَمْتُ خَالِداً جَرِيئًا
بَكْرٌ طَالِبٌ	وَجَدْتُ بَكْراً طَالِباً	العِلَاجُ نَافِعٌ	ظَنَنْتُ العِلَاجَ نَافِعاً

پہلے مجموعے کی مثالوں کو دیکھیں کہ مبتدا اور خبر ہیں، جب کہ دوسرے مجموعے میں یہی مبتدا وخبر فعل کے لئے مفعول بہ واقع ہوئے ہیں۔ لہٰذا کہہ سکتے ہیں کہ بعض افعال ایسے ہیں جو ایک سے زائد مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں اور ان کے مفعول ایک خاص ترتیب سے ہوتے ہیں۔ ایسے افعال جو عام طور پر مبتدا وخبر پر داخل ہو کر انہیں اپنا مفعول بہ بناتے ہیں افعالِ قلوب کہلاتے ہیں۔ انہیں افعالِ قلوب اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض افعال ایسے ہیں جو یقین اور شک کے لئے استعمال ہوتے ہیں، چونکہ یہ افعال اندرونی اور داخلی علم یا گمان پر مشتمل ہوتے ہیں جن کا تعلق دل سے ہوتا ہے، اس لئے افعالِ قلوب کہلاتے ہیں۔ افعالِ قلوب درج ذیل ہیں:

برائے یقین	عَلِمْتُ، وَجَدْتُ، رَأَيْتُ، دَرَيْتُ
برائے شک	حَسِبْتُ، ظَنَنْتُ، خِلْتُ، جَعَلَ بمعنی ظنَّ یا اعتقد، هبْ فعل امر بمعنی ظُنَّ
شک اور یقین دونوں کیلئے	زَعَمْتُ

عام طور پر افعال قلوب مبتدا وخبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو منصوب بناتے ہیں جیسے مذکورہ مثالوں میں ہے۔ بسا اوقات ان کے مدخول اسما حقیقی مبتدا خبر نہیں ہوتے جیسے: لَا تَحْسِبِ المَجْدَ تَمْراً۔

اگرچہ مفعول بہ کو حذف کرنا جائز ہے، لیکن افعال قلوب کے مفعولوں کو حذف کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کوئی قرینہ موجود ہو تو کبھی دونوں کو حذف کیا جاتا ہے جیسے: أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ، أي: تَزْعُمُوْنَهُمْ شُرَكَائِيَ۔ نیز کبھی ایک کو حذف کیا جاتا ہے جیسے: هَلْ تَظُنُّ أحداً مُسافراً کے جواب میں کہا جائے: أَظُنُّ خَالداً، أي: أَظُنُّ خَالداً مُسافراً، اسی طرح مَنْ يَسْمَعْ يَخَلْ، أي: يَخَلْ مَا يَسْمَعُهُ حَقًّا۔

عَلِمْتُ جیسے: عَلِمْتُ زَيداً فَاضِلاً۔ اگر عَلِمْتُ عَرَفْتُ کے معنی میں ہو تو افعالِ قلوب میں سے نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں ایک ہی مفعول کافی ہوتا ہے، جیسے: عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ، واللهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُوْنِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا، وَآخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمُ اللهُ يَعْلَمُهُمْ۔

باب علم کے بعد أنَّ ہو تو افعالِ قلوب میں سے ہوگا اور جملہ دو مفعولوں کے قائم مقام ہوگا جیسے: عَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَكُمْ، اگر إنَّ ہو تو افعال قلوب سے نہیں ہوگا جیسے: واللهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُهُ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجَدْتُ عَلِمَ اور اعتقَدَ کے معنی میں ہو تو افعالِ قلوب میں سے ہے، جیسے: وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ، لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّاباً رَّحِيماً. أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيماً اگر وَجَدْتُ صَادَفْتُ یا أَصبتُ کے معنی میں ہو تو ایک ہی مفعول کافی ہوتا ہے، کیوں کہ ایسی صورت میں یہ افعال قلوب میں سے نہیں ہوتا، جیسے: تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْراً۔

رَأَيْتُ جیسے: رأيتُ العِلْمَ نُوْراً۔ کبھی رؤیت ظن کے معنی میں ہوتی ہے، جیسے: إِنَّهُم يرونهُ بَعِيْداً وَنَرَاهُ قَرِيْباً۔ اگر رؤیت سے رؤیت بصری مراد ہو تو یہ افعال قلوب سے نہیں، اس صورت میں ایک ہی مفعول کافی ہوتا ہے، جیسے: رأيتُ أحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً۔

حَسِبْتُ جیسے: لاَ تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَكُمْ. فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً. تَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظاً. لا تَحْسَبَنَّ اللهَ غَافِلاً۔

ظَنَنْتُ جیسے: بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِيْنَ. إِنِّيْ لَأَظُنُّكَ يَا مُوْسَى مَسْحُوْراً۔ اگر اتَّهَمْتُ کے معنی میں ہو تو افعال قلوب سے نہیں ہوگا اور ایک ہی مفعول کافی ہوگا جیسے: سُرِقَ لِيْ مَتَاعٌ فَظَنَنْتُ زَيْداً. أي: اتَّهَمْتُهُ۔

خِلْتُ جیسے: إِخَالُكَ ذَا عَزِيْمَةٍ قَوِيَّةٍ۔

زَعَمْتُ جیسے: زَعَمْتُ خَالِداً جَرِيْئاً. نیز

زَعَمَتْنِي شَيْخاً وَلَسْتُ بِشَيْخٍ إِنَّمَا الشَّيْخُ مَنْ يَدُبُّ دَبِيْباً

زَعَمْتُ شک اور یقین دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس بات کا تعین سلسلۂ کلام سے ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ شک کے لئے کہیں نہیں آیا بلکہ ہر جگہ یقین ہی کے لئے استعمال ہوا ہے اور عام طور پر اس کے بعد "انّ" مصدریہ پر مشتمل پورا جملہ ہوتا ہے جو دو مفعولوں کے قائم مقام ہوتا ہے، جیسے: زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا. بَلْ زَعَمْتُمْ أَنْ لَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِداً۔

افعال قلوب کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان میں فاعل اور مفعول ایک ہی ذات ہو سکتی ہے جیسے حدیث میں ہے: لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ دوسرا مفعول محذوف ہے۔

درج ذیل افعال کو بھی افعالِ قلوب میں شمار کیا گیا ہے:

دریت جیسے: دَرَيْتُ النَّجَاحَ قَرِيْباً مِنْ طَالِبِهِ. دَرَيْتُ ثَمَرَ العلمِ العَمَلَ۔

تَعَلَّمْ بمعنی اعلم و اعتقِدْ کو بھی افعال قلوب میں سے گنوایا گیا ہے، جیسے: تَعَلَّمْ شِفَاءَ النَّفْسِ قَهْرَ عَدُوِّهَا فَبَالِغْ بِلُطْفٍ فِي التَّحَيُّلِ وَالمَكْرِ. تَعَلَّمْ أَنَّ الرِّبَاءَ بَلاءٌ اگر اسے بابِ تفعل سے امر قرار دیں تو یہ افعالِ قلوب سے نہیں ہوگا اور اس کے لئے ایک ہی مفعول کافی ہے، جیسے: تَعَلَّمِ النَّحْوَ۔

جَعَلَ بمعنی اعتقد جیسے: جَعَلْتُ العِلاَجَ نَافِعاً. أي: اعتقدتُ. جَعَلُوْا المَلاَئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ إِنَاثاً. أي: اعتقدوا۔

حَجَا جیسے: حَجَوْتُ الجَوَّ بَارِداً. قَدْ كُنْتُ أَحْجُوْ أَبَا عَمْرٍو أَخَا ثِقَةٍ۔

عَدَّ جیسے: عَدَدْتُ الصَّدِيْقَ أَخاً. فَلاَ تَعْدُدِ المَوْلَى شَرِيْكَكَ فِي الغِنَى۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افعال قلوب کے عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

وجدت الصلاح باب الخير - علمت زيدا أخاك - ظننت زيدا صاحبك - رأيت العلماء باقين ما بقي الدهر - خلت زيدا أباك - لا تحسب الفقه تمرا أنت آكله - وجدتهما نائمين - رأيت الله أكبر كل شيء - رأيت العلم نورا - حسبت التقى والجود خير تجارة - علمت ان المصارف الربوية بلاء - وقد رأيتني أسجد من صبيحتها۔

إذا غضبت عليك بنو تميم حسبت الناس كلهم غضابا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 63

افعال التحویل والتصییر

نواسخ کی قسم ثانی میں افعال التحویل والتصییر ہیں۔ یہ افعال ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جانے پر دلالت کرتے ہیں اور عام طور پر مبتدا وخبر پر داخل ہو کر انہیں مفعولیت کی بنا پر منصوب بناتے ہیں، اور کبھی دونوں مفعولوں میں مبتدا وخبر کا تعلق نہیں ہوتا جیسے: صَيَّرْتُ الذَّهَبَ خَاتَماً۔

افعالِ تصییر میں درج ذیل افعال داخل ہیں؛

جعَلَ جیسے: جَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُوراً، جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ فِرَاشاً۔

رَدَّ جیسے: إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقاً مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كُفَّاراً، ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ

ترك جیسے: تركتُ الطُّلابَ يَبْحثُونَ فِي المَسْأَلَةِ، تَرَكْتُهُ حَيْرَانَ، وَلَقَدْ تَرَكْنَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

اِتَّخَذَ جیسے: اِتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً، بَلْ اتَّخِذْ فُلاَناً خَلِيلاً، اِتَّخِذْ طَالِبَ العِلْمِ صَدِيقاً

صَيَّرَ جیسے: صَيَّرْتُ الزُّجَاجَ لاَمِعاً، صَيَّرَ الفَلاَّحُونَ الأَرْضَ المَوَاتَ أَرْضاً صَالِحَةً لِلزِّرَاعَةِ۔

خَلَقَ جیسے: خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً۔

وَهَبَ جیسے: وَهَبَنِيَ اللهُ فِدَاءَ الحَقِّ۔

فائدہ:

افعال قلوب کے علاوہ بھی بعض افعال ایک سے زائد مفعولوں کو نصب دیتے ہیں، چونکہ عام طور پر ان کے دو مفعولوں میں وہ تعلق نہیں ہوتا جو افعال قلوب کے دو مفعولوں میں ہوتا ہے اس لئے مستقل طور پر انہیں بیان نہیں کیا جاتا، نیز ان کے تعداد بھی محصور نہیں اس لئے بھی انہیں بیان نہیں کیا جاتا۔ ذیل میں ان میں چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

أَعطى	أَعْطَيْتُهُ مَبْلَغاً مِنَ المَالِ	وَهَبَ	وَهَبْتُهُ سَاعَةً ثَمِينَةً
مَنَحَ	مَنَحَتِ المَدْرَسَةُ الطَّالِبَ المُجْتَهِدَ جَائِزَةً	مَنَعَ	مَنَعَ المُعَلِّمُ تَلاَمِيذَهُ الدُّخُولَ فِي المَلْعَبِ
سَأَلَ	سَأَلَ الفَقِيرُ الغَنِيَّ حَاجَةً	كَسَا	كَسَوْنَا العِظَامَ لَحْماً
سَلَبَ	إِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئاً	هَدَى	إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ
جَنَّبَ	جَنَّبَ الأَبُ أَبْنَاءَهُ مَخَا	كَثِيرَةً	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 64

افعالِ مقاربہ

افعالِ مقاربہ ان افعال کو کہا جاتا ہے جو کسی کام کے امکان، توقع یا اس کے شروع ہو جانے کو بیان کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ افعال بھی افعالِ ناقصہ کی طرح مبتدا وخبر پر داخل ہو کر مبتدا کو مرفوع اور خبر کو منصوب بناتے ہیں اور اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ خبر کا حصول اسم کے لئے قریب ہے۔

افعالِ مقاربہ کی تین قسمیں ہیں:

① وہ افعال جو "أن" کے بغیر اور "أن" کے ساتھ دونوں طرح استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے: كَادَ كَرَبَ، أَوْشَكَ۔

② وہ افعال جو لازمی طور پر "أن" کے ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں جیسے: عَسَى، جَرَى، اِخْلَوْلَقَ۔ انہیں افعالِ رجاء بھی کہتے ہیں۔

③ وہ افعال جو "أن" کے بغیر استعمال کئے جاتے ہیں جیسے: شَرَعَ، جَعَلَ۔ انہیں افعالِ شروع بھی کہا جاتا ہے۔

كَادَ کے تمام صیغے ماضی مضارع وغیرہ مستعمل ہیں اور یہ خبر کے قریب الوقوع ہونے کو بیان کرتا ہے، یعنی کام ابھی شروع نہیں ہوا، بلکہ بس شروع ہونے ہی والا ہے۔ اس کی خبر عموماً فعل مضارع پر مشتمل ہوتی ہے اور "أن" کے بغیر آتی ہے، جیسے: كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا۔ قریب ہے کہ لوگ اس کو چمٹ جائیں۔ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ۔ (ہارون علیہ السلام نے کہا) لوگوں نے مجھے کمزور کر پایا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے۔

بعض اوقات "کاد" ارادے کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيْهَا۔ یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے، میں اس کا وقت مخفی رکھنا چاہتا ہوں۔

کبھی "كَاد" کی خبر پر "أن" داخل ہوتا ہے جیسے: كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا۔

بعض اوقات "كَادَ" زائدہ ہوتا ہے اور کلام کے صلے کے طور پر واقع ہوتا ہے جیسے: إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا۔ (ایسی تاریکی کہ) جب آدمی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی نہ دیکھنے پائے۔

كَرَبَ: یہ ظاہر کرتا ہے کہ فاعل نے خبر پر مشتمل کام کا آغاز کر دیا، جیسے: كَرَبَ زَيْدٌ يَخْرُجُ۔ زید نے نکلنا شروع کر دیا ہے۔ كَرَبَ الصَّيْفُ يَأْتِيْ۔ قریب ہے کہ گرمی کا موسم آئے۔ كَرَبَ يَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا۔ قریب ہے کہ وہ ایسا ایسا کر دے۔ كَرَبَ الشَّمْسُ لِلْمَغِيْبِ۔ سورج بس ڈوبنے ہی والا ہے۔

أَوْشَكَ: یہ بھی کام کے آغاز کی قربت بیان کرتا ہے اور عموماً اس کی خبر پر "أن" داخل ہوتا ہے جیسے: أَوْشَكَ بَكْرٌ أَنْ يَذْهَبَ۔ بکر بس جانے ہی والا ہے۔ أَوْشَكَ کے دیگر مشتقات بھی یہی عمل کرتے ہیں، جیسے: يُوْشِكُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ الْفَجْرَ أَرْبَعًا۔ قریب ہے کہ تم میں سے ایک آدمی فجر میں (دو کے بجائے) چار رکعات پڑھے گا۔

افعالِ شروع: یہ افعال ظاہر کرتے ہیں کہ فاعل نے خبر پر مشتمل کام کا آغاز کر دیا ہے۔ مشہور افعالِ شروع چار ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَفِقَ، جَعَلَ، شَرَعَ، أَخَذَ۔ ان کے علاوہ: أَنْشَأَ، عَلَقَ، قَامَ، أَقْبَلَ، هَبَّ، بَدَا بھی استعمال ہوتے ہیں۔ ان افعال کے معنی میں "شروع کیا، کرنے لگا" آتا ہے۔ افعالِ شروع میں صرف ماضی کے طور پر استعمال ہوتے ہیں اور جب اپنے اصلی معنوں میں ہوتے ہیں تو ان کے مضارع اور امر بھی ہوتے ہیں۔ ان کی خبر پر "أن" داخل نہیں ہوتا۔ جیسے: طَفِقَ مَسْحاً بِالسُّوقِ وَالأَعْنَاقِ۔ پھر وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ۔ لگے وہ دونوں (آدم وحوا) اپنے اوپر جنت کے پتے ڈھانپنے۔ طَفِقَ الغِلْمَانُ يَتَنَافَسُوْنَ فِيْ السِّبَاحَةِ۔ لڑکے تیراکی میں مقابلہ کرنے لگے۔

جعل: یہ بھی بعض اوقات کام کے آغاز کو ظاہر کرتا ہے جیسے: جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ رَأْسَهُ۔ رسول اللہ ﷺ ان کا سر (یعنی حضرت عمار بن یاسر کا سر) سہلانے لگے۔ جَعَلَ يَمْسَحُ سَاقَهُ۔ وہ اپنی پنڈلی ملنے لگا۔ أَنْشَأَتِ السَّمَاءُ تُمْطِرُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْرُوْنَ إِلَى هُنَا وَإِلَى هُنَاكَ۔ آسمان برسنے لگا تو لوگ یہاں اور وہاں دوڑنے لگے۔

أَخَذَ: بعض اوقات کام شروع ہوجانے کو بیان کرتا ہے جیسے: أَخَذْتُ أَكْتُبُ۔ میں لکھنے لگا۔ جَاءَ الرَّبِيْعُ فَأَخَذَتِ الأَزْهَارُ تَتَفَتَّحُ۔ بہار کا موسم آیا تو پھول کھلنے لگے۔ أَخَذَ الثَّوْبُ يَبْلَى۔ کپڑا بوسیدہ ہونے لگا۔ أَخَذَتِ الأَشْجَارُ تُوْرِقُ۔ درختوں پر پتے نمودار ہونے لگے۔ أَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشِيْ۔ بچے نے چلنا شروع کردیا ہے۔

متفرق افعالِ شروع:

شَرَعَ: جیسے: شَرَعَ الولدُ يَبكي۔ لڑکا رونے لگا۔ انتهى الامتحانُ وَشرع التَّلاميذُ يُسافرون إلى أوطانِهم۔ امتحان ختم ہوا اور لڑکے اپنے وطنوں کو جانے لگے۔

قَامَ: جیسے: قَامَ الأَوْلادُ يَجْتَهِدُوْنَ فِي الدُّرُوسِ لڑکے پڑھائی میں محنت کرنے لگے۔

هَبَّ: جیسے: هَبَّ عليٌّ يدعو النَّاسَ إِلَى الخَيْرِ۔ علی لوگوں کو بھلائی کی طرف بلانے لگا۔

عَلَقَ: جیسے: عَلَقَ الزَّارِعَانِ يَقْتَتِلَانِ عَلَى شِبْرٍ أَرْضٍ۔ دونوں کاشتکار ایک گز زمین پر لڑنے لگے۔

اصْفَرَّ: جیسے: اِصْفَرَّ وَجْهُ المُذْنِبِ۔ مجرم کا چہرہ زرد ہونے لگا۔

افعالِ رجاء: افعالِ رجاء کسی خبر کے وقوع کی امید کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کے بعد "أن" کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تین ہیں:

حَرَى جیسے: حَرَى أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ۔ ممکن ہے کہ یہ بات ہو۔ حَرَى المُسافرُ أَنْ يَّعُوْدَ۔

اِخْلَوْلَقَ: جیسے: اِخْلَوْلَقَتِ السَّحَابَةُ أَنْ تُمْطِرَ۔ امید ہے کہ بادل برس جائے۔ اِخْلَوْلَقَ المُهْمِلُ أَنْ يَّجْتَهِدَ۔

عَسَى: فعلِ جامد ہے، اس سے صرف ماضی کی گردان آتی ہے، اس کے علاوہ کوئی فعل مستعمل نہیں۔ یہ محبوب اور مطلوب چیزوں میں امید اور رجاء کے اظہار کے لئے لعلَّ کی طرح استعمال ہوتا ہے اور مکروہ چیزوں میں خوف کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

عَسَى کا مفعول ایک پورا جملہ ہوتا ہے، جس کے مضارع پر "أن" لگاتے ہیں۔ بعض اوقات عسى کے اسم کا ذکر کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے اور بعض اوقات اسم کا ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ اس کی جگہ فعل مضارع "أن" کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں خبر کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ عسی تامہ ہوتا ہے جیسے: عَسَى اللهُ أَنْ يَّأْتِيَ بِالْفَتْحِ۔ عسی فعل مقارب، لفظ اللہ اس کا اسم، أن ناصبہ مصدریہ یأتي فعل بافاعل، بالفتح جار مجرور مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر بتاویل مصدر خبر، عسی اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

عَسَى أَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ۔ عسی فعل مقارب، أن ناصبہ مصدریہ، یخرج فعل، زیدٌ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلہ انشائیہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

عَسَى اللهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - أُوْلٰئِكَ عَسَى اللهُ أَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ - عَسَى اللهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ - عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ - عَسَى اللهُ أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ - عَسَى اللهُ أَنْ يَأْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعاً - عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يَّرْحَمَكُمْ - عَسَى رَبِّيْ أَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْراً مِّنْ جَنَّتِكَ - عَسَى رَبِّيْ أَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَاءَ السَّبِيْلِ - عَسَى اللهُ أَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَوَدَّةً - عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُّبْدِلَهُ أَزْوَاجاً خَيْراً مِّنْكُنَّ - عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ - عَسَى رَبُّنَا أَنْ يُّدْخِلَنَا خَيْراً مِّنْهَا - عَسَى أُوْلٰئِكَ أَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ - عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ - عَسَى أَنْ يَكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ - عَسَى أَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْباً - عَسَى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَحْمُوْداً - عَسَى أَنْ يَّهْدِيَنِيْ رَبِّيْ لِأَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَداً - عَسَى أَنْ يَّكُوْنَ قَدِ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ - عَسَى أَنْ يَّنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَداً - عَسَى أَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ - عَسَى أَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْراً مِّنْهُمْ - عَسَى أَنْ يَّكُنَّ خَيْراً مِّنْهُنَّ - هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوْا - هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ۔

يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ۔ يَكَادُ فعل مقارب، سَنا برقه مرکب اضافی اس کا اسم، يذهب فعل بافاعل، بالأبصار جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر منصوب محلا خبر يكاد، يكادُ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ - تَاللهِ إِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ - إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيْهَا - تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ - يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ - كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ - إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا - إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَا أَنْ رَّبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا - كَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ - إِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ - إِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْأَرْضِ - لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَداً - لَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلاً - تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ - يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ - لَا يَكَادُ يُسِيْغُهُ - وَإِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ - مَا لِهٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثاً - وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْماً لاَ يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثاً - يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا - طَفِقَ مَسْحاً بِالسُّوْقِ وَالأَعْنَاقِ - طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ۔

افعالِ مقاربہ کے عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

إذا رأوا الظالم فلم يأخذوا على يديه أوشك ان يعمهم الله بعقاب - قد أوشك الرجل أن يخرج فلا يرجع حتى تحدثه نعلاه وسوطه ما أحدث أهله بعده - يوشك رجل شبعان على اريكته يقول: عليكم بهذا القرآن - يوشك ان يضرب الناس أكباد الابل يطلبون العلم - يوشك ان طالت بك مدة ان ترى اقواما فى ايديهم مثل اذناب البقر - يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من ذهب - كاد يقتله العطش - جاء رجل من الانصار بصُرّة كادت كفه تعجز عنها - اوشك الربيع ان يُقبل - اجدبت الأرض ان يُقبل وتتفتح الازهار - كاد الوقت يقطعنا - اوشك الماء ان يغيض - شرع المهندسون يخططون الملعب، واخذ العمال يضعون حجر الأساس، وبدأ الناس يتسابقون فى الاحتفال به، وجعل اللاعبون يتدربون بنشاط - كرب المطر يهطل - اوشك الغيم ان ينقشع - كاد اللاعب يسقط على الارض. عسى الكرب الذى امسيت فيه يكون وراءه فرج قريب۔

ذیل کے جملوں کے شروع میں دیئے گئے افعالِ مقاربہ لگائیں اور ان کی وجہ سے ہونے والی تبدیلی کا خیال رکھیں جیسے:

أرجُو أن تنفرجَ الأزمةُ قريباً	عسى	عسى الأزمة أن تنفرجَ	
يُنشئُ حسامٌ حديقةً جميلةً	شرع	سيحضر المدير حالاً	يوشك
يكتب فيصلٌ رسالةً إلى أسرته	بدأ	أرجو أن يعم الإسلام أرجاء العالم	عسى
الجنود يدافعون عن الوطن	هبَّ	يقرأ زيادٌ التقرير	أخذ
سينتهى الرئيس من حديثه	كاد	أرجو أن يعالج الطبُّ الأمراض المستعصبة	عسى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 65

افعال مدح وذم

افعالِ مدح وذم کسی چیز کی تعریف یا مذمت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ افعال مدح وذم میں تین چیزوں کو ملحوظ رکھنا چاہیے:

① فعل مدح ② ان کا فاعل ③ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم

افعال مدح وذم چار ہیں، دو مدح کے لئے جیسے: نِعْمَ حَبَّذَا۔ اور دو ذم کے لئے آتے ہیں جیسے: بِئْسَ، سَاءَ۔ یہ افعال افعالِ جامدہ میں سے ہیں، عام افعال کی طرح ان کی تمام گردانیں نہیں آتیں، البتہ ان میں تذکیر وتانیث پائی جاتی ہے۔

فائدہ:

اگر حبذا کے شروع میں حرفِ نفی آجائے تو یہ ذم پر دلالت کرتا ہے، جیسے:

أَلاحبَّذَا عَاذِرِيْ فِي الْهَوٰى وَلاَ حبَّذَا الجَاهِلُ العَاذِلُ

افعالِ مدح وذم کا فاعل فعل کے بعد آتا ہے اور حبَّذَا میں فاعل اسم اشارہ ''ذَا'' ہے، جب کہ باقی افعال کے فاعل تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں ہوتے ہیں:

① فاعل معرف باللام ہو، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

② معرف باللام کی طرف مضاف ہو، جیسے: نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ

③ فاعل ضمیر مستتر کی صورت میں ہو اور نکرۂ منصوبہ سے اس کی تمیز لائی جائے، جیسے: نِعْمَ رَجُلاً زَيْدٌ۔ اس میں نِعْمَ کا فاعل ضمیر مستتر معبر بہ هُوَ ہے، اور رَجُلاً اس کی تمیز ہے۔

افعال مدح وذم کے فاعل کے بعد ایک دوسرا اسم استعمال کیا جاتا ہے تاکہ کسی خاص شخص کی مدح یا مذمت کی جائے۔ اس اسم کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں۔ اور ترکیب میں یہ اسم مبتدا بنتا ہے۔

فائدہ:

جب کوئی قرینہ موجود ہو تو مخصوص بالمدح والذم کو حذف کرنا جائز ہے۔ قرآنِ کریم میں عام طور پر مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم محذوف ہوتے ہیں، جیسے: فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ، أي: نَحْنُ. بِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِيْنَ، أي: الجَهَنَّمُ۔

بعض اوقات ان افعال کے ساتھ ''ما'' کا اضافہ کر کے نِعِمَّا اور بِئْسَمَا بنا لیا جاتا ہے۔ یہ ''ما'' دراصل اسم موصول ہوتا ہے جو اپنے صلے سے مل کر اس فعل کا فاعل بن جاتا ہے، البتہ بعض اوقات یہ ما صلے کے بغیر بھی استعمال کیا جاتا ہے، جیسے:

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ. بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖ إِيْمَانُكُمْ. بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْ بَعْدِيْ.

افعال مدح وذم کی ترکیب یوں کی جاتی ہے، مثلاً: نِعْمَ عَبْدُ اللهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ۔ نِعْمَ فعل مدح، عبد اللہ مرکب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر خبرِ مقدم۔ خالد موصوف، ابن مضاف، الولید مضاف الیہ، مرکب اضافی صفت، موصوف صفت مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔ اسی طرح ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ - نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ - نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ - نِعْمَ سُحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ - نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ - نِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ - حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ - إِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ مَوْلَاكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ - نِعْمَ عُقْبَى الدَّارُ - وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ - نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقاً - وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ - وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ - اِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِراً نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ - نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ نِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ - وَالْاَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ - فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ - اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ - اِنَّ اللهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ -

لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. لام برائے تاکید، بئس، فعل ذم، ما موصولہ، شروا فعل، واو ضمیر بارز مرفوع متصل فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، أنفسهم مرکب اضافی مفعول بہ

ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ - حَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ - مَأْوٰهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِيْنَ - اِشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَناً قَلِيْلاً فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ - لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِمْ - اَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ - اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ - اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ - يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقاً - بِئْسَ لِلظَّالِمِيْنَ بَدَلاً - بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ - بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِ اللهِ - بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللهُ - بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ - بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْ بَعْدِيْ -

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتاً وَسَاءَ سَبِيْلاً - وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطَانُ لَهٗ قَرِيْناً فَسَاءَ قَرِيْناً - مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُوْنَ - اَلَا سَاءَ مَا يَزِرُوْنَ - سَاءَ مَثَلاً الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا - اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - سَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلاً - سَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ - فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ - مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيْراً - بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقاً -

درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیں:

نعم الولد أسيد - بئس الشيء الكذب - نعمت البدعة هذه - نعم الحياة الآخرة - بئس الخلق الخيانة - ساءت المرأة حمالة الحطب - بئس العدو اليهود - نعم القائد قائدا خالد بن الوليد - نعم عمل الطالب الاجتهاد - حبذا الإخلاص في العمل - نعم صديقا المخلص - نعم حارس كرة القدم رواحة -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 66

افعالِ تعجب

تعجب کے اظہار کے لئے افعالِ تعجب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ثلاثی مجرد کے ہر باب سے فعلِ تعجب کے دو صیغے ہیں:

① مَا أَفْعَلَهُ ② أَفْعِلْ بِهِ جیسے:

مَا أَفْعَلَهُ		
مَا أَحْسَنَ زَيْداً	مَا أَظْلَمَهُمْ	مَا أَنْفَعَ
زید کتنا حسین ہے	وہ کتنے ظالم ہیں	وہ کتنا فائدہ مند ہے
مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الْبُسْتَانِ	مَا يَكُوْنُ أَطْيَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ	مَا أَجْمَلَ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ
باغ کا منظر کس قدر خوب صورت تھا	سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا	جامع مسجد کس قدر خوب صورت ہے
مَا أَجْهَلَ هٰذَا الْقَوْمَ	مَا أَكْفَرَهُ	مَا أَعْدَلَ الْقَاضِيَ
یہ قوم کس قدر جاہل ہے	کتنا سخت منکرِ حق ہے	قاضی کس قدر انصاف کرنیوالا ہے
مَا أَطْيَبَ الطَّعَامَ	مَا أَسْرَعَ الْقِطَارَ	مَا كَانَ أَقْصَرَ
کھانا کتنا اچھا ہے	ریل گاڑی کس قدر تیز رفتار ہے	وہ کس قدر کم تھا
	مَا أَلَذَّ التُّفَّاحَ	
	سیب کتنا لذیذ ہے	

أَفْعِلْ بِهِ		
أَحْسِنْ بِزَيْدٍ	أَعْلِمْ بِهِ	أَجْمِلْ بِالْمَنْظَرِ
زید کس قدر اچھا ہے	وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے	منظر کتنا حسین وجمیل ہے
أَعْظِمْ بِهِ	أَكْرِمْ بِهِ	أَشْدِدْ بِحُمْرَةِ الْوَرْدِ
وہ کتنا زبردست ہے	وہ کتنا شریف ہے	گلاب کس قدر سرخ ہے
أَبْصِرْ بِهِمْ وَأَسْمِعْ	أَحْسِنْ بِزَيْدٍ	أَعْلِمْ بِهِ
کیا خوب ہے وہ دیکھنے والا اور سننے والا	زید کس قدر اچھا ہے	وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے
	أَكْتِبْ بِهِ	
	کیا خوب کاتب ہے	

❶ مَا أَفْعَلَهُ یعنی مَا أَحْسَنَ زَيْداً کی تقدیری عبارت یوں ہے: أَيُّ شَيْءٍ أَحْسَنَ زَيْداً۔ ''ما'' أَيُّ شَيْءٍ کے معنی میں مرفوع محلاً مبتدا ہے اور أَحْسَنَ فعل، ضمیر مستتر معبر بہ هُوَ فاعل زَيْداً مفعول بہ، فعل فاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرفوع محلا خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اس کی تقدیر یوں بھی بیان کی جاتی ہے: اَلَّذِیْ اَحْسَنَ زَیْدًا شَیْءٌ عَظِیْمٌ۔ یعنی خبر محذوف مانی جاتی ہے۔

❷ اَفْعِلْ بِهٖ۔ یعنی اَحْسِنْ بِزَیْدٍ۔ کی تقدیری عبارت یوں ہے: اَحْسِنْ صیغہ امر بمعنی فعل ماضی، با جارہ زائدہ، زیدٌ مجرور لفظاً مرفوع محلا مبتدا۔ اَحْسِنْ بِزَیْدٍ بمعنی اَحْسَنَ زَیْدٌ بمعنی صَارَ زَیْدٌ ذَا حُسْنٍ۔

اگر ثلاثی مزید سے فعل تعجب بنانا ہو تو اسی باب کے مصدر کے شروع میں مَا أَشَدَّ کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً: مَا أَشَدَّ إِخْضِرَارَهٗ. ما أشدَّ بِإِخْضِرَارِهٖ وہ کتنا زیادہ سبز ہے!

ماضی میں تعجب کے اظہار کے لئے ''ما'' کے بعد کان کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے: مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الْبُسْتَانِ۔

مستقبل میں تعجب کے اظہار کے لئے ''ما'' کے بعد یکون کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے: مَا يَكُوْنُ أَطْيَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ۔

فعل تعجب کا فاعل اسم ضمیر مستتر (هُوَ) ہوتا ہے اور جس اسم پر تعجب ظاہر کیا جاتا ہے وہ مفعول (منصوب) ہوتا ہے، جیسے: مَا أَجْهَلَ هٰذَا الْقَوْمَ!

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں:

ما اعظم التضحية - ما اكرم العرب - ما اعظم الاسلام - ما افقرني الى عفو الله - ما اعذب الشعر وما اروعه. ما اجبن العدو - ما اقبح النفاق - اعذب بالقرآن - اجمل بالطبيعة - اطيب بالهواء - اعذب بالماء - ما افضل استعمال السواك - ما اجمل اصباح السماء صافية - ما اشد حمرة الرمان - ما اجمل ان لا ينسى الرجل وطنه - ما كان اقوى شعبنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 67

اسمائے عاملہ

اس باب میں ان اسماء کا بیان ہے جو عمل کرتے ہیں۔ اسمائے عاملہ گیارہ ہیں:

اسمائے شرطیہ: اوّل اسمائے شرطیہ: اسمائے شرطیہ درج ذیل ہیں:

مَنْ	جو شخص	مَا	اگر	مَهْمَا	کوئی بھی
أَيٌّ	جو، جن	حَيْثُمَا	جب کہ	إِذْمَا	جب کہ
مَتَى	جب	أَيْنَمَا	جہاں بھی، جدھر بھی	أَنَّى	جہاں

انہیں اشعار کی صورت میں بھی یوں بیان کیا گیا ہے۔

من وما مهما وأيٌّ حيثما إذ ما متى اينما انى نه اسم جازمند مر فعل را

بعض حضرات "أيّان" (بمعنی جب) کو بھی اسمائے شرطیہ میں شمار کرتے ہیں۔ یہ تمام اسماء ہیں، "إذما" میں بعض اختلاف کرتے ہیں اور اسے حرف قرار دیتے ہیں۔

یہ اسماء فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور ''إن'' شرطیہ کے معنی میں ہوتے ہیں، "إن" شرطیہ کے معنی میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح "إن" سببیت کے لئے آتا ہے اور فعل مضارع پر داخل ہو کر اسے جزم دیتا ہے، اسی طرح یہ اسماء بھی سببیت کے لئے آتے ہیں اور فعل مضارع پر داخل ہو کر اسے جزم دیتے ہیں۔ اسمائے شرطیہ اور "إن" میں فرق یہ ہے کہ "إن" حرف غیر مستقل ہے اور اسمائے شرطیہ بذات خود مستقل ہیں۔

"من" عموماً ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: مَنْ يَعْمَلْ سُوءً أَيُجْزَ بِهٖ جو شخص بھی برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

"ما" غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے جیسے: مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللهُ۔ تم جو بھی بھلائی کا کام کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔

مهما: اسم شرط ہے، ظرفیت کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا، بعض کے نزدیک ظرفیت کے لئے ہے۔ یہ بسیط یعنی ایک ہی کلمہ ہے، مرکب یعنی دو کلموں کا مجموعہ نہیں۔ جب کہ بعض کہتے ہیں کہ یہ مرکب ہے اور اصل میں "مأما" تھا۔ ہمزہ حرف حلقی کی جگہ "ها" لگائی تو "مهما" بن گیا، اصل "ما" پہلا ہے اور دوسرا زائدہ ہے، "أمّا" اسی سے بنتا ہے لیکن حرف ہوتا ہے۔ اس کے عمل کے لئے ذیل کی مثالوں میں غور کریں:

مَهْمَا تَأْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ - مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ يَعْلَمُهُ

کی سببیت سے یہ بات جانی جاتی ہے کہ شرط وجزا میں اصل سببیت ہے، اگر کہیں سببیت نہ ہو تو اسے شرط وجزا نہیں کہیں گے، اگرچہ اس کی شکل وصورت شرط وجزا والی ہو مثلاً: کوئی اسم شرط ہو اور اس کے بعد "فا" ہو جیسے: مَنْ يَعْرِفْنِيْ فَأَنَا عَرَفْتُهُ۔ مذکورہ بالا مثال میں "مَنْ" اسم شرط اس کے بعد "فا" ہے شرط وجزا کی بحث ہے، لیکن سببیت نہ ہونے کی وجہ سے یہ شرط وجزا نہیں، اس لئے کہ تعرّف کا سبب نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهُ - مَهْمَا تُنْفِقْ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ - مَهْمَا تَأْمُرِنِّي الْقَلْبُ يَفْعَل - مَهْمَا تُبْطِنْ تُظْهِرْهُ الْأَيَّامُ - ذُو الرَّأْيِ مَهْمَا يَقُلْ يَصْدُق - مَهْمَا تَنْزِلْ بِأَمْرِيٍّ شَدِيْدَةٌ يَجْعَلُ اللهُ بَعْدَهَا فَرَجاً - مَهْمَا تَجَشَّمْنِيْ تَجَشَّمْتُ۔

چونکہ اسمائے شرط مبنی ہیں اور مبنی کا اعراب محلی ہوتا ہے، لہٰذا دیکھا جائے گا کہ ان تینوں کے بعد آنے والا فعل شرط لازم ہے یا متعدی؟ اگر فعل شرط متعدی ہو اور اس کا مفعول بہ موجود ہو جیسے:

مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً يُجْزَ بِهٖ - مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ - مَهْمَا تَأْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ -

یا فعل شرط لازم ہو، جیسے: مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ. مَهْمَا تَعِشْ تَسْمَعْ بِمَا لَا تَسْمَعُ

یا فعل شرط فعل ناقص کیساتھ ہو، جیسے: مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا

ان تینوں صورتوں میں یہ تینوں مرفوع محلاً مبتدا ہوں گے، البتہ خبر میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک صرف فعل شرط مَا اسم شرط مبنی بر سکون مرفوع محلاً مبتدا أَصَابَكَ فعل فاعل مفعول بہ مِنْ حَسَنَةٍ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابتاً حال فَا جزائیہ مِنَ اللهِ جار مجرور مل کر ظرت مستقر متعلق ثَابِتٌ خبر برائے مبتدائے محذوف هِيَ، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر خبر برائے "ما" مبتدا۔

مَهْمَا اسم شرط مبنی بر سکون مرفوع محلاً مبتدا تَأْتِنَا فعل فاعل مفعول بہ بِهٖ جار مجرور ظرف لغو برائے فعل مِنْ اٰيَةٍ ظرف مستقر متعلق ثابتاً حال لِتَسْحَرَنَا لام برائے تعلیل (اس کے بعد أن ناصبہ مقدر ہوتا ہے جو جملے کو مصدر کی تاویل میں کرتا ہے) تَسْحَرَنَا فعل فاعل مفعول بہ بِهَا جار مجرور ظرف لغو برائے فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر بتاویل مصدر مجرور برائے لام تعلیل، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ثانی برائے تَأْتِنَا. فَا جزائیہ مَا مشبہ بلیس نَحْنُ اسم ما، لَكَ جار مجرور متعلق مقدم بِا زائدہ مُؤْمِنِيْنَ مجرور لفظاً منصوب محلاً خبر ما، ما اپنے اسم وخبر سے مل کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر خبر برائے مهما مبتدا۔

بعض کے نزدیک صرف جزا اور بعض کے نزدیک فعل شرط اپنی جزا کے ساتھ مل کر خبر بنے گا۔ اس صورت میں جزا میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو اسم مبتدا کی طرف لوٹے جیسے: مَنْ كَانَ لَهٗ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ۔ "لہ" ضمیر کا مرجع "من" ہے اور "من" سے مقتدی مراد ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ جس کا امام ہو تو امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے۔

اگر ان تینوں کے بعد آنے والا فعل شرط متعدی ہو اور اس کا مفعول بہ نہ ہو تو اس کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہوں گے، جیسے: مَنْ يَّهْدِ اللهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي. مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا

مَنْ اسم شرط مبنی بر سکون مرفوع محلاً مبتدا، يَعْمَلْ فعل ضمیر مستتر مجبور (هُوَ) فاعل سُوْءً مفعول بہ فعل فاعل مفعول مل کر شرط يُجْزَ فعل مضارع مجہول، ضمیر مستتر مجبور (هُوَ) نائب فاعل بِهٖ جار مجرور، ظرف لغو فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر خبر برائے مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

مَنْ اسم شرط مبنی بر سکون مرفوع محلاً مبتدا كَفَرَ فعل فاعل مفعول بہ شرط، فَا جزائیہ، عَلَيْهِ جار مجرور، كُفْرُهٗ مرکب اضافی مبتدائے مؤخر، مبتدا خبر جملہ اسمیہ جزا، شرط جزا مل کر خبر برائے مَنْ مبتدا۔

مَنْ اسم موصول مرفوع محلاً مبتدا، كَانَ فعل ناقص، ضمیر مستتر مجبور (هُوَ) اس کا اسم، فِي الضَّلَالَةِ جار مجرور متعلق ثابتاً خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط، فَا جزائیہ، لْيَمْدُدْ فعل امر نائب لَهُ جار مجرور، ظرف لغو الرَّحْمٰنُ فاعل مَدًّا منصوب مطلق، فعل فاعل متعلق جملہ فعلیہ جزا، شرط جزا مل کر خبر برائے مَنْ مبتدا۔

مَنْ اسم شرط مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول بہ مقدم يَهْدِ فعل اللهُ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط فَا جزائیہ هُوَ مبتدا، الْمُهْتَدِي خبر، مبتدا خبر جملہ اسمیہ جزا۔ بنا اسم شرط مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول بہ مقدم ہے فعل فاعل مِنْ اٰيَةٍ جار مجرور، ظرف مستقر متعلق ثَابِتاً صفت برائے اسم شرط أَوْ حرف عطف نُنْسِهَا فعل فاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر شرط، نَأْتِ فعل فاعل بِخَيْرٍ جار مجرور، ظرف لغو برائے تَأْتِ مِنْهَا ظرف لغو برائے خَيْرٍ، أَوْ عاطفہ مِثْلِهَا معطوف برائے خَيْرٍ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر فعل شرط فعل ناقص ہو اور اس کی خبر نہ ہو تو فعل ناقص کی خبر ہونے کی وجہ سے محلا منصوب ہوں گے، جیسے: مَهْمَا يَكُنْ عَمَلُكَ فَأَنْتَ مَلُوْمٌ۔

ذیل کی مثالوں میں مَنْ شرطیہ مرفوع محلا مبتدا واقع ہو رہا ہے، اس بات کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی ترکیب کریں:

مَنْ يَشَأِ اللهُ يُضْلِلْهُ - مَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ - مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْراً كَثِيْراً - مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ - مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّيْ - مَنِ افْتَرَى عَلَى اللهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ - مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِناً - مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ - مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ - مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْراً عَظِيْماً - مَنْ يُّرِدِ اللهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللهِ (حال مقدم) شَيْئاً - مَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ - مَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ - مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللهُ مِنْهُ - مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ - مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ - مَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً - مَنْ يَّأْتِ رَبَّهُ مُجْرِماً فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ - مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللهَ شَيْئاً - مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَاماً - مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا - مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ - مَنْ يَّشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ - مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِيْ حَرْثِهٖ - مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَاناً - مَنْ نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ - مَنْ يُّؤْمِنْ بِاللهِ يَهْدِ قَلْبَهُ - مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - مَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيْمٌ - مَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ - مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَاناً وَّظُلْماً فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَاراً - مَنْ يَّكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ (حال مقدم) قَرِيْناً فَسَاءَ قَرِيْناً - مَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَقَدِ افْتَرٰى إِثْماً عَظِيْماً - مَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ - مَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ - مَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ - مَنْ يَّكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ - مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا - مَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ - مَنْ يُّرِدْ أَنْ يُّضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً - مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيْهَا حُسْناً - مَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجاً - مَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ۔

مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ - مَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى - مَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - مَنْ يَّلْعَنِ اللهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيْراً - مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهُ نَصِيْبٌ مِّنْهَا - مَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَماً كَثِيْراً - مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ - مَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى - مَنْ يُّهِنِ اللهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ - مَنْ يَّظْلِمْ مِنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَاباً كَبِيْراً - مَنْ يَّتَوَلَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُعَذِّبْهُ عَذَاباً أَلِيماً - مَنْ يَّسْتَمِعِ الآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَاباً رَصَداً - مَن يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَاباً صَعَداً -

مَا أُوْتِيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا - مَا تُنفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ - مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا - مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ - مَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ - مَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ - مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيْمٌ - مَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ - مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللهَ كَانَ بِهِ عَلِيْماً - مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ -

اسمائے شرطیہ کے عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

من لا یرحم لا یُرحم - مهما تنصحه یفعل ما یرید - من یحفظ القصیدة ینل درجة - مهما تبذلوا فی العمل من جهد فلن تنجزوه الیوم - من یتوکل لی ما بین لَحْیَیه اتوکل له بالجنة - مهما تکتم الناس فقد علمه الله - ما تخلل فلیفظ وما لاك بلسانك فلیبتلع - من تشبه بقوم فهو منهم - لا یحل أن یکون للمسلمین أمیران، فانه مهما یکن ذلك یختلف امرهم - مهما اناديهم بهذا الامر اری منهم ما اکره - من لم یشکر الناس لم یشکر الله - من لم یسأل الله یغضب علیه -

اری العمر کنزا ناقصا کل لیلة ... وما تُنقِص الایام والدهر ینفَد

مهما تعط بطنك سؤله ... وفرجك نالا منتهی الذم أجمعا

مهما تکن عند امرئٍ من خلیقة ... وإن خالها تُخفی علی الناس تعلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 68

باقی اسمائے شرط

متی شرط کے ساتھ ساتھ ظرف زمان بھی ہے یعنی شرط اور جزا کا تحقق کے زمانے پر بھی دلالت کرتا ہے، جیسے: مَتَى تَخْلُصْ فِيْ عَمَلِكَ تَنَلْ رِضَى اللهِ۔ جب تم اپنے عمل میں مخلص ہو گے تو اللہ کی رضا حاصل کر لو گے۔ اسی طرح شاعر کا قول ہے۔

أَنَا ابْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَايَا مَتَى أَضَعُ الْعِمَامَةَ تَعْرِفُوْنِيْ

''میں اس شخص کا بیٹا ہوں جو معاملات کو واضح کرنے والا اور چوٹیوں کو سر کرنے والا ہے، جب میں عمامہ اتار دوں گا تو تم مجھے پہچان لو گے۔''

اسی طرح ایک اور شاعر کا قول ہے۔

مَتَى تَأْتِهِ تَعْشُوْ إِلَى ضَوْءِ نَارِهِ تَجِدْ خَيْرَ نَارٍ عِنْدَهَا خَيْرُ مُوْقِدِ

''جب تم اس کے پاس اس حال میں آؤ گے کہ اس کی مہمانوں کے اکرام کے لئے جلائی گئی آگ کی روشنی سے تمہاری آنکھیں چکا چوند ہو جائیں تو تم پاؤ گے کہ وہ بہترین آگ ہے جس کے پاس بہترین سلگانے والا ہے۔''

نوٹ: ترکیب میں متی شرطیہ فعل شرط کے لئے ظرف زمان واقع ہوتا ہے۔

إذما جیسے: إِذْمَا تَجْتَهِدْ تَنَلْ جَائِزَةً جب تم محنت کرو گے تو انعام بھی حاصل کرو گے۔ نیز إِذْمَا تَكْتُمِ الْأَسْرَارَ يَرْشِقِ النَّاسُ بِكَ جب تم رازوں کی پاسداری کرو گے تو لوگ تم پر اعتماد کریں گے۔ اسی طرح عباس بن مرداس کا شعر ہے۔

إِذْمَا أَتَيْتَ عَلَى الرَّسُوْلِ فَقُلْ لَهُ حَقًّا عَلَيْكَ إِذَا اطْمَأَنَّ الْمَجْلِسُ

إِذْمَا اصل میں "إذ" ظرفیہ ہے جو جملے کی مضاف ہوتا ہے اور ماضی پر دلالت کرتا ہے جب اس کے ساتھ "ما" کو ملا کر ایک کلمہ بنایا گیا تو مانے اسے جملے کی طرف اضافت سے روک دیا اور اس کی دلالت ماضی کے بجائے مستقبل پر ہوئی۔ اب یہ مستقل دو کلموں سے مرکب ایک کلمہ بن گیا جو شرط پر دلالت کرتا ہے۔ إذ ما کی اسمیت میں اختلاف ہے، بعض اسے حرف مانتے ہیں اور "إن" کے مترادف قرار دیتے ہیں جب کہ بعض کے نزدیک یہ ظرف زمان ہے۔

أين اسم شرط ہے اور مکان پر دلالت کرتا ہے جیسے: أَيْنَ تَسْقُطِ الْأَمْطَارَ تَخْضَرِّ الْمَرَاعِيْ جہاں بھی بارش برستی ہے وہاں سبزہ ہو جاتا ہے۔ أَيْنَ تَذْهَبْ أَصْحَبْكَ تم جہاں بھی جاؤ گے میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ عام طور پر أَيْنَ شرطیہ کے آخر میں مائے زائدہ لگا کر ایک کلمہ بنایا جاتا ہے، جیسے: أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ، أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يَأْتِ بِكُمُ اللهُ جَمِيْعًا، أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ۔

أنى اسم شرط ہے اور مکان پر بھی دلالت کرتا ہے جیسے: أَنَّى تَدْعُ اللهَ تَجِدْهُ سَمِيْعًا تم جہاں بھی اللہ کو پکارو گے اسے سننے والا پاؤ گے۔ أَنَّى تَأْتِهِ تَأْتِ رَجُلًا كَرِيْمًا تم جہاں بھی اس کے پاس آؤ گے تو ایک کریم شخص کے پاس ہی آؤ گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیثما: اسم شرط ہے اور مکان پر بھی دلالت کرتا ہے جیسے: حَيْثُمَا تَذْهَبْ تَجِدْ أَصْدِقَاءَ تم جہاں بھی جاؤ گے دوستوں کو پالوگے۔ حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہروں کو اسی کی طرف پھیرو۔

اگر ان اسماء کے بعد فعل تام ہو تو یہ اس کے لیے مفعول فیہ بنیں گے، اگر فعل ناقص ہو تو اس کی خبر بنیں گے، اگر خبر مشتق ہو تو اس خبر کا معمول ورنہ انہیں افعال ناقصہ کے لئے ظرف مفعول فیہ بنیں گے۔ یہ اسماء کبھی مبتدا نہیں بن سکتے، کیوں کہ ظروف مسند ہوتے ہیں اور مبتدا مسند الیہ ہوتا ہے۔

أَيُّ: اسم شرط اور معرب ہے اور مابعد اسمائے مفردہ کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے: أَيُّ مَالٍ تَدَّخِرْهُ فِي صِغَرِكَ يَنْفَعُكَ فِي الْكِبَرِ۔ جو مال بھی تم اپنے بچپن میں ذخیرہ کرو گے تمہیں بڑھاپے میں کام آئے گا۔

ترکیب میں اس کا حکم یہ ہے کہ یہ اپنے مضاف الیہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر مضاف الیہ ظرف ہو تو یہ بھی ظرف مفعول فیہ ہوگا، جیسے: أَيَّ سَاعَةٍ تَحْضُرْ تَجِدْنِي فِي انْتِظَارِكَ، أَيَّ بَلَدٍ تُسَافِرْ تَجِدْ أَصْدِقَاءَكَ۔ اگر مضاف الیہ مصدر ہو تو ''أی'' مفعول مطلق ہوگا جیسے: أَيَّ ادِّخَارٍ تَدَّخِرْهُ يُدْعِمُ مُسْتَقْبَلَكَ۔ اگر مضاف الیہ ذوی العقول ہو تو ''من'' کی طرح ہوگا، غیر ذوی العقول ہو تو ''ما'' کی طرح ہوگا۔

من اور ما کی طرح ہونے کا مطلب اگر فعل شرط متعدی ہو اور اس کا مفعول موجود ہو جیسے مذکورہ مثال میں یا فعل شرط لازم ہو جیسے: أَيُّ طَالِبٍ يَجْتَهِدْ يَتَفَوَّقْ فِي الِامْتِحَانِ تو یہ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔

اگر فعل شرط متعدی ہو اور اس کا مفعول موجود نہ ہو تو یہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا، جیسے: أَيَّ كِتَابٍ تَقْرَأْ تَسْتَفِدْ مِنْهُ، أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى۔

أَيَّانَ: اسم شرط ہے جو مستقبل کے زمانے پر بھی دلالت کرتا ہے جیسے: أَيَّانَ تُطِعِ اللهَ يُسَاعِدْكَ جب بھی تم اللہ کی اطاعت کرو گے وہ تمہاری مدد کرے گا۔ أَيَّانَ تَأْتِنِي تَلْقَ مَا يَسُرُّكَ جب بھی تم میرے پاس آؤ گے تمہیں خوشخبری ہی حاصل ہوگی۔

اسمائے شرطیہ کے ساتھ ''ما'' لگے گا یا نہیں اور کن اسماء کے ساتھ لگے گا؟ اس اعتبار سے ان کی تین قسمیں ہیں:

① من، ما، مهما، أني: ان کے ساتھ ''ما'' زائدہ بالکل نہیں آتا۔

② إذ، حيث: جب یہ شرط کے لئے ہوں تو ان کے ساتھ ''ما'' کا اتصال ضروری ہے، بغیر ''ما'' کے یہ شرطیہ نہیں بنیں گے جیسے: حَيْثُمَا تَكُنْ رَبُّكَ، وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ۔ شرطیہ کی مثال: وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ۔ حَيْثُمَا يَكْثُرِ الْمَطَرُ يَكْثُرِ الزَّرْعُ۔

③ باقی میں اختیار ہے، ''إن'' شرطیہ کا بھی یہی حکم ہے۔

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللهُ جَمِيعاً - أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ - أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ - أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ - ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا - أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ - قَالُوا أَيْنَمَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ - يَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ - جَعَلَنِي مُبَارَكاً أَيْنَ مَا كُنْتُ - أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا - هُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُمْ - أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ.

فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ - أَنَّى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا - أَنَّى يُحْيِي هٰذِهِ اللهُ بَعْدَ مَوْتِهَا - يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هٰذَا - رَبِّ أَنَّى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ - أَنَّى يُؤْفَكُوْنَ - أَنَّى يَكُوْنُ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيْدٍ - أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرٰى.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 69

کلمات شرط غیر جازمہ

ذیل میں ان کلمات شرط کا بیان ہے جو جزم نہیں دیتے، اگرچہ ان کا بیان اپنے اپنے محل میں موجود ہے، لیکن فائدے کے لئے انہیں یکجا پیش کیا جارہا ہے۔

لو: یہ فعل ماضی پر داخل ہوتا ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ماضی شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے جزا بھی نہیں پائی گئی اگر جواب شرط ماضی مثبت ہو تو اس پر لام داخل ہوتا ہے جیسے: لَوْ دَرَسْتَ جَيِّداً لَنَجَحْتَ فِي الإِمْتِحَانِ۔ چونکہ اچھی طرح محنت نہیں کی گئی اس لئے کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اسی طرح: لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا القُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعاً، لَوْ بَسَطَ اللهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الأَرْضِ، لَوْ شَاءَ رَبُّكَ لأَنْزَلَ مَلاَئِكَةً، اگر جواب شرط ماضی منفی ہو تو اس پر لام داخل نہیں ہوتا، جیسے: لَوْ شَاءَ اللهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ، لَوْ شَاءَ اللهُ مَا أَمَرَكُمَا، وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ۔

لو لا، لو ما: یہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ شرط پائے جانے کی وجہ سے جزا نہیں پائی جارہی جیسے: لَوْلاَ دَفْعُ اللهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الأَرْضُ، لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ، لَوْمَا الكِتَابَةُ لَضَاعَ مُعْظَمُ العُلُوْمِ، لَوْمَا القِصَاصُ لَعَمَّتْ إِرَاقَةُ الدِّمَاءِ۔

ان تینوں کو ادوات شرط امتناعیہ بھی کہتے ہیں، کیوں کہ ان میں شرط اور جزا میں ربط سلبی ہوتا ہے کہ ایک کے نہ پائے جانے کی وجہ سے دوسرا بھی نہیں پایا جاتا، یا ایک کے پائے جانے کی وجہ سے دوسرا پایا جاتا ہے۔

أما: اما شرطیہ سے پہلے کچھ اجمال ہوتا ہے اس اجمال کی تفصیل اما شرطیہ کے ذریعے بیان کی جاتی ہے۔ اما شرطیہ کی جزا پر فا داخل ہوتی ہے اور کے بعد لازماً اسم آتا ہے خواہ وہ مبتدا بنے جیسے: أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ، أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْراً، یا خبر واقع ہو جیسے: أَمَّا حَاضِرٌ فَمُحَمَّدٌ۔ خواہ مفعول بہ مقدم ہو، جیسے: أَمَّا اليَتِيمَ فَلا تَقْهَرْ خواہ جار مجرور کی صورت میں ہو جیسے: أَمَّا لِفِعْلِ الخَيْرِ فَنَعَمْ، وأَمَّا لِغَيْرِهِ فَلاَ أَفْعَلُ، اسی طرح: وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

كلما: یہ كُلّ اور مائے مصدریہ سے مرکب ہے اور معنی کی تکرار کا فائدہ دیتا ہے (یعنی جب جب بھی) اور اس کے بعد ہمیشہ فعل ماضی ہوتا ہے، اور جزا میں موجود فعل کے لئے ظرف زمان واقع ہوتا ہے جیسے: كُلَّمَا أَوْقَدُوْا نَاراً لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللهُ، كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيْراً، كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ۔

إذا: ظرف زمان برائے مستقبل ہے، جب یہ شرط کیلئے ہو تو اس کے بعد فعل کا آنا ضروری ہے جیسے: إِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ، إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالُوا أَسَاطِيْرُ الأَوَّلِيْنَ۔

لمّا: ظرف زمان برائے ماضی ہے جیسے: لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ، لَمَّا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَهَّزَهُمْ بِجِهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ۔

اعراب کی تبدیلی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر ادواتِ شرط میں سے مناسب اداۃ کو داخل کریں جیسے:

يَتأنَّى فى عملِهِ - يَنالُ ما يَتَمَنَّاهُ — من يَتأنَّ فى عملِهِ يَنلْ ما يَتَمَنَّاهُ

يَسعى فى الخير - سَعيه مشكور — ترتحل - يكسب خبرة معرفة

يتقى الله فى عمله - لن يندم — يعص الله ورسوله - قد ضلّ

تفعل الشرّ - سوف تندم — يجتهد فى عمله - يرضى الله عنه

درست جيدا - نجحت فى الامتحان — حضر الماء - بطل التيمم

تدرس - النجاح حليفك — تقرأُ القرآن - اقرأهُ بتدبر

بكرت فى الحضور - ما عاقبناك — يعتذر - نقبلُ عذره

يتفوّقُ - قَدْ يَفُوْزُ بالجائزة — يفعلُ الخير - سيجده عن الله

تَفُزْ - سَوف تنال جائزةً — يَسْتَيْظُ مبكراً - يفُوْزُ بالأجرِ

يَفُوْزُ محمدٌ - أعطِهِ جَائزَةً — لا تحضرُ الامتحانَ - ترسبُ

تسقطُ الأمطارُ - تخضرُ المراعى — تَذْهَبُ - تجدُ أصدقاءَ

مالٌ تدّخِرُه فى صغرك - ينفعك فى الكبر — تَزرعُ اليومَ - تحصدُ غداً

ذیل کے شرطیہ جملوں سے ادواتِ شرط کو ختم کر کے اصل اعراب تحریر کریں:

مهما تفْعَلْ يَعْلَمْهُ اللهُ — أيّانَ تطع الله يساعِدْك

أينَ تُسافِرْ يسهلِ الله أمرك — أنّى تدعُ الله تَجِدْهُ سَمِيْعاً

كيفما تعاملِ الناسَ يعاملُوْكَ — أىّ كتابٍ تقرأ تستَفِدْ منه

أىّ ساعةً تحضر تجدْنِي فِي انتظارك — من يؤمنْ بالله يهدِ قلبَهُ

إن ينتهوا يُغفرْ لَهم — إن يشأْ يُذْهِبْكُمْ

إلا تنفروا يعذِّبْكُمْ — إذ ما تكتم الأسرا يتق الناس بك

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 70

اسمائے افعال

اگر چہ اسمائے افعال کی کسی قدر مفصل بحث سبق: 21 میں گزر چکی تاہم اس سبق میں مزید وضاحت کے لئے تکرار کے ساتھ ساتھ کچھ مزید فوائد کا اضافہ بھی موجود ہے۔

اسمائے افعال وہ اسماء ہیں جو عمل اور معنی میں فعل کے نائب ہوں اور فعل پر داخل عوامل سے متاثر نہ ہوں اور کثرت وتاکید کے معنی پر دلالت کریں، جیسے: شَتَّانَ مَا بَيْنَ الثَّرٰى وَالثُّرَيَّا ثری اور ثریا میں کتنی دوری ہے؟ صَهْ عَنْ بَذِيِّ الْكَلَامِ برے کلام سے بالکل رک جاؤ۔ اسم فعل کی تین قسمیں ہیں:

① اسم فعل مرتجل ② اسم فعل منقول ③ اسم فعل معدول

اسم فعل مرتجل وہ اسمائے افعال ہیں جن کی اول وضع ہی اسم فعل کے لئے ہو، جیسے: هَيْهَاتَ، أُفٍّ، صَهْ، مَهْ۔

اسم فعل منقول وہ اسمائے افعال ہیں جو پہلے کسی دوسرے معنی میں استعمال ہوتے تھے، پھر انہیں نقل کر کے اسم فعل کے طور پر استعمال کیا جانے لگا۔ واضح رہے کہ اسمائے افعال منقول سماع پر موقوف ہیں ان پر کسی اور کلمے کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

اسمائے افعال منقولہ یہ ہیں:

اسم فعل	منقول از	معنی	مثال
عَلَيْكَ	جار مجرور	پکڑو، تھامو	عَلَيْكَ بِكَذَا
إِلَيْكَ	جار مجرور	دور ہو جاؤ	إِلَيْكَ عَنِّي
أَمَامَكَ	ظرف	آگے آؤ	
دُوْنَكَ	ظرف	لو	دُوْنَكَ الكِتَابَ
وَرَاءَكَ	ظرف	پیچھے ہٹو	
رُوَيْدَ	مصدر	چھوڑ دو	رُوَيْدَ أَخَاكَ
بَلْهَ	مصدر	چھوڑو	بَلْهَ زَيْداً
هَا	حرف تنبیہ	لے لو	هَا الكِتَابَ

اسم فعل معدول: یعنی وہ اسمائے افعال جو کسی دوسرے کلمے سے نکلے ہوں۔ ذیل میں ان کی تفصیل بیان کی جاتی ہے:

اسم فعل	معدول از	اسم فعل	معدول از
تَرَاكِ	فعل أُتْرُكْ	حَذَارِ	فعل اِحْذَرْ
فَجَارِ	علم مصدر: فُجَّارِ	بَدَادِ	علم مصدر بُدَّادِ
فَسَاقِ	صفت: فَاسِقَة	خَبَاثِ	صفت: خَبِيْثَة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَذَامِ	علم: حَازِمَة

واضح رہے کہ اسمائے افعال معدول از افعال قیاسی ہیں۔ ثلاثی مجرد تام متصرف کے ہر فعل سے فَعَالِ کے وزن پر اسم فعل بنانا جائز ہے، جیسے: ضَرَابِ نَزَالِ بمعنی اِضْرِبْ، اِنْزِلْ۔ ثلاثی مزید سے اسمائے افعال شاذ ہیں، جیسے: دَرَاكِ بَدَارِ بمعنی أَدْرِكْ، بَادِر

زمانے کے اعتبار سے اسمائے افعال کی تین قسمیں ہیں:

① اسم فعل ماضی یعنی وہ اسماء جو فعل ماضی کے معنی پر دلالت کریں اور اس کی علامات (تائے فاعل، تائے تانیث وغیرہ) میں سے کسی علامت کو قبول نہ کریں جیسے:

اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی
هَيْهَاتَ	بَعُدَ	بَطْآنَ	أَبْطَأَ	سَرْعَانَ	أَسْرَعَ	شَتَّانَ	بَعُدَ

هَيْهَاتَ کے فاعل پر لام زائدہ بھی داخل ہوتا ہے، جیسے: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ۔

شَتَّانَ کے بعد مائے زائدہ بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: شَتَّانَ مَا بين العِلْمِ والجَهْلِ۔

کبھی مابین کا اضافہ ہوتا ہے، جیسے: شَتَّانَ مَا بَيْنَ المَجْدِ والكُسُولِ۔

② اسم فعل مضارع یعنی وہ اسما جو فعل مضارع پر دلالت کریں اور اس کی علامات (حروف جازمہ، ناصبہ، سین سوف وغیرہ) میں سے کسی علامت کو قبول نہ کریں، جیسے:

اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی
أُفٍّ	أَتَضَجَّرُ	آهٍ	أَتَوَجَّعُ	أَوَاهٍ	أَتَوَجَّعُ	أَوْهِ	أَتَوَجَّعُ
زِهْ	أَسْتَحْسِنُ	بَجَلْ	يَكْفِي	قَطْ	يَكْفِي	قَدْ	يَكْفِي
بَخٍ	أَتَعَجَّبُ يَاأَمْدَحُ	بَهْ	أَتَعَجَّبُ يَاأَمْدَحُ	بَخٍ	أَتَعَجَّبُ يَاأَمْدَحُ	بَدْ	أَتَعَجَّبُ يَاأَمْدَحُ
أُوْ	أَتَلَهَّفُ	وَاهاً	أَتَلَهَّفُ	وَيْ	أَتَلَهَّفُ		

بسا اوقات تزیین لفظ کے لئے قط کے شروع میں ''فا'' کا اضافہ کیا جاتا ہے یعنی فَقَطْ. نیز کبھی قَدْ اور قَطْ کے آخر میں ''کاف'' کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے: قَدَكْ، قَطَكْ. اسی طرح قد کے آخر میں یائے متکلم کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے جیسے: قَدِنِي۔

اسی طرح وَيْ کے آخر میں کاف کا اضافہ کر کے وَيْكَ کہتے ہیں اور بعض حضرات اسے وَيْلَكَ بمعنی تحریض کا مخفف قرار دیتے ہیں۔

اسم فعل امر یعنی وہ اسماء جو امر کے معنی پر دلالت کریں اور اس کی علامات (یائے مخاطبہ، نونِ تاکید وغیرہ) میں سے کسی علامت کو قبول نہ کریں جیسے:

''سرعان'' میں ''سین'' پر تینوں حرکتیں جائز ہیں لیکن فتحہ مشہور ہے۔

هَيْهَاتَ اصل میں هَيْهَيَتْ تھا، یائے ثانی متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل گئی، اس میں تا مفتوح ہے اور کبھی ساکن پڑھتے ہیں۔

''شتان'' میں نون کا کسر بھی جائز ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی	اسم فعل	معنی
آمِیْن	اِسْتَجِبْ	إِیْه	زِدْ	صَهْ	اُسْکُتْ	مَهْ	کُفَّ
حَیَّ	أَقْبِلْ	رُوَیْدَ	أَمْهِلْ	تَیْدَ	أَمْهِلْ	هَلُمَّ	أُحْضُرْ
هَاتِ	أَعْطِ	هَا	خُذْ	حَیَّهَلْ	اِئْتِ	بَلْهَ	دَعْ
		تَرَاكِ	أُتْرُكْ	مَنَاعِ	اِمْنَعْ		

اسمائے افعال کا استعمال: اسمائے افعال میں سے وہ اسما جن کے آخر میں کافِ خطاب نہیں مفرد تثنیہ جمع، مذکر و مؤنث کیلئے یکساں طور پر استعمال ہوتے ہیں، جیسے: صَهْ أَیُّهَا الوَلَدُ، أَیُّهَا البِنْتُ، أَیُّهَا الوَلَدَانِ، أَیَّتُهَا البِنْتَانِ، أَیُّهَا الأَوْلَادُ، أَیَّتُهَا الفَتَیَاتُ۔

اور جن اسما کے آخر میں کافِ خطاب ہے ان میں مخاطب کے اعتبار سے کاف میں تبدیلی آتی ہے، جیسے: إِلَیْكَ الكِتَابَ، إِلَیْكِ الكِتَابَ، إِلَیْكُمَا الكِتَابَ، إِلَیْكُمُ الكِتَابَ، إِلَیْكُنَّ الكِتَابَ۔

اسمائے افعال کا عمل: اسمائے افعال باعتبارِ عمل دو قسم پر ہیں:

① وہ اسماء جو اسم ظاہر میں عمل کرتے ہیں: هَیْهَاتَ شَتَّانَ، سَرْعَانَ ان کا فاعل ہمیشہ اسم ظاہر ہوگا۔

اسمائے افعال بمعنی ماضی میں تعجب کا معنی پایا جاتا ہے هَیْهَاتَ یَوْمُ العِیْدِ عید کا دن کتنا دور ہوگیا۔ سَرْعَانَ زَیْدٌ زید کتنا تیز چلا۔

سوم اسمائے افعال بمعنی امر حاضر

② قسم دوم میں وہ اسمائے افعال ہیں جو ضمیر میں عمل کرتے ہیں: رُوَیْدَ، بَلْهَ، حَیَّهَلْ، هَلُمَّ۔ یہ غیر متصرف ہیں ان کا تثنیہ وجمع نہیں آتا، جیسے: هَاتِ، هَلُمَّ۔ تَعَالَ کو بھی ان میں شمار کرتے ہیں لیکن مولانا عبدالحق حقانی نے لکھا ہے کہ "هَاتِ" فعل ہے اسم فعل نہیں، "هَاتَى یُهَاتِی مُهَاتًا" بمعنی بھاگنا، "هَبْ" بمعنی چھوڑ دو، فرض کرو۔ یہ بھی اسمائے افعال میں سے ہے، جیسے: وَهَبِ المَلَامَةَ ایک "هَبْ" بمعنی دے دو ہے وہ فعل ہے اسم فعل نہیں جیسے: رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا۔

فائدہ: اسمائے افعال کا معمول ان پر مقدم نہیں ہوسکتا، اسمائے افعال کے بعد اگر فعل مضارع ہو تو مجزوم نہیں ہوگا۔

قرآن کریم میں درج ذیل اسمائے افعال استعمال ہوئے ہیں:

اسم فعل	مثال
علیك	یَا أَیُّهَا الذِیْنَ آمَنُوْا عَلَیْكُمْ أَنْفُسَكُمْ
مكانك	ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ أَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ
أُفٍّ	لَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ، أُفٍّ لَكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ
وَیْ	وَیْكَأَنَّ اللهَ لَا یُفْلِحُ الكَافِرُوْنَ (وَیْ + کاف جارہ + أَنَّ) أی: أَتَعَجَّبُ لِأَنَّ اللهَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَاءَ	اِرْجِعُوْا وَرَاءَ كُمْ أي: اِرجِعُوْا اِرجِعُوْا
هَلُمَّ	قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَ كُم
هَيْتَ	قَالَتْ هَيْتَ لَك
هَيْهَاتَ	هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ
هَاؤُمُ	هَاؤُمُ اقْرَؤُوا كِتَابِيَه
أولى	أَوْلَى لَهُمْ

اسمائے افعال کے عمل اور اقسام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور ان کا ترجمہ کریں:

ایه من حدیثك الطریف - صه عن بذیء القول - دونك اضیافك - حی علی الصلاة - صه ایها الولد - هیهات الأمل إذا لم یُسعده العمل - فاستمکن منه ثم قال دونکم فقتلوه - امامك ایها المجاهد - آه من الظلم - اوه لمن لا أری محاسنها - بدار ایها الطالب - رویدمحمدا - دراك اخاك - إلیك عنا ایها الرجل - فحمل رجل علی العدو فقال الناس مه مه - دونکها یا امر لا اطیقها - صه یا ولد - علیك بالصدق فی کل الامور - إلیك عنی فوالله لقد آذانی نتن حمارك - عندك القلم - قدمحمدا ریالا - قطنی ما فعلت - جاء اعرابی فقام یبول فی المسجد فقال اصحاب رسول الله ﷺ مه مه - علیکن بالتسبیح والتهلیل والتقدیس - واها لفلان - لما خرجنا من مکة تبعتنا ابنة حمزة تنادی یا عم یا عم، فتناولها علیّ فاخذ بیدها فقال دونك ابنة عمك - رأیت رسول الله ﷺ یرمی علی الجمار لیس ضرب ولا طرد ولا الیك الیلك - دونك یا ابن آدم فانه لا یُشبعك شیء - الیك عنی فانك لم تُصب بمصیبتی - عَلَیَّ بِهِمَا.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 71

اسمِ فاعل بمعنی حال یا استقبال

اسمِ فاعل وہ اسم ہے جو مصدر سے مشتق ہو اور فعل اس سے صادر ہو یا اس کے ساتھ قائم ہو جیسے: ضَارِبٌ مارنے والے کو، ضَاحِكٌ ہنسنے والے کو اور قَائِمٌ کھڑے شخص کو کہتے ہیں۔ اسم فاعل کی دلالت اپنے معنی پر دائمی نہیں ہوتی، البتہ اگر دائمی دلالت پر کوئی لفظی یا معنوی قرینہ پایا جائے تو پھر اسم فاعل کی دلالت دائمی ہوتی ہے، اس صورت میں اسم فاعل صرف صورتاً ہو گا درحقیقت وہ صفتِ مشبہ ہے۔ لفظی قرینہ جیسے: اسم فاعل ثلاثی مجرد کی اضافت فاعل کی طرف ہو جیسے: لِي صَدِيقٌ رَاجِحُ العَقْلِ، رَابِطُ الجَأْشِ، حَاضِرُ البَدِيهَةِ۔ یا پھر اس کا مادہ ہی دوام پر دلالت کرے جیسے: دَائِمٌ، خَالِدٌ وغیرہ۔

معنوی قرینہ جیسے: مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اور باری تعالیٰ کی وہ تمام صفات جو صیغہ اسم فاعل کی صورت میں ہیں۔

اگرچہ اسمِ فاعل کے اوزان قیاسی ہیں، لیکن بعض وزن خلافِ قیاس ہیں جیسے:

فعل	اسمِ فاعل	فعل	اسمِ فاعل	فعل	اسمِ فاعل	فعل	اسمِ فاعل
أَحْصَنَ	مُحْصَنٌ	أَسْهَبَ	مُسْهِبٌ	إِنْبَتَّ	مُنْبَتٌّ	أَيْنَعَ	يَانِعٌ
أَمْحَلَ	مَاحِلٌ	أَيْفَعَ	يَافِعٌ	أَوْرَدَ	وَارِدٌ	أَصْدَرَ	صَادِرٌ

اسمِ فاعل اپنے فعل والا عمل کرتا ہے یعنی اگر فعل لازم ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے اگر فعل متعدی ہو تو مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے۔

اسم فاعل معرف باللام ہو تو بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے جیسے: المُقِيمِيْنَ الصَّلَاةَ، المُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ، الكَاظِمِيْنَ الغَيْظَ، هٰذَا الضَّارِبُ زَيْداً أَمْسِ، جَاءَ الشَّاكِرُ مُعَلِّمَهُ أَمْسِ، أَقْبَلَ الحَافِظُ وُدَّكَ، الشَّاكِرُ نِعْمَتَكَ، حَضَرَ المُتْقِنُ صُنْعَتَهُ۔ چاہے اس کا فاعل اسم ظاہر ہو یا ضمیر، حال کے معنی میں ہو یا استقبال کے معنی میں، موصوف ہو یا نہ ہو، مصغر ہو یا مکبر تمام صورتوں میں عمل کرتا ہے، کیوں کہ اس صورت میں ''الف لام'' بمنزلہ ''الذی'' ہے اور اسم فاعل بمنزلہ فعل اور فعل مطلقاً عمل کرتا ہے۔

اسم فاعل اگر مجرد عن اللام ہو تو فاعل مضمر، حال، تمیز، مستثنیٰ، مفعول لہ، مفعول معہ، مصدر میں بلا کسی شرط مطلقاً عمل کرتا ہے۔

اگر فاعل اسم ظاہر ہو یا اس کا مفعول بہ ہو تو اس میں عمل کرنے کی چند شرائط ہیں:

① پانچ چیزوں میں سے کسی ایک چیز پر اعتماد حاصل ہو، یعنی اسمِ فاعل سے پہلے ان پانچ میں سے کوئی ایک ہو۔

❶ مبتدا یعنی مسند الیہ جیسے: زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ عَمْرواً، الحَقُّ قَاطِعٌ سَيْفُهُ البَاطِلَ، اللهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ، مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْراً، إِنِّي جَاعِلٌ فِي الأَرْضِ خَلِيْفَةً، إِنَّ مُحَمَّداً شَاكِرٌ أَخَاكَ۔

❷ موصوف جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوهُ عَمْرواً، أَقْبَلَ رَجُلٌ مُتَوَشِّحٌ سَيْفَهُ، يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ ذوالحال جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا. أَقْبَلَ عَلَيَّ مُتَهَلِّلاً وَجْهُهُ. وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ.

❹ ہمزہ استفہام جیسے: أَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًا. أَمُنْجِزٌ أَنْتَ وَعْداً وَثِقْتُ بِهِ. أَمُقَدِّرٌ أَنْتَ قِيْمَةَ الْأَمَانَةِ. أَوَاصِلٌ أَخُوْكَ أَصْدِقَاءَهُمْ أَمْ قَاطِعُهُمْ.

❺ حرفِ نفی جیسے: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ. مَا شَاكِرٌ أَخُوْكَ الْمُحْسِنَ إِلَيْهِ. مَا قَادِمٌ أَخِيْ مِنَ السَّفَرِ. وَلَا آمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ.

② اسمِ فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو، جیسے: ضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ. فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ. وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا. ماضی کے معنی میں نہ ہو، اگر اسم فاعل ماضی ہو تو عمل نہیں کرے گا۔

بعض حضرات اس میں اور شرائط کا اضافہ بھی کرتے ہیں کہ

③ اسم فاعل موصوف نہ ہو

④ مصغّر نہ ہو۔

فائدہ:

اسم فاعل کی نسبت اپنے فاعل وغیرہ سے مل کر جملہ نہیں بنتا بلکہ شبہ جملہ کہلاتا ہے، البتہ اگر اسم فاعل نفی واستفہام کے بعد آجائے تو پھر مکمل جملہ بن جاتا ہے جیسے: أَضَارِبٌ زَيْدٌ. مَا قَائِمٌ زَيْدٌ. نفی عام ہے حرف کے ذریعے ہو یا اسم کے ذریعے جیسے: غَيْرُ قَائِمٍ زَيْدٌ. عندالنحاۃ یہ ایک ایسا مبتدا ہے جس کی خبر نہیں ہوتی۔

فائدہ:

اسم فاعل جب اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو تو مفید تعریف نہیں ہوتا بلکہ اسے اضافت لفظی کہتے ہیں، اس سے تخفیف کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، اگر اسم فاعل مفید للدوام والاستمرار ہو تو پھر باوجود یکہ اضافت لفظی ہو تعریف کا فائدہ دیتا ہے جیسے: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. "مالك" اسم فاعل اپنے مفعول کی طرف مضاف ہے چونکہ اس میں استمرار کا معنی ہے اس لیے مفید للتعریف ہے کہ لفظ ''اللہ'' کی چوتھی صفت ہے، موصوف معرفہ ہے تو صفت بھی معرفہ ہے، اسی طرح: غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ. کہ "غافر الذنب" سے تعریف کا فائدہ حاصل ہے۔

اسم فاعل، اسم مفعول ودیگر مشتقات میں کوئی متعین ضمیر نہیں ہوتی بلکہ ماقبل کے اعتبار سے هُوَ، أَنْتَ، أَنَا، نَحْنُ وغیرہ نکالیں گے۔ بعض حضرات ہر صورت میں ضمیر غائب کے قائل ہیں: أَنْتَ عَالِمٌ، نَحْنُ عَالِمُوْنَ، جیسی مثالوں میں کہتے أَنْتَ رَجُلٌ عَالِمٌ، نَحْنُ رِجَالٌ عَالِمُوْنَ.

قرآن میں اس کی ایک مثال آئی ہے کہ ماضی کے معنی میں ہوتے ہوئے بھی عمل کر رہا ہے جیسے: وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ. امام کسائی اس میں تاویل نہیں کرتے، یہوں کہ اسم فاعل اِبن کے نزدیک مطلقاً عمل کرتا ہے، جمہور اس میں تاویل کرتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ حکایت حال ہے کہ حکم فعل ماضی کو زمانہ حال میں واقع فرض کرے جیسے: فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ أَنْبِيَاءَ اللهِ مِنْ قَبْلُ اس بات پر دال ہے کہ قتل انبیاء زمانہ ماضی میں ہوا، پھر بھی اسے "تَقْتُلُوْنَ" بصیغہ حال سے بطور حکایت ماضی تعبیر کیا گویا حکم اس فعل ماضی کو زمانہ حکم میں حاضر کرتا ہے تاکہ مخاطب اس کو تصور کر کے تعجب کریں، اسی طرح بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ میں اسم فاعل بَاسِطٌ بطور حکایت بمعنی حال ہے، اور کچھ کہتے ہیں کہ بَاسِطٌ بمعنی بَسَطَ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:

اسم فاعل کی اضافت اپنے فاعل کی طرف جائز نہیں زیدٌ قائمُ أبیہ کہنا درست نہیں بخلاف اسم مفعول کے کہ وہاں اضافۃ اسم المفعول إلی مرفوعہ جائز ہے کہ زیدٌ مضروبُ أبیہ کہہ سکتے ہیں۔

ذیل کی آیات میں اسم فاعل کے عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترکیب کریں:

كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْداً - إِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنِّيْ مُلَاقٍ حِسَابِيَه - مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُداً - اللهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ - إِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ - لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ - مَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ - آخِذِيْنَ مَا اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ - أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا - إِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ - إِنَّ اللهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُوْنَ - تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيْهِ - مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ - لَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحٰى إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ - أُدْعُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ - إِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً - لَمْ يَكُ مُغَيِّراً نِعْمَةً - إِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا - إِنَّ اللهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ - يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ - إِنَّا لَجَاعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْداً جُرُزاً - أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَخْشَاهَا - لَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 72

اسمِ مفعول بمعنی حال یا استقبال

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہوتا ہے اور اس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے: مَظْلُوْمٌ، مَرْکُوْبٌ، مَبْعُوْثٌ۔ اگر فعل لازم سے اسم مفعول بنانا ہو تو جار مجرور کا واسطہ ضروری ہے، جیسے: مَذْهُوْبٌ بِهٖ۔

اسم مفعول کے عمل کی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کی ہیں یعنی معرف باللام مطلقاً عمل کرتا ہے جیسے: جَاءَنِيْ الْمُعْطَى غُلَامُهُ دِرْهَماً أَمْسِ، جَاءَنِيْ الْمُخْبَرُ أَبُوْهُ زَيْداً قَائِماً اور غیر معرف باللام کیلئے حال یا استقبال کے معنی میں ہونا اور پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہونا ضروری ہے، جیسے: جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ، العلمُ مُنْتَفَعٌ اِنْتِفَاعَ عَظِيْمٍ بِهٖ۔

فرق صرف اتنا ہے کہ اسم فاعل نسبت قیامیہ پر اور اسم مفعول نسبت وقوعیہ پر دلالت کرتا ہے۔ اسم فاعل لازم و متعدی دونوں سے آتا ہے اور اسم مفعول صرف متعدی سے آتا ہے۔

بعض صیغے اگرچہ مصدر ہوتے ہیں اور اسم مفعول کے وزن پر نہیں لیکن اسم مفعول کے معنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسے:

فَعِيْل بمعنی مَفْعُوْل جَرِيْح بمعنی مَجْرُوْح، قَتِيْل بمعنی مقتول ارشادِ باری تعالیٰ: وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ میں ضَنِيْنٍ مضنُوْن کے معنی میں ہے۔ اسی طرح وَمِنْهَا قَائِمٌ وحَصِيْدٌ میں حَصِيْدٌ مَحْصُوْدٌ کے معنی میں ہے۔

فِعْل ذِبْحٌ بمعنی مَذْبُوْح ارشادِ باری تعالیٰ: هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْياً میں رِئْياً مَرْئِيًّا کے معنی میں ہے۔

فَعْلٌ قَنَصٌ بمعنی مَنْقُوْصٌ، سَلَبٌ بمعنی مَسْلُوْبٌ، عَدَدٌ بمعنی مَعْدُوْدٌ اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ: إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ، میں حَصَب مَحْصُوب کے معنی میں ہے اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں الْفَلَق المَفْلُوْق کے معنی میں ہے۔

فُعْلَةٌ غُرْفَةٌ، مُضْغَةٌ، أُكْلَةٌ بمعنی مَغْرُوْفَةٌ، مَمْضُوْغَةٌ، مَأْكُوْلَةٌ

فَعْلٌ جیسے: مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً۔ قرض مقروض کے معنی میں ہے۔ اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ: إِنَّ ذٰلِكَ من عَزْمِ الأمورِ میں عزم معزوم کے معنی میں ہے۔

فَعُوْلَةٌ جیسے: حَلُوْبَةٌ، رَكُوْبَةٌ مَحْلُوْبَةٌ، مَرْكُوْبَةٌ کے معنی میں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ: فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ، وَآتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْراً میں رَكُوْب مرکوب اور زبور مزبور کے معنی میں ہے۔

اور بعض صیغے "مَفْعُوْلٌ" کے وزن پر ہوتے ہیں لیکن معناً اسم مفعول نہیں بلکہ مصدر کہلاتے ہیں جیسے: مَعْقُوْلٌ، مَجْلُوْذٌ، مَفْتُوْنٌ، مَيْسُوْرٌ، مَعْسُوْرٌ۔ سیبویہ کے نزدیک یہ لفظاً و معناً اسم مفعول ہی ہیں۔

اسمِ مفعول کے اوزان ثلاثی مجرد و مزید رباعی مجرد و مزید میں قیاسی ہیں، البتہ بعض غیر قیاسی اوزان درج ذیل ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَضْعَفَ الشَّيخَ فَهُوَ مَضْعُوْفٌ، أَزْكَمَهُ اللهُ فَهُوَ مَزْكُوْمٌ، أَسْعَدَكَ اللهُ فَهُوَ مَسْعُوْدٌ۔

درجِ ذیل جملوں پر اعراب لگائیں:

جاء المسروق ماله إلى المقطوعة يده، وقال له: ان الضعيف مهضوم حقه - ما محمود الكذب - أنت محروم ثمرة عملك - إنك موفور جانبك - وصل الفارس مكسورة قدمه - هذا مسكين مهدودة قوته۔

اسم مفعول کے عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ - عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهُ رِزْقُهُنَّ - إِنَّ هٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيْهِ - أُولٰئِكَ مُبَرَّؤُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 73

اسم مبالغہ

اسم مبالغہ بعینہ اسم فاعل کی طرح ہے، اسم مبالغہ کی تعریف یہ ہے: ''اسم مبالغہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل ثلاثی مجرد متعدی سے بنایا جاتا ہے اور اس ذات کے لئے بنایا جاتا ہے جس سے کام کی کثرت وزیادتی ثابت ہو۔''

جس فعل سے اسم مبالغہ بنایا جائے اس میں شرط یہ ہے کہ وہ فعل زیادت ونقصان کو قبول کرتا ہو، کیوں کہ جو فعل زیادت ونقصان کو قبول نہ کرتا ہو اس سے صیغہ مبالغہ نہیں آتا، لہٰذا کسی مقتول میت کے متعلق "مَوَّات، قَتَّال" نہیں کہہ سکتے۔

اسم مبالغہ کے مفہوم میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے، جیسے: زَيْدٌ عَلَّامَةٌ کا مطلب ہے زید بہت بڑا عالم ہے اور زَيْدٌ جَهُوْلٌ کا معنی ہے زید بہت بڑا جاہل ہے۔

فائدہ:

اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم مبالغہ عمل میں شرائط کے اعتبار سے برابر ہیں کہ معرف باللام مطلقاً عامل اور مجرد عن اللام کے لئے شرائط ہیں، جیسے: هٰذَا رَجُلٌ نَحَّارٌ إِبِلَهُ، مُحَمَّدٌ مِكْفَارُ الْعَطَاءِ۔

اسم مبالغہ کے اوزان یہ ہیں:

وزن	موزون	وزن	موزون	وزن	موزون
فَعَلَّلٌ	سَفَّاكٌ، جَبَّارٌ	فَعَّالَةٌ	عَلَّامَةٌ، فَهَّامَةٌ	فُعَّالٌ	كُبَّارٌ، صُبَّارٌ
فِعِّيلٌ	صِدِّيقٌ، شِرِّيرٌ	فَعُوْلٌ	صَبُوْرٌ، شَكُوْرٌ	فُعُّوْلٌ	سُبُّوْحٌ، قُدُّوْس
فَعُّوْلٌ	قَيُّوْمٌ	فُعَالٌ	عُجَابٌ	فَاعُوْلٌ	فَارُوْقٌ، طَاغُوْتٌ
فَعِيْلٌ	عَلِيْمٌ، رَحِيْمٌ	فُعَلَةٌ	هُمَزَةٌ، ضُحَكَةٌ	مِفْعَلٌ	مِجْزَمٌ، مِحْرَبٌ
مِفْعَالٌ	مِبْذَالٌ، مِكْسَالٌ	فَاعِلَةٌ	دَاعِيَةٌ، دَاهِيَةٌ	مِفْعِيْلٌ	مِنْطِيْقٌ، مِسْكِيْنٌ
فَعِلٌ	حَنِذٌ، شَرِهٌ	فُعَالَى	سُكَارَى، كُسَالَى	فَعْلَانُ	رَحْمٰنُ، غَضْبَانُ
فُعُلٌ	غُفُلٌ	فَعُوْلَةٌ	فَرُوْقَةٌ	فُعَّلٌ	قُلَّبٌ
مِفْعَالٌ	مِنْوَالٌ، مِكْفَارٌ	فَيْعُوْلٌ	قَيُّوْمٌ		

مِفْعَالٌ: کا وزن اسم آلہ اور مبالغے میں مشترک ہے۔ فَعِلٌ، فَعِيْلٌ قلیل الاستعمال ہیں۔

فَعَّالٌ: اس کے لئے استعمال ہوتا ہے جس کے لئے وہ فعل صناعت کی طرح ہو، کبھی یہ وزن نسبت پر دلالت کرنے کے لئے آتا ہے جیسے: حَدَّاد، عَطَّار وغیرہ۔

فَعُوْلٌ: عام طور پر اس ذات کیلئے استعمال ہوتا ہے جس سے وہ فعل کثرت سے صادر ہو۔

مِفْعَالٌ: اس کے لئے استعمال ہوتا ہے جس کے لئے فعل بمنزلہ آلہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَعِيلٌ: اس کے لئے جس کے لئے فعل بمنزلہ طبیعت ہو۔

فَعِلٌ: اس کے لئے جس کے لئے فعل بمنزلہ عادت ہو۔

بوقتِ قرینہ بعض صیغے مبالغے کے معنی سے خالی ہوتے ہیں، جیسے: إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا۔ یہاں کثرت فخر مراد نہیں، کیوں کہ فخر مطلقاً ناپسندیدہ ہے۔ اسی طرح: وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيْدِ۔ "ظَلَّام" کثیر الظلم کے معنی میں نہیں، بلکہ مطلق ظلم کی نفی ہے۔

ذیل کی آیات میں سے اسمائے مبالغہ کی تعیین کر کے ان کے اوزان تحریر کریں:

إِنَّهُ كَانَ تَوَّاباً رَحِيماً - أَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَاراً - إِنَّهُ كَانَ ظَلُوْماً جَهُوْلاً - إِنَّ اللهَ كَانَ سَمِيْعاً بَصِيْراً - بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ - إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ - وَمَكَرُوْا مَكْراً كُبَّاراً - يُوْسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيْقُ - ذٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَاناً - فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً - وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ - وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ - المَلِكُ القُدُّوْسُ - وَمَا هُمْ بِسُكَارَى - إِنَّ الإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُوْدٌ - حَمَّالَةَ الْحَطَبِ - إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّاناً أَثِيْماً - كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا۔

درجِ ذیل کلمات اسمائے مبالغہ ہیں ان کا وزن اور ترجمہ تحریر کریں:

جَبَّارٌ، تَبِيْعٌ، قَتَّالٌ، ظَلَّامٌ، النِّطِيْقُ، حَمَّالٌ، غَسَّاقٌ، نَحِسٌ، تَوَّابٌ، رَزَّاقٌ، صِدِّيْقَةٌ، مَنَّاعٌ، أَفَّاكٌ، فَهَّامَةٌ، أَمَّارَةٌ، حَمَّالَةٌ، كَنُوْدٌ، لَوَّاحَةٌ، نَزَّاعَةٌ، الضِّحِّيْكُ، حَمُوْلَةٌ، سَكْرَانُ، كَسْلَانُ، نَحِرٌ، ظَلُوْمٌ، خَصِمٌ، صَعِقٌ، مِعْطِيْرٌ، عَظِيْمٌ، لُمَزَةٌ، فَتَّاحٌ، مِقْدَامٌ، مِفْضَالٌ، رَاوِيَةٌ، شِرِّيْرٌ، ضُحَكَةٌ، حِرِّيْفٌ، شَيْطَانٌ، سِكِّيْرٌ، جَهُوْلٌ، هَلُوْعٌ، هَمَّازٌ، كَبُوْسٌ، كَفُوْرٌ، كَذُوْبٌ، وَدُوْدٌ، خَذُوْلٌ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 74

صفتِ مشبہ

صفتِ مشبہ وہ اسم ہے جو عموماً فعل لازم سے مشتق ہو اور اسم فاعل کی طرح کسی ذات کی پائیدار صفت پر دلالت کرے۔ صفتِ مشبہ معنی و مفہوم میں اسم فاعل اور اسم مفعول سے مشابہ ہوتی ہے، البتہ ان میں درج ذیل چند فرق ہیں:

① صفتِ مشبہ صرف فعل لازم سے آتی ہے جب کہ اسم فاعل فعل لازم و متعدی دونوں سے آتا ہے، البتہ متعدی افعال سے ثابت شدہ صفت مشبہ سماعی ہے، جیسے: سَمِيْعٌ، عَلِيْمٌ۔

② اسم فاعل کے اوزان قیاسی ہیں یعنی ہر باب سے ایک مخصوص وزن پر ہی آتے ہیں، جب کہ صفت مشبہ کے اوزان سماعی ہوتے ہیں۔

③ اسم فاعل و مفعول بھی اگرچہ کسی وصف پر دلالت کرتے ہیں، لیکن ان کی صفت غیر مستقل، عارضی اور ناپائیدار ہوتی ہے جب کہ عام طور پر صفت مشبہ کے ذریعے بیان کی گئی صفت مستقل اور پائیدار ہوتی ہے جیسے: جَمِيْلٌ، حَسَنٌ صفت مشبہ اور ضَارِبٌ، سَارِقٌ، مَظْلُوْمٌ، مَنْصُوْرٌ اسم فاعل و اسم مفعول ہیں۔ جمال و حسن مستقل و پائیدار جب کہ اسم فاعل و مفعول والی وصف غیر مستقل و ناپائیدار ہیں۔ البتہ کبھی صفت مشبہ بھی عارضی ہوتی ہے اور عارضی عام طور پر فَعْلَانُ اور فَعْلَى کے وزن پر ہوتی ہے، جیسے: عَطْشَانُ، حَيْرَانُ وغیرہ۔

④ اسم فاعل کا معمول اس پر مقدم ہو سکتا ہے۔ برخلاف صفت مشبہ کے معمول کے کہ وہ صفت مشبہ پر مقدم نہیں ہو سکتا۔

⑤ تصغیر کی صورت میں صفت مشبہ کا عمل باطل ہو جاتا ہے بخلاف اسم فاعل کے کہ اس کا عمل باطل نہیں ہوتا۔

⑥ صفت مشبہ کی اضافت فاعل کی طرف نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے، جیسے: حَسَنُ الْخُلُقِ، معتدِلُ الرَّأْيِ کہ اصل میں حَسَنٌ خُلُقُهُ، مُعْتَدِلٌ رَأْيُهُ ہے، جب کہ اسم فاعل میں فاعل کی طرف اضافت جائز نہیں، لہٰذا الفَارِسُ مُصِيْبٌ سَهْمُهُ الهَدَفَ میں مُصِيْبُ السَّهْمِ الهَدَفَ کہنا درست نہیں۔

⑦ صفت مشبہ کے عمل کے لئے وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کی بحث میں گزر چکی ہیں لیکن ایک شرط کی کمی ہے اور وہ یہ کہ اسم فاعل کا الف لام "الذی" کے معنی میں ہوتا ہے اور صفت مشبہ کا الف لام "الذی" کے معنی میں نہیں ہوتا کہ اس پر اعتماد کرے۔ البتہ حال یا استقبال کے معنی میں ہونا شرط نہیں، کیونکہ صفت مشبہ حال و استقبال کے معنی میں نہیں ہوتی۔

⑧ صفت مشبہ کے عمل کے لئے ضروری ہے کہ مصغر نہ ہو، اگر مصغر ہو تو عمل نہیں کرے گی، عمل نہ کرنا فاعلِ ظاہر میں ہے، فاعل مضمر، حال، تمیز، ظرف وغیرہ میں علی الاطلاق عمل ہوگا۔

فائدہ:

اگر اسم فاعل اور اسم مفعول کی دلالت ثبوت یعنی کسی پائیدار صفت پر ہو تو وہ بھی صفت مشبہ ہے جیسے: طَاهِرُ القَلْبِ مُسْتَقِيْمُ الرَّأْيِ، مُعْتَدِلُ القَامَةِ، مَوْفُوْرُ الذَّكَاءِ، مَغْفُوْرُ الذَّنْبِ۔ اسی طرح ہر وہ صفت جو اسم فاعل کے معنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہو اور اسم فاعل کے وزن پر نہ ہو صفت مشبہ ہے جیسے: شَیْخٌ بمعنی شَائِخٌ، سَیِّدٌ بمعنی سَائِدٌ، طَیِّبٌ بمعنی طَائِبٌ، نیز حَرِیصٌ بمعنی حَارِصٌ، عَفِیْفٌ بمعنی عَافِفٌ، خَفِیْفٌ بمعنی خَائِفٌ، جَوَّادٌ بمعنی جَائِدٌ۔

فائدہ:

عام طور پر صفت مشبہ کا اشتقاق فعل لازم سے ہوتا ہے، لیکن کبھی متعدی افعال سے بھی ہوتا ہے۔ اس صورت میں وہ مفعُولٌ کے معنی میں ہوتی ہے۔ جیسے: فَعِیْلٌ کے وزن پر قَتِیْلٌ بمعنی مَقْتُوْلٌ، جَرِیْحٌ بمعنی مَجْرُوْحٌ، ذَبِیْحٌ بمعنی مَذْبُوْحٌ، أَسِیْرٌ بمعنی مَأْسُوْرٌ۔ اور رَسُوْلٌ بمعنی مُرْسَلٌ۔

فائدہ:

اگرچہ صفتِ مشبہ فعل لازم سے بنتی ہے، لیکن اپنے معمول کو نصب دیتی ہے جیسے: مُحَمَّدٌ حَسَنٌ الوَجْهَ۔

صفت مشبہ کا عمل:

اپنے معمول کو رفع، نصب اور جر بھی دیتی ہے۔

رفع فاعلیت کی بنا پر ہوتا جیسے: مُحَمَّدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ۔

نصب مفعول بہ کی مشابہت کی بنا پر ہوتا ہے بشرطیکہ معمول معرفہ ہو جیسے: مُحَمَّدٌ حَسَنُ الوَجْهَ، مُحَمَّدٌ حَسَنٌ وَجْهَهُ اگر معمول نکرہ ہو تو تمیز کی بنا پر نصب دیتی ہے جیسے: مُحَمَّدٌ حَسَنٌ وَجْهاً۔

اور جر اضافت کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے: مُحَمَّدٌ حَسَنُ الوَجْهِ۔

اہلِ حرفت کے لئے صفتِ مشبہ فَعَّالٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے: نَجَّارٌ۔

صفتِ مشبہ کے اوزان میں چند درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	وزن	موزون	نمبر شمار	وزن	موزون
①	فَعِیْلٌ	فَصِیْحٌ، سَعِیْدٌ	②	فَعُوْلٌ	شَفُوْقٌ، غَفُوْرٌ
③	فَعْلَانُ	کَسْلَانُ، تَعْبَانُ	④	فَعْلَی	کَسْلَی، غَضْبَی
⑤	فَاعِلٌ	عَادِلٌ، عَالِمٌ	⑥	فَعِلٌ	فَرِحٌ
⑦	فَعْلٌ	عَذْبٌ، صَعْبٌ	⑧	فَعَلٌ	حَسَنٌ
⑨	فِعْلَةٌ	قِسْمَةٌ	⑩	فُعَالٌ	شُجَاعٌ، عُجَابٌ
⑪	فَعَالٌ	جَبَانٌ	⑫	فِعَالٌ	کِرَامٌ جمع کَرِیْمٌ
⑬	فُعْلٌ	جُنُبٌ	⑭	فَعَّالٌ	حَجَّامٌ، بَزَّازٌ
⑮	فَعِیْلَةٌ	بَصِیْرَةٌ، خَبِیْثَةٌ	⑯	فَعَائِلُ	بَصَائِرُ، خَبَائِثُ
⑰	اَفْعَلُ الصفة	اس صفت کا تعلق رنگ عیب اور انسانی حلیے سے ہوتا ہے۔			

یہ صفت تین اوزان: اَفْعَلُ، فَعْلَاءُ اور فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے:

اَفْعَلُ	أَحْمَرُ، أَسْوَدُ	فَعْلَاءُ	حَمْرَاءُ، سَوْدَاءُ	فُعْلٌ	حُمْرٌ، سُوْدٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ آخری تین وزن اسم تفضیل کے ہیں، لیکن وہ مادہ جو رنگ، عیب اور انسانی حلیہ پر دلالت کرے اس سے اسم تفضیل اس وزن پر نہیں آتا، اگر اس مادے سے اسم تفضیل کا معنی ادا کرنا ہو تو ابتدا میں أَشَدُّ أَكْبَرُ یا أَكْثَرُ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، جیسے: هُوَ أَشَدُّ سَوَاداً۔ ذیل میں رنگ، عیب اور انسانی حلیے پر چند اوزان ملاحظہ کریں:

واحد مذکر أَفْعَلُ	أَصَمُّ (بہرہ)، أَعْمَى (اندھا)، أَزْرَقُ (نیلا)، أَخْضَرُ (سبز)، أَصْفَرُ (پیلا)، أَخْرَسُ (گونگا)، أَبْكَمُ (گونگا)، أَعْرَجُ (لنگڑا)، أَحْوَرُ (سیاہ چشم)، أَحْمَرُ (سرخ)، أَسْوَدُ (کالا)، أَبْيَضُ (سفید)، أَعْيَنُ (فراخ چشم)
واحد مؤنث فَعْلَاءُ	صَمَّاءُ، عَمْيَاءُ، زَرْقَاءُ، خَضْرَاءُ، صَفْرَاءُ، خَرْسَاءُ، بَكْمَاءُ، عَرْجَاءُ، حَوْرَاءُ، حَمْرَاءُ، سَوْدَاءُ، بَيْضَاءُ، عَيْنَاءُ
جمع مذکر و مؤنث فُعْلٌ	صُمٌّ، عُمْيٌ، زُرْقٌ، خُضْرٌ، صُفْرٌ، خُرْسٌ، بُكْمٌ، عُرْجٌ، حُوْرٌ، حُمْرٌ، سُوْدٌ، بِيْضٌ، عِيْنٌ

درج ذیل آیات میں صفتِ مشبہ کی تعیین کر کے ان کا وزن تحریر کریں:

إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ - لَمَّا رَجَعَ مُوْسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً - وَيَتَوَلَّوْنَ وَهُمْ فَرِحُوْنَ - فَانْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ - قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ - إِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ - هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ - وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِداً - بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ - الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَاراً - كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَاماً - لِكُلِّ ضِعْفٌ - حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ - لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ - إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ - لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ - يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً - لَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ - أَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِيْنٌ - وَالْجَارِ الْجُنُبِ - فَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ - لَوْلَا يَأْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ - كَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطاً - أَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ - وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ - إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ - هٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ - أَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ - ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَاماً - مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً - لَقَدْ جِئْتَ شَيْئاً نُكْراً - كَانَ أَمْرُهُ فُرُطاً - أَخْرَجْنَا مِنْهَا خَضِراً - أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ -

درج ذیل کلمات صفت مشبہ کے کلمات ہیں ان کا وزن تحریر کریں:

كَرِيْمٌ، وَقُوْرٌ، عَطْشَانُ، قَتِيْلٌ، خَلِيْفَةٌ، رَحِيْمٌ، جَوْعَى، خَلِيْلٌ، رَسُوْلٌ، مَيِّتٌ، زَعِيْمٌ، جَاهِلٌ، سَرِيْعٌ، سَيِّدٌ، سَفِيْهٌ، خَيَّاطٌ، سَقِيْمٌ، تَعْبَى، بَشِيْرٌ، خَبَّازٌ، بَصِيْرٌ، عَرْجَاءُ، رَحِيْمٌ، بَيِّنٌ، رَفِيْقٌ، سَيِّئٌ، رَهِيْنٌ، فَرْحَى، غَلِيْظٌ، نَضِيْدٌ، هَضِيْمٌ، بَهِيْجٌ، رَحِيْقٌ، جَوْعَانُ، سَمِيْنٌ، حَيْرَانُ، نَفِيْسٌ، حَرِيْصٌ، هَلُوْعٌ، غَضْبَانُ، ظَلُوْمٌ، جَهُوْلٌ، قَتُوْرٌ، فَرْحَانُ، عَطْشَى، صَادِقٌ، نَجَّارٌ، أَعْرَجُ، عُرْجٌ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 75

اسمِ تفضیل

اسمِ تفضیل وہ اسم صفت ہے جو افعل کے وزن پر مصدر سے مشتق ہو اور دو اشیاء میں سے ایک شے کو کسی صفت میں اعلیٰ اور برتر ظاہر کرے، یعنی اس میں تقابل پایا جاتا ہے اور نسبتی برتری یا کلی برتری مقصود ہوتی ہے۔ اسم تفضیل کی دو قسمیں ہیں:

① تفضیلِ بعض

② تفضیلِ کل

تفضیلِ بعض میں بعض چیزوں کی بعض چیزوں پر جزوی برتری مقصود ہوتی ہے۔ اس صورت میں اسمِ تفضیل کا استعمال "مِنْ" کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: حَسَّانُ أَعْلَمُ مِنْ أُسَيْدٍ۔ حسان اسید سے زیادہ عالم ہے۔ اَلتِّجَارَةُ أَنْفَعُ مِنَ الزِّرَاعَةِ۔ اَلنِّيْلُ أَطْوَلُ مِنَ الْفُرَاتِ۔

جب کہ تفضیلِ کل میں کلی برتری مقصود ہوتی ہے اور اسمِ تفضیل مضاف بن کر مضاف الیہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اس میں "مِنْ" نہیں آتا، جیسے: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا، اَلْأَنْبِيَاءُ أَفْضَلُ النَّاسِ، مَرْيَمُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ، أُسَيْدٌ أَعْلَمُ النَّاسِ، إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ، إِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ، هُمْ أَرَاذِلُنَا۔

عام طور پر صفت مشبہ کی طرح اسم تفضیل بھی دوام واستمرار پر دلالت کرتا ہے بشرطیکہ اس کے خلاف کوئی قرینہ نہ پایا جائے۔ بسا اوقات أَفْعَلُ کے وزن میں اسم تفضیل والا معنی نہیں پایا جاتا، بلکہ اسم فاعل یا صفت مشبہ پر دلالت کرتا ہے۔ معنی تفضیل سے خالی ہونے کی شرط یہ ہے کہ اسمِ تفضیل معرف باللام نہ ہو، نہ نکرہ کی طرف مضاف ہو اور نہ ہی من جارہ کے ساتھ استعمال ہو، جیسے: رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ، أی: عَالِمٌ بِكُمْ، اسی طرح: وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ، أی: هَيِّنٌ عَلَيْهِ۔

اسم تفضیل کی شرائط:

① ثلاثی مجرد سے مشتق ہو

② فعل تام متصرف ہو ناقص وغیر نہ ہو، لہٰذا افعال ناقصہ مقاربہ، افعال مدح وذم سے اسم تفضیل نہیں آتا۔

③ جس فعل سے اسم تفضیل مقصود ہو وہ قابلِ تفاوت ہو، لہٰذا مَاتَ، غَرِقَ، عَمِيَ، فَنِيَ وغیرہ سے اسمِ تفضیل نہیں آتا

④ لون وعیب کے معنی سے خالی ہو چنانچہ "أحمر، أعور" اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ کے صیغے ہیں، کیوں کہ ان میں لون وعیب کا معنی پایا جاتا ہے۔

غیر ثلاثی مجرد اور ثلاثی مجرد بمعنی لون وعیب کا اسم تفضیل بنانا ہو تو اس باب کے مصدر کے شروع میں لفظ "أشد" یا "أكثر" لگائیں گے جیسے: زَيْدٌ أَشَدُّ اِسْتِخْرَاجاً۔ اَلرُّمَّانُ أَشَدُّ حُمْرَةً مِنْ فُلَانٍ، اَلْمَمْلَكَةُ السُّعُوْدِيَّةُ أَكْثَرُ إِنْتَاجاً لِلْبِتْرُولِ مِنْ غَيْرِهَا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم تفضیل عام طور پر فاعل کا معنی دیتا ہے لیکن کبھی کبھی اسم مفعول کا معنی بھی دیتا ہے جیسے: "أَعْرَفُ" بمعنی "مَعْرُوْفٌ"، "أَشْهَرُ" بمعنی "مَشْهُوْرٌ" نیز حدیث: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ میں اسم تفضیل اسم مفعول محبوبٌ کے معنی میں ہے۔

اسم تفضیل ہمیشہ ضمیر فاعل میں عمل کرتا ہے اور ضمیر فاعل ماقبل کے اعتبار سے ہوگی، اسم ظاہر میں عمل نہیں کرتا سوائے مسئلہ "الکحل" کے کہ اس میں اس کا فاعل اسم ظاہر ہے، اسی طرح مفعول بہ، مفعول لہ، مفعول مطلق، مفعول معہ وغیرہ میں عمل نہیں کرتا باقی میں عمل کرتا ہے، اگر کوئی ایسی صورت ہو کہ اسم مفعول میں عمل کرے تو اس میں تاویل کریں گے۔

اسم تفضیل مذکر کا صیغہ "أَفْعَلُ" کے وزن پر اور مؤنث "فُعْلَىٰ" کے وزن پر ہوتا ہے، کبھی کثرتِ استعمال کی وجہ سے خلافِ قیاس اسم تفضیل کا الف حذف کیا جاتا ہے، جیسے: خَيْرٌ، شَرٌّ، حَبٌّ اور ہمزہ کے ساتھ بھی مستعمل ہے، جیسے: بِلَالٌ خَيْرُ النَّاسِ وَابْنُ الْأَخْيَرِ. الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ. أُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ. سَيَعْلَمُوْنَ غَداً مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ. أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ. خَيْرٌ کی جمع خِيَارٌ یا أَخْيَارٌ اور شَرٌّ کی جمع أَشْرَارٌ یا شِرَارٌ بھی بطور اسم تفضیل استعمال ہوتی ہے۔

اسم تفضیل تین طریقوں سے استعمال ہوتا ہے:

① "من" کے ساتھ ② "الف لام" کے ساتھ ③ اضافت کے ساتھ

اگر "من" کے ساتھ استعمال ہو اور نکرہ کی طرف مضاف ہو تو اسم تفضیل مفرد مذکر ہوگا، مطابقت فی التذکیر والتأنیث والإفراد والتثنیۃ والجمع ضروری نہیں جیسے: زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، الزَّيْدَانِ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، الزَّيْدُوْنَ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، هِنْدٌ أَفْضَلُ مِنْ زَيْنَبَ، الْهِنْدَانِ أَفْضَلُ مِنْ زَيْنَبَ، الْهِنْدَاتُ أَفْضَلُ مِنْ زَيْنَبَ۔

اگر معرف باللام ہو تو پھر مطابقت ضروری ہے، جیسے: زَيْدٌ الْأَفْضَلُ، الزَّيْدَانِ الْأَفْضَلَانِ، الزَّيْدُوْنَ الْأَفْضَلُوْنَ. الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَىٰ۔ اس صورت میں "مِن" تفضیلیہ نہیں آتا۔

اگر مع الاضافت ہو تو اضافت نکرہ کی طرف ہوگی یا معرفہ کی طرف، اگر اضافت نکرہ کی طرف ہو تو پھر مطابقت ضروری نہیں، جیسے: زَيْدٌ أَفْضَلُ رِجَالٍ، الزَّيْدَانِ أَفْضَلُ رِجَالٍ، الزَّيْدُوْنَ أَفْضَلُ رِجَالٍ۔ اضافت معرفہ کی طرف ہو تو پھر مطابقت وعدم مطابقت میں اختیار ہے جیسے: زَيْدٌ أَفْضَلُ الرِّجَالِ، الزَّيْدَانِ أَفْضَلَا الرِّجَالِ، الزَّيْدُوْنَ أَفْضَلُوا الرِّجَالِ، یا زَيْدٌ أَفْضَلُ الرِّجَالِ، الزَّيْدَانِ أَفْضَلُ الرِّجَالِ، الزَّيْدُوْنَ أَفْضَلُ الرِّجَالِ۔

فائدہ:

اسم تفضیل کے آخر میں تنوین نہیں آتی کیوں کہ یہ وزن فعل اور صفت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

جب مفضل علیہ معلوم ہو تو اسے حذف کرنا جائز ہے جیسے: اللهُ أَكْبَرُ، أَيْ: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

اسم تفضیل کے اوزان:

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر	أَفْعَلُ	أَفْعَلَانِ	أَفْعَلُوْنَ	أَفَاعِلُ
مؤنث	فُعْلَىٰ	فُعْلَيَانِ	فُعْلَيَاتٌ	فُعَلٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمرین

درج ذیل اسمائے تفضیل سے جمع مذکر مکسر اور جمع مؤنث بنائیں:

أَبْتَرُ، أَرْحَمُ، أَوْهَنُ، أَرْذَلُ، أَسْرَعُ، أَسْفَلُ، أَجْدَرُ، أَحَقُّ، أَهَمُّ، أَخَفُّ، أَثْقَلُ، أَجَلُّ، أَنْوَرُ، أَهْوَنُ، أَكْبَرُ، أَصْغَرُ، أَحْسَنُ، أَنْفَعُ، أَفْضَلُ، أَشْهَبُ، أَقْرَبُ، أَصْدَقُ، أَضْعَفُ، أَطْهَرُ، أَكْرَمُ، أَقْسَطُ، أَسْمَعُ۔

ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں:

تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ - لَيُوْسُفُ وَأَخُوْهُ أَحَبُّ إِلَى أَبِيْنَا مِنَّا - هُوَ أَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَاناً - الْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ - وَاللهُ أَشَدُّ بَأْساً وَّأَشَدُّ تَنْكِيْلاً - لَعَذَابُ الآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى - إِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا - هٰؤُلاَءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا سَبِيْلاً - لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ - كَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً - لَلآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ - لاَ تَكُوْنُوْا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ - رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ - لاَ تَحْزَنُوْا وَأَنْتُمُ الأَعْلَوْنَ - جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيْهَا -

اسم تفضیل کے استعمال کو ملاحظہ کرتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

النبی افضل من الولی - افضل المؤمنین احسنهم اخلاقا - فاطمة افضل من اختها - کان رسول الله ﷺ اجود الناس بالخیر - اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا - ان من احبکم الیّ واقربکم منی مجلسا یوم القیامة احاسنکم اخلاقا - احب الصیام الی الله صیام داؤد - ابغض العباد الی الله من کان ثوباه خیرا من عمله - احب الادیان الی الله الحنیفیة السمحة - اذا اجتمع الداعیان فاجب اقربهما بابا - اطیب اللحم لحم الظهر - افضل الاعمال بعد الایمان بالله التودد الی الناس - الید العلیا خیر من السفلی - خیارکم الینکم مناکب - ان اصدق الحدیث کتاب الله، وان افضل الهدی هدی محمد وشر الامور محدثاتها - اشرف الموت قتل الشهداء - ان ابر البر ان یصل الرجل اهل ودّ ابیه - ان خیارکم احسنکم قضاء - خیر نساء العالمین اربع: مریم بنت عمران، وخدیجة بنت خویلد، وفاطمة بنت محمد، وآسیة امرأة فرعون۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 76

مصدر

مصدر اس اسم کو کہتے ہیں جو حدث (کسی کام کے ہونے کے عمل) پر دلالت کرے اور اس میں کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا۔
نحویوں کے ہاں مصدر میں دو باتوں کا ہونا ضروری ہے:

① اس سے فعل مشتق ہو

② فعل کی تاکید واقع ہو سکے یا اس کی نوع یا عدد کو بیان کرے۔

جس مصدر میں یہ باتیں نہ پائی جائیں اصطلاح نحات میں اسے مصدر نہیں کہتے جیسے: "عَالِمِيَّة، قَادِرِيَّة" کہ نہ ان سے فعل مشتق ہوتا ہے اور نہ ہی مفعول مطلق واقع ہوتے ہیں۔ اسی طرح "وَيْحاً لَهُ، وَيْلاً لَهُ" کہ اگرچہ یہ مفعول مطلق واقع ہوتے ہیں، لیکن ان سے فعل مشتق نہیں ہوتا۔

مصدر کی تین قسمیں ہیں:

❶ **مصدر اصلی:** جو صرف حدث (کسی کام کے ہونے کے عمل) پر دلالت کرے، اس کے شروع میں "میم" زائدہ نہ ہو اور نہ ہی آخر میں ایسی یائے مشددہ ہو جس کے بعد تائے تانیث آتی ہے جیسے: ضَرْبٌ، نَصْرٌ وغیرہ۔

❷ **مصدر میمی:** وہ مصدر جس کے شروع میں "میم" زائدہ ہو اور مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مَفْعِلَةٌ یا مَفْعَلَةٌ کے وزن پر ہو۔ اسم ظرف کا وزن بھی یہی ہے، لیکن اس میں ظرفیت کا معنی ہوتا ہے۔

❸ **مصدر صناعی:** ہر وہ کلمہ جس کے آخر میں یائے مشددہ اور تائے تانیث لگائی جائے جیسے: الجَاهِلِيَّة، الإِنْسَانِيَّة۔

مصدر کے عمل کرنے کی چھ شرطیں ہیں:

① مفرد ہو تثنیہ و جمع نہ ہو
② مفعول مطلق نہ ہو
③ مصغر نہ ہو
④ تائے وحدت مثل: رَحْمَةٌ، قَتْلَةٌ اس کے آخر میں نہ ہو۔
⑤ مضمر نہ ہو
⑥ اس کا معمول یعنی فاعل اس سے جدا نہ ہو۔

مصدر اپنے فعل والا عمل کرے گا، اگر لازم ہے تو فاعل کو رفع، اگر متعدی ہے تو پھر مفعول کو نصب بھی دے گا۔ مصدر کا فاعل عام طور پر مجرور ہوتا ہے، کیوں کہ مصدر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہوتا ہے، البتہ اگر مفعول بہ آئے تو اس پر نصب واضح ہوتا ہے، جیسے: وَلَوْلَا دَفْعُ اللهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ، حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ۔

فائدہ:

جو حکم مصدر کا ہے وہی حکم اسم مصدر کا ہے، صرفیین کے ہاں مصدر اور اسم مصدر ایک ہی چیز ہے، البتہ نحویین ان میں کچھ فرق بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "مصدر اسے کہتے ہیں جس کے حروف اس کے فعل کے حروف کے برابر ہوں" جیسے: "ضَرْبٌ" میں بھی تین حروف اور اس کے فعل میں بھی تین حروف ہیں، اور اسم مصدر اسے کہتے ہیں جس کے حروف اصل مصدر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفعل کے حروف سے کم ہوں، جیسے: "عَطَاءٌ: أَعْطَى يُعْطِي" کا اسم مصدر ہے اور "صَلَاةٌ: صَلَّى يُصَلِّي" کا اسم مصدر ہے۔

فائدہ:

مصدر کے فاعل کو حذف کرنا جائز ہے باوجود یکہ عمدہ کو حذف کرنا جائز نہیں، جب مصدر کے فاعل کو حذف کیا جائے تو پھر اسے مستتر نہیں نکالتے۔

کبھی مصدر بول کر اسم فاعل یا اسم مفعول مراد لیا جاتا ہے جیسے: هٰذَا خَلْقُ اللهِ أي: مَخْلُوْقُ اللهِ۔ مَاؤُكُم غَوْراً أي: غَائِراً۔

ثلاثی مزید اور رباعی کے مصادر قیاسی ہیں، البتہ ثلاثی مجرد کے مصادر سماعی ہیں۔ ان کے مشہور اوزان کی تفصیل علم الصیغہ میں موجود ہے۔ البتہ کچھ باتیں یاد رکھیں۔

منصب اور صنعت وحرفت کے پیشے پر دلالت کرنے والے افعال کے مصادر عام طور پر فِعَالَةٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: خِلَافَةٌ، إِمَامَةٌ، نِيَابَةٌ، خِطَابَةٌ، حِيَاكَةٌ، خِيَاطَةٌ، زِرَاعَةٌ، طِبَابَةٌ، تِجَارَةٌ، قِيَافَةٌ، كِتَابَةٌ، صِنَاعَةٌ، دِرَاسَةٌ۔

امتناع اور نفرت پر دلالت کرنے والے افعال کے مصادر فِعَالٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: حِمَاحٌ، إِبَاءٌ، نِفَارٌ۔

امراض پر دلالت کرنے والے افعال کے مصادر فُعَالٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: صُدَاعٌ (سر درد)، زُكَامٌ (زکام)، دُوَارٌ (چکرانا)، رُعَافٌ (نکسیر بہنا)، سُعَالٌ (کھانسی)، صُدَاعٌ (دردِ سر)۔

اضطراب وحرکت پر دلالت کرنے والے افعال کے مصادر فَعَلَان کے وزن پر آتے ہیں جیسے: غَلَيَان (ابلنا)، خَفَقَان (دھڑکنا)، جَوَلَانٌ (گھومنا)، جَرَيَانٌ (دوڑنا)، سَيَلَانٌ (بہنا) دَوَرَانٌ (گھومنا) طَيَرَانٌ (اڑنا)

چلنے اور گھومنے پھرنے والے افعال کے مصادر فَعِيْلٌ کے وزن پر آتے ہیں جیسے: رَحِيْلٌ، ذَمِيْلٌ، رَسِيْمٌ، دَبِيْبٌ۔

رنگوں پر دلالت کرنے والے افعال کے مصادر فُعْلَةٌ کے وزن پر آتے ہیں جیسے: حُمْرَةٌ، خُضْرَةٌ، زُرْقَةٌ، صُفْرَةٌ۔

آوازوں پر دلالت کرنے والے افعال کے مصادر فُعَالٌ یا فَعِيْلٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: نُبَاحٌ، خُوَارٌ، رُغَاءٌ، صُرَاخٌ، بُكَاءٌ، نَعِيْقٌ، زَئِيْرٌ، نَهِيْقٌ، شَهِيْقٌ، نَئِيْمٌ۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں اور مصدر کے معمول (فاعل یا مفعول بہ) کی نشان دہی کریں:

مخالطة الاشرار من اعظم الاخطار - اكرام العرب الضيف معروف فى العالم - عجبت من ضربك زيدا - تبسمك فى وجه اخيك صدقة - امرك بالمعروف صدقة، ونهيك عن المنكر صدقة، اماطتك الاذى والشوك والعظم عن الطريق صدقة۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 77

اسمِ مضاف

اسمائے عاملہ میں سے نواں اسم مضاف ہے۔ اضافت کا لغوی معنی ''ایک چیز کو دوسری کی طرف مائل کرنا'' اور اصطلاح میں حرفِ جر مقدر کی بنا پر ایک اسم کی دوسرے کی طرف نسبت کرنے کو کہتے ہیں تا کہ پہلا اسم دوسرے کی وجہ سے معرفہ بن جائے یا خاص ہو جائے یا اس میں تخفیف پیدا ہو۔ جیسے: هٰذَا كِتَابُ مُحَمَّدٍ، هٰذَا كِتَابُ تَارِيخٍ، عَاقَبَ الْقَاضِي شَاهِدَ الزُّوْرِ۔ پہلی مثال میں لفظ کتاب کی اضافت معرفہ یعنی محمد کی طرف ہوئی تو لفظ کتاب بھی معرفہ بن گیا۔ دوسری مثال میں لفظ کتاب کی نسبت نکرہ کی طرف ہونے کی وجہ سے مضاف معرفہ تو نہیں بنا لیکن اس میں کچھ تخصیص ہو گئی کہ پہلے کتاب میں عموم تھا لیکن اضافت کی وجہ سے اس عموم میں تخصیص آئی اب کتاب تاریخ کے علاوہ باقی فنون کو شامل نہیں۔ تیسری مثال میں لفظ شَاهِد اسم فاعل کی اضافت اپنے معمول کی طرف ہے کہ اصل میں عَاقَبَ الْقَاضِي شَاهِداً الزُّوْرَ تھا، اس اضافت کی وجہ سے تعریف و تخصیص کا فائدہ تو حاصل نہیں ہوا، البتہ تخفیف یعنی حذفِ تنوین کا فائدہ حاصل ہوا۔ اضافت کی صحت کے لئے دو باتیں ضروری ہیں:

① دونوں اسموں میں ایسا علاقہ ہو جس سے تحققِ نسبت درست ہو جائے۔

② مضاف ان چیزوں سے خالی ہو جو اسم کی تمامیت پر دلالت کرتی ہیں جیسے: الف لام، تنوین، نونِ تثنیہ، نونِ جمع تا کہ شدّتِ ارتباط کی وجہ سے مضاف کو مضاف الیہ سے تعریف، تخصیص یا تخفیف کا فائدہ حاصل ہو۔

اضافت کی دو قسمیں ہیں: ① اضافت معنوی ② اضافت لفظی

اضافت معنوی:

اس اضافت کو کہتے ہیں جس میں صیغہ غیر صفت (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، مبالغہ) اپنے معمول کی طرف مضاف ہو یا صیغہ صفت کی اضافت فاعل و مفعول بہ کی طرف نہ ہو بلکہ مفعول فیہ یا کسی اور طرف ہو جیسے: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

صیغہ صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، مبالغہ ہیں، مصدر و اسم تفضیل اس سے مراد نہیں، کیوں کہ مصدر سے اضافت معنوی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جیسے: رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں ''رب'' مصدر کی اضافت ہے اور اس سے تعریف کا فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔ رہا مسئلہ اسم تفضیل کا تو اس کا اسم مفعول نہیں آتا کہ اس کی اضافت کی جائے۔ اضافت معنوی میں تخفیف کے ساتھ ساتھ تعریف اور تخصیص کا فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے۔

اضافتِ لفظی:

وہ اضافت ہے جس میں صیغہ صفت اپنے فاعل یا مفعول بہ کی طرف مضاف ہو جیسے: أَنَا ضَارِبُ زَيْدٍ، زَيْدٌ مَضْرُوْبُ أَبِيْهِ، هٰذَا فَاعِلُ الْخَيْرِ، هُمَا لَاعِبَا الْكُرَّةِ، أُولٰئِكَ مُعَلِّمُوْا الْمَدْرَسَةِ۔ اضافت لفظی سے صرف تخفیف کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ جر مقدر کے اعتبار سے اضافت کی تین قسمیں ہیں:

1. اضافتِ بیانیہ: اگر مضاف الیہ مضاف کی جنس سے ہو اور مضاف مضاف الیہ کا بعض ہو تو اضافتِ حرف جر ''من'' کی بنا پر ہوتی ہے اور اسے اضافتِ بیانیہ یا اضافتِ منّیہ کہتے ہیں جیسے: خَاتَمُ فِضَّةٍ، أي: خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثَوْبُ كَتَّانٍ، أي: ثَوْبٌ مِنْ كَتَّانٍ، حِلْيٌ ذَهَبٍ، أي: حِلْيٌ مِنْ ذَهَبٍ۔
2. اضافتِ ظرفیہ: مضاف الیہ اگر مضاف کے لئے ظرف بنے خواہ ظرفِ زمان ہو یا مکان تو اضافت حرفِ جر ''فی'' کی بنا پر ہوتی ہے، اسے اضافت ظرفیہ یا اضافتِ فیوی کہتے ہیں جیسے: صَلَاةُ الظُّهْرِ، أي: صَلَاةٌ فِي الظُّهْرِ، رَفِيْقُ الصّبا، أي: رَفِيْقٌ فِي الصّبا، مُؤْنِسُ اللَّيْلِ، أي: مُؤْنِسٌ فِي اللَّيْلِ۔
3. اضافتِ لامیہ: اگر اضافتِ بیانیہ اور ظرفیہ نہ ہو تو اضافت حرف جر ''لام'' کی بنا پر ہوتی ہے اور ملک واختصاص کا فائدہ دیتی ہے، اسے اضافتِ لامیہ کہتے ہیں جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ، أي: غُلَامٌ لِزَيْدٍ، كِتَابُ الطَّالِبِ، أي: كِتَابٌ لِطَالِبٍ۔

فائدہ:

ضمائر، اسمائے اشارات، موصولات، استفہام، اسمائے شرطیہ کبھی مضاف نہیں بنتے۔

کبھی مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کا قائم مقام بناتے ہیں اور اسے مضاف والا اعراب دیتے ہیں جیسے: وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ أي: أَهْلَ القرية، جَاءَ رَبُّكَ أي: أَمْرُ رَبِّكَ۔ یہ اس وقت کرتے ہیں جب فسادِ معنی کا اندیشہ نہ ہو۔

مضاف کا عمل:

مضاف عمل کرتا ہے اور مضاف الیہ کو جر دیتا ہے جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ۔ یہاں یہ بات جاننی چاہیے کہ مضاف الیہ کو جر دینے والا مضاف نہیں ہوتا، کیوں کہ مضاف جامد ہوتا ہے اور جامد کے بارے میں قاعدہ ہے کہ "الجَامِدُ لَا يَعْمَلُ" بلکہ اصل میں مضاف الیہ کو جر دینے والا حرف جر مقدر ہوتا ہے اور وہ حرف جر کبھی ''لام'' کبھی ''من'' اور کبھی ''فی'' ہوتا ہے، جر دینے کی نسبت مضاف کی طرف اس لئے کی جاتی ہے کہ مضاف اس حرف جر مقدر کا قائم مقام ہوتا ہے۔

احکام اضافت:

اگرچہ اضافت کے کچھ احکام سبق: 6 میں اور کچھ عملی طور پر سابقہ اسباق میں گزر چکے، تاہم اگرچہ بعض احکام میں تکرار کے باوجود فائدے کی خاطر انہیں یکجا بیان کیا جاتا ہے۔

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف کا اعراب متعین نہیں ہوتا، بلکہ عامل کا تابع ہوتا ہے، جیسے: يَأْتِي أَمْرُ رَبِّكَ، مَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ، هُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ، سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ۔

مضاف مفرد ہو تو اس کے آخر سے تنوین کو اور تثنیہ وجمع ہو تو نون تثنیہ اور نون جمع کو حذف کرنا واجب ہے۔

اضافتِ معنوی میں مضاف پر الف لام داخل نہیں ہوتا، البتہ اضافتِ لفظیہ میں مضاف پر الف لام داخل ہو سکتا ہے، جیسے: هُمَا الْمُؤَسِّسَا الْمَدْرَسَةِ، هُمُ الْمُشَيِّدُوْا الْمَسْجِدِ، جَاءَ اللَّاعِبُ الْكُرَةِ۔

فائدہ:

بعض اسماء لازم اضافت ہیں یعنی عام طور پر مضاف ہی استعمال ہوتے ہیں۔ بعض مفرد کی طرف مضاف ہوتے ہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض جملے کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔

مفرد کی طرف مضاف اسماء، جیسے: عِنْدَ، لَدَى، سِوَى، كُلٌّ، بَعْضٌ، أَيٌّ، أُولُوا، أولات، ذُو، ذَوَات، كِلَا، كِلْتَا، مَعَ، لَدُنْ۔

جملے کی طرف مضاف اسماء یہ ہیں: إِذْ، إِذَا۔

درج ذیل کلمات میں غور کر کے بتائیں کہ ان میں موجود اضافت سے کون تعریف، تخصیص یا تخفیف میں سے کون سا فائدہ حاصل ہوا۔ أموالَ اليتامى، أصغاثُ أحلامٍ، كِتَابُ أخِي، مُتَّخِذَ المُضِلِّينَ، حَدِيقَةُ المِنْزِلِ، حَارِسُ المُخَيَّمِ، عوراتِ النِّساءِ، مَكْسُورُ الجَنَاحِ، جَنَّاتُ عَدْنٍ، قَلَمُ مُحَمَّدٍ، فَالِقُ الحَبِّ، مُلْكُ السَّمَاوَاتِ، عَظِيمَ الأَثَرِ، ثِيَابُ سُنْدُسٍ، كِتَابُ تَارِيخٍ، مُخْرِجُ المَيِّتِ، نَافِذَةُ مَنْزِلٍ، مُحِبِّي الضَّيْفِ، حَسَنُ الوَجْهِ۔

درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیں اور ان کا جواب مرکب اضافی کی صورت میں اس طرح تحریر کریں:

ما ذا نسمّي الكتابَ الذي نقرأ فيه القواعدَ؟	نسميه كتاب القواعد

① ما ذا نسمّي الوزير المشرف على وزارة الزراعة؟

② ما ذا نسمّي الحديقة التي تحيط بالمنزل؟

③ ما ذا نسمّي السيارة التي يركبها المدير؟

④ ما نسمّي الطبيب الذي يعالج الأطفال؟

⑤ ما ذا نسمّي الشرطي الذي ينظم المرور؟

⑥ ما ذا نسمّي الكلية التي تدرس فيها الطب؟

درج ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کو دی گئی مثال کی طرح مرکب اضافی میں تبدیل کریں:

يحبُّ الأساتذة الجامعيون زيارةَ المكتبات	يحبُّ أساتذة الجامعة زيارةَ المكتبات
يكثُر محمدٌ من السّهر في الليل	يكثُر محمدٌ من سّهر الليل

① يحب الفارس الركوب على الحصان

② يتوجّه الطالبان السعوديان إلى المكتبة

③ يشارك أدباء باكستان في الندوة الشعرية

④ اعتاد الراعي الصعود إلى الجبال

⑤ يحب البدوي الحياة في الصحراء

⑥ يكثر العربي من الإكرام للضيف

⑦ قابلتُ المهندسين اليابانيين

⑧ تشجّع الحكومة النهضة الصناعية في البلاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 78

اسمِ تام

اسمائے عاملہ میں سے دسواں اسم تام ہے، اس کا عمل تمیز کو نصب دینا ہے۔

اسم تام اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں تنوین یا قائم مقام تنوین: نونِ تثنیہ، نونِ جمع ہو یا اضافت کی وجہ سے بایں طور تام ہو جائے کہ اس حالت میں اس کی اضافت کسی دوسرے اسم کی طرف نہ ہو سکے۔

اسم کئی طریقوں سے تام ہو جاتا ہے:

① تنوین کے ساتھ جیسے: مافی السماءِ قدرُ راحةٍ سَحَاباً۔

② تنوین مقدرہ کے ساتھ جیسے: عندی أحدَ عشرَ درهماً، زیدٌ أکثرُ منك مالاً۔ "أحد عشر" اصل میں "أحَدٌ وَعَشَرٌ" تھا، دونوں کو ایک کیا تو مبنی بر فتحہ ہونے کی وجہ سے ان کی تنوین مقدر ہوگئی، اسی طرح "أکثر" میں تنوین مقدر ہے کیونکہ یہ غیر منصرف ہے اور غیر منصرف میں تنوین مقدر ہوتی ہے۔

③ نون تثنیہ کے ساتھ جیسے: عندی قفیزانِ بُرًّا۔

④ نون جمع کے ساتھ جیسے: هلْ نُنَبِّئُکُم بالأخسَرِینَ أعمالاً۔

⑤ مشابہ نون جمع کے ساتھ جیسے: عندی عِشْرُونَ دِرْهَماً۔ "عشرون" کا نون مشابہ نون جمع ہے کہ جس طرح نون جمع حالت رفعی میں "واؤ" کے بعد اور نصبی وجری میں "یا" کے بعد آتا ہے اسی طرح یہ نون بھی آتا ہے، باقی جمع حقیقی وغیر حقیقی میں فرق یہ ہے کہ جمع حقیقی میں تعیین نہیں ہوتی اس میں کمی زیادتی کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا بخلاف جمع غیر حقیقی کے کہ اس میں تعیین ہوتی ہے اور کمی وزیادتی سے فرق پڑتا ہے مثلاً: "مسلمون" جمع حقیقی ہے اگر اس سے مراد تین مسلمان ہوں پھر بھی جمع، تین سے زیادہ ہوں پھر بھی جمع۔ بخلاف جمع غیر حقیقی "عشرون" کے کہ اس میں تعیین ہے، اگر ایک کی بھی زیادتی کریں تو فرق آئے گا کہ "عشرون نہیں بلکہ "أحد وعشرون" ہو جائے گا، اگر ایک کی بھی کمی کریں تو "تسعة عشر" رہ جائے گا۔

⑥ اضافت کے ساتھ بھی اسم تام ہو جاتا ہے جیسے: عِنْدِی مِلْؤُهُ عَسَلاً۔ لفظ "مِلْؤٌ" اس مثال میں بمعنی "پُری" ہے جو مصدر نہیں، کیونکہ اس مادے کا مصدر اس وزن پر نہیں آتا، ضمیر مجرور مضاف الیہ کا مرجع ظرف معہود ہے، معنی یہ ہیں "میرے پاس فلاں برتن بھر شہد ہے۔"

⑦ الف لام کے ساتھ جیسے: جاءَ الرجُلُ۔

تمیز اس لئے منصوب ہوتی ہے کہ اس کی مشابہت فعل کے ساتھ ہوتی ہے کہ جس طرح فعل کو فاعل سے تمامیت حاصل ہوتی ہے اور وہ بعد میں آنیوالے اسماء کو نصب دیتا ہے، اسی طرح بعض اسماء کو بھی چند امور سے تمامیت حاصل ہوتی ہے اور ان امور کی حیثیت فاعل کی ہوتی ہے، تو انکے بعد جو اسم آئے گا وہ منصوب ہوگا کہ جس طرح فاعل حقیقی کے بعد آنے والا اسم منصوب ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 79

اسمائے کنایہ

اسمائے کنایات میں سے مبنی اسماء کی تفصیل سبق: 25 میں گزر چکی۔ یہاں ان کے عمل کی وضاحت کے ساتھ ساتھ معرب اسمائے کنایہ کا ذکر کیا جائے گا۔

کم استفہامیہ کا عمل اپنی تمیز کو نصب دینا ہے، اگر کم خود مجرور ہو تو تمیز میں نصب اور جر دونوں جائز ہیں، جیسے: كَمْ ثَوْباً اِشْتَرَيْتَ؟ بِكَمْ دِرْهَمٍ اِشْتَرَيْتَ؟ بِكَم دِرْهَماً اِشْتَرَيْتَ؟

کم استفہامیہ اور اس کی تمیز کے درمیان فاصلہ ہو تو تمیز بدستور منصوب رہتی ہے، جیسے: كَمْ حَطَبَ طَالِباً؟ كَمْ اشْتَرَيْتَ قَلَماً اس صورت میں جر بھی جائز ہے، جیسے: كَمْ فِي المَكْتَبَةِ مِنْ كِتَابٍ۔

اگر قرینہ موجود ہو تو تمیز کو حذف کرنا جائز ہے جیسے کتابوں کے بارے میں مذاکرے کے دوران پوچھا جائے: كَمْ عِنْدَكَ؟، أي: كَمْ كِتَاباً عِنْدَكَ؟

خود کم استفہامیہ ترکیب میں کیا واقع ہوتا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ چونکہ کم استفہامیہ سوال کے لئے آتا ہے اس لئے جس چیز کے بارے میں سوال کیا جائے اس کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے کم کا اعراب متعین کیا جاتا ہے۔

اگر سوال مفعول مطلق کے بارے میں ہو تو کم استفہامیہ منصوب محلاً مفعول مطلق ہوگا، جیسے: كَمْ جَوْلَةً جُلْتَ؟ كَمْ طَوَافاً طُفْتَ؟

سوال مفعول بہ کے بارے میں ہو اور بعد میں آنے والا فعل متعدی کا مفعول موجود نہ ہو تو کم استفہامیہ منصوب محلاً مفعول بہ بنے گا جیسے: كَمْ قَلَماً اشتريتَ؟ كَمْ صَفْحَةً قَرَأْتَ؟

مفعول فیہ کے بارے میں سوال ہو تو کم استفہامیہ منصوب محلاً مفعول فیہ ہوگا، جیسے: كَمْ سَاعَةً مَكَثَ؟ كَمْ يَوْماً استَمَرَّت الرِحْلَةُ؟

فعل ناقص کی خبر کے بارے میں سوال ہو تو کم استفہامیہ منصوب محلاً خبر فعل ناقص ہوگا، جیسے: كَمْ قَلَماً كَانَتْ أَقْلَامُكَ؟ كَمْ رِيَالاً كَانَتْ نُقُودُكَ؟

اگر کم سے پہلے حرف جر یا مضاف ہو تو کم مجرور محلاً ہوگا جیسے: بِكَمْ دِينَارٍ اشْتَرَيْتَ المَنْزِلَ؟ عَمَلَ كَمْ طَالِبٍ أُنْجِزَتْ؟

اگر مذکورہ صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو تو کم استفہامیہ مرفوع محلاً مبتدا بنے گا اور ظرف یا جار مجرور خبر محذوف کے قائم مقام ہوگا جیسے: كَمْ قَلَماً مَعَكَ؟ كَمْ كِتَاباً فِي مَكْتَبَتِكَ؟

اگر کم کے بعد والا اسم مضاف ہو تو کم مرفوع محلاً خبر مقدم ہوگا جیسے: كَمْ نُقُودُكَ؟ اس صورت میں تمیز محذوف ہوتی ہے یعنی: كَمْ رِيَالاً نُقُودُكَ؟

كم خبريه: عددٌ كثيرٌ کے معنی میں ہوتا ہے، اس کی تمیز جمع مجرور اور مفرد مجرور دونوں ہوتی ہے، لیکن مفرد مجرور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ بہتر ہے جیسے: كم مالٍ أنفقتُ. ترکیب میں اس کا اعراب کم استفہامیہ کی طرح ہے۔

اگر کم خبریہ اور اس کی تمیز کے درمیان فاصلہ ہو تو تمیز منصوب ہوگی، کیوں کہ فاصلے کی وجہ سے اضافت ممکن نہیں جیسے: كَمْ عِنْدِيْ مَالاً. اس صورت میں تمیز پر "من" جارہ بھی داخل ہوتا ہے جیسے: كَمْ عِنْدِيْ مِنْ كُتُبٍ. البتہ اگر فاصلہ فعل متعدی سے ہو تو تمیز پر "من" لانا واجب ہے جیسے: سَلْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ.

كَأَيِّنْ: اپنی تمیز سے مل کر کبھی مرفوع محلا مبتدا ہوتا ہے جیسے: كَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ، كَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَرْيَتِكَ، کبھی مفعول بہ بنتا ہے، جیسے: كَأَيِّنْ من رِيالٍ رِبحتُ، کبھی مفعول مطلق بنتا ہے جیسے: كَأَيِّنْ من مرَّةٍ نَصحتُكَ.

كذا: ترکیبی اعتبار سے عامل کے مقتضا کے مطابق ہوتا ہے کبھی مرفوع محلا مبتدا جیسے:

عِنْدِيْ كَذَا كُتُباً، مرفوع محلا خبر جیسے: الكُرَّاسَاتُ كَذَا كُرَّاسَةً، مرفوع محلا فاعل جیسے: جَاءَ كَذَا رَجُلاً، منصوب محلا مفعول بہ جیسے: اشْتَرَيْتُ كَذَا كُتُباً، منصوب محلا مفعول فیہ جیسے: سَافَرْتُ كَذَا يَوماً، سِرْتُ كَذَا مِيْلاً، منصوب محلا مفعول مطلق جیسے: ضَرَبَ الجَلاَّدُ اللصَّ كَذا جَلْدَةً، مجرور محلا جیسے: سَلَّمْتُ عَلَى كذا ضَيْفاً.

بِضْع: تین سے زائد اور نو سے کم عدد پر دلالت کرتا ہے۔ اس کا استعمال اعداد کی طرح ہوتا ہے، اگر مفرد ہو تو اس کی تمیز جمع مجرور ہوتی ہے جیسے: جَاءَ بِضْعَةُ رِجَالٍ، قَطَفْتُ بَضْعَ زَهَرَاتٍ، لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ، فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ.

مرکب ہونے کی صورت میں تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے: زَارَنَا بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً، كَرَّمْتُ المَدْرَسَةُ بِضْعَ عَشَرَةَ مُتَفَوِّقَةً، اِشْتَرَيْتُ بِضْعَةً وَّعِشْرِيْنَ كِتَاباً، غَرَسْتُ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ شَجَرَةً.

نَيِّف: ایک دھائی کے بعد سے دوسری دھائی تک کے درمیانی نو اعداد پر دلالت کرتا ہے۔ معدود مذکر ہو یا مؤنث اس کی صورت میں تبدیلی نہیں آتی، جیسے: حَفِظْتُ نَيِّفاً وعشرِيْنَ قَصِيْدَةً، قَرَأْتُ ثلاثين بَحثاً وَنَيِّفاً.

كَيْتَ: کسی قصے کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے خواہ قصے کا تعلق قول سے ہو جیسے: قَالَ الرَّاوِي كيت وكيت، یا فعل سے ہو، جیسے: فَعَلَ الرَّجُلُ كَيْتَ وَ كَيْتَ، اسی طرح حدیث میں ہے: بِئْسَ مَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَّقُوْلَ: نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَ كَيْتَ.

عام طور پر بذریعہ حرف عطف مکرر استعمال ہوتا ہے، کبھی عطف کے بغیر بھی آتا ہے جیسے: قال الرَّجلُ كيتَ كيتَ. اس کا اپنا اعراب عامل کے مقتضا کے مطابق ہوتا ہے، اور عام طور پر منصوب محلا مفعول بہ بنتا ہے۔

ذَيْتَ وَذَيْتَ: استعمال اور حکم میں كيتَ کی طرح ہے۔

سَلْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ - قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ أَنَّهُمْ مُلاَقُو اللهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللهِ - قَالَ كَمْ لَبِثْتَ - قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ - كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ - أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ - الايمان بضع وستون شعبة -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 80

عواملِ معنوی

عوامل معنوی کی دو قسمیں ہیں:

① ابتدا ② خلو فعل مضارع عن الجوازم والنواصب

ابتدا: یعنی اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا عامل معنوی ہے اور یہ عاملِ معنوی مبتدا وخبر دونوں کو رفع دیتا ہے جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ۔ اس میں چار مذہب ہیں:

1. مبتدا وخبر دونوں میں ابتدا عامل ہو، یہ جمہور بصریین کا مذہب ہے، تو اس صورت میں مبتدا وخبر دونوں کا عامل معنوی ہوگا۔
2. ابتدا مبتدا میں عامل ہو اور مبتدا خبر میں، اندلسی نے سیبویہ سے یہی نقل کیا، ابوعلی اور ابوالفتح نے بھی اسے نقل کیا، اس صورت میں خبر کا عامل لفظی اور مبتدا کا عامل معنوی ہے۔
3. مبتدا وخبر دونوں ایک دوسرے میں عامل ہیں، یہ کوفیین کا مذہب ہے، اس صورت میں دونوں کا عامل لفظی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اس صورت میں دور لازم آتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دور معنا ہے اور یہ درست ہے۔
4. بعض حضرات کے نزدیک ابتدا مبتدا میں عامل ہے اور ابتدا ومبتدا دونوں خبر میں عامل ہیں، اس صورت میں مبتدا کا عامل معنوی اور خبر کا عامل لفظی ومعنوی دونوں ہیں، لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ اس صورت میں ایک معمول پر دو عاملوں کا اجتماع لازم آتا ہے جو جائز نہیں۔

لیکن ان تمام مذاہب میں سے مذہب اول راجح ہے بخلاف باقی کے کیونکہ ان میں مبتدا یا خبر کا عامل بننا لازم آتا ہے جو کہ عموماً جامد ہوتے ہیں اور قاعدہ ہے کہ "الجامدُ لا يَعْمَلُ"۔

خلو فعل مضارع عن النواصب والجوازم: عوامل معنوی کی دوسری قسم فعل مضارع کا نواصب وجوازم سے خالی ہونا ہے جیسے: يَضْرِبُ زَيْدٌ۔ یہ ابن مالک کا مذہب ہے اور یہی مختار ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 81

توابع/صفت

توابع ''تابع'' کی جمع ہے اور تابع ہر اس لفظ کو کہتے ہیں کہ جو اعرب کے لحاظ سے اپنے سابق (متبوع) کی پیروی کرے۔ تابع کا اعراب وہی ہوتا ہے جو متبوع کا ہوتا ہے۔ اعراب میں پیروی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر سابق لفظ بنابر فاعلیت مرفوع ہے تو یہ بھی اسی طرح بنابر فاعلیت مرفوع ہو، اگر سابق بنابر مفعولیت منصوب ہے تو یہ بھی بنابر مفعولیت منصوب ہو۔ لفظ سابق کو متبوع اور بعد میں آنے والے کو تابع کہتے ہیں۔ تابع کی پانچ قسمیں ہیں:

1. صفت
2. تاکید
3. بدل
4. عطف بالحرف
5. عطف بیان

صفت: صفت یا نعت وہ تابع ہے جو مشتق ہو اور مقصودی طور پر ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں ہو۔ متبوع کو موصوف اور منعوت اور تابع کو صفت اور نعت کہتے ہیں۔ صفت متبوع کی ذات کا یا متبوع سے متعلق کا وصف بیان کرتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: صفتِ حقیقی، صفتِ سببی۔

صفتِ حقیقی وہ صفت ہے جو اپنے متبوع کی صفت بیان کرتی ہے۔ صفتِ حقیقی کبھی مفرد ہوتی ہے یعنی مضاف، جملہ یا شبہ جملہ نہیں ہوتی جیسے: جاءنی رجلٌ عالمٌ، اشْتَرَيْتُ قَلَمَيْنِ جَمِيلَيْنِ، وَصَلَ اللَّاعِبُونَ الفَائِزُونَ۔

کبھی مرکبِ اضافی ہوتی ہے جیسے: مضى يومٌ شَدِيدُ الحرِّ۔

کبھی شبہ جملہ ہوتی ہے جیسے: اِسْتَمَعْتُ إِلَى أَقْوَالٍ مِنْ أَعْظَمِ الحِكَمِ لِلْحَقِّ صَوْتٌ فَوْقَ كُلِّ صَوْتٍ، بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ۔ مُنْذِرٌ موصوف، منهم جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابتٌ، ثابتٌ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ہے۔

کبھی جملہ فعلیہ ہوسکتی ہے جیسے: هذا عملٌ يَنْفَعُ، سَلَّمْتُ عَلَى صَدِيقٍ سَافَرَ وَالِدُهُ، جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى المَدِينَةِ يَسْعَى۔ کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے جیسے: مضى يومٌ حرُّهُ شَدِيدٌ، هٰذا كِتَابٌ مَوْضُوعَاتُهُ مُفِيدَةٌ۔

صفتِ سببی وہ ہے جو اپنے متبوع کے متعلق کی صفت بیان کرتی ہے جیسے: جاءنی رجلٌ حَسَنٌ غُلَامُ (میرے پاس وہ آدمی آیا جس کا غلام خوبصورت ہے)، دَعَانِي صَدِيقٌ كَرِيمٌ خُلُقُهُ (مجھے اس دوست نے بلایا جس کے اخلاق بہت عالی ہیں) پہلے کو صفت بحال موصوف اور دوسرے کو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہیں۔

صفتِ حقیقی دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے:

عام طور پر صفت کے لئے اسم مشتق ہی استعمال کیا جاتا ہے صرف چند مخصوص صورتوں میں اسم جامد بھی مثل صفت استعمال ہوتی ہے جیسے: زَيْدٌ بْنُ عَمْرٍو زيد موصوف ابن مضاف عمرو مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت، اسی طرح هذا الرجل عالم میں هذا موصوف، الرجل صفت ہے، یوم مرث بمعنی حار شدید ذی لفح میں مرث مضاف لفح مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر اے لفح بعض اوقات مصدر کو بطور صفت ذکر کیا جاتا ہے، اس صورت میں مصدر مفرد مذکر کی استعمال ہوگا اگر یہ موصوف مؤنث اور تثنیہ وجمع ہو جیسے: سَلَّمْتُ عَلَى رجلٍ عدلٍ، جَاءَ رَجُلَانِ عَدْلٌ، صَافَحْتُ رِجَالاً عَدْلاً، هٰؤُلَاءِ نِسَاءٌ عَدْلٌ۔ کبھی صفت مشتق کی تاویل میں ہوتی ہے جیسے: صَافَحْتُ رَجُلاً أَسَدًا، أَيْ شُجَاعًا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① تعریف ② تنکیر ③ تذکیر ④ تانیث ⑤ إفراد
⑥ تثنیہ ⑦ جمع ⑧ رفع ⑨ نصب ⑩ جر

ان دس میں سے چار کا: ❶ تعریف وتنکیر میں سے کسی ایک کا ❷ تذکیر وتانیث میں سے کسی ایک کا، ❸ افراد تثنیہ وجمع میں سے کسی ایک کا، ❹ رفع نصب اور جر میں سے کسی ایک کا بیک وقت پایا جانا ضروری ہے جیسے:

جَاءَنِيْ	رَجُلٌ عَالِمٌ - رَجُلَانِ عَالِمَانِ - رِجَالٌ عَالِمُوْنَ - الرَّجُلُ العَالِمُ - الرَّجُلَانِ العَالِمَانِ - الرِّجَالُ العَالِمُوْنَ
رَأَيْتُ	رَجُلاً عَالِماً - رَجُلَيْنِ عَالِمَيْنِ - رِجَالاً عَالِمِيْنَ - الرَّجُلَ العَالِمَ - الرَّجُلَيْنِ العَالِمَيْنِ - الرِّجَالَ العَالِمِيْنَ
مَرَرْتُ	بِرَجُلٍ عَالِمٍ - رَجُلَيْنِ عَالِمَيْنِ - رِجَالٍ عَالِمِيْنَ - الرَّجُلِ العَالِمِ - الرَّجُلَيْنِ العَالِمَيْنِ - الرِّجَالِ العَالِمِيْنَ
جَاءَتْنِيْ	امرأةٌ عالمةٌ - امرأتانِ عالمتانِ - نساءٌ عالماتٌ - المرأةُ العالمةُ
	الامرأتانِ العالمتانِ - النِّساءُ العالماتُ
رَأَيْتُ	امرأةً عالمةً - امرأتَيْنِ عالمتَيْنِ - نساءً عالماتٍ - المرأةَ العالمةَ - الامرأتَيْنِ العالمتَيْنِ - النِّساءَ العالماتِ
مَرَرْتُ	بامرأةٍ عالمةٍ - امرأتَيْنِ عالمتَيْنِ - نساءٍ عالماتٍ - المرأةِ العالمةِ - الامرأتَيْنِ العالمتَيْنِ - النِّساءِ العالماتِ

ہر ایک مثال میں چاروں چیزوں میں مطابقت ہے یعنی تعریف وتنکیر میں سے ایک، تذکیر وتانیث میں سے ایک، افراد وتثنیہ وجمع میں سے ایک اور اعراب ثلاثہ میں سے ایک۔

درج ذیل صورتوں میں موصوف صفت کے درمیان تذکیر وتانیث میں مطابقت ضروری نہیں۔

اسم تفضیل ''من'' کے ساتھ استعمال ہو یا مضاف إلی النکرہ ہو تو اس صورت میں موصوف صفت میں مطابقت ضروری نہیں، جیسے: جاء تني هندٌ أفضلُ من زينبَ، الهندانِ أفضلُ من زينبَ، الهنداتُ أفضلُ من زينبَ۔

اسی طرح وہ صیغے جن میں تذکیر وتانیث برابر ہیں جیسے: جاءتني امرأةٌ جريحٌ، امرأةٌ صبورٌ۔

وہ صیغے بظاہر مذکر ہوں لیکن مؤنث کے ساتھ خاص ہوں جیسے: هٰذه امرأةٌ حائضٌ، امرأةٌ طالقٌ۔

وہ صیغے جو بظاہر مؤنث ہوں لیکن ان کا اطلاق مذکر پر ہوتا ہو جیسے: جاءني زيدٌ العلامةُ۔

صفت سببی صرف پانچ چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے:

① تعریف ② تنکیر ③ رفع ④ نصب ⑤ جر

ان پانچ میں سے دو کا بیک وقت پایا جانا ضروری ہے جیسے:

جاءني	رجلٌ عالمٌ أبُوْهُ - الرَّجُلُ العَالِمُ أبُوْهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَأَيْتُ	رَجُلاً عالماً أَبُوْهُ-رَأَيْتُ الرَّجُلَ العَالِمَ أَبُوْهُ
مَرَرْتُ	بِرَجُلٍ عَالِمٍ أَبُوْهُ-مَرَرْتُ بِالرَّجُلِ العَالِمِ أَبُوْهُ

پہلی مثال میں رفع اور تعریف وتنکیر میں دوسری مثال میں نصب اور تعریف وتنکیر میں اور تیسری مثال میں جر اور تعریف وتنکیر میں مطابقت پائی جارہی ہے۔اس قسم میں تذکیر وتانیث اور واحد، تثنیہ وجمع میں مطابقت ضروری نہیں۔اسی طرح قرآن کریم میں ہے: هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُه۔ یہاں سَائِغٌ صفت سببی ہے فُرَاتٌ موصوف کے لئے اور: فَأَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفاً أَلْوَانُهَا میں مُخْتَلِفاً صفت سببی ہے ثمراتٍ موصوف کیلئے اور أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ القَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا میں الظَّالِمِ صفت سببی ہے القَرْيَةِ موصوف کیلئے۔

اگر صفت جملہ ہو تو تین شرطوں کا ہونا ضروری ہے: ایک شرط موصوف اور دو صفت کیلئے ہیں:

① موصوف نکرہ ہو ② صفت جملہ خبریہ ہو

③ جملے میں کوئی عائد ہو جو موصوف صفت میں ربط پیدا کرے، جیسے: وَاتَّقُوْا يَوْماً تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللهِ۔ يوماً موصوف جملہ تُرجعون صفت، فیہ عائد ہے جو رابط کا کام کر رہا ہے۔کبھی یہ ضمیر محذوف ہوتی ہے جیسے: وَاتَّقُوْا يَوْماً لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا۔ يوماً موصوف، جملہ لا تجزی صفت اور عائد محذوف ہے یعنی لا تجزی فیہ۔

بعض اوقات موصوف کو حذف کیا جاتا ہے، جیسے: أَنِ اعْمَلْ سَبِغَاتٍ، أي: دُرُوعاً سَبِغَاتٍ

کبھی صفت بھی محذوف ہوتی ہے، جیسے: يَأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا. أي: كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ. قَالُوْا الآن جِئْتَ بِالْحَقِّ، أي: بِالْحَقِّ الْمُبِيْنِ. إِنَّهُ لَيَسَ مِنْ أَهْلِكَ أي: مِنْ أَهْلِكَ النَّاجِيْنَ۔

نعت کے اغراض ومقاصد: نعت یا صفت کئی اغراض ومقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے مثلاً:

① توضیح کے لئے صفت کا استعمال۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب موصوف معرفہ ہو جیسے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ یہاں صفت نے موصوف الصِّراط کی وضاحت بیان کی کہ ایسا راستہ جو سیدھا ہو۔اسی طرح: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

② تخصیص کے لئے۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب موصوف نکرہ ہو جیسے: وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُوْنَ۔ ان کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔صفت مُخَلَّدُوْنَ نے موصوف وِلْدَانٌ جو نکرہ ہے اس کی تخصیص کی کہ ہر قسم کے لڑکے مراد نہیں۔اسی طرح: فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ. سَلَّمْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ الخياطِ۔

③ مدح کے لئے صفت کا استعمال جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ یہاں رَبِّ الْعَالَمِيْنَ صفت برائے مدح ہے۔

④ ذم کے لئے جیسے: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ یہاں الرَّجِيْم صفت ذم کے لئے ہے۔اسی طرح: قَاطَعْتُ الرَّجُلَ الفَاسِقَ۔

⑤ ترحم کے لئے جیسے: اللّٰهُمَّ أَنَا عَبْدُكَ الْمِسْكِيْنُ۔ اے اللہ! میں تیرا ایک مسکین بندہ ہوں۔یہاں المسکین صفت برائے ترحم ہے جس کے ذریعے رحم کے سوال کے لئے اپنی بے بسی، لاچاری اور مسکینی کی صفات بیان کی جاتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ نیز: جَاءَ الرَّجُلُ الْبَائِسُ۔

⑥ تاکید کے لئے جیسے: فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ۔ اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی، صرف ایک پھونک۔ اسی طرح: تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔ لَا تَتَّخِذُوا إِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ۔

⑦ تفصیل کے لئے جیسے: فِي بَيْتِنَا ضَيْفَانِ بَصْرِيٌّ وَ كُوْفِيٌّ۔ ہمارے گھر میں دو مہمان ہیں: ایک بصری ہے اور ایک کوفی ہے۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور صفتِ حقیقی اور سببی کی تعیین بھی کریں:

قابلت غلاما حسن الوجه - جاء نا الاخوان الصادق ودّهم - مررت برجل سارق - فاز الفريق المتعاون افراده - جاء طبيب طيب الخلق - رأينا رجالا جليلة اقدارهم - سلمت على محمد الخياط - هؤلاء نسوة راجحة عقولهن - على بن أبي طالب مؤمن صادق فى ايمانه - جاء اخي الكبير عِطفه - زارنا رجل كريم الخلق - رأيت منظرا جميلا - اشعلت مصباحي الخافت نوره - سلكت طريقا وعرا - عطر الحجرة ازهار زكيّة رائحتها - لقد آمن على ﷺ منذ اليوم الاول لظهور الاسلام - يحيط المنزل حديقة متفتة ازهارها - الغزوة الوحيدة التي تخلف عنها علي هي غزوة تبوك - اسكن بيتا متصدعة جدرانها - احرق القائد العربي طارق بن زياد سفنه بعد عبور البحر - جاء الرجل المكسور قدمه - هذه واحة خضراء - هدّأت الطالبتين المتفوقتين - هذه شجرة تمتد أغصانها - مضى يوم بردة قارص۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ میں دیئے گئے کلمات میں سے درست کلمات لکھیں:

يحضر إلى الجامعة طلاب من.....

(جنسيات متعددات، جنسيات متعددة، جنسيات متعدد)

قابلت فى المصنع.....

(عاملين نشيطين، عاملان نشيطان، عاملين نشيطان)

سافرت فى الصيف إلى.....

(دول أجنبيات، دول أجنبية، دول اجنبى)

أثنى مدير المستشفى على.....

(الموظفين الجدد، الموظفين جدد، الموظفين الجديدة)

الأشجار فى الحديقة.....

(كثيرة، كثيرات، كثير)

اشتريت من المكتبة.....

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(كتابان جديدان، الكتابان الجديدان، كتابين جديدين)

اشترك في الندوة.....

(أساتذة مشهور، أساتذة مشهورون، أساتذة مشهورة)

سلّمت الجوائز للطلاب.....

(المجتهدون، المجتهدين، مجتهدين، مجتهدون)

قابل مدير الشركة عمالاً.....

(الصينيين، الصينيون، صينين، صينيون)

الكتب في مكتبات الجامعة.....

(كثيرة، كثيرٌ، كثيرات، الكثير)

توصّل المجتمعون إلى النتائج.....

(النافعات، نافعات، نافعةً، النافعةِ)

الصبيان في الحديقة.....

(يلعبون، تلعبون، يلعب، تلعب)

العصافير بين الأشجار.....

(ينتقلن، ينتقلون، ينتقل، تنتقل)

اختلف الصغيران فأصلحت الأم.....

(بينهم، بينها، بينهما)

يجري في العراق.....

(نهرا، نهري، نهران، نهرين دِجلة والفرات)

قابلت في الشركة.....نشيطين

(محاسبو، محاسبي، محاسبون، محاسبين)

حضر.....المصنع متأخرين

(عاملا، عاملَي، عاملان، عاملين)

قدم إلى المدرسة..... كثيرون

(زائرو، زائري، زائرون، زائرين)

هذه ضالة لل.....المغادرين

(مسافرو، مسافري، مسافرون، مسافرين)

أقامت.....العلوم والآداب حفلاً مشتركا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استقبل المدير .....فائزين

(کلیتا، کلیتی، کلیتان، کلیتین)

وصل .....الشركة إلى الاجتماع

(صحفیو، صحفی، صحفیون، صحفین)

تسلّم .....الحكومة الزيادة في رواتبهم

(مندوبو، مندوبی، مندوبون، مندوبین)

ادركتُ .....الحقيقة

(موظّفو، موظّفی، موظّفون، موظّفین)

.....السفراء اجتماعاً هامًّا

(الطالب، الطلاب، الطالبة)

يخرج .....الصيد مع صاحبهما إلى الصحراء

(يعقد، تعقد، يعقدون)

أقامت الدولة منازل .....للموظفين

(کلبان، کلبین، کلبا)

.....الدول العربية لزيادة التعاون بينهما

(حديثةٌ، حديثةً، حديثةٍ)

تسلّمت الجمعية .....جديدة

(يسعى، تسعى، يسعون)

(مساعداتٌ، مساعداتٍ، مساعداً)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 82

تاکید

تاکید وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کو مؤکد کرتا ہے۔ تاکید کا مقصد کلام میں زور پیدا کرنا اور سننے والوں کو اطمینان دلانا ہوتا ہے۔ اسمِ تاکید سامع کے وہم اور شک کو رفع کرتا ہے۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں: تاکیدِ لفظی، تاکیدِ معنوی۔

تاکید لفظی اسے کہتے ہیں کہ کسی اسم، فعل، حرف، ضمیر، مترادف لفظ یا جملے کا اعادہ کیا جائے۔ اسم کے اعادے کی مثال جیسے: اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ۔ عظیم حادثہ، کیا ہے وہ عظیم حادثہ۔ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا۔ ہرگز نہیں، جب زمین پے در پے کوٹ کوٹ کر ریگزار بنالی جائے گی۔ رَأَيْتُ التِّمْسَاحَ التِّمْسَاحَ۔ میں نے دیکھا مگر مچھ، مگر مچھ۔ زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ۔ زید، زید ہی کھڑا ہے۔ جس کی تاکید کی جائے اسے مؤکد کہتے ہیں اور اس کے بعد جو اسم آئے یعنی جس کے ذریعے تاکید پیدا ہوا سے تاکید کہا جاتا ہے۔

فعل کے اعادے سے بھی تاکید لفظی ہوتی ہے جیسے: ظَهَرَ ظَهَرَ الْهِلَالُ۔ نظر آ گیا، نظر آ گیا نیا چاند۔ جَاءَ جَاءَ أَبُونَا۔ آ گئے آ گئے ہمارے ابا جان۔

اسمِ فعل کی تکرار سے بھی تاکید لفظی کی جاتی ہے جیسے: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ۔ بعید، بالکل بعید یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے۔ حَذَارِ حَذَارِ مِنَ الْإِهْمَالِ۔ بچو! بچو! وقت ضائع کرنے سے۔

بعض اوقات حروف کے اعادے سے بھی تاکید لفظی کی جاتی ہے جیسے: نَعَمْ نَعَمْ هَذَا وَلَدِي۔ ہاں! ہاں! یہ میرا بیٹا ہے۔ أَجَلْ! أَجَلْ! سَيَلْقَى الْجَانِي جَزَاءَهُ۔ ہاں! ہاں! بہت جلد مجرم سزا پا کر رہے گا۔ رُبَّمَا رُبَّمَا يُمْطِرُ۔ ممکن ہے، ممکن ہے (شاید، شاید) بارش ہو۔ لَا، لَا أَخُونُ الْعَهْدَ۔ نہیں، میں معاہدے میں خیانت نہیں کروں گا: إِنَّ زَيْداً إِنَّ زَيْداً لَقَائِمٌ۔ یقیناً زید یقیناً زید کھڑا ہے۔ حروف غیر جوابیہ کی تاکید کے بارے میں قاعدہ ہے کہ اگر ان کی تاکید دوسرے حرف سے لائیں تو دونوں میں فاصلہ ہوگا جیسے: إِنَّ زَيْداً إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ۔ إِنَّ إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ بلا فصل شاذ ہے۔

بعض اوقات پورے جملے کا اعادہ کر کے تاکید کی جاتی ہے جیسے: كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ۔ ہرگز نہیں، وہ لوگ بہت جلد جان لیں گے۔ ہاں ہرگز نہیں، وہ لوگ بہت جلد جان لیں گے۔ اسی طرح: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔ یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے، یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے۔ أَنْتَ الْمَلُومُ، أَنْتَ الْمَلُومُ۔ آپ ہی قابلِ ملامت ہیں، آپ ہی قابلِ ملامت ہیں۔ أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى ثُمَّ أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى۔ ہاں، یہ روش تیرے لئے ہی سزاوار ہے اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔

بعض اوقات تاکید کیلئے اسی لفظ کے اعادے کے بجائے اس لفظ کا مترادف لفظ استعمال کیا جاتا ہے جیسے: أَنْتَ بِالْخَيْرِ حَقِيقٌ قَمِينٌ۔ آپ ٹھیک ٹھاک ہیں، ہونا بھی چاہیے، ہونا بھی چاہیے۔ اسی طرح: رَأَيْتُ لَيْثاً أَسَداً مِنْجَاجاً سُبُلاً۔

بعض اوقات اسمِ ضمیر کا اعادہ کر کے تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ اگر ضمیر متصل کی تاکید مقصود ہو تو یا ایک اور اضافی ضمیر منفصل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کی جاتی ہے جیسے: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ۔ یہاں ضمیر متصل كُنْتَ کی تاکید ضمیر منفصل أنت سے کی گئی ہے۔ اسی طرح: قُمْتُ أَنَا بِالْوَاجِبِ۔ میں خود ضروری کاموں میں مشغول رہا۔ مَا رَآكَ أَنْتَ أَحَدٌ۔ تجھے ہی تو کسی نے نہیں دیکھا۔ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ هُوَ۔ میں نے اسی کو سلام کیا تھا۔ أُسْرِجُ أَنَا الْفَرَسَ، میں خود گھوڑے پر زین کستا ہوں۔ اِفْتَحْ أَنْتَ النَّافِذَةَ تم ہی کھڑکی کھول دو۔ حَسَّانٌ قَرَأَ هُوَ الْكِتَابَ حسان نے ہی کتاب پڑھی۔ اسی طرح إِيَّاكَ إِيَّاكَ وَالنَّمِيمَةَ۔ بچو! بچو! چغلی سے۔

اعادہ عامل کے ساتھ لاتے ہیں یا ضمیر منفصل سے جیسے: عَجِبْتُ مِنْكَ مِنْكَ، ضَرَبْتُ أَنَا۔ جملے کی تاکید حرف عطف کے بغیر بھی مستعمل ہے جیسے: وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ۔ اسے تفسیر بھی کہتے ہیں اور تاکید بھی ہے۔

تاکید معنوی: یہ چند مخصوص الفاظ کے ذریعے ہوتی ہے اور وہ آٹھ ہیں: نَفْسٌ، عَيْنٌ، كُلٌّ، جَمِيعٌ، كِلَا، كِلْتَا، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ۔

نفس وعین یہ دونوں کسی ذات سے مجاز کے احتمال کو دفع کرنے کے لئے آتے ہیں، تثنیہ اور جمع کی تاکید کے لئے لفظ اور ضمیر دونوں تبدیل ہوتے ہیں، جیسے:

	مفرد	تثنیہ	جمع
مذکر	جاءني زيدٌ نفسُه عينُه	الزيدانِ أنفسُهما أعينُهما	الزيدونَ أنفسُهم أعينُهم
مؤنث	جاءتني هندٌ نفسُها عينُها	الهندانِ أنفسُهما أعينُهما	الهنداتُ أنفسُهن أعينُهن

کبھی تاکید پر "با" زائدہ لگاتے ہیں جیسے: جاءني زيدٌ بِنَفْسِهِ بِعَيْنِهِ۔ میرے پاس خود زید آیا۔ حَادَثَنِي الْوَزِيرُ نَفْسُهُ/عَيْنُهُ۔ مجھ سے وزیر نے خود گفتگو کی۔ قَامَا هُمَا أَنْفُسُهُمَا۔ وہ دونوں خود اٹھ کھڑے ہوئے۔

کل، جمیع، عامۃ، کلا، کلتا: یہ سب الفاظ عموم اور شمول سے مجاز کے احتمال کو رفع کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: سَافَرَ الْمُعْتَمِرُونَ كُلُّهُمْ، حَضَرَ الْمَدْعُوُّونَ جَمِيعُهُمْ، اِسْتَقْبَلْنَا الزَّائِرِينَ عَامَّتَهُمْ، تَفَوَّقَ الْمُجْتَهِدَانِ كِلَاهُمَا، فَازَتِ الْمُتَسَابِقَانِ كِلْتَاهُمَا۔

کلا وکلتا کے ذریعے تاکید کی شرط یہ ہے کہ مؤکد تثنیہ ہو جیسے: جاءني الزيدانِ كِلَاهُمَا، والهندان كِلْتَاهُمَا۔

کل: مفرد وجمع دونوں کے لئے آتا ہے لیکن ضمیر کی تبدیلی کے ساتھ جیسے: قرأتُ الكتابَ كُلَّه، قرأتُ الصَّحِيفَةَ كُلَّهَا، جاءني القَوْمُ كُلُّهُمْ، والنِّسَاءُ كُلُّهُنَّ۔

بعض اوقات تاکید کی تقویت کے لئے ایک اور لفظ کا اضافہ کیا جاتا ہے جس سے تاکید مزید ہو جاتی ہے جیسے: فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ۔ چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا ساروں نے۔

أجمع، أكتع، أبتع، أبصع: یہ الفاظ تقویت تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں جس سے تاکید مزید ہو جاتی ہے۔ مفرد وجمع کے لئے آتے ہیں اور ان میں صیغہ تبدیل ہوتا ہے۔ أكتع، أبتع، أبصع یہ أجمع کے تابع ہیں، أجمع کے بغیر نہیں آتے اور اس پر مقدم بھی نہیں ہوتے اس لئے کہ تابع نہ متبوع کے بغیر آتا ہے اور نہ اس پر مقدم ہوتا ہے جیسے: اشتريتُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العبدَ كُلَّه أجمَعُ أكتَعُ أبتَعُ أبصَعُ. والجاريةُ كُلُّها جمعاءُ كتعاءُ بتعاءُ بصعاءُ: جاءَ فِي القَوْمُ كُلُّهُمْ أجمَعُونَ أكتَعُونَ أبتَعُونَ أبصَعُونَ. والنِّسَاءُ كُلُّهُنَّ جُمَعُ كُتَعُ بُتَعُ بُصَعُ.

فائدہ:

تاکید کے لئے اسماء کے علاوہ حروف: إنَّ، أنَّ، لامِ ابتداء، حروفِ زائدہ، قد، حروفِ تنبیہ، حروفِ قسم اور لمّا شرطیہ وغیرہ بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ حروفِ تاکید جملے کے آغاز میں استعمال کئے جاتے ہیں جب کہ اسماء آخر میں۔

تاکید کے مقاصد:

تاکید کے مقاصد بہت ہیں مثلاً:

① کسی چیز کا اثبات اور اس کی توضیح، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ. آ گیا زید! زید۔ یہاں زید سے تاکید اس لئے کی گئی کہ یہ ثابت کیا جائے کہ واقعی زید آ گیا ہے۔

② مجاز کے توہم کو دور کرنا جیسے: ذَهَبْتُ أنَا یا ذَهَبْتُ بِنَفْسِي. میں خود گیا۔ یہاں ذَهَبْتُ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اور (مجاز) نہیں گیا، بلکہ میں خود گیا، بِنَفْسِي کی تاکید سے یہ وہم دور ہو گیا۔ اسی طرح: كَتَبَ الأَمِيرُ الأَمِيرُ الصِّكَّ. شبہ تھا کہ امیر نے حکم دیا ہوگا اور کاتب نے لکھا ہوگا اور مجازاً لکھنے کی نسبت امیر کی طرف کی گئی ہے تو اس شبہ کو دور کرنے کے لئے تاکید لائی گئی۔

③ عدمِ شمول کے توہم کو دور کرنا، یعنی یہ وہم دور کرنا کہ اس حکم میں سب کی شمولیت نہیں ہوئی ہے جیسے: جَاءَ القَوْمُ كُلُّهُمْ. آمد کے عمل میں پوری قوم شریک ہے (بلا استثناء) شک تھا کہ پوری قوم نہ آئی ہوگی بلکہ بڑے بڑے سرداروں پر قوم کا اطلاق کیا ہوگا لیکن "كُلُّهُمْ" نے یہ ابہام دور کر دیا، اسی طرح "فَسَجَدَ المَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ" ہے۔

④ سہو کے توہم کو دور کرنا، یعنی یہ بتانا کہ یہ بات یونہی غلطی سے میری زبان سے نہیں نکلی، بلکہ میں پورے شعور کے ساتھ کہہ رہا ہوں جیسے: نَعَمْ نَعَمْ هٰذَا وَلَدِي. ہاں! ہاں! یہ میرا بیٹا ہے۔

ذیل کے جملوں پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور تاکید کی قسم کی نشان دہی بھی کریں:

وصل المسؤل نفسه - تبوّأ المجتهد عين المركز الذى عيّنه - كافأت كلتا الفائزتين - تغيب الطالبان اعينهما - اخاك اخاك يشد عضدك - صافحت المدير عنيه - جاء الرّكب كلهم أجمع - سافر الحجاج كلهم أجمعون - التقيت بكلا المتوفقين - شاركت الطبيبات اعينهن فى علاج الجرحى - لا لا اهمل عملى - مررت به هو - صافحت الضيفين كليهما - كافأ المدير الفائزين انفسهم - اطلعت على الروايتين كلتيهما - اكرمتنى انا - اثنيت على الفائزين كلهم -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 83

بدل

وَإِلَى ثَمُوْدَ صَالِحاً	وَإِلَى ثَمُوْدَ أَخَاهُمْ صَالِحاً
ضُرِبَ رَأْسُ زَيْدٍ	ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ
سَمِعْتُ إِنْشَادَ الشَّاعِرِ	سَمِعْتُ الشَّاعِرَ إِنْشَادَهُ
أَعْطِ السَّائِلَ دِرْهَماً	أَعْطِ السَّائِلَ زَغِيْفاً دِرْهَماً

اوپر اور نیچے والی مثالوں میں تقابل کریں کہ نیچے والی مثالوں کا مقصد وہی ہے جو اوپر تحریر ہے، لیکن انداز مختلف ہے۔ لہٰذا کہہ سکتے ہیں کہ بسا اوقات دو الفاظ یکے بعد دیگرے اس طرح استعمال کئے جاتے ہیں کہ پہلا لفظ مقصود نہیں ہوتا، بلکہ دوسرا لفظ مقصود ہوتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس طرح کے طرزِ کلام میں جو بات پہلے لفظ سے منسوب کی جاتی ہے اس کی نسبت فی الواقع دوسرے لفظ سے متعلق ہوتی ہے مثلاً پہلی مثال: وَإِلَى ثَمُوْدَ أَخَاهُمْ صَالِحاً۔ میں اصل مقصودِ بیان دوسرا لفظ صَالِحاً ہے، یعنی ہم نے قومِ ثمود کی طرف حضرتِ صالح علیہ السلام کو بحیثیتِ رسول بھیجا۔ پہلا اسم أَخَاهُمْ مقصودِ بیان نہیں۔ اس مثال میں دونوں اسم بعینہٖ ایک ہیں۔

اسی طرح: ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ زید کو مار پڑی یعنی اس کے سر پر، نیز: سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ زید چھینا گیا یعنی اس کا کپڑا۔ ان جملوں میں ظاہراً ضرب وسلب کی نسبت براہِ راست زید کی طرف ہے مگر حقیقت میں یہ نسبت رأس وثوب کی طرف ہے، کیوں کہ متکلم یہ بتانا چاہتا ہے کہ زید کے سر پر پٹائی پڑی، زید کا ذکر تو محض تمہید وتوطئہ کے لئے ہے، اسی طرح وہ یہ بتانا چاہ رہا ہے کہ زید کا کپڑا چھینا گیا، تو اصل مقصد کپڑے کے چھینے جانے کی خبر دینا ہے، زید کا ذکر محض تمہید کے لئے ہے نہ کہ وہی مقصود بالنسبۃ ہے۔ اس مثال میں دوسرا اسم پہلے کا عین نہیں، بلکہ اس کا جز ہے۔

تیسری مثال ''میں نے شاعر کو یعنی اس کے قصیدے کو سنا'' میں بھی دو لفظ الشَّاعِر اور إِنْشَادَهُ ہیں اور مقصود قصیدے کے سماع کے بارے میں بتانا ہے، شاعر کا تذکرہ تمہید کے لئے ہے۔ یہاں دوسرا لفظ پہلے کا عین اور جز نہیں، بلکہ پہلے کے مشمولات میں سے ہے۔

چوتھی مثال میں بھی دو لفظ: زَغِيْفاً اور دِرْهَماً ہیں۔ قائل کا مقصد مخاطب کو درہم دینے کا حکم دینا تھا، لیکن غلطی سے اس کے منہ سے زَغِيْفاً نکل گیا، بعد میں اس نے اس کی تصحیح کی۔ یہاں پہلا لفظ غلط تھا دوسرے کے ذریعے اس کی تصحیح کی گئی۔

اس طرح کے الفاظ میں پہلے لفظ کو مبدل منہ اور دوسرے کو بدل کہتے ہیں۔ لہٰذا بدل کی تعریف یوں کریں گے کہ بدل وہ دوسرا لفظ ہے جو صفت نہ ہو اور نسبت سے مقصود وہی ہو۔ بدل کی چار قسمیں ہیں:

① بدل الکل ② بدل البعض
③ بدل الاشتمال ④ بدل الغلط

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❶ **بدل الکل:** اسے کہتے ہیں جہاں بدل اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہی ہو یعنی دونوں کا مصداق ایک ہو، اگرچہ مفہوم والفاظ مختلف ہوں جیسے مذکورہ مثال میں أخاهم اور صالحاً کا مصداق ایک ہی ہے۔ اسی طرح: وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ میں مبدل منہ لأبیہ اور بدل آزر دونوں سے مراد ایک ہی ہستی ہے، یہ دونوں لفظ ایک دوسرے کا عین ہیں اور ایک دوسرے کے کلی طور پر قائم مقام ہیں، اس لئے دوسرا اسم بدل کل کہلاتا ہے۔

اسی طرح ذیل کے جملوں میں ملاحظہ کریں کہ مبدل منہ اور بدل کلی طور پر ایک دوسرے کے عین اور قائم مقام ہیں:

مبدل منہ	بدل	مبدل منہ	بدل
قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ	عَلِيٌّ	هٰذَا كِتَابُ أَخِيكَ	حُسَيْنٍ
قَالَتْ أُمُّ المؤمنين	عَائِشَةُ	جَاءَ زَيْدٌ	أبو عبدالله
أَقْسَمَ بِاللهِ أبو حفصٍ	عمرُ	إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازاً	حَدَائِقَ وَأَعْنَاباً

❷ **بدل البعض:** وہ اسم بدل ہوتا ہے جو مبدل منہ کا ایک حصہ یا جزو ہو۔ بدل البعض میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبدل منہ کی طرف لوٹے جیسے: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً، أي: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْهُمْ۔ لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو اس کی طرف راستے کی استطاعت رکھتا ہو۔ پہلے علی النّاس کے الفاظ استعمال کئے گئے اور اس کے بعد دوسرے لفظ من استطاع میں یہ بتایا گیا کہ صرف ان لوگوں پر حج فرض ہے جو استطاعت رکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدل کل نہیں ہے، بلکہ بدل بعض ہے۔

ذیل کے جملوں میں بدل مبدل منہ کا جز یا حصہ ہے اور ایک ضمیر پر مشتمل ہے جو مبدل منہ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

مبدل منہ	بدل	ضمیر	ترجمہ
قُمِ اللَّيْلَ إلا قليلاً	نِصْفَهُ	هُ	رات کو عبادت کیا کرو مگر کم (میرا مطلب ہے) اس کا نصف
قُطِعَتِ الشَّجَرَةُ	فُرُوْعُهَا	هَا	درخت کاٹ دیئے گئے (میرا مطلب ہے) اس کی شاخیں
قَضَيْتُ الدَّيْنَ	ثُلُثَهُ	هُ	میں نے قرض ادا کر دیا (میرا مطلب ہے) قرض کا ایک تہائی
نَظَرْتُ إِلَى السَّفِيْنَةِ	شِرَاعِهَا	هَا	میں نے جہاز کی طرف دیکھا (میرا مطلب ہے) بادبان کی طرف
تَهَدَّمَ البيعةُ	مَنَارَتُهُ	هُ	گرجا گر گیا (میرا مطلب ہے) اس کا مینار
تَمَزَّقَ الكِتَابُ	غِلَافُهُ	هُ	کتاب پھٹ گئی (میرا مطلب ہے) اس کی جلد
اشتريتُ العبدَ	نصفَه	هُ	میں نے غلام خریدا (میرا مطلب ہے) اس کا نصف

❸ **بدل الاشتمال:** وہ بدل ہے جو نہ مبدل منہ کا عین ہو اور نہ ہی اس کا جز و ہو، بلکہ اس کا مبدل منہ سے کوئی تعلق، رشتہ یا نسبت ہو، جیسے: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ۔ وہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں حرام مہینے کے بارے میں، اس (ماہ) میں جنگ وقتال کے بارے میں۔ یہاں حرام مہینے میں جنگ، حرام مہینے کا حصہ یا جز و نہیں، بلکہ دونوں کے درمیان ایک تعلق پایا جاتا ہے، اس لئے یہ بدل الاشتمال کہلاتا ہے۔ اسی طرح اس مثال میں ملاحظہ کریں: نَهَى رسولُ اللهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً اِثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ۔ رسول اللہ ﷺ نے جانور کے بدلے جانور کی خرید وفروخت سے منع فرمایا جب وہ بطور ادھار ہو، ایک کے بجائے دو جانور۔ اَلْحَيَوَانِ مبدل منہ اور اِثْنَيْنِ بواحدٍ بدل ہے، جو مبدل منہ کے متعلقات میں سے ہے کہ کبھی بیع کی یہ صورت بھی ہوتی ہے۔ ذیل کی مثالیں بھی بدل الاشتمال کی ہیں:

فعل	مبدل منہ	بدل	ترجمہ
عَجِبْتُ مِنْ	خَالِدٍ	شُجَاعَتِهُ	میں خالد پر حیران رہ گیا (یعنی) اس کی بہادری اور شجاعت پر
تَضَوَّعَ	الْبُسْتَانُ	أَرِيْجُهُ	باغیچہ مہک گیا (میرا مطلب ہے) اس کی خوشبو
قُتِلَ	أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ	النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ	مارے گئے گڑھے والے (وہ گڑھا جس میں تھی) آگ ایندھن والی
أَعْجَبَنِي	زَيْدٌ	عِلْمُهُ	مجھے زید نے تعجب میں مبتلا کیا (میرا مطلب ہے) اس کے علم نے

❸ **بدل الغلط:** وہ اسم بدل ہے جو قائل کے منہ سے نکل جانے والے غلط لفظ کا صحیح متبادل ہوتا ہے۔ گویا کہنے والے کو احساس ہو جاتا ہے کہ اس کے منہ سے ایک غلط لفظ نکل گیا ہے، چنانچہ وہ اسم بدل کے ذریعے اپنی غلطی کی اصلاح کرتا ہے۔ یہ اسم بدل بدل البداء بھی کہلاتا ہے جیسے: اِشْتَرَيْتُ الْكِتَابَ بِأَرْبَعَةِ قُرُوْشٍ رِيَالَاتٍ۔ میں نے کتاب خریدی چار قروش میں (غلط کہہ گیا) چار ریال میں۔ قائل نے پہلے چار قروش کا ذکر کیا، اسے فوراً احساس ہوا کہ اس نے تو کتاب چار ریالوں میں خریدی تھی تو فوراً اس کا تدارک کیا۔ اسی طرح: قَدِمَ الْأَمِيْرُ الْوَزِيْرُ۔ امیر تشریف لائے (غلط کہہ گیا) وزیر۔ نیز: أَعْطِ السَّائِلَ رَغِيْفاً دِرْهَماً۔ سائل کو روٹی دے دو (غلط کہہ گیا) ایک درہم دے دو۔

بدل الغلط قرآن وحدیث، فقہ اور شعراء وبلغاء کے کلام میں نہیں آتا۔ باقی تین قسمیں رہ گئیں۔ ان میں سے بدل الکل میں تغایر بین البدل والمبدل منہ نہیں ہوتا، کیوں کہ دونوں کا مصداق ایک ہی ہوتا ہے۔ بدل البعض وبدل الاشتمال میں تغایر ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان دونوں کے لئے ضروری ہے کہ بدل کے اندر ایک عائد ہو جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے: ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ، سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ۔

فائدہ:

ضمیر کو ضمیر سے، اسم ظاہر کو اسم ظاہر اور ضمیر غائب سے بدل بنانا درست ہے لیکن اسم ظاہر کو ضمیر متکلم ومخاطب سے بدل بنانا جائز نہیں الا یہ کہ جہاں احاطہ ہو وہاں جائز ہے جیسے: أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْداً لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا "لَنَا" مبدل منہ اور "لِأَوَّلِنَا" بدل ہے۔ اسی طرح: وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا میں اسم موصول مع صلہ اسرُّوا کی ضمیر فاعل سے بدل ہے۔

کبھی مبدل منہ اور بدل دونوں نکرہ ہوتے ہیں، جیسے: إِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازاً حَدَائِقَ وَأَعْنَاباً۔ کبھی دونوں معرفہ ہوتے ہیں، جیسے: لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً کبھی ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے، جیسے: يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ۔

کبھی فعل کو فعل سے اور جملے کو جملے سے بدل بناتے ہیں جیسے: فَأَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْتُم شَرٌّ مَكَاناً، وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَاماً يُضٰعَفْ لَه الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

بدل پر مشتمل جملے کی ترکیب یوں ہوتی ہے مثلاً: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ اِهْدِنَا فعل امر ضمیر مستتر معبر بأنت فاعل، نا ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اول الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ موصوف صفت مل کر مبدل منہ صِرَاطَ مضاف الَّذِيْنَ اسم موصول اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ جملہ فعلیہ صلہ، موصول اپنے صلے سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ذیل کے جملوں کی اسی طرح ترکیب کریں:

أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ - نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ - يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ - يَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ - وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ - اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ - اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى - اَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا - وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَائِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ - لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ - اُولٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ فَوَاكِهُ - اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ - قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا - كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ - قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ - هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ - فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ - لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ - تَأْتِيْهِمُ الْبَيِّنَةُ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً - لَعَلِّيْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ - اِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ - وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَاماً يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ - اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ - ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ - وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ - اُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنّٰتُ عَدْنٍ - اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ - ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً - اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ - وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا - يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ -

بدل کی اقسام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیں:

قطعت بالسكين حدّها - اعجبني اخلاق محمد خالك - اعتدى الرجلان احدهما - اكلت الرغيف ربعه - سقط البيت سقفه - ضربت السارق رأسه - اطربني البلبل تغريده - اعجبني الطالب خلقه - رايت الجندي عليا يحمل السلاح - فتح خالد بن الوليد مصر الشام - اكلت التفاحة نصفها - جاء الناس اهل مكة - بلغنا السماء مجدنا - اخذت هذا الكتاب من مكتبة ابي عمي - اعجبتني الجارية حديثها - حفظت القرآن ثلثه - رايت اهلك

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كثيرا منهم - صليت فى المطبخ المسجد - عجز العرب عن الاتيان بالقرآن عشر آيات منه - استخدم الفرس الفيلة فى معركة اليرموك القادسية - اعجبنى العصفور صوته منقاره - نفعنى الاستاذ حسن اخلاقه - عالج الطبيب المريض رأسه - استيقظ ليلا صباحا - اعجبتنى السماء نجومها.

وقد لامنى فى حب ليلى اقاربى اخى وابن عمى وابن خالى وخاليا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 84

عطفِ نسق/معطوف

نسق موتی پرونے کو کہتے ہیں، چونکہ عطفِ نسق کے ذریعے دو کلموں یا دو جملوں کو ملایا جاتا ہے اس لئے اسے عطفِ نسق کہتے ہیں۔ پہلے جملے یا کلمے کو معطوف علیہ اور دوسرے جملے یا کلمے کو معطوف کہتے ہیں۔ عطف نسق یا معطوف کا اعراب متبوع والا ہی ہوتا ہے جیسے: نَضِجَ الخَوْخُ وَالعِنَبُ۔ آڑو اور انگور پک گئے۔ یہاں دونوں مرفوع ہیں۔

أَكَلْتُ الخَوْخَ وَالعِنَبَ۔ یہاں دونوں منصوب ہیں۔

هٰذِهِ أَشْجَارُ الخَوْخِ وَالعِنَبِ۔ یہاں دونوں مجرور ہیں۔

عطف کیلئے یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں: واو، فاء، ثُمَّ، حَتّٰی، أَوْ، أَمْ، إِمَّا، لاَ، بَلْ، لٰكِنْ۔

حروفِ عاطفہ کن معانی میں استعمال ہوتے ہیں اس کا سبق:96 میں آئے گا۔ یہاں عطف کے چند احکام ذکر کئے جاتے ہیں۔

واوٗ، فا، ثم اور حتّٰی کے ذریعے عطف کیا جائے تو معطوف لفظاً وحکماً معطوف علیہ کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ جب کہ أم، إمّا، أوْ، لاَ، بَلْ، لٰكن کے ذریعے کئے گئے عطف میں معطوف صرف لفظاً معطوف علیہ کا شریک ہوتا ہے جیسے: أَكَلْتُ خبزاً لا أرزًّا، مَا جَاءَنِي أَسَيِّدٌ بَلْ حَسَّانٌ۔

اسم کا عطف اسم پر، فعل کا فعل پر، اسم کا فعل پر، فعل کا اسم پر، جملے کا جملے پر سب درست ہیں۔ جملوں میں جب عطف ہو تو وہاں تابعیت ومتبوعیت والا معنی نہیں چلتا کہ پہلے کو متبوع اور دوسرے کو تابع بنایا جائے اور جو احکام پہلے جملے کے لئے ثابت ہوں انہیں دوسرے جملے کے لئے بھی ثابت کیا جائے، جملوں میں جب عطف ہو تو کوئی لزومی معنی مراد لیتے ہیں مثلاً: کبھی کہتے ہیں کہ اشتراک فی الایجاب ہے اور کبھی اشتراک فی الاسمیۃ والفعلیۃ ثابت کرتے ہیں، اگر دونوں میں ضد ہو تو اشتراک فی التضاد کہتے ہیں۔

اگر کوئی قرینہ پایا جائے تو معطوف کو حرفِ عطف کے ساتھ حذف کرنا جائز ہے جیسے: أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الحَجَرَ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ۔ تو ہم نے موسیٰ کو اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو چنانچہ اس چٹان سے یکا یک پھوٹ پڑے (بارہ چشمے) اس مثال میں فَانْبَجَسَتْ سے پہلے فَضَرَبَ (ف+ضَرَبَ) محذوف ہے۔ یعنی اس حکم کی تعمیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی ماری، چنانچہ چشمے پھوٹ پڑے۔ اسی طرح: فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ حرف عطف فا اور فعل کو حذف کیا گیا یعنی فَأَفْطَرَ فَعَلَيْهِ عِدَّةٌ۔

بعض اوقات صرف معطوف علیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے: أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحاً۔ اب کیا ہم (تم سے بیزار ہو کر) یہ درسِ نصیحت تمہارے ہاں بھیجنا چھوڑ دیں؟ اس مثال میں أَنُهْمِلُكُمْ محذوف ہے۔

ضمیر مجرور پر عطف کیا جائے تو حرفِ جر کا اعادہ ضروری ہے جیسے: صَلُّوا عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ۔ یہاں "علی" دوبار استعمال کیا گیا ہے۔ مَرَرْتُ بِكَ وَبِزَيْدٍ۔ یہاں "ب" دوبار استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح ذیل کی آیات میں ہے: فَقَالَ لَهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا، قُلِ اللهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ۔

ضمیر مرفوع متصل پر عطف کیا جائے تو معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان فاصلہ ہونا ضروری ہے۔ عام طور پر یہ فاصلہ ضمیر منفصل کے ذریعے ہوتا ہے جیسے: لَقَدْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ۔ تم بھی گمراہ ہو اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ اُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو۔

بعض اوقات فاصلے کے لئے "لا" استعمال کیا جاتا ہے جیسے: سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا۔ "یہ مشرک لوگ (تمہاری باتوں کے جواب میں) ضرور کہیں گے کہ "اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا۔"

کبھی فاصلہ نہیں بھی ہوتا جیسے: جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ۔

حروفِ عطف عموماً مقدر نہیں ہوتے، شاذ و نادر ہی مقدر ہوتے ہیں جیسے: طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ أی: وَالرُّكَّعِ وَالسُّجُودِ۔

عطف الانشائیہ علی الخبریہ کا مسئلہ بہت زیادہ مشہور ہے، جمہور کے نزدیک جائز نہیں وہ اس میں کئی تاویلیں کرتے ہیں، اسی طرح جمہور کا مذہب ہے کہ جملہ انشائیہ شرط، خبر، حال، صفت نہیں بن سکتا: حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ میں اٹھارہ کے قریب تاویلیں کرتے ہیں، اسی طرح زَيْدٌ اضْرِبْهُ، وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوهُمَا، وَاللَّتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا میں کہتے ہیں کہ موصول صلہ مل کر مبتدا متضمن معنی شرط اور مابعد جزا ہے اور جملہ انشائیہ جزا بن سکتا ہے، جب کہ ابن العصفور، صفار بن مالک، سیبویہ، ابوالحیان وغیرہ کے مسلک میں بلا تاویل انشائیہ وخبریہ وغیرہ ہیں، اسی طرح دوسرے امور بھی درست ہیں۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہوں میں بین القوسین دیئے گئے کلمات میں سے درست معطوف لکھیں:

۱- أكلتُ جُبْناً لا ... (لحمٌ، لحماً، لحمٍ)، ۲- يسيق السائق بسيارته ثم ... (يتوقّفُ، يتوقّفَ، يتوقّفَ)، ۳- دخلَ إلى قاعة الاجتماع الأطباء ثم ... (المهندسون، المهندسين، مهندسون)، ۴- يستمعُ الطالب إلى المحاضر و... (يلخّصُها، يُلخّصَها، يُلخّصُها)، ۵- تهتمُّ الدُّولُ النامية بالتمنية الزّراعية و... (الصناعيةُ، الصّناعيّةَ، الصّناعيةِ)، ۶- من شعراء العصرِ العباسيّ المتنبي و (أبو نُواسٍ، أبا نواسٍ، أبي نُواسٍ)، ۷- لا يتّبع الشاعرُ أساليب القدماءِ في شعره بل... (يحاولُ الجديدَ، يحاولَ الجديدَ، يحاولُ الجديدَ)، ۸- سافر فيصل إلى أمريكا لدراسة الفلسفة أو... (الأدبُ الإنجليزيُّ، الأدبَ الإنجليزيَّ، الأدبِ الإنجليزيِّ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 85

عطفِ بیان

عطفِ بیان وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو اور متبوع کو واضح کردے، بالفاظ دیگر جو مشتق نہ ہو، کیوں کہ قاعدہ ہے کہ "كَوْنُ الْمُشْتَقِّ بَدَلاً أَوْ عَطْفَ بَيَانٍ لَا يَجُوزُ۔" اسی لئے بعض نے انکار کیا کہ عطف بیان وبدل صفت یعنی مشتق نہیں بن سکتے، یعنی جو مشتق ہوگا وہ عطف بیان وبدل نہیں بن سکتا، لیکن علامہ زمخشری نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ مشتق بھی عطف بیان وبدل بن سکتا ہے، چنانچہ قل أعوذُ بربِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ۔ میں "ملك الناس" کو صفت بھی بناتے ہیں اور بدل میں بھی شمار کرتے ہیں، اسی طرح "بسم الله الرحمٰن الرحيم" میں "الرحمٰن" کو عطف بیان بناتے ہیں اور بدل بھی۔ جو اسے بدل بناتے ہیں وہ تاویل کرتے ہیں کہ اب یہ صفت نہیں بلکہ "الله" کا نام ہے اور نام کے بارے میں قاعدہ ہے کہ "الأعلامُ كُلُّهَا جَوَامِدُ۔" لہٰذا اب یہ جامد ہے اور پھر "الرحيم" کو "الرحمٰن" کی صفت بناتے ہیں "الله" کی صفت بنانا بایں معنی درست نہیں کہ موصوف وصفت میں فاصلہ لازم آتا ہے۔

اگر معطوف علیہ معرفہ ہو تو عطف بیان متبوع کی وضاحت اور تبیین کے لئے آتا ہے جیسے: رَحِمَ اللهُ أَبَا حَفْصٍ عُمَرَ، كَرَّمَ اللهُ أَبَا تُرَابٍ عَلِيًّا۔ اسی طرح: وإلى عادٍ أَخَاهُمْ هُوداً۔ اور ہم نے بھیجا قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو۔ بعض حضرات نے عطفِ بیان کو بدلِ کل قرار دیا ہے۔

اور نکرہ ہونے کی صورت میں متبوع کی تخصیص کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جیسے: اِشْتَرَيْتُ أَتَاناً سَرِيراً، كَفَّارَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ۔ (احرام کی حالت میں شکار پر) کفارہ ہے چند مسکینوں کا کھانا۔ پہلے كفارةٌ کا لفظ استعمال کیا گیا جو عام تھا، جس سے یہ ثابت ہوا کہ کفارہ ضروری ہے، پھر اس کے بعد اس کا تابع طعامُ مسكينٍ استعمال کیا گیا جو عام کو خاص کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ یہ کفارہ چند مسکینوں کا کھانا ہے۔ اسی طرح: وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ۔ اور اس کو پانی پلایا جائے گا پیپ۔ اس مثال میں عطف بیان نے پانی کی تخصیص کی کہ عام پانی مراد نہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک صديدٍ عطفِ بیان نہیں، بلکہ صفت ہے۔

کبھی عطفِ بیان ازالہ وہم کے لئے آتا ہے جیسے: قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ۔ جادوگروں نے کہا ہم کائنات کے رب پر ایمان لائے۔ موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔ جب جادوگروں نے کہا کہ ہم رب العالمین پر ایمان لائے تو یہ غلط فہمی ہوسکتی تھی کہ رب سے مراد فرعون ہے، کیوں کہ فرعون نے رب ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ عطف بیان سے واضح ہوگیا کہ جادوگر فرعون پر نہیں، بلکہ موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لائے تھے۔ اسی طرح: يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ۔ وہ چراغ ایک مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے، زیتون (کے درخت کے تیل) سے۔

بدل اور عطفِ بیان کا فرق:

عام طور پر عطف بیان میں یہ ہوتا ہے کہ متبوع غیر واضح ہوتا ہے اور تابع یعنی عطف بیان اسے واضح کر دیتا ہے، یعنی اسم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثانی بمقابلہ اسم اول اشہر واوضح ہوتا ہے جیسے: حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُوْلٌ مِّنَ اللهِ۔ جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آجائے یعنی اللہ کی طرف سے ایک رسول۔ اسی طرح: سَآتِيْكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ۔ میں ابھی یا تو وہاں سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا آگ یعنی انگارہ چن لاتا ہوں تا کہ تم لوگ گرم ہوسکو۔

لیکن کبھی دونوں معطوف علیہ وعطف بیان مشہور ہوتے ہیں، ان میں سے کسی ایک کو اشہر من الآخر نہیں کہہ سکتے، اس صورت میں دونوں کے مجموعے کو عطف بیان کہتے ہیں جیسے: جَعَلَ اللهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ۔ اللہ تعالیٰ نے کعبے کو یعنی بیتِ حرام کو (اجتماعی زندگی کے) قیام کا ذریعہ بنایا۔ یہاں یہ نہیں کہہ سکتے کہ "البیت الحرام" نے "الکعبة" کو واضح کر دیا، کیوں کہ وہ پہلے سے زیادہ مشہور ہے، لہٰذا دونوں کے مجموعے کا نام عطف بیان ہے۔

بدل اور عطف بیان میں فرق بہت مشکل ہے، پورا فرق قائل کی مراد معلوم کرنے کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔ اگر ترکیب یا معنی میں کوئی فساد پیدا نہ ہو تو عطفِ بیان کو بدل بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔ جیسے: أُقْسِمُ بِاللهِ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ۔ عمر ابوحفص کے لئے عطف بیان ہے کہ صفت نہیں لیکن پھر بھی متبوع کو واضح کر رہا ہے۔ عطف بیان کبھی علم ہوتا ہے جیسے: مثال مذکور میں اور کبھی کنیت جیسے: جاء نی زیدٌ أبو عمرو۔ علم، لقب اور کنیت میں فرق یہ ہے کہ علم کہتے ہیں: "مَا يُدَلُّ عَلٰى تَعْيِيْنِ ذَاتٍ اور لقب: "مَا يُشْعِرُ بِهٖ مَدْحٌ أَوْ ذَمٌّ" اور کنیت: "العَلَمُ المَقْرُوْنُ بِالْأَبِ أَوِ الْأُمِّ" کو کہتے ہیں۔

عام طور پر عطف بیان اور بدل میں جو بیان کئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں:

عطف بیان ضمیر یا ضمیر کا تابع، فعل یا اس کا تابع نہیں ہوتا، جب کہ بدل میں یہ چیزیں پائی جاتی ہیں۔

اگر ترکیبی اعتبار سے عطف بیان معطوف علیہ کی جگہ نہ آسکے تو اسے بدل قرار دینا جائز نہیں۔

کرم اللہ ابا تراب علیاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 86

حروفِ غیر عاملہ

یہ فصل حروف غیر عاملہ کے بیان میں ہے، اس فصل میں تمام حروف غیر عاملہ نہیں بعض عاملہ بھی ہیں جیسے: "إنْ" مصدریہ وغیرہ، لیکن بعض صورتوں میں ان کا عمل لغو ہوتا ہے تو مصنف نے اسی صورت کا اعتبار کرتے ہوئے انہیں بھی حروف غیر عاملہ میں ذکر کیا۔

حروفِ تنبیہ:

تنبیہ کا لغوی معنی کسی کو بیدار کرنا، کسی چیز پر واقف کرانا اور یہ تین حروف ہیں: أَلَا، أَمَا، هَا۔ یہ حروف مخاطب سے غفلت دور کرنے کے لئے جملے پر آتے ہیں جیسے: أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ، (سنو! جو یقیناً اللہ کے دوست ہیں الخ) هَا أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ، هَا زَيْدٌ قَائِمٌ۔

أَلَا: تنبیہ کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے کہ اس کے بعد والا مضمون یقیناً ثابت ہے جیسے: أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ (سنو! حقیقت میں تو یہ خود بے وقوف ہیں) أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفاً عَنْهُمْ۔ (سنو! جس روز اس سزا کا وقت آ گیا تو وہ کسی کے پھیرے سے نہ پھر سکے گا)

اور کبھی تحضیض (کسی کام پر ابھارنے اور برانگیختہ کرنے) کے لئے آتا ہے جیسے: أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْماً نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ۔ (کیا آپ ان لوگوں سے قتال نہیں کریں گے جنہوں نے اپنے عہد کو توڑا) قَوْمَ فِرْعَوْنَ أَلَا يَتَّقُونَ۔ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ۔

هَا: حرفِ تنبیہ کی حیثیت سے اس کا استعمال درج ذیل طریقوں پر ہوتا ہے:

① اسمائے اشارہ کے شروع میں جیسے: هٰذَانِ خَصْمَانِ، هٰؤُلَاءِ، هٰهُنَا۔

② ضمیر مرفوع منفصل کے شروع میں جیسے: هَا أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ، هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ۔

③ ندا میں منادیٰ معرف باللام سے پہلے جیسے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔

④ حرف مشبہ بالفعل إنَّ سے پہلے جیسے: هَا إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ۔

اسی طرح لفظ "ها" دیکھو کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: هَا أَفْعَلُ كَذَا، دیکھو! میں یہ کروں گا۔ هَا إِنَّ زيداً منطلِقٌ۔ دیکھو! یقیناً زید جانے والا ہے۔

أَمَا: عام طور پر بات شروع کرنے کے لئے آتا ہے جیسے: أَمَا مُحَمَّدٌ قَائِمٌ، اسی طرح:

أَمَا وَالَّذِي أَبْكَى وَأَضْحَكَ وَالَّذِي أَمَاتَ وَأَحْيَا وَالَّذِي أَمْرُهُ الْأَمْرُ

عام طور پر اس کے بعد قسم کا استعمال بھی ہوتا ہے جیسے: أَمَا واللهِ لَأُعَاقِبَنَّ الْمُسِيءَ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 87

حروفِ اِستفہام

یہ تین حروف ہیں: مَا، هَلْ، أ۔

ما استفہامیہ تو اسم ہے، باقی دو حرف ہیں، تغلیباً سب کو حرف شمار کیا، ''ما'' استفہامیہ جیسے: ما اسمك؟ مَا لَوْنُهَا؟ (اس کا رنگ کون سا ہو؟) مَا وَلْهُ؟ (کس چیز کی وجہ سے پھر گئے؟) وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى؟ (اے موسیٰ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟) وَمَا الرَّحْمٰنُ؟ (رحمن کون ہے؟)

جب اس پر حرفِ جر داخل ہو تو اس کا الف حذف ہو جاتا ہے جیسے: عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ (عَنْ مَا يَتَسَاءَلُونَ) (کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں؟) فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا (فِي مَا أَنْتَ). لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ. بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ (بِمَا يَرْجِعُ)

حملِ استفہامیہ:

عام طور پر جملے کے مضمون کی تصدیق کے لئے استعمال ہوتا ہے اور حمل کے ذریعے ان چیزوں کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے جن کا علم سائل کو نہیں ہوتا۔ حمل کا دخول جملہ اسمیہ وفعلیہ دونوں پر ہوتا ہے، جیسے: هَلْ قَامَ زَيْدٌ؟ هَلْ زَيْدٌ قَائِمٌ؟ جملہ شرطیہ یا جملہ مؤکد بإنَّ پر داخل نہیں ہوتا، لہٰذا هَلْ إِنْ قَامَ زَيْدٌ تَقُمْ یا هَلْ إِنَّ زَيْداً قَائِمٌ کہنا درست نہیں۔ اسی طرح اگر فعل مضارع پر سین یا سوف داخل ہو تو اس پر حمل داخل کرنا درست نہیں، لہٰذا هَلْ سَتَحْضُرُ غَداً یا هَلْ سَوْفَ تَذْهَبُ نہیں کہا جائے گا۔

هَلْ کبھی قَدْ کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے: هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ. أي: قَدْ أَتَاكَ. اسی طرح: هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ أي: قَدْ أَتَى.

هَلْ استفہامیہ کے آخر میں لائے نافیہ آئے تو تحضیض پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ گزر چکا۔

ہمزہ استفہامیہ:

عام طور پر کوئی بات جاننے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور جملہ اسمیہ وفعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے: أَحَضَرْتَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مبكراً؟ جواب ہوگا: نعم. أمحمدٌ موجودٌ؟

کبھی اس کے ذریعے دو چیزوں میں سے کسی ایک کی تعیین مقصود ہوتی ہے یعنی سائل کو بات کا مفہوم معلوم ہوتا ہے، لیکن وہ استفہام کے ذریعے تعیین کروانا چاہتا ہے جیسے: أَشَرِبْتَ مَاءً أَمْ لَبَناً؟ سائل کو اتنا معلوم ہے کہ کچھ چیز پی ہے، لیکن وہ کیا ہے؟ اس کی تعیین کے بارے میں سوال کرتا ہے۔

کبھی اس کے ذریعے کئے گئے سوال کا مقصد مخاطب سے تصدیق کروانا ہوتا ہے جیسے: أَضَرَبَ حَسَّانٌ أَسِيداً؟ أَحَسَّانٌ ضَرَبَ أَسِيداً؟ أَ أَسِيداً ضَرَبَ حَسَّانٌ؟ پہلی مثال میں فعل کے بارے میں، دوسری میں فاعل کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں اور تیسری میں مفعول کے بارے میں تصدیق مقصود ہے۔

ہمزہ استفہامیہ اثبات اور نفی دونوں پر بھی داخل ہوتا ہے، جیسے: أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ. هَلْ نفی پر داخل نہیں ہوتا، البتہ کبھی محل کی دلالت نفی پر ہوتی ہے جیسے: هَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ۔

ہمزۂ استفہامیہ ہمزۂ وصلی پر داخل ہو تو ہمزۂ وصلی کو حذف کرنا جائز ہے جیسے: أَشْتَرَيْتَ الْكِتَابَ؟ اسی طرح: أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ؟ أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللهِ عَهْداً. البتہ اگر ہمزۂ وصلی لام کے ساتھ ہو تو اسے حذف نہیں کرتے، بلکہ مد کے ساتھ پڑھتے ہیں جیسے: آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ. آلرَّجُلُ قَالَ ذٰلِكَ أَمِ الْمَرْأَةُ۔

ہمزہ استفہامیہ کو حذف کرنا بھی جائز ہے، جیسے: فِي الصَّبَاحِ حَضَرْتَ أَمْ فِي الْمَسَاءِ أَيْ أَفِي الصَّبَاحِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 88

حروفِ ایجاب

یہ درج ذیل چھ حروف ہیں: نَعَمْ، بَلَیٰ، أَجَلْ، جَیْر، إِیْ، إِنَّ۔

نعم: حرفِ ایجاب ہے اور سوال کے مضمون کی تصدیق کے لئے آتا ہے، خواہ سوال مثبت ہو یا منفی۔ جیسے: قَامَ زَیْدٌ کا جواب نَعَم سے دیا جائے تو مراد ہوگا زید کھڑا ہوا اور جب کہ أَلَمْ یَقُمْ زَیْدٌ (کیا زید کھڑا نہیں ہوا؟) کا جواب نعم سے دیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ کھڑا نہیں ہوا، البتہ اگر اس کا جواب بَلَیٰ سے دیا جائے تو مراد ہوگا کہ کھڑا ہوا۔

بلیٰ: حرفِ جواب ہے۔ بَلَیٰ کے ذریعے بطورِ خاص نفی کا جواب دیا جاتا ہے۔ یہ منفی سوال، یا خبر کی تردید اور اس سوال یا خبر کے مثبت معنی کی تصدیق کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: مَا کُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ (ہم تو برے کام نہیں کیا کرتے تھے) کے بعد بَلَیٰ کے معنی ہوں گے بلکہ تم برے اعمال کرتے تھے أی: عَمِلْتُم السُّوءَ۔

زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا أَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلَیٰ (منکرین نے بڑے دعوے سے کہا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجئے ہاں ضرور کیوں نہیں) یہاں مفہوم یہ ہے کہ نہیں بلکہ وہ ضرور اٹھائے جائیں گے۔

لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ یَمُوْتُ (مرنے والے کو اللہ نہیں اٹھائے گا) کے جواب میں بَلَیٰ کے معنی ہوں گے کیوں نہیں اللہ انہیں اٹھائے گا۔ أی: یَبْعَثُهُم۔

قَالُوا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْأُمِّیِّیْنَ سَبِیْلٌ ..... بَلَیٰ أی: عَلَیْهِم سَبِیْلٌ۔

وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَیَّاماً مَّعْدُوْدَةً ..... بَلَیٰ أی: تَمَسُّهُم وَیَخْلُدُوْنَ فِیْهَا۔

اور کبھی نفی پر داخل استفہام کے جواب میں آتا ہے اور کلامِ منفی کو مثبت بناتا ہے جیسے: أَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) قَالُوا بَلَیٰ (انہوں نے کہا ہاں ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں)۔ علماء کہتے ہیں کہ اگر "بلیٰ" کی جگہ "نعم" کہیں تو کفر کا خطرہ ہے، کیوں کہ "نعم" کلام منفی کو منفی ہی رکھتا ہے۔

أَیَحْسَبُوْنَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُم وَنَجْوٰهُم (کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے رازوں اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے؟) بَلَیٰ (ہاں کیوں نہیں ہم سنتے ہیں)

أَیَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ لَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَه (کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں گے) بَلَیٰ (ہاں کیوں نہیں ضرور جمع کریں گے)

إِی: بھی حرفِ جواب ہے جو تاکید اور تحقیق کے لئے قسم سے پہلے آتا ہے اور نَعَمْ (ہاں) کا مفہوم رکھتا ہے، جیسے: وَیَسْتَنْبِئُوْنَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِیْ وَرَبِّیْ إِنَّه لَحَقٌّ۔ (پھر پوچھتے ہیں کیا واقعی یہ سچ ہے جو تم کہہ رہے ہو؟ کہو میرے رب کی قسم یہ بالکل سچ ہے)

اسی طرح کسی بات کے جواب میں: إِیْ لَعَمْرُکَ ہاں! تمہاری جان کی قسم، إِی هَا لله ہاں! اللہ کی قسم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أجل: نعم کی طرح استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے ہاں، جی ہاں، بے شک، اچھا۔ یہ سوالیہ فقرے کے جواب میں استعمال نہیں ہوتا، بلکہ صرف خبر کے اثبات کے لئے آتا ہے جیسے: قَدْ أَتَاكَ زَيْدٌ (زید تیرے پاس آچکا) کا جواب أجل ہوگا۔ قَدْ نَجَحَ أَخُوْكَ کا جواب ہوگا: أَجَلْ هُوَ كَذٰلِكَ۔

جَيْر: اس کا استعمال نعم اور أجل کی طرح ہے اور عام طور پر قسم کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے: جَيْر واللّٰهِ لأَقُوْلَنَّ الصِّدْقَ، أي: نَعَمْ واللهِ۔

إنَّ: یہ نعم کی طرح استعمال ہوتا ہے جیسے إنَّه اس شخص کے جواب میں کہا جائے جو کہے: اِضْرِبْ زَيْداً یعنی نعم أضْرِبُ، اسی طرح: قَامَ مُحَمَّدٌ کے جواب إنَّه کا مطلب ہوگا: نَعَمْ قَامَ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آنے والوں میں سے ایک نے کسی بات کی وجہ سے کہا تھا: لَعَنَ اللهُ نَاقَةً حَمَلَتْنِيْ إلَيْكَ تو آپ نے جواب میں کہا: إنَّ وَرَاكِبَهَا، أي: نَعَمْ وَرَاكِبَهَا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 89

حروفِ تفسیر

یعنی وہ حروف جو سابقہ بات کی وضاحت کے لئے استعمال ہوں اور یعنی کے معنی پر دلالت کریں۔ انہیں حروف العبارۃ بھی کہتے ہیں۔ یہ دو حرف ہیں: أيْ، أنْ۔

أي: یہ عطف المفرد علی المفرد اور عطف الجملۃ علی الجملۃ کے لئے آتا ہے، اس کا مابعد ماقبل کے لئے بدل، عطف بیان یا تفسیر بنتا ہے جیسے: هُوَ مَكِّيٌّ، أي: مَنْسُوبٌ إلى مَكَّة وہ مکی ہے یعنی مکہ کی طرف منسوب ہے۔ رَأيْتُ غَضَنْفَراً، أي: أسَداً میں نے غضنفر کو دیکھا یعنی شیر کو۔ اسی طرح إنْ كُنْتُم عَلَى سَفَرٍ، أي: في سَفَرٍ، اور: ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ، أي: أذْهَبْتُه۔

أن تفسیر یہ أيْ کے معنی میں ہوتا ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ

① اس سے قبل جملہ ہو، لہٰذا: وَآخِرُ دَعْوَاهُم أنِ الحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِيْن میں "أن" تفسیر یہ نہیں۔

② ایسے فعل کے بعد ہو جو قول کے معنی میں ہو جیسے: وَنَادَيْنَاه أنْ يَا إبْرَاهِيْم، أي: قُلْنَا لَه أن يَا إبْرَاهِيْم، وَأوْحَيْنَا إلَيْه أنِ اصْنَعِ الفُلْكَ بِأعْيُنِنَا، أي: قُلْنَا له أنِ اصْنَعِ الفُلْكَ بِأعْيُنِنَا۔ اسی طرح وَنُوْدُوا أنْ تِلْكُمُ الجَنَّةُ۔ وَانْطَلَقَ المَلَأُ مِنْهُم أنِ امْشُوا۔ لہٰذا وَأوْحَى رَبُّكَ إلَى النَّحْلِ أنِ اتَّخِذِي مِنَ الجِبَالِ بُيُوتاً میں "أن" تفسیر یہ نہیں، کیوں کہ "وحی" سے مراد "الہام" ہے اور الہام میں قول کا معنی نہیں، تو اس "أن" کو "أن" مصدر یہ کہا جائے گا أي: أوْحَى رَبُّكَ إلى النَّحْلِ بِاتِّخَاذِ الجِبَالِ بُيُوتاً۔

③ سابقہ جملے میں لفظ "قول" موجود نہ ہو، اگر ہو تو اس میں تاویل کرتے ہیں، جیسے: مَا قُلْتُ لَهُم إلَّا مَا أمَرْتَنِي به أنِ اعْبُدُوا اللهَ رَبِّي وَرَبَّكُم میں تاویل کرتے ہیں کہ مَا أمَرْتُهُم إلَّا بِمَا أمَرْتَنِي به۔

یہ شرط غرائبات میں سے ہے کہ سابقہ جملے میں معنی قول کا ہونا ضروری ہے، جب صراحتاً لفظ "قول" آئے تو اس میں تاویل کر کے اسے معنی قول بناتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 90

حروفِ مصدریہ

حروفِ مصدریہ تین ہیں: ما، أن، أنَّ۔

ما: ظاہری عمل تو نہیں کرتا، اس کی دو قسمیں ہیں:

مصدریہ ظرفیہ:

جو فعل کو مصدر کے معنی میں بھی کرے اور ظرف بھی واقع ہو یعنی اس میں وقت بھی ملحوظ ہو جیسے: وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا. أي: مُدَّةَ دَوَامِ حَيَاتِي (اور اس نے مجھے جب تک میں زندہ رہوں نماز اور زکوۃ کی نصیحت کی ہے)۔ اسی طرح: فَاتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُم. أي: مُدَّةَ اِسْتِطَاعَتِكُم۔ (جب تک تمہاری استطاعت ہو اللہ سے ڈرتے رہو)۔ نیز وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ (اسی طرح ان لوگوں پر بھی کوئی اعتراض کا موقع نہیں ہے جنہوں نے جب خود تمہارے پاس آ کر درخواست کی تھی، ہمارے لئے سواریاں بہم پہنچائی جائیں)

اسی طرح یہ مثالیں بھی ہیں: أَقُوْمُ مَا قَامَ الأُسْتَاذُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک استادِ محترم کھڑے رہیں) اِنْتَظِرْ مَا إِنْ جَلَسَ القَاضِي. أي: مُدَّةَ جُلُوْسِهِ.

مصدریہ محضہ:

یہ صرف مصدر کے معنی میں ہوتا ہے اور اس میں وقت ملحوظ نہیں ہوتا، جیسے: وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُوْنَ. أي: بِكِذْبِهِمْ (ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا) اسی طرح: فَذُوْقُوا بِمَا نَسِيْتُم. أي: بِنِسْيَانِكُم۔ چکھو (عذاب کا مزہ) نیز: عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ. أي: عَنَتُكُمْ (تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے)

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ. أي: بِرُحْبِهَا (زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی)

أن مصدریہ غیر عاملہ نہیں، بلکہ عمل کرتا ہے۔ اگر مخففہ من المثقلہ ہو تو پھر عاملہ نہیں ہوگا۔ چونکہ یہ کوفیین کے نزدیک غیر عاملہ ہے اسی وجہ سے مصنف نے اسے حروف غیر عاملہ میں ذکر کیا مثلاً: بعض صورتوں میں مضارع پر داخل ہوتا ہے اور عمل نہیں کرتا جیسے: عَلِمَ أَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُم مَرْضَىٰ۔

"أن" غیر عاملہ ہو تو اس کے ساتھ "ما" کافہ بھی ملتا ہے۔

فائدہ: ما اور "أن" فعل پر داخل ہو کر اسے مصدر کی تاویل میں کرتے ہیں، جیسے:

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ أي: بِرُحْبِهَا۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدٰى إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللهُ بَشَراً رَسُوْلاً. أي: إِلَّا قَوْلُهُم۔ أَعْجَبَنِي أَنْ ضَرَبْتَ زَيْداً أي: ضَرْبُكَ زَيْداً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 91

حروفِ تحضیض

تحضیض بمعنی برانگیختہ کرنا، ابھارنا۔ یہ چار حرف ہیں: أَلَّا، هَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا۔

أَلَّا جیسے: أَلَّا تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ۔ "أَلَّا" قرآن میں تحضیض کے معنی میں استعمال نہیں ہوا، بعض حضرات نے "أَلَّا يَسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ" میں "أَلَّا" کو برائے تحضیض قرار دیا ہے۔

هَلَّا حرفِ استفہامیہ اور لائے نافیہ سے مرکب ہے، فعل مضارع پر داخل ہو کر فعل پر ابھارنے پر دلالت کرتا ہے جیسے: هَلَّا تُسَاعِدُ الضَّعِيْفَ۔

لولا: مضارع اور معنی مضارع پر تحضیض کے لئے آتا ہے جیسے:

لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّوْنَ وَالْأَحْبَارُ۔ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيْبٍ فَأَصَّدَّقَ۔

اور ماضی پر توبیخ (جھڑکنے اور شرم دلانے) کے لئے آتا ہے جیسے:

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ، أَيْ: لَوْلَا قُلْتُمْ إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ لَوْلَا جَاؤُوْا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ۔ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللهِ قُرْبَانًا آلِهَةً۔ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوْا۔ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ۔ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ۔

لوما: لولا کی طرح ہے جیسے: لَوْمَا تَأْتِيْنَا بِالْمَلَائِكَةِ (اگر تم سچے ہو تو) آخر تم ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے۔ (یعنی فرشتے لا کر تو دکھاؤ)

حروفِ توقع:

یہ صرف ایک حرف ہے قَدْ جو ماضی پر داخل ہو کر تحقیق کا فائدہ دیتا ہے جیسے: قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ۔ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

اسی طرح ماضی کو حال کے معنی سے قریب کرنے کے لئے بھی آتا ہے جیسے: قَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ۔ وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا۔

مضارع پر کبھی تقلیل کے لئے جیسے: قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ۔ قَدْ يَكُوْنُ مَعَ الْمُسْتَعْجِلِ الزَّلَلُ۔

کبھی تکثیر کے لئے جیسے: قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ۔

اور کبھی تحقیق کے لئے آتا ہے جیسے: قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ۔

قد کی حیثیت فعل کے جز کی ہوتی ہے، لہٰذا قد اور فعل مضارع کے درمیان سوائے قسم کے کسی اور کلمے کے ذریعے فاصلہ لانا جیسے: قَدْ لَا أَذْهَبُ الْيَوْمَ۔ قَدْ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِيْ وُسْعِيْ۔ قَدْ لَنْ يَحْضُرَ وَالِدِيْ مَجْلِسَ الْآبَاءِ درست

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، لہٰذا مذکورہ تعبیر کے لئے رُبَمَا استعمال کرنا فصیح ہے جیسے: رُبَمَا لَا أَذْهَبُ اليوم. البتہ قسم کے ذریعے فاصلہ آسکتا ہے جیسے: قَدْ واللهِ شَغَلْتَنِيْ، قَدْ لَعَمْرِيْ زُرْتَاهُ۔

حروفِ ردع:

كَلَّا ثعلب اسے کاف تشبیہ اور ''لا'' نافیہ سے مرکب مانتے ہیں اور باقی حضرات اسے بسیط کہتے ہیں۔ كَلَّا کا استعمال چار طرح ہوتا ہے:

① كَلَّا برائے ردع بمعنی زجر وتوبیخ یعنی کسی بات سے روکنے، باز رکھنے اور ڈانٹنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: قَالَ أَصْحَابُ مُوْسَى إِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ۔ موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا: ہم لوگ پکڑے جائیں گے قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا (ایسا مت کہو، اپنے قول سے باز آؤ، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا) یقیناً میرے ساتھ میرا رب ہے جو مجھے ہدایت دے گا۔

② كَلَّا برائے رد ونفی بمعنی بلکہ: اس صورت میں یہ ایک چیز کی تردید اور دوسری کا اثبات کرتا ہے جیسے: قال المريضُ: شَرِبْتُ ماءً، قال الطبيبُ: كَلَّا شربتَ لَبَناً۔ مریض نے کہا: میں نے پانی پیا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا كَلَّا بلکہ تم نے دودھ پیا ہے۔ یعنی تم نے پانی نہیں پیا، بلکہ دودھ پیا ہے، جب کہ تمہارے لئے دودھ ممنوع تھا۔

③ كَلَّا برائے تنبیہ بمعنی أَلَا: یہ كَلَّا تنبیہ کے لئے ابتدائے کلام میں آتا ہے اور سامعین کے نظریات وخیالات وغیرہ کا رد کرتا ہے جیسے: يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ كَلَّا لَا وَزَرَ۔ اس دن کہے گا کہاں بھاگ کر جاؤں؟ ہرگز نہیں، وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔

④ برائے جواب بمعنی حقاً: بعض اوقات "كَلَّا" جواب میں تصدیق کے لئے آتا ہے اگر اس سے پہلے قابلِ زجر بات نہ ہو اور "حَقًّا" (یقیناً، بلاشبہ) کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے: كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى (یقیناً انسان سرکشی کرتا ہے) اسی طرح كَلَّا وَالْقَمَرِ یعنی چاند کی گواہی ہے یقیناً واقعتاً یہی بات ہے۔ اسی طرح ذیل کی آیات میں بھی حقًّا کے معنی میں ہے كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 92

تنوین

تنوین: تنوین کی پانچ قسمیں ہیں:

1. تنوینِ تمکن: وہ تنوین جو اسم متمکن پر داخل ہو جیسے: زَيْدٌ، خَالِدٌ، رَجُلٌ، يَوْمٌ، مَدِيْنَةٌ۔
2. تنوینِ تنکیر: وہ تنوین جو عام طور پر مبنی اسماء کے آخر میں آتی ہے اور اس اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہے جیسے معروف نحوی امام سیبویہ مراد ہو تو بلا تنوین سِيْبَوَيْهِ کہا جائے گا، لیکن اگر تنوین کے ساتھ سِيْبَوَيْهٍ کہا جائے تو نکرہ ہوگا۔ اسی طرح اسم فعل "صَهْ" بغیر تنوین کے ہو تو معرفہ ہے اور اس کا معنی ہے ابھی خاموش رہو أُسْكُتُ الآن۔ یعنی وقت معین ہے، جب کہ تنوین کی صورت صَهٍ (کبھی تو خاموش ہو جایا کرو) أي: أُسْكُتُ سُكُوْتاً مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا میں تعیین نہیں۔

اسی طرح غیر منصرف علم جس پر تنوین داخل نہیں ہوتی اگر اس سے تعریف ختم کی جائے تو علمیت باقی نہ ہونے کی وجہ سے اس میں ایک ہی سبب باقی رہتا ہے، لہٰذا اس پر تنوین داخل ہوتی ہے جیسے: جَاءَنِيْ أَحْمَدُ وَأَحْمَدٌ آخَرُ۔ میرے پاس (معروف) احمد اور ایک اور احمد آیا۔

3. تنوینِ تقابل: وہ تنوین جو کسی چیز کے مقابلے میں آئے جیسے: جمع مؤنث سالم "مُسْلِمَاتٌ" میں تنوین جمع مذکر سالم "مُسْلِمُوْنَ" کے نون کے مقابلے میں ہے۔
4. تنوینِ عوض: جو کسی محذوف حرف، کلمے یا جملے کے بدلے آئے۔ محذوف حرف کے بدلے تنوین جیسے: قَاضٍ، دَاعٍ، سَاقٍ، جَوَارٍ میں تنوین حرف محذوف کے بدلے ہے۔ محذوف کلمے کے بدلے تنوین جیسے عام طور لفظ کل اور بعض کے مضاف الیہ کو حذف کر کے انہیں منون پڑھا جاتا ہے، مثلاً: فَازَ الطُّلَّابُ فَصَافَحْتُ كُلاًّ مِنْهُمْ، أي: كُلَّ طَالِبٍ۔ اسی طرح كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ، أي: كُلُّ إِنْسَانٍ۔ بعض کی مثال، جیسے: مَرَرْتُ بِبَعْضٍ قَائِماً اسی طرح: فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ، أي: على بعضهم۔ محذوف جملے کے بدلے تنوین، جیسے: يَوْمَئِذٍ حِيْنَئِذٍ کہ اصل میں يَوْمَ إِذْ كَانَ كَذَا، حِيْنَ إِذْ كَانَ كَذَا تھا، مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے عوض تنوین لے آئے۔
5. تنوینِ ترنم: وہ تنوین جو وزنِ شعری برابر کرنے کے لئے آئے، یہ تنوین اسم کی خصوصیت نہیں، بلکہ فعل پر بھی داخل ہوتی ہے، اسی طرح بغیر گنجائش کے اسم پر بھی داخل ہوتی ہے۔

أَقِلِّي اللومَ عَاذِلُ وَالعِتَابَنْ وَقُوْلِيْ إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

"العِتَابَنْ" اسم پر الف لام داخل ہے، اس کے باوجود تنوین داخل ہوئی، کیوں کہ تنوینِ ترنم ہے، اسی طرح "أَصَابَ" فعل پر بھی وزنِ شعری کی وجہ سے داخل ہوئی۔ کبھی یہ تنوین حرف کے آخر میں آتی ہے جیسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَفِدَ التَّرَحُّلُ غَيْرَ أَنَّ رِكَابَنَا لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَكَأَنْ قَدِنْ

یہاں "قَدْ" حرف ہے لیکن اس پر تنوین داخل ہوئی۔ قرآن کریم میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں جیسے: وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا۔ فَأَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا۔

نون تاکید:

غیر عاملہ ہے اور مضارع کے آخر میں بصورت نون ثقیلہ وخفیفہ ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 93

حروفِ زائدہ

حروفِ زیادت:

یہ آٹھ ہیں: إنْ، أنْ، مَا، لَا، مِنْ، کاف، بَا، لَام۔

① إنْ: انْ زائدہ تاکید کے لئے استعمال ہوتا ہے اور عام طور پر یا تو "ما" مصدریہ کے بعد آتا ہے جیسے: اِنْتَظِرْ مَا إنْ جَلَسَ الأَمِيْرُ، أي: انْتَظِرْ مُدَّةَ جُلُوْسِ الأَمِيْرِ۔ مَا إنْ أتيتُ بشيءٍ أنتَ تَكرَهُهُ۔ میں جو چیز بھی اپنے ساتھ لاتا ہوں آپ کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔

یا "لما" کے بعد آتا ہے، جیسے: لَمَّا إنْ قَامَ زيدٌ قُمْتُ۔

یا "ما" نافیہ کے بعد استعمال ہوتا ہے جیسے: مَا إنْ رَأيْتُ زَيداً، أي: مَا رَأيْتُهُ، مَا إنْ مُحمدٌ قَائِمٌ۔

② أنْ: یہ بھی تاکید کے لئے آتا ہے اور عموماً "لمّا" کے بعد زائد ہوتا ہے جیسے: فَلَمَّا أنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيْراً، وَلَمَّا أنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إبْرَاهِيْمَ بِالْبُشْرَىٰ۔ اسی طرح قسم اور "لو" کے درمیان بھی زائدہ ہوتا ہے جیسے: وَاللهِ أنْ لَوْ قَامَ زَيْدٌ، أمَا وَاللهِ أنْ لَوْ فَعَلْتَ فَعَلْتُ۔

ما: مائے زائدہ کی دو قسمیں ہیں: زائدہ کافہ، زائدہ غیر کافہ۔

زائدہ کافہ برائے اسم جیسے: حَضَرْتُ بَعْدَمَا أنْتُمْ قِيَامٌ، بَيْنَمَا نَحْنُ نَسْتَمِعُ لِشَرْحِ الْمُعَلِّمِ قُرِعَ الْجَرَسُ۔

زائدہ کافہ برائے فعل جیسے: طَالَمَا انْتَظَرْتُ، قَلَّمَا أحْضُرُ۔

زائدہ کافہ برائے حرف جیسے: إنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إخْوَةٌ، كَأَنَّمَا يُسَاقُوْنَ إلَى الْمَوْتِ، لَعَلَّمَا مُحمدٌ قَادِمٌ۔

زائدہ مؤکدہ غیر کافہ جیسے: غُضِبْتُ مِنْ غَيْرِ مَا جرمٍ، عُنِفْتُ مِنْ غَيْرِ مَا سَبَبٍ، جِئْتُ لِأَمْرٍ مَا، أي: مَا جِئْتُ إلا لأمرٍ۔

مائے زائدہ عام طور پر درج ذیل جگہوں میں ہوتا ہے۔

إذا اور متی کے بعد جیسے: إذا ما تَخْرُجْ أخْرُجْ، مَتَى ما تَخْرُجْ أخْرُجْ۔

"إن" کے بعد جیسے: فَإمَّا إفإنْ مَا يَأتِيَنَّكُم مِنِّي هُدىً۔ فَإمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أحَداً۔

حروفِ جارہ کے بعد بھی جیسے: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللهِ لِنْتَ لَهُم، مِمَّا خَطِيْئَاتِهِم أغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَاراً، عَمَّا قَلِيْلٍ۔ اسی طرح مضاف ومضاف الیہ کے درمیان بھی زائد ہوتا ہے جیسے: أيَّمَا الأجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ

إنَّ، أنَّ، كأنَّ، رُبَّ کے بعد مائے زائدہ کافہ ہوتا ہے۔ یعنی ان حروف کو اپنے عمل سے روک دیتا ہے۔

لا زائدہ: یہ درج ذیل مقامات پر زائد ہوتا ہے۔ "واو" عاطفہ کے بعد "لا" نفی کی تاکید کیلئے جیسے: لَمْ يَكُنِ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلاً، غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عليهم ولا الضَّالِّيْنَ، يومٌ لا بَيْعٌ فيه ولا خُلَّةٌ ولا شَفَاعَةٌ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أن" مصدریہ کے بعد جیسے: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ، أي: أَنْ لا تَسْجُدَ، مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا أَلَّا تَتَّبِعَنِ، لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الكِتَابِ۔

قسم سے پہلے جیسے: لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا البَلَدِ، قُلْ تَعَالَوا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُم عَلَيْكُم أَلَّا تُشْرِكُوا میں "لا" نافیہ، ناھیہ، زائدہ تینوں احتمال ہیں۔ وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُم لَا يَرْجِعُونَ میں دو احتمال ہیں: "لا" زائدہ یا نافیہ۔

باقی چار: من، کاف، با، لام حروف جارہ ہیں، لفظی عمل کرتے ہیں معنوی طور پر زائد ہوتے ہیں:

"من" جیسے: هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ، هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ، هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ۔

کاف جیسے: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔

"با" جیسے: أَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ، كَفَى بِاللهِ شَهِيداً، لا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ، أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللهَ يَرَى، تُنْبِتُ بِالدُّهْنِ، مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ، بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ، وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا، أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ۔

"لام" جارہ جیسے: رَدِفَ لَكُم، إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ البَيْتِ وَيُطَهِّرَكُم تَطْهِيراً۔

فائدہ:

حروفِ زائدہ کی پہچان یہ ہے کہ اگر انہیں حذف کیا جائے تو معنی میں کوئی خلل نہ آئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 94

حروفِ شرط

حروف شرط:

یہ دو ہیں: أما، لو۔ یہ لفظی عمل نہیں کرتے اور نہ ہی ان کی جزا مجزوم ہوتی ہے۔

أمّا شرطیہ: جزم کا عمل نہیں کرتا اور اس کی جز پر عام طور ''فا'' داخل ہوتی ہے۔ اس کا ترجمہ لیکن، رہے، رہا یہ کہ، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے جیسے مفہومات پر مشتمل ہوتا ہے جیسے: فَأَمَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا فَيَعْلَمُوْنَ أَنَّه الحَقُّ مِنْ رَّبِّهِم وَأَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ۔ رہے ایمان والے تو وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ بات ان کے رب کی طرف سے حق ہے، جہاں تک کافروں کا تعلق ہے تو وہ کہتے ہیں۔

امّا برائے تفصیل تفسیر: کسی بات کی تفصیل وتفسیر کے لئے بھی آتا ہے، اس صورت میں اس کے جواب میں ''فا'' لانا ضروری ہے جیسے: فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيْدٌ فَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوا فَفِي النَّارِ... وَأَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوا فَفِي الجَنَّةِ. یہاں ''اما'' شقی اور سعادت مندوں کے انجام کے فرق کی تفصیل وتفسیر بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌ بِالقَارِعَةِ فَأَمَّا ثَمُوْدُ فَأُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ وأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ۔ یہاں ''اما'' ثمود اور عاد کے انجام کے فرق کی تفصیل وتفسیر بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

اسی طرح فَأَمَّا اليَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ سابقہ انعامات کے بدلے جن احکامات کا مکلف بنایا ان کی تفصیل بتائی گئی۔

فَأَمَّا الإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ أَكْرَمَنِ وأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ أَهَانَنِ۔ انسان کی دو حالتوں کی تفصیل وتفسیر کا بیان ہے۔

فَأَمَّا مَنْ طَغَى وَآثَرَ الحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الجَحِيْمَ هِيَ المَأْوَى، وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الهَوَى فَإِنَّ الجَنَّةَ هِيَ المَأْوَى سرکش اور مطیع کے انجام کے فرق کی تفصیل بتانی مقصود ہے۔

بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ جزا پر ''فا'' نہ ہو، اگر ایسی صورت ہو تو وہاں ''فا'' مقدر مانتے ہیں جیسے: أَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُم أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيْمَانِكُم، أي: فَيُقَالُ لَهُم أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيْمَانِكُم۔

فائدہ: ''أما'' کے بعد اسم کا ہونا لازمی ہے چاہے مبتدا کی صورت میں ہو، ظرف ہو بہر حال اسم ضرور ہوگا یہ لازم الاسمیۃ ہے جیسا کہ امثلہ مذکورہ میں ہے، اگر کہیں اسم نہ ہو تو وہاں اسم کو مقدر مانیں گے جیسے: فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ المُقَرَّبِيْنَ۔ چونکہ بحث اس آدمی کی ہے جو وفات پا جائے اس لئے کہیں گے فَأَمَّا المُتَوَفّٰى إِنْ كَانَ مِنَ المُقَرَّبِيْنَ۔

أمّا برائے تاکید: جیسے:

أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ عَلِمْتُ فَهَلْ لِوَصْلِكَ مِنْ مقام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: أَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ میں أَمَّا تفضیلیہ یا شرطیہ نہیں، بلکہ یہ دو کلمے ہیں أم منقطعہ اور ما استفہامیہ یعنی أَمْ مَا ذَا كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اسی طرح: آللهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُوْن میں أم منقطعہ اور ما موصولہ ہے: أي: أَمِ الَّذِي يُشْرِكُوْنَه۔

لو شرطیہ: اگر اس کا جواب فعل ماضی ہو تو لو فعل ماضی کا معنی دیتا ہے اگرچہ اس کے بعد فعل مضارع ہو جیسے: لَوْ نَعْلَمُ قِتَالاً لَاتَّبَعْنَاكُمْ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آج جنگ ہوگی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے۔

یا پھر لو سے مربوط سابقہ جملہ ماضی ہو تو بھی ماضی کے معنی پر دلالت کرتا ہے جیسے: وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً۔ کفار تو یہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان کی طرف سے ذرا غافل ہو جاؤ اور وہ لوگ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔ یہاں فعل مضارع تَغْفُلُوْن سے پہلے سابقہ جملہ فعل ماضی وَدَّ پر مشتمل ہے۔

کبھی اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے کہ جملہ ثانیہ منتفی ہے، کیوں کہ انتفاء جملہ اولیٰ منتفی ہوتا ہے جیسے: لَوْ كَانَ فِيْهِمَا إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا۔ یہاں جملہ ثانیہ میں فساد کی نفی ہے کہ فساد نہیں، کیوں کہ جملہ اولی کی نفی ثابت ہے کہ الٰہ ثانی نہیں۔ لو کے مدخول کا درجہ جملہ ثانیہ کے لئے شرط کی طرح ہوتا ہے اور جملہ ثانیہ کی حیثیت جزا کی ہوتی ہے۔ ذیل کی آیات میں بھی غور کریں:

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللهِ۔

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلاً مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا۔

''لو'' برائے تقلیل: اسے ''لو'' وصلیہ کہتے ہیں۔ اس صورت میں یہ دو بعید باتوں یا دو متضاد احکام کو ملانے کیلئے استعمال ہوتا ہے، اور اگرچہ، چاہے، خواہ وغیرہ کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: تَصَدَّقُوْا وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ۔ خیرات کیا کرو چاہے وہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح: فَاتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔ لہٰذا دوزخ کی آگ سے بچو چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو، اور: عَاقِبِ الْمُجْرِمَ وَلَوْ كَانَ ابْنَكَ۔ مجرم کو سزا دو چاہے وہ تمہارا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

لو برائے تکثیر: جیسے: وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَداً۔ اگر ہم اتنی ہی (یعنی سمندر جتنی روشنائی) مزید فراہم کر دیں۔

''لو'' برائے عرض: اس کا جواب حرف فا کے ساتھ منصوب ہوتا ہے، جیسے: لَوْ تَنْزِلُ عِنْدَنَا فَتُصِيْبَ خَيْراً۔ اگر آپ ہمارے پاس قیام کریں گے تو آپ کا فائدہ ہوگا۔

لو برائے تمنی: یہ بھی حرف فا کے ساتھ منصوب ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر جزائیہ جملے میں مضارع معروف اور مضارع خفیف دونوں استعمال ہو سکتے ہیں جیسے: لَوْ تَأْتِيْنِيْ فَتُحَدِّثَنِيْ۔ كاش آپ میرے پاس آتے اور مجھ سے گفتگو کرتے۔

اسی طرح: وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ۔ وہ چاہتے ہیں کہ کاش کچھ تم مداہنت کرو، تو وہ بھی مداہنت کریں۔

نیز: لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ کاش ہمیں ایک دفعہ پھر پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مومن ہو جائیں۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ۔ بعید نہیں وہ وقت، جب کافر پچھتا کر اس خواہش کا اظہار کریں گے کہ کاش! ہم مسلمان ہو جاتے۔

لو مصدریہ بھی ہوتا ہے جیسے: أُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ۔ میری خواہش ہے کہ کاش آپ کامیاب ہو جائیں أي: أُحِبُّ نَجَاحَكَ۔ اسی طرح: يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 95

لولا، لامِ مفتوحہ برائے تاکید

لولا: یہ دو حروف: لَو + لا سے مرکب ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں:

① لولا برائے امتناع، یعنی یہ ایک چیز کے وجود کی بنیاد پر دوسری چیز کے امتناع کو ثابت کرتا ہے جیسے: لَوْلَا الْعِلَاجُ لَهَلَكَ الْمَرِيْضُ۔ اگر علاج نہ کیا جاتا تو مریض ہلاک ہو جاتا، یعنی علاج کے وجود کی بنا پر مریض کی ہلاکت ممنوع ہو گئی۔ اسی طرح: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔ اگر علی نہ ہوتا تو عمر ہلاک ہو جاتا، یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وجود کی بنا پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غلط فیصلہ کرنے سے محفوظ ہو گئے۔ یہاں مراد ہلاکت اخروی ہے کہ ایک مقدمے کے فیصلے میں اجتہادی خطا واقع ہوئی تھی۔

② لولا برائے شرط: لولا کا جواب بعض اوقات مذکور ہوتا ہے اور بعض اوقات محذوف۔ جب لولا جملہ اسمیہ پر بطورِ شرط آتا ہے تو اس کا جواب جملہ فعلیہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں پہلا جملہ دوسرے جملے کی نفی کا مضمون پیدا کرتا ہے جیسے: لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهِ۔ اگر وہ یونس علیہ السلام تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو وہ مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتا۔

اسی طرح: لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ۔ اگر تم نہ ہوتے تو ہم مؤمن ہوتے۔

نیز امام شافعی رحمہ اللہ کے درجِ ذیل شعر میں بھی جواب مذکور ہے:

لَوْلَا الشِّعْرُ بِالْعُلَمَاءِ يُزْرِي لَكُنْتُ الْيَوْمَ أَشْعَرَ مِنْ لَبِيْدٍ

البتہ ذیل کی آیت میں: لَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ میں جواب لَهَلَكْتُمْ محذوف ہے۔

لولا تحضیض کے لئے بھی آتا ہے جس کا بیان گزر چکا۔ اسی طرح لولا تمنی اور عرض کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللهَ۔ تم اللہ سے استغفار کیوں نہیں کرتے؟

لامِ مفتوحہ برائے تاکید: اسے لام ابتدایہ بھی کہتے ہیں اور یہ اسم فعل اور حرف تینوں پر داخل ہوتا ہے اسم پر دخول کی مثال: لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، وَاللهُ يَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُهُ، إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ، إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُوْدٌ۔

فعل پر لام تاکید جیسے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ۔ اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا۔ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ۔ اور اگر یہ ان کی مدد کریں بھی تو پیٹھ پھیر جائیں گے۔

حرف پر لام تاکید جیسے: وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ۔ ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے آسان ذریعہ بنا دیا ہے۔ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ۔ انسان درحقیقت خسارے میں ہے۔ "لقد" میں لام مفتوحہ تو طئہ للقسم ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فائدہ:

لام تاکید اضافی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، اسے لام زائدہ برائے تاکید اضافی کہتے ہیں۔ یہ بھی اسم فعل اور حرف تینوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اسم میں عام طور پر یہ لام إنَّ کی خبر پر اضافی تاکید کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ کچھ سابقہ مثالوں میں ہے اور: إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ۔ حقیقت یہ ہے کہ میرا رب ضرور دعا سنتا ہے۔

فعل مضارع سے پہلے جیسے: إِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ۔ یقیناً آپ کا رب ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔

حرف سے پہلے جیسے: وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ۔ اور بے شک آپ اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہیں۔

فائدہ:

إِنَّ اور أَنَّ ہمیشہ اسم سے پہلے استعمال کئے جاتے ہیں، لیکن "إِنْ" مخففہ اور "أَنْ" مخففہ فعل سے پہلے بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ "إِنْ" مخففہ کو "إِنْ" شرطیہ اور "إِنْ" نافیہ سے ممتاز کرنے کے لئے "إِنْ" کی خبر پر لام تاکید لگایا جاتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کریں:

وَإِن نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ۔ اور یقیناً ہم تو تجھے بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں۔

وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً۔ اور یقیناً یہ معاملہ بڑا سخت تھا۔

"أَنْ" مخففہ کے بعد فعل مضارع پر سین، سوف اور فعل ماضی پر "قد" کا اضافہ کیا جاتا ہے تاکہ "أَن" مخففہ کو "أَن" ناصبہ سے ممتاز کیا جائے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کریں۔

عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ۔ اسے معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ مریض ہوں گے۔

لِيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ۔ تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے ہیں۔

اللام الفارقة / الفاصلة: "إِنْ" مخففہ کو "إِنْ" نافیہ سے ممتاز کرنے کے لئے "إِنْ" مخففہ کی خبر پر جو لام آتا ہے اسے لام فارقہ یا لام فاصلہ کہتے ہیں جیسے:

مخففہ		لام فارقہ		
إِنْ	خَالِدٌ	لَـ	مُسافِرٌ	یقیناً خالد سفر کرنے والا ہے۔
إِنْ	زَيْدٌ	لَـ	شُجَاعٌ	یقیناً زید بہادر ہے

لام مُزَحْلَقَة: بعض اوقات إِنَّ کا اسم إِنَّ سے دور کر دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ لام مُزَحْلَقَة کہلاتا ہے، جیسے:

إِنَّ	فِي ذَٰلِكَ	لَعِبْرَةً	لِّمَن يَخْشَىٰ	درحقیقت اس میں بڑی عبرت ہے ہر اس شخص کیلئے جو ڈرے
وإِنْ	عَلَيْكُمْ	لَحَافِظِينَ		جب کہ درحقیقت تم پر نگران مقرر ہیں
مشبہ بالفعل	خبر مقدم	لام مزحلقہ + إِنَّ کا منصوب اسم		

دمت: جو مادام کے معنی میں ہو، جیسے: أَقُومُ مَا جَلَسَ الأَمِيرُ، یہ مصدر یہ ظرفیہ ہے أي: أَقُومُ مُدَّةَ جُلُوسِ الأَمِيرِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 96

حروفِ عاطفہ

حروفِ عاطفہ:

یہ کل دس ہیں: واو، فا، ثم، حتی، إما، أو، أم، لا، بل، لکن۔

"واوٗ" کے ذریعے معطوف علیہ کے ثابت شدہ حکم کو معطوف کے لئے بھی ثابت کیا جاتا ہے۔ "واوٗ" کے عطف میں اس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا کہ کس کے لئے حکم پہلے ثابت ہے اور کس کے لئے بعد میں۔ یعنی "واوٗ" مطلق جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے، اس میں ترتیبِ زمانی ملحوظ نہیں ہوتی جیسا کہ كَذٰلِكَ يُوْحِيْ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ۔ اسی طرح اللہ تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے رسولوں کی طرف وحی کرتا رہا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا زمانہ سب سے آخر میں ہے اس کے باوجود وہ معطوف علیہ اور سابقہ انبیاء کی طرف وحی معطوف ہے۔

حرفِ فاء کو ترتیب وتعقیب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، یعنی جو بات معطوف علیہ کے لئے پہلے ثابت کی گئی ہے وہی بات فوراً معطوف کے لئے ثابت کی جاتی ہے جیسے: ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ۔ پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں پہنچا دیا۔ بعض اوقات "فا" سبب کے معنی دیتا ہے جب معطوف کوئی جملہ ہو جیسے: فَوَكَزَهُ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ۔ تو موسیٰ نے اس کو ایک گھونسا مارا، جس کے نتیجے میں اس کا کام تمام کر دیا۔

ثُمَّ: اس کا استعمال ترتیب اور تراخی (طویل مدت) کے لئے ہوتا ہے، یعنی معطوف علیہ اور معطوف کے حکم میں ترتیب ہوتی ہے اور حکم کچھ وقفے یا مدت کے بعد ثابت ہوتا ہے جیسے: اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ اللہ ہی خلق کی ابتدا کرتا ہے، پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا، پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔

حتی: اسمِ ظاہر کے عطف کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ کسی چیز کی غایت اور انتہا اور بلندی ثابت کی جا سکے۔ غایت کے اظہار میں کبھی بلندی مقصود ہوتی ہے اور کبھی پستی جیسے: مَاتَ النَّاسُ حَتَّى الْأَنْبِيَاءُ۔ لوگ مرتے رہے ہیں چاہے وہ انبیاء ہی کیوں نہ ہوں۔ اَلْمُؤْمِنُ يُجْزَى بِالْحَسَنَاتِ حَتّٰى مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔ مؤمن کو نیکیوں کا صلہ دیا جاتا ہے چاہے وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو۔

أو: عام طور پر طلب کے بعد استعمال کیا جاتا ہے اور تخییر، شک، تفریق، ابہام، ممانعت وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

أو برائے تخییر جیسے: فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضاً أَوْ بِهٖ أَذًى مِنْ رَأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ۔ مگر جو شخص مریض ہو یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (اور اس بنا پر اپنا سر منڈوالے) تو اسے چاہیے کہ فدیے کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے (اسے اختیار ہے)۔ اسی طرح: تَزَوَّجْ هِنْداً أَوْ أُخْتَهَا۔ ہند سے شادی کر لو یا اس کی بہن سے (تمہیں اختیار ہے)۔

أو برائے اباحت، جیسے: فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً۔ پتھروں کی طرح سخت یا پھر سختی میں کچھ ان سے بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھے ہوئے۔ اس مثال میں تشبیہ ہے اور تشبیہ میں اباحت ہے، یعنی ان منافقین کو کسی ایک سے تشبیہ دی جاسکتی ہے دونوں جائز ہیں۔ اسی طرح اِصْحَبْ حَمِيْداً أَوْ رَشِيْداً۔ حمید کی صحبت اختیار کرلو یا پھر رشید کی (دونوں جائز ہیں)۔

أو برائے شک جیسے: لَبِثْنَا يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ۔ شاید ہم دن بھر یا پھر اس سے کچھ کم رہے ہوں گے۔

أو برائے تفریق جیسے: وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْداً أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوْا۔ یہودی کہتے ہیں یہودی ہوتو راہِ راست پاؤ گے، یا پھر عیسائی کہتے ہیں عیسائی ہوتو ہدایت ملے گی۔ یعنی ہر دو اپنی اپنی طرف بلا رہے ہیں اور دونوں کے راستوں میں تفریق ہے۔

أو برائے ابہام جیسے: وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَى هُدًى أَوْ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ۔ اب لامحالہ ہم میں اور تم میں سے کوئی ایک ہی ہدایت پر ہے یا کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ (یعنی بات اور غیر واضح ہے)

أو برائے ممانعت (فعلِ نہی کے بعد) جیسے: وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِماً أَوْ كَفُوْراً۔ اور ان لوگوں میں سے نہ تو آثم (بد عمل) کی اطاعت کرو! اور نہ منکرِ حق کی (بات مانو)، یعنی دونوں کی اطاعت ممنوع ہے۔

أو برائے تقسیم جیسے: اَلْكَلِمَةُ اسمٌ أو فعلٌ أو حرفٌ۔ کلمے کی تین قسمیں ہیں: اسم یا فعل یا حرف۔

أو بمعنی إلی جیسے: لَأُسَهِّلَنَّ الصَّعْبَ أَوْ أُدْرِكَ الْمُنَى۔ میں اپنی آرزوؤں کی تکمیل تک ضرور بہ ضرور مشکلات کا مقابلہ کروں گا۔

أو بمعنی إلّا جیسے: لَأُعَاقِبَنَّهُ أَوْ يُطِيْعَ أَمْرِيْ۔ میں اس کا پیچھا کروں گا یا پھر اس کو میری بات ماننی پڑے گی۔

أو بمعنی أم یا بل۔ یہ أو اضراب کے لئے استعمال ہوتا ہے اور مضمون کا رخ پھیر دیتا ہے جیسے: وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيْدُوْنَ۔ اس کے بعد ہم نے اسے (یعنی یونس علیہ السلام کو) ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زائد لوگوں کی طرف بھیجا۔

أمْ: اس کی دو قسمیں ہیں: أم متصلہ أم منقطعہ۔

أم متصلہ سے پہلے ہمزہ آتا ہے۔ ہمزۂ استفہام کے بعد معادلہ (یعنی برابری) کے لئے استعمال ہوتا ہے اور دو چیزوں میں سے ایک چیز کی تعیین مطلوب ہوتی ہے، جیسے: أَقَرِيْبٌ أَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ۔

دو فعلیہ جملوں کے درمیان بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ ان کے لئے یکساں ہے خواہ تم خبردار کرو یا نہ کرو وہ ماننے والے نہیں۔

أم جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ کے درمیان بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوْهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُوْنَ۔ دونوں صورتوں میں تمہارے لئے یکساں ہی ہے خواہ تم انہیں پکارو یا پھر خاموش رہو۔

بعض اوقات أم سے پہلے تعیین کے لئے ہمزہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تسویہ یعنی دو چیزوں کے درمیان برابری کے لئے آتا ہے، یعنی یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ دونوں باتیں برابر ہیں جیسے: سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ۔ اب تو یکساں ہے خواہ ہم جزع فزع کریں یا صبر بہرحال ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ ان کے لئے یکساں ہے خواہ تم انہیں خبردار کرو یا نہ کرو بہرحال وہ ماننے والے نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض اوقات یہ ہمزہ اَم کے ساتھ تعیین کی طلب کے لئے آتا ہے جیسے: أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقاً أَمِ السَّمَاءُ۔ کیا تم لوگوں کی تخلیق زیادہ سخت کام ہے یا آسمان کی؟

بعض صورتوں میں أم کا مفہوم بَلْ اور تعیین ہوتا ہے جیسے: وَإِنْ أَدْرِيْ أَقَرِيْبٌ أَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ۔ اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے قریب ہے یا دور۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى وَالبَصِيْرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ۔ کہو کیا اندھا اور آنکھوں برابر ہوا کرتا ہے یا پھر (یہ بتاؤ) کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں۔

أم منقطعه: یہ دوسری قسم کا أم ہے۔ اَم منقطعہ سے پہلے ہمزہ نہیں آتا۔ بعض اوقات یہ استفہام انکاری کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: أَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ۔ کیا اللہ کے لئے تو ہیں بیٹیاں اور تم لوگوں کے لئے ہیں بیٹے؟ (یقیناً ایسا نہیں ہوسکتا)۔ اسی طرح: أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ۔ کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں (یقیناً ایسا نہیں ہوسکتا)

فائدہ:

کبھی "أم" عاطفہ کو "ما" موصولہ میں مدغم کرتے ہیں تو اس سے "أما" بن جاتا ہے، اس میں احتیاط کرنی چاہیے جیسے: اَللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُوْن، أي: أمِ الَّذِي يُشْرِكُوْنَه۔

إمَّا: بعض اوقات إمّا کے ذریعے بھی تردیدی عطف کیا جاتا ہے۔ إمَّا کے بعد ایک اور إمَّا کا آنا لازمی ہے۔ إمّا کی کئی قسمیں ہیں:

شک کے لئے جیسے: جَاءَنِيْ إِمَّا مُحَمَّدٌ وَإِمَّا عَلِيٌّ۔ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ إِمَّا مُحَمَّدٌ وَإِمَّا عَلِيٌّ۔

ابہام کے لئے جیسے: وَآخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ۔ کچھ دوسرے لوگ ہیں جن کا معاملہ ابھی خدا کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے، چاہے انہیں سزا دے اور چاہے ان پر از سرِ نو مہربان ہوجائے۔

تخییر کے لئے جیسے: إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْناً۔ یا تو ان کو تکلیف پہنچائے یا پھر ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے۔ اسی طرح: إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُوْنَ أَوَّلَ الْمُلْقِيْنَ، كَافِئْ إِمَّا عمرواً وإِمَّا بكراً۔

تفصیل کے لئے جیسے: إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِراً وَإِمَّا كَفُوْراً۔ ہم نے اسے راستہ دکھایا، اب وہ شکر کرنے والا بنے، خواہ کفر کرنے والا۔ اسی طرح شاعر کا قول ہے۔

سَأَحْمِلُ نَفْسِيْ عَلَى آلَةٍ فَإِمَّا عَلَيْهَا وَإِمَّا

اباحت کے لئے جیسے: تَعَلَّمْ إِمَّا رِيَاضَةً وَإِمَّا أَدَباً۔ یا تو ورزش سیکھ لو یا پھر ادب۔ اسی طرح: زُرْنَا إِمَّا الْيَوْمَ وإِمَّا غداً۔

فائدہ:

إِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً میں إمّا حرفِ عطف نہیں، بلکہ دو کلموں: إن شرطیہ اور مائے زائدہ سے مرکب ہے۔

بل: عام طور پر اپنے ماقبل سے اعراض اور مابعد کے اثبات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اپنے ماقبل کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابطال دور کرتا ہے۔ کبھی اضراب یعنی کلام کو ایک رخ سے دوسرے رخ کی طرف پھیرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ۔ یہ کہتے ہیں رحمان اولاد رکھتا ہے۔ سبحان اللہ! وہ (یعنی فرشتے) تو بندے ہیں جنہیں عزت دی گئی ہے۔ یہاں بات لوگوں کے شرک سے موڑ کر فرشتوں کی بندگی اور عزت کی طرف پھیر دی گئی ہے۔

اسی طرح: أَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ۔ یا یہ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مجنون ہے؟ نہیں بلکہ وہ تو ان لوگوں کے پاس حق لے کر آیا ہے۔ یعنی ذاتی حملے سے درگزر کر کے بات مقصدِ رسالت کی طرف پھیر دی گئی ہے۔

نیز: بَلْ قَالُوْا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ۔ وہ کہتے ہیں بلکہ یہ پراگندہ خواب ہیں، بلکہ یہ اس کی من گھڑت ہے، بلکہ یہ شخص شاعر ہے۔

لٰكِنْ: تین شرطوں کے ساتھ حرفِ عطف ہے:

① لکن سے پہلے حرفِ نفی یا حرفِ نہی موجود ہو

② اس سے پہلے واؤ موجود نہ ہو

③ اس کے بعد اسمِ مفرد ہو

جیسے: مَا قَامَ زَيْدٌ لٰكِنْ خَالِدٌ۔ زید کھڑا نہیں ہوا بلکہ خالد۔

اگر لکن سے پہلے واؤ ہو تو وہ لکن ابتدائیہ ہوتا ہے عاطفہ نہیں، جیسے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ۔ (لوگو!) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق: 97

مستثنیٰ

پہلا مجموعہ			
عامل	مستثنیٰ منہ	اداۃِ استثناء	مستثنیٰ
نَجَحَ	الطلابُ	إلا	طالباً
اِنْصَرَفَ	الضُّيُوفُ	إلاَّ	ضَيْفاً

دوسرا مجموعہ			
عامل	مستثنیٰ منہ	اداۃِ استثناء	مستثنیٰ
حَضَرَ	المُسَافِرُوْنَ	إلاَّ	حَقَائِبَهُمْ
غَادَرَ	الحُجَّاجُ مَكَّةَ	إلا	أمْتِعَتَهُمْ

تیسرا مجموعہ	
ما حضر إلا محمدٌ، لا تُكَافِئْ إلا المجتهدَ، ما صافحتُ إلا أخاكَ	

استثناء والے جملے میں تین چیزیں ہوتی ہیں: مستثنیٰ منہ، مستثنیٰ، اداۃِ استثناء جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے۔

مستثنیٰ منہ اس اسم کو کہتے ہیں جس کی طرف حکم کی نسبت ہو خواہ وہ مذکور ہو جیسے پہلے دونوں مجموعوں کی مثالوں میں ہے یا مذکور نہ ہو لیکن ملحوظ ہو جیسے تیسرے مجموعے کی مثالوں میں ہے مَا حَضَرَ إلا مُحَمَّدٌ کا معنی ما حَضَرَ أحدٌ إلا مُحمدٌ ہے۔

مستثنیٰ اس اسم کو کہتے ہیں جو "إلَّا" یا اس کے ہم معنی الفاظ کے بعد مذکور ہو اور "إلَّا" کے ماقبل کی طرف جس چیز کی نسبت ہو وہ مابعد کی طرف نہ ہو۔

"إلَّا" کے ہم معنی الفاظ میں غیر، سوی، سوا، حاشا، خلا، عدا، ما خلا، ما عدا، لیس، لایکون داخل ہیں۔

مستثنیٰ منہ کا جز ہونے کے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ① مستثنیٰ متصل ② مستثنیٰ منقطع

مستثنیٰ متصل:

مستثنیٰ متصل اس مستثنیٰ کو کہتے ہیں جو استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ کا جز ہو یعنی اس میں داخل ہو، پھر حرفِ استثناء لاکر خارج کیا گیا ہو جیسے پہلے مجموعے کی دونوں مثالوں میں مستثنیٰ طالب اور ضیف مستثنیٰ منہ میں داخل تھے، لیکن حرفِ استثناء کے ذریعے ان سے حکم کی نفی کی گئی۔ اسی طرح: إشْتَرَيْتُ العَبْدَ إلَّا نِصْفَهُ۔ میں مستثنیٰ متصل حکمی ہے کہ گویا اس کا ہر ایک جزء فرد کی حیثیت رکھتا ہے۔

مستثنیٰ منقطع:

وہ مستثنیٰ ہے جو استثناء سے پہلے بھی مستثنیٰ منہ میں داخل ہو جیسے دوسرے مجموعے کی دونوں مثالوں میں حقائب اور أمتعة مستثنیٰ منہ مسافر اور حجاج کا جز نہیں۔ اسی طرح: فَسَجَدَ المَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أجْمَعُوْنَ إلَّا إبْلِيْسَ۔ میں استثناء منقطع ہے کہ ابلیس نہ تو استثناء سے پہلے فرشتوں میں داخل تھا اور نہ بعد میں، بلکہ وہ تو ایک جن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استثنائے موجب وغیر موجب: استثنا سے پہلے نفی وغیرہ ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے بھی استثنا کی دو قسمیں ہیں۔ اگر استثنا سے پہلے نفی، نہی یا استفہام نہ ہو تو اسے استثنائے مثبت یا استثنائے موجب کہتے ہیں جیسا کہ پہلے دونوں مجموعوں کی مثالوں میں ہے۔ اگر استثنا سے پہلے نفی، نہی یا استفہام ہو تو اسے استثنائے غیر موجب، استثنائے منفی کہتے ہیں جیسا کہ تیسرے مجموعے کی مثالوں میں ہے۔

استثنائے تام واستثنائے ناقص: مستثنیٰ منہ کے موجود ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے بھی استثنا کی دو قسمیں ہیں۔ اگر جملے میں مستثنیٰ منہ موجود ہو تو اسے استثنائے تام کہتے ہیں جیسا کہ پہلے دونوں مجموعوں کی مثالوں میں ہے اگر مستثنیٰ منہ موجود نہ ہو تو اسے استثنائے ناقص یا غیر تام کہتے ہیں جیسا کہ تیسرے مجموعے کی مثالوں میں ہے۔

مستثنیٰ کا اعراب چار قسم پر ہے:

قسم اول میں مستثنیٰ منصوب ہوگا اور اس کی پانچ صورتیں ہیں:

① استثنا تام اور مثبت ہو جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْداً، حضرَ المُتفرِّجونَ الحفلَ إلا متفرجاً، بشِّر الَّذين كفرُوا بعذابٍ أليمٍ إلا الَّذين عاهدتُم، أنجيناه وأهلَه إلا امرأتَه، ففزع مَنْ في السماواتِ ومَنْ في الأرضِ إلا مَنْ شاء اللهُ، فشرِبُوا منه إلا قليلاً مِنْهُم۔

② استثنا تام ومنفی ہو اور مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو جیسے: مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْداً أَحَدٌ، ما لَيَ إلا خَالِداً صَدِيقٌ، ليس عِنْدِي إلا الصِّدقَ قَوْلٌ۔

③ مستثنیٰ منقطع ہو جیسے: حضرَ الطلابُ إلا كتُبَهُمْ، مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إلا اتِّبَاعَ الظَّنِّ، جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَاراً، مَا في البيتِ أحدٌ إلا كلباً، ليس لِيَ صديقٌ إلا الكتابَ، لا يعلمُونَ الكِتَابَ إلا أَمَانِيَّ۔

④ خلا، عدا کے بعد اکثر حضرات کے نزدیک جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْداً، جَاءَنِي الْقَوْمُ عَدَا زَيْداً۔

⑤ ما خلا، ما عدا، لیس، لا یکون کے بعد جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ مَا خَلَا زَيْداً، جَاءَنِي الْقَوْمُ مَا عَدَا زَيْداً، جَاءَنِي الْقَوْمُ لَيْسَ زَيْداً، جَاءَنِي الْقَوْمُ لَا يَكُونُ زَيْداً۔

دوسری قسم: استثناء منفی اور تام ہو یعنی مستثنیٰ "إِلَّا" کے بعد کلام منفی کے تحت ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو، اس میں دو وجہیں جائز ہیں:

① مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے منصوب پڑھنا جیسے: مَا جَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا زَيْداً، مَا تَأَخَّرَ الطُّلَّابُ إلا طَالِباً، لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَداً إلا امْرَأَتَكَ۔

② ماقبل سے بدل بنانا اور مبدل منہ کا اعراب جاری کرنا، جیسے: مَا جَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا زَيْدٌ، مَا تأخَّرَ الطلابُ إلا طَالِبٌ، مَا فَعَلُوهُ إلا قَلِيلٌ مِنْهُمْ، ومن يقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إلا الضَّالُّونَ مبدل منہ منصوب کی مثال جیسے: ما رأيت اللاعبين إلا محمداً مبدل منہ مجرور جیسے: مَا مَرَرْتُ بِالْمُعَلِّمِينَ إِلَّا خَالِدٍ۔ اس صورت میں "إلا" ہملہ اور غیر عاملہ ہوگا۔

تیسری قسم: استثنا منفی وناقص ہو، اسے مستثنیٰ مفرَّغ بھی کہتے ہیں، اس صورت میں حرف استثناء عمل نہیں کرتا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے جیسے درج ذیل مثالوں میں مستثنیٰ فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہے: مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْدٌ، مَا تَفَوَّقَ إِلاَّ خَالِدٌ، لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلا اللهُ، لا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلاَّ مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْداً، لَا يَأْكُلُهُ إِلاَّ الْخَاطِئُونَ، لا يَصْلاهَا إِلا الأَشْقَى۔

ان مثالوں میں مستثنیٰ نائب فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہے: مَا كُوفِيَ إِلا الفَائِزُ، مَا عُوْلِجَ إِلا المَرِيْضُ۔

ان مثالوں میں مستثنیٰ مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع ہے: مَا فِي البَيْتِ إِلا مُحَمَّدٌ، مَا عَلَى الرَّسُوْلِ إِلا البَلَاغُ المُبِيْنُ۔

ان مثالوں میں مستثنیٰ خبر ہونے کی بنا پر مرفوع ہے: مَا أَخِيْ إِلا مُثَابِرٌ، مَا هٰذا إِلا سِحْرٌ مُفْتَرىً، إِنْ هُوَ إِلا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ، مَا مُحَمَّدٌ إِلا رَسُوْلٌ۔

ان مثالوں میں مستثنیٰ مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے: مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْداً، مَا قَرَأْتُ إِلا قَصِيْدَةً، مَا كَافَأْتُ إِلا طَالِباً، إِنْ تُسْمِعُ إِلا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا، قَالَ الظَّالِمُوْنَ إِنْ تَتَّبِعُوْنَ إِلا رَجُلاً مَسْحُوْراً، مَا يَعْبُدُوْنَ إِلا اللهَ۔

ان مثالوں میں مستثنیٰ مجرور ہے: مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ، مَا التَقَيْتُ إِلا بِمُحَمَّدٍ، مَا اسْتَمَعْتُ إِلا لِعَلِيٍّ، مَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ إِلا فِي كِتَابٍ مُبِيْنٍ، مَا خَلَقَ اللهُ ذٰلِكَ إِلا بِالْحَقِّ، مَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوْتَ إِلا بِإِذْنِ اللهِ۔

چوتھی قسم: مستثنیٰ لفظ غیر، سویٰ، سواء، اور حاشا کے بعد ہو، ان صورتوں میں اکثر حضرات کے نزدیک مستثنیٰ مجرور ہوگا، جیسے: جَاءَنِي القَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، سِوَىٰ زَيْدٍ، سوا زَيْدٍ، حَاشَا زَيْدٍ۔ بعض کے نزدیک ''حاشا'' کے بعد منصوب ہوگا جیسے: جَاءَنِي القَوْمُ حَاشَا زَيْداً۔

اداۃِ استثنا میں سے لفظ ''غیر'' اور ''سوی'' مضاف اور مستثنیٰ مضاف الیہ بنتا ہے۔ اعراب ان تمام صورتوں میں ''إِلَّا'' کے مستثنیٰ کی طرح ہے مثلاً پہلی صورت میں ''إِلَّا'' کا مستثنیٰ منصوب تھا تو ان تمام صورتوں میں لفظ غیر بھی منصوب ہوگا، جیسے:

مستثنیٰ بإلّا	اعراب غیر وسوی
حَضَرَ الطُّلَّابُ إِلَّا طَالِباً	حَضَرَ الطُّلَّابُ غَيْرَ طَالِبٍ سِوَى طَالِبٍ
مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْداً أَحَدٌ	مَا جَاءَنِي غَيْرَ زَيْدٍ أَحَدٌ
جَاءَنِي القَوْمُ إِلَّا حِمَاراً	جَاءَنِي القَوْمُ غَيْرَ حِمَارٍ

دوسری صورت میں ''إِلَّا'' کے مستثنیٰ کی دو صورتیں تھیں، تو ان مثالوں میں لفظِ غیر کی دو صورتیں ہوں گی:

مَا تَأَخَّرَ الطُّلَّابُ إِلا طَالِبٌ	مَا تَأَخَّرَ الطُّلَّابُ غَيْرَ طَالِبٍ سِوَى طَالِبٍ
مَا تَأَخَّرَ الطُّلَّابُ إِلا طَالِباً	مَا تَأَخَّرَ الطُّلَّابُ غَيْرَ طَالِبٍ سِوَى طَالِبٍ

تیسری صورت میں ''إِلَّا'' کے مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق تھا، تو ان صورتوں میں لفظِ غیر کا اعراب بھی عامل کے مطابق ہوگا جیسے:

مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْدٌ	مَا جَاءَنِي غَيْرُ زَيْدٍ، سِوى زَيْدٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْداً	مَا رَأَيْتُ غَيْرَ زَيْدٍ، سِوَى زَيْدٍ
مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ	مَا مَرَرْتُ بِغَيْرِ زَيْدٍ، بِسِوَى زَيْدٍ

لفظ غیر حقیقت میں صفت کے لئے موضوع ہے، لیکن کبھی استثناء کے لئے آتا ہے، جس طرح لفظ "إِلَّا" استثناء کے لئے موضوع ہے، لیکن کبھی صفت کے لئے آتا ہے جیسے: لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا۔ یہاں "إِلَّا" غیر کے معنی ہے، کیونکہ اگر اسے غیر کے معنی میں نہ لیں تو معنی میں فساد آئے گا۔

"إِلَّا" اس وقت غیر کے معنی میں ہوگا جب اس میں چار شرطیں پائی جائیں:

① إِلَّا نکرہ کے بعد ہو۔ ② جمع کے بعد ہو۔

③ جمع منکر ہو۔ ④ جمع غیر محصور ہو۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ میں بھی إِلَّا غیر کے معنی میں ہے۔

استثناء کی بحث میں غور کرتے ہوئے ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کی تعیین کریں اور یہ بتائیں کہ ان میں استثناء کی کون سی قسم جاری ہوئی؟

وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ - وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ - لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللهَ - مَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ - لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُوداً أَوْ نَصَارَىٰ - لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً - أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا نَاراً - لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا - مَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ - مَا تُنْفِقُوا إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ - مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ - لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّاماً مَعْدُودَاتٍ - مَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ - لَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ - مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ - إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْساناً وَتَوْفِيقاً - إِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَاناً مَرِيداً - لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيراً إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا - فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ - إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ - شَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلاً مِنْهُمْ۔

ذیل کی مثالوں کی ترکیب کریں:

مَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا - قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ - يَأْبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ - إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ إِلَّا آلَ لُوطٍ - إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا امْرَأَتَهُ - لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلاً - ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ - أَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُوراً - جَعَلَهُمْ جُذَاذاً إِلَّا كَبِيراً لَهُمْ - أُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ - إِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ - فَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ - إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ إِلَّا عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِينَ - إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي - يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ - سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَىٰ إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ - قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تراکیبِ نادرہ

أَنَّ زَيْدٌ كَرِيْمٌ: بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس میں غلطی ہے، کیوں کہ أَنَّ کا اسم منصوب ہوتا ہے، لیکن اس جملے میں کوئی غلطی نہیں، کیوں کہ یہ أَنَّ مشبہ بالفعل نہیں، بلکہ أَنَّ يَأِنُّ أَنِيْناً سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ہے۔ کاف برائے تشبیہ اور رِيْمٌ ہرن کو کہتے ہیں۔ ترجمہ یہ ہے: ''زید ہرن کی طرح رویا۔''

يُوْسُفِ زُلَيْخَا: یہ جملہ بھی ظاہراً عجیب ہے کہ یوسف نہ صرف غیر منصرف ہے بلکہ اس پر کوئی عامل جار بھی داخل نہیں اس کے باوجود مجرور کیوں؟ اس کا حل یوں ہے، یہ اصل میں ندائیہ جملہ ہے، حرفِ ندا محذوف اور منادی میں ترخیم ہے فِ وَفَى يَفِيْ سے امر ہے یعنی يَا يُوْسُفُ فِ زُلَيْخَا. معنی یہ ہے: اے یوسف! زلیخا سے وفا کر۔

قَدَّمَتْنِيْ زَيْدٌ فِي الْمِحْرَابِ: اشکال یہ ہوتا ہے کہ فاعل مذکر حقیقی عاقل ہے، اس کے باوجود فعل مؤنث؟ لیکن جملے کا صحیح مطلب سامنے آنے پر یہ اشکال دور ہوجاتا ہے۔ وہ یہ کہ قَدَّ بمعنی قَطَعَ فعل، مَتْنٌ بمعنی پیٹھ مضاف، یائے متکلم ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، اور زَيْدٌ فاعل ہے۔ ترجمہ یہ ہے: زید نے محراب میں میری پیٹھ کو پھاڑا یعنی زخمی کیا۔

بَطْنُ كَبِيْرٍ كَبِيْرٌ كَبِيْرٌ: پہلا کبیر علم اور مضاف الیہ ہے، دوسرا کبیر صغیر کی ضد اور موصوف ہے، تیسرا کبیر دراصل دو کلمے ہیں: کاف جارہ اور بئر بمعنی کنواں، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ثابت صفت برائے موصوف، موصوف صفت خبر برائے مبتدا۔ ترجمہ یہ ہے: کبیر کا پیٹ کنویں کی طرح بڑا ہے۔

خَرَقَ الثَّوْبُ الْمِسْمَارَ: اشکال کی وجہ الثوبُ کا فاعل اور المسمار کا مفعول بہ ہونا ہے، کیوں کہ یہ بدیہی بات ہے کہ کیل کپڑے کو پھاڑتی ہے نہ کہ کپڑا کیل کو پھاڑتا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ یہ کلامِ عرب کا ایک انداز ہے کہ بسا اوقات جب بات بالکل واضح ہو تو مفعول کو رفع اور فاعل کو نصب دیتے ہیں۔ لفظی و معنوی اعتبار سے فاعل وہی ہوتا ہے جس میں فاعلیت کی صلاحیت ہو، محض رفع کی بنا پر مرفوع کو فاعل اور منصوب کو مفعول بہ نہیں کہیں گے۔

جُحْرُ ضَبٍّ خَرِبٌ: گوہ کا بل خراب ہے۔ وجہ غرابت یہ ہے کہ جُحْرُ ضَبٍّ مبتدا اور خَرِبٌ خبر ہے اور خبر مرفوع ہوتی ہے، جب کہ یہاں خبر مجرور ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ یہ جرِّ جوار ہے، کبھی کلمے کی مناسبت کی وجہ سے اس کے قرینی کلمے کو وہی اعراب دیتے ہیں، چونکہ ضَبٍّ مجرور تھا، اس کی مناسبت کی وجہ سے خبر کو بھی جر والا اعراب دیا گیا۔

مَنْ قَالَ قَالَ اللهُ فَقَدْ كَفَرَ: پہلا قَالَ باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے قَالَ يَقُوْلُ بمعنی کہنا، بات کرنا ہے اور دوسرا باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے قَالَ يَقِيْلُ بمعنی قیلولہ کرنا ہے، اور اللہ رب العزت کی صفت ہے: لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ. لہٰذا اللہ رب العزت کی طرف قیلولے کی نسبت کرنا نصِ صریح کے خلاف ہونے کی وجہ سے کفر ہے۔

مَنْ قَالَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَدْ نَقَضَ وُضُوْءَهُ: اس کا حل ماقبل والی مثال میں ہے کہ قَالَ يَقِيْلُ بمعنی قیلولہ کرنا ہے اور قیلولہ ناقضِ وضو ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ فِرْعَوْنَ وَمُوْسَى فِي النَّارِ: بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ کا عطف فرعون پر ہے جو نہ صرف باعثِ اشکال ہے، بلکہ مستلزم کفر بھی ہے۔ لیکن یہ اشکال اس طرح دور ہوتا ہے کہ "واؤ" عاطفہ نہیں، بلکہ قسمیہ ہے اور مقسم بہ کا مضاف محذوف ہے یعنی ربِّ موسیٰ کی قسم! یقیناً فرعون آگ میں ہے۔

النَّارُ فِي الشِّتَاءِ خَيْرٌ مِنَ اللهِ: بظاہر یوں لگتا ہے کہ الشتاء مفضل اور اللہ مفضل علیہ ہے، اور یہ کفر ہے، لہٰذا اس جملے کا حل دو طرح ہے: "مِنْ" کو قسمیہ کہا جائے، چنانچہ معنی یوں ہوگا: قسم بخدا! سردی میں آگ نعمت ہے۔ دوسرا حل یہ ہے کہ مِنَ اللهِ خَيْرٌ سے متعلق ہے اور معنی یہ ہے: سردی میں آگ اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے۔

لِزَيْداً: وجہ غرابت یہ ہے کہ لامِ جارہ کے باوجود "زید" مجرور نہیں، بلکہ منصوب ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ لام "لامِ جارہ" نہیں، بلکہ وَلِّ بَلِي وِلَايَةً سے فعل امر ہے اور زَيْداً مفعول بہ ہے۔

لَا تُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ: بظاہر قرآن کے مخالف ہے کہ قرآن میں مؤمنین کو حکم دیا: صَلُّوْا عَلَيْهِ اور قائل اس کے خلاف کہہ رہا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ یہاں الصَّلَاةَ بمعنی نماز ہے اور النبی اپنے معہود معنی میں نہیں، بلکہ راستے کے معنی میں ہے۔ معنی یہ ہے: راستے میں نماز مت پڑھو۔

الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ مَكْرُوْهَةٌ: اس کا حل بھی سابقہ جملے میں ہے یعنی: الصَّلَاةُ على الطريق مكروهةٌ۔

أَبَا حَنِيْفَةَ شَطْرَنْجِياً وَهُوَ شَافِعِيٌّ: مختلف کلمات ملا کر لکھنے کی وجہ سے جملے کی صورت عجیب وغریب ہوگئی۔ اصل میں اس طرح ہے: أَبَا حَنِيْفَ فَتًى شَطْرَنْجِيًّا وَهُوَ شَافِعِيٌّ ایک شافعی نوجوان نے میرے لئے شطرنج کھیلنا مباح قرار دیا۔ کیوں کہ شوافع کے نزدیک اس کی گنجائش ہے اور احناف کے ہاں ممانعت ہے۔

فرعون فرعون: اس جملے کو اعراب لگائے بغیر امتحان کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، کیوں کہ اعراب کے بعد اس کا معنی واضح ہو جاتا ہے یعنی: فَرَّ عَوْنَ فِرْعَوْنَ فرعون کی مدد سے بھاگو یعنی اس کی مدد نہ کرو۔

أموت ويبقى كل ما قد كتبتُهُ ... فيا ليتَ من يقرأ كتابي دعا ليا
لعلَّ إلهي يعفو عني بفضلهِ ... ويغفر آثامي وسوء فعاليا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

پیش لفظ	03	سبق 22: اسمائے اصوات	63
تقریظ	06	سبق 23: اسمائے ظروف/ظرف زمان	64
رائے گرامی مولانا عبدالقیوم آغا صاحب	07	سبق 24: ظرف مکان	68
ہدایات برائے اساتذہ	08	سبق 25: اسمائے کنایات	71
سبق 1: کلمہ	09	سبق 26: مرکب بنائی	73
سبق 2: اسم کی علامات	12	سبق 27: معرفہ ونکرہ	74
سبق 3: فعل کی علامات	14	سبق 28: مذکر ومؤنث	76
سبق 4: حروف کا تعارف	16	سبق 29: مفرد، تثنیہ، جمع	79
سبق 5: مرکب	17	سبق 30: جمع تکسیر	81
سبق 6: مرکب غیر مفید کی اقسام	19	سبق 31: اسم متمکن باعتبار اعراب	84
سبق 7: مرکب امتزاجی	21	سبق 32: منصرف وغیر منصرف	91
سبق 8: مرکب مزجی/منع صرف	23	سبق 33: وصف	93
سبق 9: مرکب مفید	26	سبق 34: تانیث	95
سبق 10: جملہ خبریہ کی اقسام	28	سبق 35: معرفہ: علم	96
سبق 11: قواعدِ جملہ فعلیہ	30	سبق 36: عجمہ	97
سبق 12: مفعول بہ	32	سبق 37: جمع منتہی الجموع	98
سبق 13: جملہ اسمیہ خبریہ	35	سبق 38: ترکیب	99
سبق 14: جملہ انشائیہ	38	سبق 39: الف نون زائدتان	100
سبق 15: معرب ومبنی	40	سبق 40: وزن فعل	101
سبق 16: معرب ومبنی کی اقسام	42	سبق 41: فعل مضارع کا اعراب	104
سبق 17: اسم غیر متمکن: ضمیر	47	سبق 42: اسم میں عمل کرنیوالے حروف کا بیان	107
سبق 18: فاعل ومفعول ضمیر کی صورت میں	49	سبق 43: ظرف مستقر/شبہ جملہ	109
سبق 19: اسمائے اشارات	52	سبق 44: حروف جارہ زائدہ	113
سبق 20: اسمائے موصولہ	55	سبق 45: حروف مشبہ بالفعل	115
سبق 21: اسمائے افعال	60	سبق 46: ماولامشبہ بلیس	120

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق 47: لائے نفی جنس	122
سبق 48: حروف ندا	125
سبق 49: حروف جازمہ	129
سبق 50: اِنْ جازمہ شرطیہ	131
سبق 51: حروف ناصبہ	133
سبق 52: فعل کا بیان، اقسام اور عمل	138
سبق 53: فعل مجہول	141
سبق 54: مفعول بہ	143
سبق 55: مفعول مطلق	144
سبق 56: مفعول فیہ/ظرف	147
سبق 57: مفعول معہٗ	151
سبق 58: مفعول لہٗ	152
سبق 59: حال	154
سبق 60: تمیز	158
سبق 61: افعال ناقصہ	160
سبق 62: افعال قلوب	166
سبق 63: افعال التحویل والتصییر	169
سبق 64: افعال مقاربہ	170
سبق 65: افعال مدح وذم	174
سبق 66: افعال تعجب	176
سبق 67: اسمائے عاملہ	178
سبق 68: باقی اسمائے شرط	182
سبق 69: کلمات شرط غیر جازمہ	185
سبق 70: اسمائے افعال	187
سبق 71: اسم فاعل بمعنی حال یا استقبال	191
سبق 72: اسم مفعول بمعنی حال یا استقبال	194
سبق 73: اسم مبالغہ	196
سبق 74: صفت مشبہ	198
سبق 75: اسم تفضیل	201
سبق 76: مصدر	204
سبق 77: اسم مضاف	206
سبق 78: اسم تام	209
سبق 70: اسمائے کنایہ	210
سبق 80: عوامل معنوی	212
سبق 81: توابع	213
سبق 82: تاکید	219
سبق 83: بدل	222
سبق 84: عطف نسق/معطوف	227
سبق 85: عطف بیان	229
سبق 86: حروف غیر عاملہ/حروف تنبیہ	231
سبق 87: حروف استفہام	232
سبق 88: حروف ایجاب	234
سبق 89: حروف تفسیر	236
سبق 90: حروف مصدریہ	237
سبق 91: حروف توقع، حروف ردع	238
سبق 92: تنوین، نون تاکید	240
سبق 93: حروف زائدہ	242
سبق 94: حروف شرط	244
سبق 95: لولا، لام مفتوحہ برائے تاکید	246
سبق 96: حروف عاطفہ	248
سبق 97: مستثنیٰ	252
تراکیب نادرہ	256
فہرست مضامین	258

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

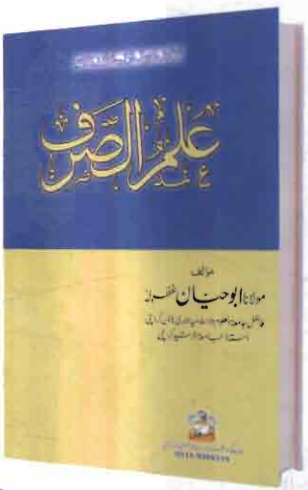

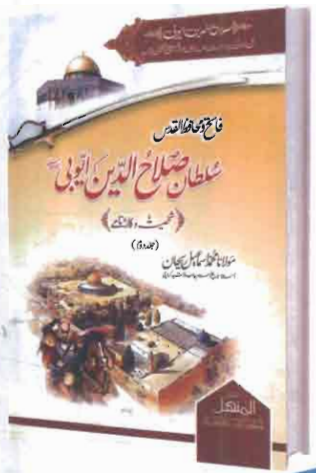

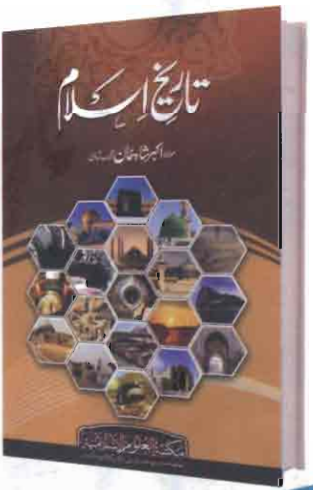

الناشر
المنہل
باڈک A-1، گلستان جوہر، یونیورسٹی روڈ، کراچی
021-34612901 | 0321-2000870